UNIVERSAL
LIBRARY

OU_232732

UNIVERSAL
LIBRARY

إِذَا حَلَفْتُمْ وَاحْفَظُوا أَيْمَانَكُمْ

قانون حلف

ترجمہ

قول الحسن

جسکو

جناب مولوی مجیب اللہ صاحب لکھنوی فرنگی محلی وکیل ہائیکورٹ نظام

نے زبان اردو عبارت سلیس میں بالحاقات مسائل ضروریہ کتب معتبرہ سے ترجمہ کیا

باہتمام

مولوی سید برہان الدین صاحب بمطبع برہانیہ طبع شد

جلد متون قانوناً محفوظ ہین

طبع اول ۵۰۰ چھاپے

فہرست جزئیات قانون حنفی یعنی ترجمہ قول الحسن

مضمون		مضمون		مضمون	
کتاب الطہارت		حلف کرے کہ روزہ نہ رکھوں گا۔	۱۰	موکل کے وکیل نے میرا نکاح اس	۱۰
زید کا قول نسبت بخاست قبول	۱	**کتاب الزکوٰۃ**		عورت سے کر دیا وکیل انکار کرے	
ہوگا۔		صاحب مال کا قول زکوٰۃ دینے	۱۰	موکل کا قول قبول ہوگا۔	
شتری دعوے کرے بائع کے	۲	دعوے تک سنا جائے قبول ہوگا۔		عبد دو وکیل کری بھائی چاہے سودے	
برتن میں نجاست کا اور بائع		قاضی کو رعیت سے کچھ نہ دعوے		نکاح کے لئے اور دو وکیل نکاح کرے	
اور بیچنے کس کا اسکا قول قبول		پر جانہ لینا چاہئے۔		سال بھر کے بعد سو ہر کی تصدیق	
ہوگا۔		**کتاب الحج**		وکیل کرے تو بندہ مجاز ہوگا	
برتن میں چوا نجاست مشتری دیکھے	۳			فسخ کر دے یا جائز رکھے۔	
کرے وقت بیع تھا بائع کہتا		حج کنندہ کا قول قبول ہوگا۔	۱۱	زید دو برس کے مطلقہ سے نکاح کرے	۱۰
شخص عادل سے قول کافر طاہر ہو	۴	غلام کی آزادی کو معلق کر بیع کرے		عورت کہی تو نے نکاح کیا در حالیکہ	
کر جانا جائے۔				میں شوہر اول کی عدت میں تھی	
عنین کا قول قبول ہوگا۔	۵	**کتاب النکاح**		زید کہی ہو کہ میں نے عورت سے	۱۲
دعوے کرے علاء طاؤس کی آزادی	۶	اختلاف بتوہر زوجہ کا مثل سے	۸	قبل ختم ہونے عدت شخص غیر نکاح کیا	
کی ہوں اولی کی آزادی پر		صحت دعوے میں۔		عورت کہی ہو کہ میرا حمل ساقط ہوا	
معلق کیجائے۔		عورت دعوے کرے کہ باپ نے میرا نکاح	۹	زید کہی کہ میں نے عورت سے نکاح	۱۳
کتاب الصلوٰۃ		بلا رضا میں بلا رضا مندی کر دیا		کیا بعد طلاق و انقضاء عدت عورت	
صبی کی اذان و اقامت کا	۷	وکیل نکاح کہے میں نے اسکو قبول	۱۰	مدعی ہو کہ شوہر اول نے طلاق نہیں	
مسنون کا قول قبول ہوگا	۸	کیا اور مولی اسکی تکذیب کرے		مرد کا قول قبول ہوگا در صورتیکہ بیان	۱۴
قبولیت قول بنسبت سمت قبلہ	۹	عورت کا قول قبول ہوگا در صورتیکہ	۱۲	کرے بعد نکاح کہ زوجہ میری بہن	
زید امامت قوم کی کرے بیان		کہی خبر نکاح ایک مثل قابل بھروسہ		یا بیٹی رضاعی ہے پہلے میں نے	
کرے کہ میں مجری ہوں۔		خبر دہندہ قوم پہونچی اور میں نے		وہم کیا۔	
مقتدی امام کی قرأت	۱۰	عورت کا نکاح ازنکاح	۱۳	شوہر کا قول قبول ہوگا در صورتیکہ	۱۵
اگر حلف کرے کہ نماز جمعہ کی امام		علم دام سے ہو اور صورتیکہ عورت		نکاح کے پانچ مہینے کے بعد لڑکا	
کے ساتھ نہ پڑھوں گا۔		مدعی ہو کہ اوسکے باپ نے بالغ کیا۔		پیدا ہو۔ اور عورت کہے کہ بڑا کمزور	
کتاب الصوم	۹	باپ کا قول در صورتیکہ بیان کرے	۱۴	ہے۔	
		کہ نکاح صغیرہ یا صغیرہ کا کر دیا قبول ہوگا		زوجہ کا قول قبول ہوگا در صورتیکہ	۱۶
				وفات میں کہے میں عالمہ نہیں ہوں پھر	
				میں عالمہ ہوں۔	
				باپ کے قول کی تصدیق ہوگی در صورتیکہ	۱۴

نمبر	صفحہ	مضمون
		دختر بارہ ۳۴ اور باپ بیان کرے کہ میں نے داماد سے بھر دسول کر کے اسے واپس کر دیا اور اسے اپنے کی شخص میں کا قول قبول ہوگا۔
۱۱۲	۳۴	شوہر کا قول قبول ہوگا۔ بیوی کہ ہولہ زوجہ نے ہر تحت میں کر دیا اور ورثا انکار کریں۔
۱۱۳	۳۵	مرد اپنی زوجہ کو راہم و متاع دے پھر کہے وہی مہر میں بھاز وجہ تھی پیشوہر کا قول مہر ہوگا۔
ایضاً	۳۶	شوہر کا قول مہر میں قبول ہوگا اور صورتیکہ زوجہ کو اسباب بھی دیا ہو زوجہ اسکا مدعی ہو۔
ایضاً	۳۷	مشہور کا قول بعد حلف دینے کے زوجہ کی نسبت غایت قبول ہوگا
۱۱۵	۳۸	زوجہ کا قول نسبت مہر قبول ہوگا
۱۱۶	۳۹	اگر شوہر سے کوئی دار عین کاغذ کے صحیحی اور وہ دونوں میں خرچ کرنے پر دونوں میں اختلاف ہو۔
ایضاً	۴۰	شوہر زوجہ میں اختلاف ہو مہر میں شوہر کا قول قبول ہوگا۔
۱۱۷	۴۱	قول منکر کا قبول ہوگا اور صورتیکہ مدعی میں اختلاف ہو۔
۱۱۸	۴۲	اگر مرد و عورت خلاء یا جا بھی بیان کریں اور بعد طلاق نکاح جائز ہو جانے کی نسبت میں اختلاف ہو۔
ایضاً	۴۳	شوہر کا قول قبول ہوگا
ایضاً	۴۴	شوہر کا قول نسبت طلاق دینے کے قبول ہوگا
۱۱۹	۴۵	عورت کا قول نسبت حائض ہونے کے قبول ہوگا
۱۲۰	۴۶	عورت کا قول نسبت حائض ہونے کے قبول ہوگا
۱۲۱	۴۷	عورت کا قول نسبت دخول قبول ہوگا
۱۲۲	۴۸	عورت کا قول نسبت دخول قبول ہوگا
۱۲۳	۴۹	عورت کا قول نسبت دخول قبول ہوگا

مضمون	صفحہ	نمبر
شوہر ثانی قبول نکرنا چاہیئے		
باپ کا قول نسبت مہر بیٹی کے قبول ہوگا	۷۳	۲۸
زوجہ کا قول نسبت مہر قبول ہوگا	۷۳	۲۹
زوجہ کا قول نسبت مال عطا کردہ شوہر قبول ہوگا۔	۷۴	۳۰
شوہر کا قول نسبت مہر قبول ہوگا	۷۵	۳۱
مالک مکان کا قول نسبت زوجہ ہونے کے قبول ہوگا۔	۷۶	۳۲
زوجہ کے گواہ نسبت رد و کرنے نکاح قبول ہونگے	۷۷	فیصلہ
اور شوہر کا قول قبول ہوگا	۷۷	۳۳
شوہر کا قول نسبت علم زوجہ قبول ہوگا	۷۸	۳۴
عورت کا قول نسبت خون دکھنی اور نفس کے اختیار کرنے میں قبول ہوگا	۷۹	۳۱
موکل کو شوہر زوجہ کا قول در وکالت وہ اسطے ہوں قبول کرنا چاہیئے	۸۰	۳۲
شوہر زوجہ میں اختلاف موقع نسبت میں تو بعضے میں شوہر کا اور بعضے میں زوجہ کا قول قبول ہوگا	۸۱	۳۳۰
شوہر و زوجہ کی رضامندی نہ دادگی مزاج کی اختلاف ہو۔	۸۲	۳۴
زوجہ کا قول بعد سائلی ہی قبول نہ ہوگا۔	۸۳	۳۵
دختر کا قول بعد بالغ ہونے بکارت کی قبول ہوگا	۸۴	۳۶
باپ دختر کا نکاح کرنے اسکا قول نسبت بکارت قبول ہوگا۔	۸۵	۳۷
کتاب الرضاع		
شخص عادل کا قول رضاعت میں قبول ہوگا۔	۸۶	۳۸

مضمون	صفحہ	نمبر
کتاب الطلاق		
شوہر کا قول نسبت مرد دینے کا قبول نہ ہوگا۔	۸۷	۳۹
شوہر کا قول طلاق میں قبول نہ کیا جائیگا۔	۸۸	۳۷
شوہر کا قول نسبت الفاظ طلاق قبول نہ ہوگا۔	۸۹	۴۰
شوہر کا قول نسبت تکرار طلاق قبول ہوگا۔	۹۰	۴۱
شوہر کا قول نسبت طلاق اور انہام قبول ہوگا۔	۹۱	″
شوہر کا قول نسبت ترک صحبت قبول ہوگا۔	۹۲	″
شوہر کا قول نسبت جنون قبول کیا جائیگا۔	۹۳	″
شوہر کا قول تصدیق نسبت عدم زوجہ قبول ہوگا۔	۹۴	۴۱
تعریف کنایہ و تقسیم ذکر ادوال آن و قبولیت قول شوہر۔	۹۵	″
شوہر ماموفے اپنی زوجہا غلام سے کہے اگر تجھ سے حیض آئی تو تجھ پر تو مطلقہ یا آزاد ہے زوجہ کا قول قبول ہوگا۔	۹۶	۴۲
حلف کرے رمضان حلال و حرام میں از انرو نہ ہوگا اس کا قول قبول ہوگا۔	۹۷	۴۳
شوہر کے قول کی تصدیق نسبت کرنے ماد زوجہ ہوگی۔	۹۹	″
شوہر کے قول کی تصدیق نسبت تعلیق کی جائیگی۔	۱۰۰	″

مضمون	صفحہ	نمبر
شوہر زوجہ سے کہے اگر میں تجھے سزا کردں تو تو طلاق ہے اور زوجہ کوڑا رے	۱۰۱	۴۴
شوہر کا قول در صورتیکہ لونڈی کی تکذیب کرے قبول ہوگا	۱۰۲	۴۵
شوہر کا قول در صورتیکہ زوجہ کو پاس بلانے کا ارادہ سمجھا جائے ہوگا اور ارادہ کا قول قبول ہوگا۔	۱۰۳	۴۶
شوہر کا قول طلاق کے نیت میں قبول ہوگا	۱۰۴	۴۷
شوہر کا قول قبول ہوگا در صورتیکہ استثنا کا دعوے کرے۔	۱۰۵	۴۸
زوجہ کا قول قبول ہوگا در صورتیکہ بیان کرے کہ میں نے اختیار پر ہوگئی	۱۰۶	۴۹
شوہر اپنی زوجہ سے در صورتیکہ کہے کہ تو میری مرتبہ کہہ اسکا قول قبول ہوگا۔	۱۰۸	۵۰
شوہر زوجہ سے کہے میں تجھے طلاق دی بیشک اس سے میری طلاق کی نیت تھی شوہر کا قول قبول ہوگا۔	۱۰۹	۵۱
شوہر و زوجہ کا اختلاف۔ شوہر کا یہ قول کہ وجہ کہنے اسباب بکنال بیٹھی قبول ہوگا۔ الخ	۱۱۰	۵۲
در صورت اختلاف زوجہا و شوہر کا یہ قول کہ طلاق مرض موت میں قبول ہوگا۔	۱۱۱	″
زوجہ کا قول نہ تمام ہونے مدت کے قبول ہوگا۔	۱۱۲	″

مضمون		مضمون		مضمون	
شوہر کا قول نسبت عدم نیت طلاق قبول ہوگا۔	۱۱۴	طلاق کا ارادہ بیمن کیا اور حصر نہ کیا۔	۱۲۵	قبول ہوگا۔	۱۳۵
شوہر کا قول نسبت عدد طلاق قبول ہوگا۔	۱۱۵	نصف بیمن کہا ہو تصدیق نہ کی جائیگی	۱۲۶	شوہر کا قول نہ قبول ہوگا اور صورتیکہ	۱۳۵
شوہر کا قول نسبت مجامعت کرنے حنیف بیمن قبول ہوگا۔	۱۱۶	شوہر کا قول قبول کیا جائیگا اور صورتیکہ اوسکا بیان نقصہ ہو کر دس دن گذر جانیکے بعد اوسکا مراد کی تصدیق نہ ہوگا۔	۱۲۷	حرام سے گو نیت مراد نہ ہے۔	۱۳۶
شوہر و زوجہ کا اختلاف ہو جو شرط بیمن شوہر کا قول قبول ہوگا۔	۱۱۷	شوہر دعوی کرے استثنا یا شرط کا اسکا قول قبول ہوگا۔	۱۲۸	شوہر کے بیمن فی اوس سے طلاق کا ارادہ نہ تھا اوسکا قول قبول ہوگا۔	۱۳۷
عورت کا قول قبول نہ ہوگا۔ شوہر کے کہنے پر اوس نے طلاق کہا ارادہ نہ تھا اوسکا قول قبول ہوگا۔	۱۱۸	زوجہ کا قول قبول ہوگا اور صورتیکہ شوہر نے طلاق دی۔	۱۲۹	زوجہ کے بیمن فی اوسے نقص کی اطلاع نہ تھی طلاق بیجا ہوگئی اور شوہر کے اوپر تاوان واجب ہوگا۔	۱۳۸
عورت کا قول قبول ہوگا۔	۱۱۹	شوہر کا یہ قول کہ شوہر نے طلاق دی ہے مہمل ہے	۱۳۰	شوہر کے اوس طلاق بیجا کا اوسکے ذمہ تاوان نہ ہوگا۔	۱۳۹
شوہر کا قول قبول ہوگا۔	۱۲۰	زوجہ کا قول قبول ہوگا۔	۱۳۱	شوہر کا قول قبول ہوگا اور صورتیکہ اوسکے طلع پر خوشی عامل نہ آیا۔	۱۴۰
شوہر کا یہ قول کہ میں نے ایک طلاق دی یا تین طلاق کا قصد کیا تھا قبول ہوگا۔	۱۲۱	شوہر نے تعویض کا ارادہ نہیں کیا تو اوسکا قول قبول ہوگا۔	۱۳۲	شوہر کا قول قبول ہوگا اور صورتیکہ اوسکے کہنے میں اوسکا سبب دیانت ہے	۱۴۱
زوجہ کا قول مہر میں اور شوہر کا قول اوسکے پاس گواہ نہ ہونا قبول ہوگا۔	۱۲۲	شوہر کا قول نسبت وقوع طلاق قبول ہوگا۔	۱۳۳	شوہر کا قول قبول ہوگا اور صورتیکہ مدعی کو زوجہ کی حاضری سے روکتے بعد تحلیف قبول کی۔	۱۴۲
شوہر کا قول قبول ہوگا اور صورتیکہ زوجہ نے اوسکی تصدیق کی۔	۱۲۳	شوہر کا قول قبول ہوگا۔	۱۳۴	شوہر کا قول قبول ہوگا اور صورتیکہ میں نے دوسری	۱۴۳
شوہر کا قول قبول ہوگا اور صورتیکہ زوجہ نے اوسکی تصدیق کی۔	۱۲۴	زوجہ کا قول قبول ہوگا اور صورتیکہ شوہر نے طلاق دی۔	۱۳۵	شوہر کا قول قبول ہوگا اور صورتیکہ زوجہ کے بیمن فی اوسے نقص کی اطلاع نہ تھی	۱۴۴
شوہر کا قول قبول ہوگا اور صورتیکہ زوجہ کے بیمن فی اوسے نقص کی اطلاع نہ تھی	۱۲۵	شوہر کا یہ قول کہ زوجہ نے زنا نہیں کیا	۱۳۶	شوہر کا یہ قول کہ اوسنے بیمن فی اوسے	۱۴۵

مضمون		مضمون		مضمون	
قبول ہوگا۔		شوہر کا قول نہ قبول ہوگا اور صورتیکہ	۱۴۵	حرام سے گو نیت مراد نہ ہے	۱۵۴
شوہر کے بیمن فی اوس سے طلاق کا ارادہ نہ تھا اوسکا قول قبول ہوگا۔	۱۴۶	زوجہ کے بیمن فی اوسے نقص کی اطلاع نہ تھی طلاق بیجا ہوگئی اور شوہر کے اوپر تاوان واجب ہوگا۔	۱۴۷	شوہر کا قول قبول ہوگا اور صورتیکہ اوسکے طلع پر خوشی عامل نہ آیا۔	۱۴۸
شوہر کا یہ قول کہ میں نے ایک طلاق کا قصد کیا تھا	۱۴۹	شوہر کا قول قبول ہوگا اور صورتیکہ	۱۵۰	شوہر کا قول قبول ہوگا اور صورتیکہ	۱۵۱
شوہر کا قول قبول ہوگا اور صورتیکہ زوجہ نے اوسکی تصدیق کی۔	۱۵۲	شوہر کا قول قبول ہوگا اور صورتیکہ زوجہ کے بیمن فی اوسے نقص کی اطلاع نہ تھی	۱۵۳	زوجہ کا قول قبول ہوگا اگر چند	۱۵۴
شوہر کا قول قبول ہوگا اور صورتیکہ	۱۵۵	زوجہ کا قول قبول ہوگا اور صورتیکہ	۱۵۶	زوجہ کا قول قبول ہوگا اور صورتیکہ	۱۵۷
شوہر کا قول قبول ہوگا اور صورتیکہ زوجہ کے زمیری ایکہ کی نیت نہ تھی	۱۵۸	زوجہ کا قول بقسم قبول ہوگا	۱۵۹		

مضمون		مضمون		مضمون	
شوہر کا قول قبول ہوگا	۱۵۱	شوہر کا قول قبول ہوگا نسبت دو	۱۶۱	شوہر کا قول قبول ہوگا اگر بیمار	۱۷۲
طلاق کر معلق کیا ہو		طلاق دینے کے		اسنے کہ میں نے کڑا شہر میں بھیجا	
ہونے پر					
زوجہ کا قول قبول ہوگا	۱۵۲				
زوجہ کا قول قبول ہوگا	۱۵۳				
زوجہ کا قول قبول ہوگا	۱۵۴				
اور نہ گذرے ہو					
اور ہو جبکہ دونوں مختلف ہوں	۱۵۵				
شہر میں زوجہ کا قول قبول ہوگا					
زوجہ کا قول قبول ہوگا	۱۵۶				
قول سے معلوم ہوتا ہے					
قول کا نسبت	۱۵۷				
فی قبول ہوگا					
شوہر کا قول قبول ہوگا	۱۵۸				
شوہر کا قول قبول ہوگا	۱۵۹				
شوہر کا قول قبول ہوگا	۱۶۰				
زوجہ کا قول	۱۶۱				
شوہر کا قول قبول ہوگا	۱۶۲				
زوجہ کا قول	۱۶۳				
پرستش کا قول قبول ہوگا	۱۶۴				
لونڈی کا قول نسبت	۱۶۵				
قبول ہوگا					
زوجہ کا قول نسبت بدن	۱۶۶				
زوجہ کا قول قبول ہوگا	۱۶۷				

مضمون	صفحہ	سطر
زوجہ مطلقہ کا قول نسبت حمل	۱۸۹	۷
اور صورتیکہ دایہ یا زنان گواہی دیں قبول ہوگا۔		
باب الحضانت		
زوجہ کا قول زوجہ سے لڑکے کی نسبت قبول ہوگا۔	۱۹۰	۱۰
دایہ یا داد اور خالہ کا قول قبول ہوگا۔	۱۹۱	۱۰
کتاب العتق		
بعض کا قول نسبت غلام ہونے کسی قبول ہوگا۔	۱۹۲	۷
بائع کا قول نسبت غلام یا آزاد کرنے کے قبول نہ ہوگا۔	۱۹۳	۱۰
مکر کا قول نسبت غلام یا آزاد قبول ہوگا۔	۱۹۴	۷
لونڈی کی حرمت اولاد دعوی کرنے اور منع دفع کی نسبت گواہی ہونے کا قول	۱۹۶	۷
لونڈی کا قول بیع ثانی کے کرتے وقت حرہ ہونے	۱۹۶	۷
قابض دعوی کرے غلام ہونے کا اور غلام مجھے آزاد کیا قول قبول ہوگا۔	۱۹۷	۷
سوائی مدعی کا قول ہوگا۔	۱۹۸	۱۰
لونڈی کا قول اگر ممکن ہے کہ میں غلام ولد ہوئی	۱۹۹	۱۰

مضمون		مضمون		مضمون	
اجارت میں شوہر کا قول قبول ہوگا —	۲۲۵	حمایت کا ارادہ کیا تبا قبول ہوگا	۱۸۲	شوہر کا قول نفقہ ہونا چاہیئے	۲۴۸
حالفکا قول بصورت خلاف علیہ کی	۲۲۵	دربصورت عدم دعوی شوہر کا	۱۸۴	زوجہ کو قبول ہوگا —	
عدم قبضہ باقرار قبول نہ کرنے		قول قبول ہوگا —		شوہر حالف کا دعوا ۱۲ تیس کی نسبت	۲۴۹
قبول ہوگا —		حالف خانت ہوگا دربصورتیکہ مدعا علیہ	۱۸۴	کرنیمیں قول قبول ہوگا —	
حالف دربصورت حاضر ہونے کے اپنے	۲۲۶	کا دعوے کرکے اور دربصورت وکیل	۱۸۵	حالف دوسرے کو غلام کے مانگنا	۲۵۰
کی خانت ہوگا اور اگر یہ نسبت		کرنے کے اقرار یا شام دادن اوسکا		حکم دینے سے خانت ہوگا اور اگر	
ہوکہ مابذات سیونگا تو تصدیق		اقرار قبول ہوگا —		اوس قبول کے خود نکرنے کی نسبت ہونا	
کی جاسکے گا —		شوہر کا قسم کھانے سے انکار کرنا	۱۹۹	تصدیق کیجائیگا	
حالف دربصورت یکہ دعوا باقی	۲۲۶	خانت ہوگا اور مقضی لہ اوسکا قول		اگر دعوے زوجہ کی نسبت کی ہو تو	۲۵۱
رہنے کی خانت ہوگا — اور		تصدیق نہ کریگا —		اوس کی تصدیق ہوگی —	
اگر کل کمانے کی نسبت کی ہو تو حاضر		اگر کی قسم دینے سے انکار کرنا	۱۹۹	اگر حالف اول امروں میں بغیر	۲۵۲
نہ جاسکیگا —		مدعی علیہ نہیں کی —		تحقیق فاعل کے جانب رجوع	
حالف کا قول مدت معلوم تک	۲۲۶	شوہر کا قول اذان کے نسبت قبول	۲۰۲	نہ کرنے میں بیان کرے کہ میری	
قبول ہوگا —		ہوگا		یہ نیت تھی کہ یہ افعال بنات خود	
شوہر وضو کی نسبت کرے تو	۲۲۶	تصویر کے اگر فلاں فعل کروں تو زید	۲۰۲	کرونگا یا تا تصدیق کی جاسکیگا	
اوسکا قول قبول ہوگا —		مطلقہ ہے اوسکی دو وجہ ہوں	۲۰۶	حالف تقدیری مقارنت تحقیقیہ	۲۵۴
حالف کا یہ قول کہ میری یہ	۲۲۶	دربصورت تعلیق شوہر کا قول قبول		کی نیت کرے تو اوسکا قول	
نیت تھی کہ اس نیت میں اوسکا		ہوگا —		قبول ہوگا —	
سوال قبول ہوگا —		حالف کا یہ قول کہ عورت کی موجود	۲۱۰	حالف اگر غیر کی نیت کرے تو	۲۵۴
حالف کا قول اسمیت طلاق قبول	۲۲۷	دیکھنے کا ارادہ تھا قبول ہوگا —		اوسکا قول تصدیق کیا جائیگا	
ہوگا —		شوہر کا قول قبول ہوگا اگر کہے کہ	۲۱۰	اگر حالف کہے واللہ واللہ	۲۵۵
شوہر کا یہ قول کہ میں نے	۲۲۷	مرتبہ کہنا مقصود تھا —		جسمیں میں مگر جبکہ اول کی نیت کرے	
طلاق میں تین کی نیت کی قبول		حالف کا یہ قول کہ میں نے	۲۱۲	تو اوسکا قول دیانۃً	
ہوگا —		حلف کی نیت نہیں کی قبول ہوگا —		تصدیق کیا جائیگا —	
اگر شوہر کہے کہ میری نیت تھی		حالف کا یہ قول کہ	۲۱۲	حالف کہے کہ میرے کالی غلام تجھے	۲۵۶
کہ طلاق معلق سے میرے کلام		نکلنے کی نیت نہیں قبول ہوگا		نیت نہیں کی اسکا قول تصدیق	
سے ساتھ اسکا قول قبول ہوگا		زید کا قسم کھانا خاص بلدہ کی عورت کا	۲۱۴	نہوگا —	
تعریض خواہ کے قول کی تصدیق	۲۳۰	ارادہ کرنا قبول ہوگا —		حالف اگر استاد کو پڑھانے کی نیت	۲۵۹
کیجائیگی		حالف دوسرے شخص کو غلام کو مارنے	۲۱۷	کرے تو اوسکی قول کی تصدیق	
حالی کا یہ قول کہ میں نے مسل	۲۳۰	کا حکم دینے سے خانت ہوگا اور اگر		کیجائیگی	
		اوسکے مارنے کی نیت کی ہو تو تصدیق		شرب مسکر دب یا ملبس معین کی	۲۶۱
		کیجائیگی			

فہرست جزئیات قانون حلف

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
نیت کرے نہ نقد قبول ہوگا		لفظ کا قول قبول ہوگا		اسکا قول قبول ہوگا
حالف کا یہ قول کہ میں نے نیت کی تھی قبول ہوگا		لفظ کا اقرار کرے تو		اسکا قول قبول ہوگا
کتاب الی داود		**کتاب الطلاق**		
قاضی کو چاہئے کہ درباقت کرے کہ		مالک کا قول قبول ہوگا		
اصفہان والی کا قول قبول ہوگا		مالک سے انکار کرے		
اگر کہے والا باز آئی		بعض کے نزدیک		
کہ اس سے پہلے جھگڑے کا ارادہ		وبعض کے نزدیک لفظ		
تھا اوسکا قول بقسم قبول ہوگا		قبول ہوگا		
کتاب الشہادت		صورت اختلاف مالک		
شہود علیہ کا قول نسبت علامہ		احمد کا قول ہوگا		
قبول ہوگا		**کتاب الخلع**		
مترجم کا قول حد دی قبول ہوگا				
کتاب البیوع		**کتاب الوقف**		
بیع کا قول قبول ہوگا				
کتاب الوکالۃ				
مین زن کا قول قبول ہوگا				
مرد کا قول قبول ہوگا				
زوجہ مشل قدیر				
صغیر کی عمر دلی بست				
قبول ہوگا		**کتاب الشفعہ**		
کتاب اللقیط		شفعہ دکی زوجہ کا قول بلفظ		
دعوی کرے کہ یہ		پانے مین قبول ہوگا		
اسکا قول قبول ہوگا		**کتاب الشرکۃ**		
دعوی کا یہ قول کہ یہ				
قبول ہوگا				

مضمون	صفحہ	سطر
مشتری کا قول بنسبت عیب کے قابل قبول ہوگا	۱۲۴	۱۲
مشتری کا قول بنسبت عیب کے قابل قبول ہوگا	۱۲۴	۱۳
مشتری کا قول بنسبت عیب کے قابل قبول ہوگا	۱۲۴	۱۴
مشتری کا قول بنسبت عیب کے قابل قبول ہوگا	۱۲۴	۱۵
مشتری کا قول بنسبت عیب کے قابل قبول ہوگا	۱۲۴	۱۶
مشتری کا قول بنسبت عیب کے قابل قبول ہوگا	۱۲۴	۱۷
مشتری کا قول بنسبت عیب کے قابل قبول ہوگا	۱۲۴	۱۸
مشتری کا قول بنسبت عیب کے قابل قبول ہوگا	۱۲۴	۱۹
مشتری کا قول بنسبت عیب کے قابل قبول ہوگا	۱۲۴	۲۰
مشتری کا قول بنسبت عیب کے قابل قبول ہوگا	۱۲۴	۲۱
مشتری کا قول بنسبت عیب کے قابل قبول ہوگا	۱۲۴	۲۲
مشتری کا قول بنسبت عیب کے قابل قبول ہوگا	۱۲۴	۲۳
مشتری کا قول بنسبت عیب کے قابل قبول ہوگا	۱۲۴	۲۴
مشتری کا قول بنسبت عیب کے قابل قبول ہوگا	۱۲۴	۲۵
مشتری کا قول بنسبت عیب کے قابل قبول ہوگا	۱۲۴	۲۶
مشتری کا قول بنسبت عیب کے قابل قبول ہوگا	۱۲۴	۲۷
مشتری کا قول بنسبت عیب کے قابل قبول ہوگا	۱۲۴	۲۸
مشتری کا قول بنسبت عیب کے قابل قبول ہوگا	۱۲۴	۲۹
مشتری کا قول بنسبت عیب کے قابل قبول ہوگا	۱۲۴	۳۰
مشتری کا قول بنسبت عیب کے قابل قبول ہوگا	۱۲۴	۳۱
مشتری کا قول بنسبت عیب کے قابل قبول ہوگا	۱۲۴	۳۲
مشتری کا قول بنسبت عیب کے قابل قبول ہوگا	۱۲۴	۳۳
مشتری کا قول بنسبت عیب کے قابل قبول ہوگا	۱۲۴	۳۴
مشتری کا قول بنسبت عیب کے قابل قبول ہوگا	۱۲۴	۳۵
مشتری کا قول بنسبت عیب کے قابل قبول ہوگا	۱۲۴	۳۶
مشتری کا قول بنسبت عیب کے قابل قبول ہوگا	۱۲۴	۳۷
مشتری کا قول بنسبت عیب کے قابل قبول ہوگا	۱۲۴	۳۸
مشتری کا قول بنسبت عیب کے قابل قبول ہوگا	۱۲۴	۳۹
مشتری کا قول بنسبت عیب کے قابل قبول ہوگا	۱۲۴	۴۰
مشتری کا قول بنسبت عیب کے قابل قبول ہوگا	۱۲۴	۴۱
مشتری کا قول بنسبت عیب کے قابل قبول ہوگا	۱۲۴	۴۲
مشتری کا قول بنسبت عیب کے قابل قبول ہوگا	۱۲۴	۴۳
مشتری کا قول بنسبت عیب کے قابل قبول ہوگا	۱۲۴	۴۴
مشتری کا قول بنسبت عیب کے قابل قبول ہوگا	۱۲۴	۴۵
مشتری کا قول بنسبت عیب کے قابل قبول ہوگا	۱۲۴	۴۶
مشتری کا قول بنسبت عیب کے قابل قبول ہوگا	۱۲۴	۴۷
مشتری کا قول بنسبت عیب کے قابل قبول ہوگا	۱۲۴	۴۸
مشتری کا قول بنسبت عیب کے قابل قبول ہوگا	۱۲۴	۴۹
مشتری کا قول بنسبت عیب کے قابل قبول ہوگا	۱۲۴	۵۰
مشتری کا قول بنسبت عیب کے قابل قبول ہوگا	۱۲۴	۵۱
مشتری کا قول بنسبت عیب کے قابل قبول ہوگا	۱۲۴	۵۲
مشتری کا قول بنسبت عیب کے قابل قبول ہوگا	۱۲۴	۵۳
مشتری کا قول بنسبت عیب کے قابل قبول ہوگا	۱۲۴	۵۴
مشتری کا قول بنسبت عیب کے قابل قبول ہوگا	۱۲۴	۵۵
مشتری کا قول بنسبت عیب کے قابل قبول ہوگا	۱۲۴	۵۶
مشتری کا قول بنسبت عیب کے قابل قبول ہوگا	۱۲۴	۵۷
مشتری کا قول بنسبت عیب کے قابل قبول ہوگا	۱۲۴	۵۸
مشتری کا قول بنسبت عیب کے قابل قبول ہوگا	۱۲۴	۵۹
مشتری کا قول بنسبت عیب کے قابل قبول ہوگا	۱۲۴	۶۰
مشتری کا قول بنسبت عیب کے قابل قبول ہوگا	۱۲۴	۶۱
مشتری کا قول بنسبت عیب کے قابل قبول ہوگا	۱۲۴	۶۲
مشتری کا قول بنسبت عیب کے قابل قبول ہوگا	۱۲۴	۶۳
مشتری کا قول بنسبت عیب کے قابل قبول ہوگا	۱۲۴	۶۴
مشتری کا قول بنسبت عیب کے قابل قبول ہوگا	۱۲۴	۶۵
مشتری کا قول بنسبت عیب کے قابل قبول ہوگا	۱۲۴	۶۶
مشتری کا قول بنسبت عیب کے قابل قبول ہوگا	۱۲۴	۶۷
مشتری کا قول بنسبت عیب کے قابل قبول ہوگا	۱۲۴	۶۸
مشتری کا قول بنسبت عیب کے قابل قبول ہوگا	۱۲۴	۶۹
مشتری کا قول بنسبت عیب کے قابل قبول ہوگا	۱۲۴	۷۰
مشتری کا قول بنسبت عیب کے قابل قبول ہوگا	۱۲۴	۷۱
مشتری کا قول بنسبت عیب کے قابل قبول ہوگا	۱۲۴	۷۲
مشتری کا قول بنسبت عیب کے قابل قبول ہوگا	۱۲۴	۷۳
مشتری کا قول بنسبت عیب کے قابل قبول ہوگا	۱۲۴	۷۴
مشتری کا قول بنسبت عیب کے قابل قبول ہوگا	۱۲۴	۷۵
مشتری کا قول بنسبت عیب کے قابل قبول ہوگا	۱۲۴	۷۶
مشتری کا قول بنسبت عیب کے قابل قبول ہوگا	۱۲۴	۷۷
مشتری کا قول بنسبت عیب کے قابل قبول ہوگا	۱۲۴	۷۸
مشتری کا قول بنسبت عیب کے قابل قبول ہوگا	۱۲۴	۷۹
مشتری کا قول بنسبت عیب کے قابل قبول ہوگا	۱۲۴	۸۰
مشتری کا قول بنسبت عیب کے قابل قبول ہوگا	۱۲۴	۸۱
مشتری کا قول بنسبت عیب کے قابل قبول ہوگا	۱۲۴	۸۲
مشتری کا قول بنسبت عیب کے قابل قبول ہوگا	۱۲۴	۸۳
مشتری کا قول بنسبت عیب کے قابل قبول ہوگا	۱۲۴	۸۴
مشتری کا قول بنسبت عیب کے قابل قبول ہوگا	۱۲۴	۸۵
مشتری کا قول بنسبت عیب کے قابل قبول ہوگا	۱۲۴	۸۶
مشتری کا قول بنسبت عیب کے قابل قبول ہوگا	۱۲۴	۸۷
مشتری کا قول بنسبت عیب کے قابل قبول ہوگا	۱۲۴	۸۸
مشتری کا قول بنسبت عیب کے قابل قبول ہوگا	۱۲۴	۸۹
مشتری کا قول بنسبت عیب کے قابل قبول ہوگا	۱۲۴	۹۰
مشتری کا قول بنسبت عیب کے قابل قبول ہوگا	۱۲۴	۹۱
مشتری کا قول بنسبت عیب کے قابل قبول ہوگا	۱۲۴	۹۲
مشتری کا قول بنسبت عیب کے قابل قبول ہوگا	۱۲۴	۹۳
مشتری کا قول بنسبت عیب کے قابل قبول ہوگا	۱۲۴	۹۴
مشتری کا قول بنسبت عیب کے قابل قبول ہوگا	۱۲۴	۹۵
مشتری کا قول بنسبت عیب کے قابل قبول ہوگا	۱۲۴	۹۶
مشتری کا قول بنسبت عیب کے قابل قبول ہوگا	۱۲۴	۹۷
مشتری کا قول بنسبت عیب کے قابل قبول ہوگا	۱۲۴	۹۸
مشتری کا قول بنسبت عیب کے قابل قبول ہوگا	۱۲۴	۹۹
مشتری کا قول بنسبت عیب کے قابل قبول ہوگا	۱۲۴	۱۰۰

مضمون	صفحہ	سطر
بائع دمشتری کا اختلاف سے عیب میں جیسے عورتیں مطلع ہوتی ہیں۔	۱۵۰	۱۲
بائع کا قول نسبت عدم تغیر قبول ہوگا۔	۱۵۱	۳
مشتری کا قول کہ بائع کی نابالغیت میں اسکے باپ نے خرید کیا۔ قبول ہوگا	۱۵۲	۱۲
مشتری کا قول نسبت عزیز قبضہ مشائی قبول ہوگا۔	۱۵۳	۳
بائع کا قول میں نابالغیت پر قبضہ کیا قبول ہوگا۔	۱۵۴	۱۲
بائع کا قول نسبت ہبہ کرنے کے قبول ہوگا۔	۱۵۵	۳
کتاب الصرف		
شکل اول دثانی وثالث ورابع میں بائع کا قول قبول ہوگا اور خاص میں قبول ہوگا۔	۱۵۶	۱۲
قرابن قابض ودافع کا قبول ہوگا	۱۵۷	۳
بائع کا قول بعد قبضہ کرنے دراہم کے کھوٹے ہونے کی نسبت قبول ہوگا۔	۱۵۸	۳
تعریف مشہور وریوف دستور دغیرہ قول قابض۔	۱۵۹	۱۲
کتاب الکفالت		
طالب کا قول نسبت دعوی قیمت غلام قبول ہوگا۔	۱۶۰	۱۲
طالب کا قول نہ پہچاننے میں قبول ہوگا۔	۱۶۱	۳
طالب کا قول قبول ہوگا۔	۱۶۲	۱۲
مطلب کا قول قبول ہوگا۔	۱۶۳	۳
تفصیل کا قول واقف کی حالت میں قبول ہوگا۔	۱۶۴	۱۲

مضمون	صفحہ	سطر
درصورت اختلاف قول طالب کا قبول ہوگا۔	۱۶۵	۱۲
تفصیل کا قول قبول ہوگا درصورتیکہ طالب اور کفیل اور مکفول عنہ مال کی مقدار میں مخالف ہوں۔	۱۶۸	۳
مدعی علیہ کا ہبہ قبول محمد فقہ تفصیل میں مفتا قبول ہوگا۔	۱۶۹	۱۲
قول فاضل دانست قبول ہوگا۔	۱۷۰	۳
نسبت بیان تفصیل کا قول قبول ہوگا۔	۱۷۱	۳
کتاب الحوالہ		
قول محیل کا قبول ہوگا۔	۱۷۲	۳
طالب کا قول بامن سے حوالہ قبول ہوگا۔	۱۷۳	۱۲
محیل کا قول نسبت ادائیگی قبول ہوگا۔	۱۷۴	۳
قول محیل کا نسبت قبضہ محتال علیہ قبول ہوگا۔	۱۷۵	۳
قول محتال کا کہ محتال علیہ قبول ادا کرنیکے سے انکار قبول ہوگا۔	۱۷۶	۱۲
کتاب القضا		
تصدیق قول قاضی قبول ہوگا۔	۱۷۷	۳
قول قاضی معزول کا قبول نہ ہوگا۔	۱۷۸	۳
قول قاضی کا نسبت قبضہ کرنیکے قبول ہوگا۔	۱۷۹	۳
نسبت فیصلہ کرنے قاضی اہلیکا قول درصورت عادل ہونیکے قبول ہوگا	۱۸۰	۳

مضمون	صفحہ	سطر
مدعی علیہ کا قول کہ میں اس تمام رقم کا ضامن ہوں قبول ہوگا۔	۱۸۱	۱۲
قول قاضی کا کہ گواہ کی شہادت ما اقرار کی بنا پر تصدیق کرنا قبول ہوگا	۱۸۲	۳
قاضی کا قول قبول ہوگا۔	۱۸۳	۳
حاکم کا یہ قول کہ میں نے فیصلہ کردیا قبول ہوگا۔	۱۸۴	۳
کتاب الوکالت		
توکیل وکیل کرنے فارسی الفاظ میں اور بیان کرنے کہ میرا مقصود اس سے طلاق نہ تھا قبول ہوگا۔	۱۸۵	۱۲
وکیل کرنے کو وکیل کرنے غیر معین زید سے کو وکیل کرنے غیر معین زید کے اجنبی

فہرست خبر تبات قانون حلف

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
۱۲۰		۱۲۰		۱۲۰	

مضمون	صفحہ	سطر
عبارت وغیرہ قبول ہوگا	۱۰۳	۱۲
رب المال کا قول نسبت مقدار نقصان	۱۰۳	۱۳
رب المال کا قول نسبت مقدار نقصان	۱۰۳	۱۴
رب المال کا قول نسبت مقدار نقصان	۱۰۳	۱۵
رب المال کا قول نسبت مقدار نقصان	۱۰۳	۱۶
رب المال کا قول نسبت ضایع ہونے	۱۰۳	۱۷
رب المال کا قول نسبت مقدار	۱۰۳	۱۸
راس المال کے قبول ہوگا	۱۰۳	۱۹
رب المال کا قول نسبت ضایع ہونے	۱۰۳	۲۰
رب المال کا قول نسبت مقدار	۱۰۳	۲۱
مضارب کا قول نسبت نہ منع کرنے	۱۰۳	۲۲
مضاربت فاسدہ میں مضارب کا	۱۰۳	۲۳
کتاب الودیعۃ		
امین کا قول نسبت جاتی رہنے ودیعت	۱۰۴	۱
طالب کا قول قبول ہوگا	۱۰۴	۲
امین کا قول نسبت ضایع ہونے	۱۰۴	۳
ودیعت قبول ہوگا	۱۰۴	۴
امانت ونصف کا قول مقدار متروک	۱۰۴	۵
امین قبول ہوگا	۱۰۴	۶
وارث کی قول کی تصدیق نسبت	۱۰۴	۷
ہلاک ہونے ودیعت کی	۱۰۴	۸
امین کا یہ قول کہ میرے مکان میں آگ	۱۰۴	۱۰
لگنے میں نے دو دیعت دوسرے کو دیدی	۱۰۴	۱۱
قبول نہ ہوگا	۱۰۴	۱۲
امین کا قول کہ میری پاس امانت ہے	۱۰۴	۱۳
رکھائی قبول ہوگا	۱۰۴	۱۴
اگر مدعی سے پاس گواہ نہوں تو وہ	۱۰۴	۱۵
کا قول قبول ہوگا	۱۰۴	۱۶
امین کا قول دانستہ کرنے یا تلف	۱۰۴	۱۷
امین قبول ہوگا	۱۰۴	۱۸
دلال کا قول نسبت زیادتی کی قبول ہوگا	۱۰۴	۱۹
ورثا کی قول کی تصدیق کیجائیگی نسبت	۱۰۴	۲۰
سماعت بیان واپس کرنے مال	۱۰۴	۲۱
مورث	۱۰۴	۲۲
امانت دینے کا قول نسبت تکذیب کرنے	۱۰۴	۲۳
کے قبول ہوگا	۱۰۴	۲۴
امین کا یہ قول کہ امانت پہنچا دیگیر	۱۰۴	۲۵
قبول ہوگا	۱۰۴	۲۶
امین کا قول نسبت ہلاک کرنے امانت	۱۰۴	۲۷
دینے قبول ہوگا	۱۰۴	۲۸
کتاب العاریۃ		
مقر کا قول در صورتیکہ چار پایہ ہو	۱۰۴	۲۹
ہوا ہو قبول ہوگا	۱۰۴	۳۰
عاریت اور کو حوالہ کیجائے جو ہم کہ کر یا ہو	۱۰۴	۳۱
کہ میں نے مانگ لی ہے اور مالک انکار	۱۰۴	۳۲
کرے	۱۰۴	۳۳
مودع کا قول در صورت دعوی کرنے نقص	۱۰۴	۳۴
مقدد قبول ہوگا	۱۰۴	۳۵
مالک کا قول نسبت عدم اذن تصرف	۱۰۴	۳۶
قبول ہوگا	۱۰۴	۳۷
کتاب الہبہ		

مضمون	صفحہ	سطر
موانع ہبہ اور قبضہ	۱۰۴	۳۸
مرہونہ یا	۱۰۴	۳۹
معطیہ کا قول نسبت دینے	۱۰۴	۴۰
ہوگا	۱۰۴	۴۱
موہوب لہ کا قول نسبت عدم	۱۰۴	۴۲
قبول ہوگا	۱۰۴	۴۳
در صورت امکان استقصاء	۱۰۴	۴۴
کا قول قبول ہوگا و گرنہ مردود	۱۰۴	۴۵
استیفائی ہشیار امین آدمی کا	۱۰۴	۴۶
قول قبول ہوگا	۱۰۴	۴۷
در صورت اختلاف غلام و دابہ	۱۰۴	۴۸
نسبت اون وحجر دابہ کا قول	۱۰۴	۴۹
قبول ہوگا	۱۰۴	۵۰
در صورت اختلاف ہونی ورثا	۱۰۴	۵۱
زوجہ یا بت مہر شوہر کا قول	۱۰۴	۵۲
قبول ہوگا	۱۰۴	۵۳
در شکل رجوع کرنے واہب	۱۰۴	۵۴
موہوب لہ کا قول قبول ہوگا	۱۰۴	۵۵
کتاب الاجارۃ		
اجیر کا قول قبول ہوگا	۱۰۴	۵۶
آجر کا قول قبول ہوگا در صورتیکہ	۱۰۴	۵۷
مدعی ہو کہ زمین معدہ زراعت	۱۰۴	۵۸
تھی	۱۰۴	۵۹
مستعیر کا قول نسبت عدم	۱۰۴	۶۰
دینے کرایہ کا قبول ہوگا	۱۰۴	۶۱
مالک مکان کا قول در صورت	۱۰۴	۶۲
دینے مخبی کرایہ دار کو قبول ہوگا	۱۰۴	۶۳
چرواہ کا قول تلف چار پائے میں	۱۰۴	۶۴
قبول ہوگا	۱۰۴	۶۵
زید کا یہ قول کہ میں نے بیعہ	۱۰۴	۶۶

فہرست جزئیات قانون حلف

مضمون		مضمون		مضمون	
۲۱۳ ۲۱۴ مستاجر کا قول نسبت کرایہ کے کہ وہی قبول ہوگا - الخ		ایک دو بیسہ کی قبولی ہوگا - الخ		۲۱۷ ۲۱۸ حاصل غاصب کا قول قبول ہوگا	
۲۱۴ مستاجر کا قول در شکل اختلاف جنس قبول ہوگا -		۲۱۹ ۲۲۰ مالک کا قول نسبت زراعت بتوں ہوگا		۲۱۸ ۲۱۹ غاصب کا قول نسبت کپڑے کے	
۲۱۴ ۲۱۵ در شکل اختلاف مالکان مکان یا زیادہ سوار ہونے مستاجر اوس مالک کا		۲۲۰ موجر کا قول قبولی ہوگا -		عصب شدہ قبول ہوگا -	
قول جو پندرہ روپیہ کا دعوی ہی قبول ہوگا -		۲۲۱ مستاجر کا قول نسبت عدم انقاد قبول ہوگا -		۲۱۹ قول متلف کا قبول ہوگا -	
۲۱۵ ۲۱۶ مستاجر کا قول نسبت مکرر کرایہ کے		۲۲۲ مستاجر کا قول نسبت اجرت عین قبول ہوگا -		۲۱۹ مالک چار یا یہ کا قول کہ چار یا یہ	
۲۱۶ راکب کا قول بمقابلہ موجر قبول ہوگا		کتاب الشفعہ		غاصب کی بائیں ہلاک ہوا قبول ہوگا - الخ	
۲۱۶ ۲۱۷ مالک کا قول نسبت سیسی کے بمقابلہ درزی قبول ہوگا -		۲۲۳ ۲۲۴ مالک مکری کا قول حیز گاہ کی نسبت قبول ہوگا -		۲۲۰ شفیع کا قول قبول ہوگا - الخ	
۲۱۷ ۲۱۸ درصورت اختلاف رنگریز و مالک رنگریزہ کا قول قبول ہوگا - الخ		۲۲۴ ۲۲۵ مالک کا یہ قول کہ عین فی غاصب کو کرایہ دینے رنت انجارت دی قبول ہوگا -		۲۲۰ ۲۲۱ مدعی علیہ کا یہ قول کہ شفیع کو شفعہ نہیں ہے قبول ہوگا -	
۲۱۸ درزی کا قول بمقابلہ مالک قبول ہوگا -		۲۲۵ ۲۲۶ موجر کا قول بمقابلہ درتاز مستاجر نسبت کرایہ وصول شدہ قبول ہوگا -		۲۲۱ ۲۲۲ مشتری کا قول نسبت ثمت قبول ہوگا -	
۲۱۸ ۲۱۹ دھنیا کا قول نسبت پکڑا بمقابلہ مالک قبول ہوگا -		۲۲۶ درزی کا یہ قول کہ وہی استری کرے قبول ہوگا -		۲۲۲ مشتری کا یہ قول کہ عین فی بنا نہائی قبول ہوگا - الخ	
۲۱۹ مالک زمین کا قول بمقابلہ مستاجر زمین مزروعہ کی نسبت قبول ہوگا -		۲۲۶ ۲۲۷ مکان کی مالک کا یہ قول کہ عین نے تعمیر کے اجارت نہیں دی قبول ہوگا -		۲۲۳ شفیع دعوی کرے کہ مشتری نے ایک جز منہدم کر دیا یا مشتری نے تعمیر کیا - شفیع و مشتری کا قول قبول ہوگا -	
۲۱۹ مالک کا قول نسبت نہ دینی درہم در مکان خود قبول ہوگا - الخ		۲۲۷ ۲۲۸ کپڑے کی مالک کا قول نسبت رنگ قبول ہوگا -		۲۲۳ ۲۲۴ مشتری کا قول درصورت اختلاف تعداد درہم قبول ہوگا -	
۲۱۹ ۲۲۰ جولاہے کا قول نسبت سود قبول ہوگا - الخ		۲۲۸ مزدور کا قول نسبت پیشہ قبول ہوگا -		۲۲۴ ۲۲۵ بائع و مشتری کا قول نسبت خیار شرط قبول ہوگا - الخ	
۲۲۰ ۲۲۱ اجیر کا قول نسبت انکار کرنے دھونی رکھنے کی قبول ہوگا - یہ		۲۲۸ ۲۲۹ کپڑے کی مالک کا قول نسبت قیمت		۲۲۵ شفیع کا قول قبول ہوگا -	
۲۲۱ ۲۲۲ درصورت اختلاف اجر مستاجر متاجر کا قول نسبت بکرا رکھنے قبول ہوگا -		اور قیمت سینے کے قبول ہوگا -		۲۲۵ ۲۲۶ درصورت اختلاف جنس ثمن یا صفت مشتری کا قول قبول ہوگا -	
۲۲۲ اجیر کا یہ قول کہ عین فی دابیس کردہی قبول نہ ہوگا -		۲۲۹ ۲۳۰ کپڑے کی مالک کا قول تقدار اجرت عین قبول ہوگا -		۲۲۶ ۲۲۷ درصورت اختلاف قیمت اسباب بائع کا قول قبول ہوگا -	
۲۲۲ مستاجر کا قول نسبت تحول مکان کے اور رالی ریلوں کے قبول ہوگا -		کتاب الغصب		۲۲۷ ۲۲۸ مشتری کا قول قبول ہوگا - الخ	
۲۲۲ ۲۲۳ مالک کشتی اور سوار کا قول بمقابلہ					

مضمون	صفحہ
درصورت اختلاف صفت ثمن	۱۲۴
بیش مشتری کا قول قبول ہوگا	۱۲۴
شفیع کا قول قبول ہوگا	۱۲۴
بائع و مشتری کا قول نسبت خیار	۱۲۵
بائع قبول ہوگا ۔ الخ	۱۲۵
کتاب القسمت	
ورثاء کا قول نسبت عدم رضی قبل	۱۲۶
ہوگا ۔ الخ	۱۲۶
قسمت میں عیب غلطی واقع ہو تو	۱۲۷
وہ قسمت سے خلاف نہ جا سکا	۱۲۷
قائد اور اذل کا قول قبول ہوگا ۔	۱۲۸
کتاب المزارعت	
مالک زمین کا قول قبول ہوگا ۔	۱۲۹
عامل کا قول قبول ہوگا ۔	۱۳۰
عامل کا قول قبول ہوگا ۔	۱۳۱
کتاب الحیطان	
مالک سڑک اور مالک مکان کا	۱۳۲
قول قبول ہوگا ۔	
کتاب الشرائع	
مالک نسبت کا قول قبول ہوگا ۔	۱۳۳
کتاب الاضحیہ	
اگر اختلاف زمانہ فرمائی میں ہو	۱۳۴
تو مشتری کا قول قبول ہوگا ۔	۱۳۴

مضمون	صفحہ
کتاب الکراہیت	
مولیٰ کا قول قبول ہوگا ۔	۱۳۵
کتاب الشرب	
درصورت اختلاف نہر بانی مالک کا	۱۳۶
قول قبول ہوگا ۔	۱۳۶
مالک زمین کا قول قبول ہوگا ۔	۱۳۷
کتاب الاشربہ	
اگر پانی بیچنے والا کہے شرب کا علم تھا	۱۳۸
تو اسکا قول قبول ہوگا ۔	۱۳۸
کتاب الغصب	
مالک مکان کا قول قبول ہوگا ۔	۱۳۹
کتاب الرہن	
مرتہن کا قول قبول ہوگا ۔	۱۴۰
راہن کا قول قبول ہوگا ۔	۱۴۱
درصورت انکار راہن کے کہ رہن ہی ایک	۱۴۲
کپڑے پر قبضہ کیا ۔ راہن کا قول قبول	۱۴۲
ہوگا ۔ الخ	۱۴۲
راہن کا قول نسبت بائع و رہن قبول	۱۴۳
ہوگا ۔	۱۴۳
مرتہن کا قول نسبت شی مرہونہ قبول	۱۴۴
ہوگا ۔	۱۴۴
راہن کا قول نسبت نہ واپس کرنے	۱۴۵
شی مرہونہ قبول ہوگا ۔	۱۴۵
شی مرہونہ کی قیمت اور رہن کی تعداد	۱۴۶
میں مرتہن کا قول قبول ہوگا ۔	۱۴۶
مرتہن کا قول نسبت نہ ہلاک ہونی	۱۴۷
مرہونہ قبول ہوگا ۔	۱۴۷

مضمون	صفحہ
کتاب الجنایات	
مجروح کا قول نسبت شبہ عمد قبول ہوگا ۔	۱۴۸
قاتل کا قول قبول ہوگا ۔	۱۴۹
عنوان کا ہونے والی کا قول قبول ہوگا ۔	۱۵۰
درصورت اختلاف مقدار کا	۱۵۱
قول قبول ہوگا ۔	۱۵۱
کتاب الوصایا	
وارث کا قول نسبت رجوع	۱۵۲
قبول ہوگا ۔ الخ	۱۵۲
وارث کا قول مال من اصل ہے	۱۵۳
کہ وصیت ہے	۱۵۳
وصی کا قول نسبت ضائع ہونے	۱۵۴
قبول ہوگا ۔	۱۵۴
وصی کا قول کس دینے میں	۱۵۵
قبول ہوگا ۔	۱۵۵
وصی کا قول صرف	۱۵۶
کرنے کے بعد قبول	۱۵۶
ہوگا ۔	۱۵۶
وصی کی قول کی مصدق ہوگا	۱۵۷
وصی کا قول کہ بیع مصلحۃ	۱۵۷
ہوگی قبول ہوگا ۔	۱۵۷
کتاب الخنثیٰ	
خنثیٰ کا قول ایک مسئلہ میں	۱۵۸
قبول دو مسئلہ میں قبول ہوگا	۱۵۸
کتاب الفرائض	
مقر کا قول قبول ہوگا ۔	۱۵۹

صفحہ	سطر	مضمون
۲۰۱	۱۷	زوجہ کا قول قبول ہوگا۔
″	۱۸	مقرلہٗ کا قول قبول ہوگا۔

فصل فی القضا بالمواریث

۲۰۲	۱۰	ورثا کا قول بنسبت ایمانی قبول ہوگا۔
″	۱۴	ورثا کا قول کہ مورث کی زوجہ قبل وفات مورث ایمان لائی قبول ہوگا۔
″	۱۶	زوجہ کا قول بنسبت وراثت قبول ہوگا۔

کتاب الخدانیات

″	۱۴	مدیون کا قول کہ میت مظاہر ہوں قبول ہوگا۔
۲۰۳	۳	طالب کا قول قبول ہوگا۔
۲۰۳	۱۲	مدیون کا قول در صورت تصدیق کرنے وارثین قبول ہوگا۔ الخ۔

تمت بالخیر

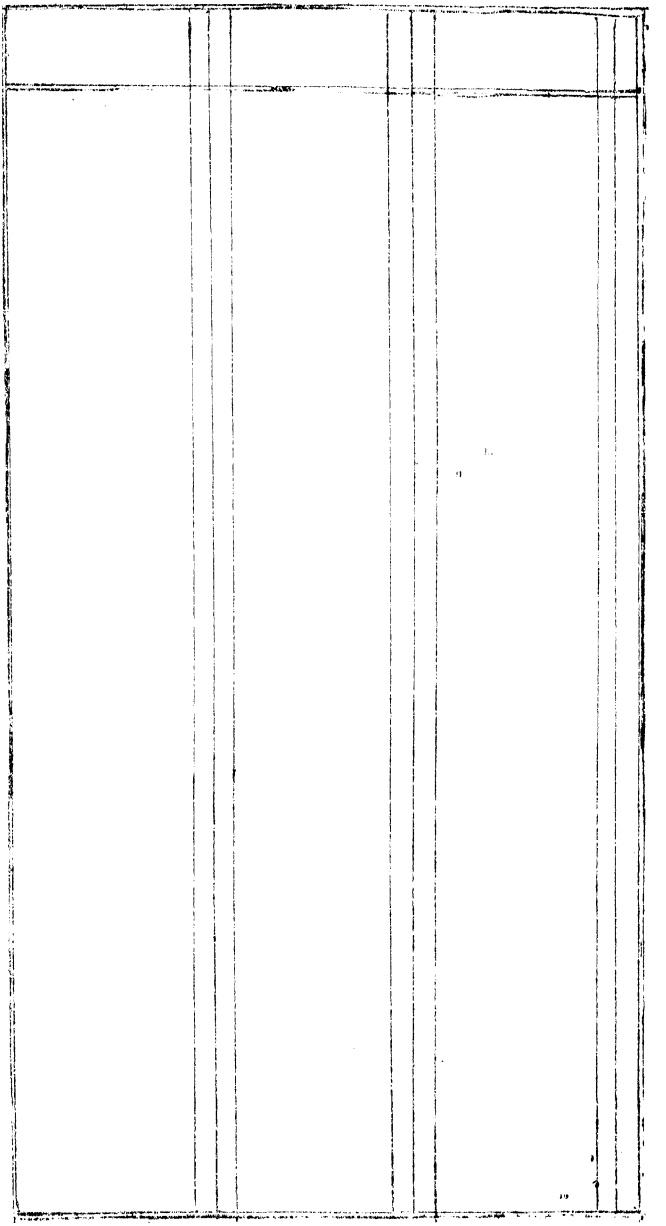

مقدمہ قانون حلف

جزئیہ ۱) یمین - عبارت ہے قوت و قدرت سے اور قدرت کے معنی اسمجھہ یہہ ہین کہ حالف اپنے اِنکار کو اس طرح قوت دے کہ دعوے مدعی فی الفور اوٹہہ جائے - رکن یمین کا یہہ ہے کہ اللہ تعالی کا نام خبر کے ساتہہ بیان کیا جائے اور شرط اوسکی انکار منکر ہے اور حکم اوسکا خصومت کا اوٹہہ جانا اور جھگڑے کا فیصل ہوجانا درمیان مدعی و مدعے علیہ کے حتی کہ دعوے مدعی نہ سماعت کیا جائیگا درصورتیکہ اوسکے پاس بیّنہ نہ ہو **ہکذا فی فتاوی عالمگیری** -

جزئیہ ۲) اصل مین لکہا ہے کہ فریقین مین سے منکر کو مدعی علیہ کہتے ہین اور دوسرے کو مدعی - یہی کلام صحیح ہے - کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی قول والیمین علی من انکر مین مدعا علیہ کو منکر تعبیہ کیا ہے - لیکن پوری تعریف اس سے حاصل نہین ہوتی - یہہ صورتاً مدعی قرار پائیگا اور یمین اسی پر واردہوگی مثل امین کے کہ دعوے کرے مین نے شے امانت واپس کردی یا ہلاک ہوگئی - اور قابض درصورتیکہ بیان کرے کہ عین میری ہے تو یہہ ہی صورتاً مدعی قرار پائیگا اور مدعا علیہ کے تعریف سے خارج نہوگا - لیکن فرق یہہ ہے جو ہمارے بعض فقہانے بیان کیا کہ مدعی نالش کرتا ہے دوسرے پر اپنے قول سے اگر خصومت چہوڑ دے چہوڑ دیا جائیگا اور مدعے علیہ وہ ہے جس پر نالش کیجاتی ہے اور اوسکی خصومت ترک کرنیسے اوسکا پیچہا نہین چہوٹتا کہا گیا - مدعی وہ شخص ہے جسکا کلام اثبات کو شامل نہوا اور اپنے کلام منفی سے مدعا علیہ قرار نہ پائیگا کیونکہ خارج اگر قابض سے بیان کرے کہ یہہ شے تیری نہین ہے تو مدعی خصم نہ قرار پائیگا تا وقتیکہ یہہ بیان نہ کرے کہ وہ شے میری ہے اور مدعا علیہ وہ شخص ہے جسکا کلام نفی کو شامل ہو کیونکہ قابض اگر بیان کرے کہ یہہ شے تیری

نہیں ہے یہ مدعی علیہ قرار پائیگا اپنے کلام سے۔ اور یہ قول اوسکا کہ وہ شے میری ہے
یہ زیادہ ہے جسکی ضرورت نہیں۔ اور کہا گیا مدعی وہ شخص ہے جو متحق نہو گر حجت سے مثل
خارج کے اور مدعا علیہ وہ شخص ہے جو متحق ہو بغیر حجت کے مثل قابض کے کہ
بیان کرے کہ وہ شے میری ہے تو یہ اوسکا متحق ہوگا [illegible]
کرے۔ لیکن امین اگر دعوے کرے دو ودیعت کے واپس کرنے یا ہلاک ہونیکا
قول قبول ہوگا کیونکہ خصم نے اوسی اوس شے کی حفاظت کی مسلط کرنے سے
سے دعوی ثابت ہوجائیگا اور یہ مدعی علیہ قرار پائیگا۔ کیونکہ منکر ہونا
فی الحقیقت تمسک اول ہیں اوس سے حلف لیا جائیگا [illegible]
ہمت نہونے ثانی میں حلف لیا جائیگا سرنہ انکار اور کہا گیا مدعی وہ ہے جو
پر دعوے کرتا ہے خلاف ظاہر اور مدعی علیہ وہ ہے جو دعوی کرنے سے ظاہر کا
انتہی کذا فی فتح القدیر الواضحہ مصنفہ عبد ابن حمزہ۔

جزئیہ ۳) مدعا علیہ سے حلف لیا جائیگا درصورتیکہ مدعی گواہ پیش کرنے سے عاجز
ہو اور مدعا علیہ سے حلف طلب کرے بمصداق اس حدیث کے۔ البینۃ للمدعی
والیمین علی من انکر۔ حلف کا ادا ہونا حاکم کے روبرو لازم ہے۔ [illegible]

(۱)

اسحٰق بن نفیس لکھتے ہیں کہ میرے اور دوسرے شخص کے درمیان زمین کی خصومت تھی ہم
دونوں نے خصومت کی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو۔ آنحضرت نے فرمایا کیا تم
خصومت کرتے تمہارے پاس گواہ ہیں یا اوس شخص کے حلف لیا جاوے یعنی اگر تم گواہ
سے حلف لیا جاوی یعنی صاحب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص حلف کرے جسکی سب سے کیونکہ
مال تلف ہوجائے وہ شخص فاجر ہے وہ اللہ سے ملاقات کریگا اللہ اوس سے ناراض ہوگا یہ
حدیث متفق علیہ ہے۔ اس حدیث کو دلیل لاتے ہیں وہ لوگ جو بینہ اور یمین کو ثابت جانتے
تصور نہیں کرتے ہیں بلکہ جادہ کو یمین سمجھتے ہیں اور ایک روایت میں وارد ہوا ہے کہ اشعث
نے کہا کہ میرے چچازاد بھائی کا ٹکڑا تھا اور اوس سے بھی مخاصمت تھی۔ میں نے رو برو آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے نالش کی ایک کنوئیں کی جو میرا تھا اور اوسکی قبضہ میں تھا اور وہ انکار کرتا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا اگر تیرے پاس بینہ ہے فبہا وگرنہ اوس کی یمین طلب کر۔ میں نے عرض کیا بینہ نہیں

ظاہر ہوتا ہے کہ قسم مدعی پر بحیثیت مدعیانہ نہیں ہوتی ہے ورنہ تخصیص قسم کی نہ کیجاتی - لہذا مدعی اور

نشریح اگر بحیثیت مدعی کی بدل جائے تو اوسکے احکام بھی بدل جاتے ہیں - لہذا مدعی اور مدعا علیہ کی تعریف ملحوظ خاطر رکھنا چاہیئے تا حلف عاید کرنے میں غلطی واقع نہ ہو اور غیر مستحق سے حلف نہ لیا جائے - تعریف مدعی اور مدعی علیہ کی جزئیہ ہیز (۲) میں بیان ہوئی - و رصورتیکہ دو شخص خصومت کریں حلف دار کرنے میں غلطی واقع ہوگی چنانچہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور مقداد کے مقدمہ میں اس قول کی تائید ہوتی ہے اور ثابت ہوتا ہے اگر مدعی کی بحیثیت مدعا علیہ کی ہو جائے تو اوس پر اسی حیثیت سے حلف عاید ہوگا - چنانچہ مبسوط میں لکھا ہے کہ مقداد بن الاسود نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے ساٹھ ہزار درہم قرض لئے تھے اسکے بعد چار ہزار اوسمیں سے وصول ہو چکے زمان بعد دونوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس مرافعہ کیا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ وصول ہونیکے انکار کرتے تھے - مقداد نے عرض کیا اونسے حلف لیجئے - حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مقداد تمسے انصاف چاہتے ہیں تم اِن کے دعوے پر حلف ادا کرو اس سے مستنبط ہوتا ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر بسبب حیثیت بدل جانیکے فی الواقع حلف وارد ہوتا تھا ورنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اون پر حلف وارد نکرتے = مبسوط و تتایج الافکار =

ہو گا - اوس کی صحت دیا جائیگا تو گواہ اوسکی طرف سے لکھا جائیگا کیونکہ یہ فاجر ہے - پھر صاحب جمع نے فرمایا جو شخص مال مسلم کو غائب کرنے کے لئے جھوٹے گواہ لائے اور اوسکو اللہ تعالیٰ کی اوپر ڈالدے اور اوسپر غضب ناک ہوگا - اسکو احمد نے روایت کیا ہے اور ابو داؤد ابن ماجہ سے روایت کیا کہ ایک شخص حضرموت دوسرا کندہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے اور حضرمی نے عرض کیا یا رسول اللہ اس شخص نے میری زمین پر جو میرے باپ کے ملک تھی قبضہ کر لیا ہے کندہ نے عرض کیا وہ زمین میری ہے اور میرے قبضہ میں ہے اور اوسپر زراعت کرتا ہوں - مدعی کا کوئی حق نہیں ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدعی سے فرمایا کہ تیرے پاس بینہ ہے اوسنے عرض کیا نہیں - حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو اوس سے حلف کی اوسنے عرض کیا یہ شخص فاجر ہے قسم کھانیکا اسے کوئی وقت نہیں ہے - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسکے سوا تو کچھ نہیں ہے - مدعی نے حلف لینے کا قصد کیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تو اوس مال کو ظلم سے لیتا ہے تو اللہ سے ملیگا اور اللہ سے ملتے وقت وہ تجھ پر غضب ناک ہوگا - اور ابو داؤد نے ابن عباس سے روایت کیا اسکو مسلم اور بزار نے بھی - اور ابو داؤد کی ایک اور روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدعی علیہ پر یمین قسم فرمایا اور یہ متفق علیہ ہے اور ایک روایت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر مدعی مدعی علیہ سے حلف طلب کرے تو بہت لوگ دعوی ایسے مال اور خون کی دائر کرینگے - لیکن مدعی علیہ پر حلف وارد ہوگی اسکو احمد اور مسلم نے روایت کیا ہے اور ابن ماجہ نے بھی =

جزئیہ ۴) تین شکلوں میں مدعی علیہ سے حلف نہ لیا جاویگا۔ اوّل یہ کہ مدعی کا دعویٰ صحیح نہ ہو۔ چنانچہ فتاویٰ سراج المنیر میں لکھا ہے الاستحلاف یجری فی الدعاوی الصحیحۃ دون الفاسدۃ یعنی ان اگر مدعی علیہ۔ انتہیٰ۔ دوسرے یہ کہ مدعی گواہ نہ لاوے اور اس شہر میں موجود نہ ہو تیسرے یہ کہ مدعی حلف سے انکار کرے مختصر وقایہ میں ہے وان قال المدعی لی بینۃ حاضرۃ فی المصر وطلب القضی لا یحلف انتہیٰ۔ تیسرے یہ کہ مدعی حلف طلب نہ کرے۔ درمختار میں ہے الیمین حق القاضی مع طلب الخصم۔

جزئیہ ۵) اگر مدعی علیہ حلف کرنے سے انکار کرے اور ہمارے اس پر حلف دار دینا ہوتا ہو تو ڈگری کو جاتی ہے کہ اس پر بسبب نکول ڈگری شرعی مدعا بہا کی صادر کرے۔ امام شافعی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں مجرد نکول مدعی علیہ قاضی کو ڈگری صادر نہ کرنا چاہئے۔ بلکہ مدعی علیہ کو حلف دینا چاہئے اگر مدعی سے حلف لیا جائے تو مدعا علیہ پر ڈگری صادر کرے کیونکہ نکول میں تین احتمال نکلتے ہیں۔ اوّل یہ کہ نکول جھوٹی قسم سے بچنے کے لئے کیا ہو۔ دوم یہ کہ تعریف غیب قسم کھانے سے انکار کرتے ہیں اور اپنے لائق نہیں سمجھتے کہ قسم کھائیں اگرچہ قسم سچی ہو تیسرے یہ کہ اکثر سے انکار کیا ہو۔ یعنے مدعی علیہ کو شک ہو کہ قسم جھوٹی ہے یا سچی نکول اس پر محتمل ہے جو قابل صحت نہیں اور مدعی کا قسم کھانا دلیل حق نہیں پس ضرور ہوا کہ مدعی سے حلف لیا جائے کہ تینوں احتمال اٹھ جائیں۔ ہمارے علما کی دلیل یہ ہے کہ نکول بدلالت کرتا ہے کہ وہ نادل کرتا ہے مدعی کے دعویٰ کو یا اقرار کرتا ہے کیونکہ ایسا ہوتا ہے جو سچی قسم کھا لیتا۔ جس سے فوراً ہی مرتفع ہو جاتا مدعی کو قسم نہ دینا چاہئے۔ کیونکہ حدیث مشہور میں منکر پر حلف دار دیا گیا ہے۔

جزئیہ ۶) قاضی کو چاہئے کہ مدعا علیہ کو تین بار حکم دے کہ میں تجھے قسم دیتا ہوں اگر تو قسم کھائیگا۔ بری ہو جائیگا ورنہ تجھ پر ڈگری شرعی مدعوہ کی دونگا۔ تین مرتبہ حکم دینے کی وجہ یہ ہے کہ نکول پر ڈگری دینا محل خفا ہے۔ لہٰذا احوط یہ ہے بعد ڈگری صادر کرنا چاہئے۔ تکرار کو خصاف علیہ الرحمۃ نے بیان کیا ہے

احتیاط و مبالغہ کے لئے تاکید عالیہ کو عذر باقی رہے اور مذہب صحیح یہ ہے کہ اگر قاضی ایک مرتبہ نکول پر ڈگری صادر کرے تو جائز ہے اسکی وجہ اوپر بیان ہوئی۔ لیکن اولیٰ یہ ہے کہ قاضی تین مرتبہ مدعی علیہ کو حکم دے۔ تشریح۔ نکول کی دو قسمیں ہیں۔ ایک تحقیقی دوسری حکمی۔ تحقیقی یہ ہے کہ مدعی علیہ صراحت کے کہ قسم نہ کھاؤں گا۔ حکمی یہ ہے کہ مدعی علیہ خاموش رہے اسکا حکم مانند اول کے ہے درصورتیکہ وہ کہونگا ہیرانہ ہو کذا فی الہدایہ۔

جزئیہ ۵) قسم کھانا جائز اور معتبر نہیں ہے مگر خدا کے نام کی۔ کیونکہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ مَنْ کَانَ مِنْکُمْ حَالِفًا فَلْیَحْلِفْ بِاللّٰہِ اَوْ لِیَصْمُتْ یعنے جو شخص تم میں سے قسم کھائے وہ خدا کے نام کی کھائے یا نہ کھائے۔ پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ مَنْ حَلَفَ بِغَیْرِ اللّٰہِ فَقَدْ اَشْرَکَ۔ یعنے سوائے نام خدا کی جو قسم کھائے وہ مشرک ہے۔ تشریح۔ حاکم کو جائز ہے کہ حالف کو حکم دے کہ اپنے قسم کو اللہ جل شانہ کی اوصاف سے موکد کرے اور یہ تغلیظ و مبالغہ ہے یعنی حکم دے کہ تو بیان کر کہ میں قسم کھاتا ہوں اوس خدا کی کہ نہیں ہے معبود برحق مگر وہ ظاہر و باطن کا جاننا ہے اور رحمٰن و رحیم ہے اور اسیطرح سے وہ رحمٰن و رحیم جو ظاہر و باطن کو جانتا ہے مدعی جس قدر مال کا مجھ پر دعوے کرتا ہے وہ مجھ پر نہیں ہے تغلیظ و مبالغہ میں کمی کرنیکا بھی مجاز ہے لیکن یہ مدنظر رہے کہ قسم مکرر ہو جائے کیونکہ ایک قسم واجب ہے اگر مدعی علیہ واللہ و الرحمٰن و الرحیم کے بیچ میں قسمیں منحصر ہونگی اور اگر دونوں اخیر چھوڑ دی تو ایک قسم سمجھی جائیگی زاد منتقی ہی قسم کی تغلیظ کرنا چاہئے اور دوسری تغلیظ کرنا چاہئے اور بعض لکھتے ہیں کہ مال کثیر میں تغلیظ کرنا چاہیئے نہ قلیل میں کذا فی الہدایہ۔

(۱) ہمارے ملک میں یہ دستور ہے کہ جو شخص حلف کرتا ہے تو وہ اپنی آباؤ اجداد کی حلف کرتا ہے بالات و عزیٰ کی قسم کھاتا ہے حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کیا ہے کہ آباؤ اجداد یا لات و عزیٰ کی قسم نہ کھایا کریں بلکہ جو شخص حلف کرے اللہ جل شانہ کے نام کی یا حلف کرے اس حدیث سے ثابت ہوا کہ حلف اللہ جل شانہ اور اوکی کل صفات پر جائز ہے اور بعض علیہ ہے اور اس سے یہی نکلتا ہے کہ اللہ جل شانہ اور اوکی صفات پر حلف کرنا چاہئے۔ ۱۲۔ شرح مسلم امام نووی

جبر یہ ۵) حاکم یہودی کو اس طرح حلف دیگا کہ تو قسم کہا اوس خدا کی جس نے توریت
نازل فرمائے موسیٰ علیہ السلام پر اور نصرانی کو یوں جس نے انجیل نازل فرمائی عیسیٰ علیہ السلام
پر کیونکہ وہ نبوت موسیٰ اور عیسیٰ علیہما السلام کا عقیدہ رکھتے ہیں اور مجوسی کو یوں حلف
ادا کرنیکا حکم دیا جائیگا کہ قسم ہے اوس خدا کی جس نے آتش پیدا کی اور اسیطرح امام
محمد رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے مبسوط میں اور امام اعظم سے کتب مذکورہ میں مذکور ہے
کہ اونہوں نے صرف خدا کی نام کی قسم دی ہے اور خصاف نے لکھا ہے کہ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ
نے باستثنائے یہودی اور نصرانی کے دوسرے لوگوں کو خدا کی قسم دی کیونکہ انکے نزدیک
کہ ذکر کرنے سے اوسکی تعظیم ہوتی ہے حالانکہ اسکی تعظیم کرنا سزاوار ہے بخلاف
توریت و انجیل کے کیونکہ وہ کتاب آسمانی ہے اور اوسکی تعظیم لازم ہے اور یہی
بعض مشایخ کا مختار ہے بت پرست کو قسم نہیں دلائی جاتی ہے کیونکہ نام خدا کی کسی کا
کل کفار خدا سے اعتقاد رکھتے ہیں جیانچہ نص صریح خزانی سے ثابت ہے ۔

---

۵) تفسیر یہ ہے کہ ایک مرتبہ یہودی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا کہ ایک شخص نے اپنی عورت سے اسطرح کی
صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک قوم یہود کی پر ہوا وہ ایک شخص کو اغتی ہے ۔ آپ نے یہودیوں سے
ہو جانتے ہو اسکو ۔ کہا ہاں ہم اسکو جانتے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص
اور اونکی عالم تھا پوچھا یا رسول اللہ میرا باپ کہاں ہے ۔ آپ نے فرمایا اوس نے اللہ کی جس نے موسیٰ علیہ السلام پر توریت
نازل کی کہا ہم تو ترکے کی صراحت کتاب میں پاتے ہیں اور تو ہمارے کہنے سے نہیں مانتا ہم تجھ سے ایک بات پوچھتے ہیں
سے ایسا پیغمبر ہے اگر تم اوسکی قسم دیدو تو میں سر نہ پھیروں گا ۔ چونکہ تم نے قسم دی ہے اسلئے بیان کرتا ہوں
کہ زنا کی حد ہمارے کتاب میں رجم ہے لیکن اگر علماء یہود اس فیصلہ کے ترک کرتے ہیں ۔ ہم
کرتے ہیں اور چھوڑ دیتے ہیں اور جب کہ کسی رئیس کو سنگسار کرتے ہیں تو اوسپر ہم حد قائم کرتے ہیں
ہو گویں تو ہم کو بھی ہو کر رہے ۔ اسلئے ایک حد نکالی ہے دونوں کے واسطے ایک ہی سزا مقرر کی ہے
ہم سب کا اتفاق ہوا اور کوڑے لگانے پر ہوا اور منہ جس کر کے چھوڑ دیا ۔ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے پروردگار میں اول ہوں اوس شخص کا جس نے تیرے حکم کو زندہ کیا بعد
اوسکے مردہ ہو جانیکے پس آپ ہی نے اوس شخص کے رجم کا حکم صادر فرمایا وہ شخص رجم کیا گیا
اور یہ حدیث مرسل ہے کذا فی نتائج الافکار ۔ تخریج بیہقی

کہ حق تعالیٰ فرماتا ہے اگر کافروں سے پوچھا جائے کہ تمہیں کس نے پیدا کیا وہ جواب دینگے خدا نے۔ دہریہ سے صاف لیا جائیگا وہ کہا کیونکہ وہ خدا کو نہیں مانتے ہیں۔ تشریح۔

دہریہ لوگ ہیں جو دہر کے قدیم ہونے کے قائل ہیں اور صانع کا انکار کرتے ہیں کہ زمانہ بدولت جوں گردش کرتا ہے اور سیر سے قابلیت مواد کی پیدا ہوتی ہے اور قابلیت مواد کی سے تولید اشیاء کی اور قائل ہیں کہ آسمان ہی خدا ہے اور زمانہ عدیل کو کہتے ہیں اور ستارہ راست اور زمانہ ہیں کو کہتے ہیں۔ دہریہ اللہ تعالیٰ کا اعتقاد نہیں رکھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ دہر قدیم ہے زمانہ سے کہ [illegible] زندیق و مباحی مشرکین ہیں [illegible] ملت کو ظاہر نہیں کرتے ہیں اور واجب الوجود کا [illegible] کہتے ہیں [illegible] اور [illegible] کا انکار کرتے ہیں اور [illegible] کہ اللہ تعالیٰ کا اقرار کرتے ہیں اور اس کے قدرت کا انکار کرتے ہیں اور نہ کہے کہ اللہ تعالیٰ کل سے کل کا خالق ہے اور اس سے حلف لیا جائے اللہ تعالیٰ کا نام لیکر کہ تکلف اور غیر نہ ہو جو اللہ تعالیٰ کا اعتقاد رکھتے ہیں یا نہ ہو۔ صابیہ وہ ہیں جو حضرت ادریس علیہ السلام پیغمبر کا دین کا ہے ہوں اور اس سے حلف لیا جائیگا اوس اللہ تعالیٰ کا جسے اور ادریس علیہ السلام پر صحف نازل فرمائے ہیں اور اگر وہ کواکب کی عبادت کرتے ہیں تو اس سے حلف لیا جائیگا اوس اللہ تعالیٰ کا جس نے کواکب پیدا کئے ہیں اور اگر گونگے اشارہ سے کہے کہ تمہیں عہد سے خدا کا اور اس کا میثاق اگر ایسا اور ایسا ہو اگر وہ میرے اشارہ کرے کہ ہاں تو حالف ہو جائیگا اور اگر گونگا بہرا ہو یعنی ہو تو قسم کو لکھے تا وہ جواب لکھے اپنے خط سے اور صورت یکہ وہ لکھنا جانتا ہو ورنہ اس کے اشارہ سے قسم دے اگر گونگا بہرا

یا بنیابی ہو تو اوسکا باپ قسم کھاوے یا اوسکا وصی یا جسکو قاضی نے منصوب کیا ہو۔
کذا فی شرح الوہبانیہ۔

جزئیہ ۹) مسلمانوں کے قسم کا تغلیظ کرنا زمانہ یا مکان مین واجب نہین ہے
مثل بعد نماز کے جمعہ کے دن یا سی مین کیونکہ تعظیم مقسم بہ کی ہے اور وہ بدون
تعین زمان اور مکان خاص کے حاصل ہوجاتی ہے۔

جزئیہ ۱۰) جس شکل مین حلف یقین پر وارد ہوتا ہے اوسمین اگر حلف علم پر دیا
جاوے تو وہ معتبر ہوگا اور نکول کی شکل مین فیصلہ صادر نہین ہوسکتا ہے اور
حلف مذکور ساقط ہوگا اور جس شکل مین حلف علم پر وارد ہوتا ہے اوسمین حلف
یقین پر اگر لیا جاوے تو درست ہے اور درصورت نکول فیصلہ کیا جائیگا
اور حلف علم پر جو وارد ہوتا تھا وہ ساقط ہوجائیگا کیونکہ حلف یقین پر زیادہ
موکد ہے کذا فی التبیین فی فتاوی عالمگیری۔

جزئیہ ۱۱) غضب کی شکل مین مدعی علیہ کو یون حلف دیا جائیگا کہ مدعی جس چیز کا دعوے
کرتا ہے اوسکی واپسی مجھپر واجب نہین ہے اور نکاح مین یون حلف دیا جائیگا کہ درمیان
میرے اور مدعی کے تعلق نکاح موجودہ نہین ہے اور طلاق مین یون کہ فی الحال میری
زوجہ مجھسے بائنہ نہین ہے بسبب اوس طلاق کے جسکا زوجہ دعوے کرتی ہے نہ اس
طرح کہ قسم ہے خدا کی مین نے اوسکو طلاق نہین دی کیونکہ کبھی بعد طلاق بائنہ کے
اوسسے جدید نکاح کیا جاتا ہے ان شکلون مین قاضی مدعی علیہ کو حلف دیگا حاصل و
مقصود یہ نہ ہے بسبب یہ کیونکہ اگر قسم دلائی جاوے بسبب یہ تو مدعی علیہ کو ضرر پہونچیگا۔

(۱) اجزاد ادون الصفتین انہ سمع الاخطفان بن طریف الری یقول اتتھم زید بن ثابت و ابن سمیع فی دار ابی مروان بن الحکم فقضی علی زید بن ثابت بالیمین علی الذکر فقال لہ زید احلف لہ مکانی فقال لہ مروان لا واللہ ان عندہ معاطع المخلوق قال فجعل زید یحلف ان حقہ بحق و ابی ان یحلف عند الذکر فجعل مروان یعجب من ذلک - قال محمد و نقول زید بن ثابت ناتند و چشما حلف الرجل نمود جائز اورا می زید بن ثابت ان ذلک یا زشہ عالی ان یعطی الحق الذی علیہ و لکنہ کرہ ان یعطی ما لیس علیہ فھو احق ان اتقد لقولہ و نعتد فمن استحلفہ۔ منہ

اور یہہ قول جو بیان ہوا امام اعظمؒ اور امام محمدؒ کا ہے - ابی یوسفؒ فرماتے ہین کہ تمام صورتون مین قاضی قسم دیگا بسبب پر مگر جس شکل مین مدعی علیہ قاضی سے درخواست کرے کہ مجھے بسبب حلف پر بدے - **تشریح** قاضی کو چاہیئے کہ حاصل پر مدعی علیہ کو حلف دے اور بعض لکھتے ہین کہ قاضی کو چاہیئے کہ مدعی علیہ کے انکار کو ملاحظہ کرے اگر وہ سبب کا انکار کرے تو اوسی سبب پر حلف دینا چاہیئے اور اگر وہ جسکا انکار کرے تو حاصل پر حلف دے - **تنبیہ** جاننا چاہیئے کہ نزدیک امام اعظم رحمتہ اللہ علیہ اور امام محمد رحمتہ اللہ علیہ کے اصل قسم حاصل پر وارد ہوتی ہے مگر جس شکل مین حاصل پر قسم دلانے سے مشقت مدعی کے حق مین فوت ہوجاتی ہو - تو سبب پر قسم دلانا سب کے نزدیک جایز ہے مثلاً زوجہ مطلقہ جسکو تین طلاق بائن دی گئی ہون اپنے نفقہ کا دعوے شوہر پر کرے شوہر سے اپنے ذمہ واجب نہ جانتا ہو یا شفعہ مشتری پر دعوے کرے شفع کا بسبب - یعنے ہمسائگی کے وجہ سے اور مشتری قایل نہو یعنے وہ شافعی ہو اس شکل مین سب کے نزدیک مدعی علیہ کو قسم دلائی جائیگی سبب پر کیونکہ اگر اس صورت مین مدعے علیہ کو حاصل پر حلف دلایا جاے تو وہ حلف کو جائیگا اپنی اعتقاد پر پس مشقت مدعی کے حق مین فوت ہوجائیگی - **تشریح** جاننا چاہیئے کہ اگر سبب اس قسم کا ہو جو مرتفع نہوتا ہو تو مدعی علیہ کو سبب پر حلف دلایا جائیگا تمام علما کے نزدیک مثال یہہ ہے کہ غلام مسلمان اپنے مولی پر آزادی کا دعوے کرے - مولی انکار کرے اس صورت مین مولی کو حلف دیا جائیگا سبب یعنی آزاد کرنے پر - اس طرح کہ قسم ہے خدا کی مین نے غلام کو آزاد نہین کیا اور اگر کسی شخص کو غلام بطریق میراث من بعد دوسرا شخص اوس غلام کا دعوے کرے اس شکل مین مدعے علیہ کو قسم دلائی جائیگی علم پر مثال قاضی اوسی طریقہ پر حلف دے کہ قسم ہے خدا کی کہ مین نہین جانتا ہون کہ یہہ

غلام اوسکی ملک ہے کیونکہ وارث کو اپنے مورث کے فعل پر اطلاع و آگاہی نہیں ہے۔

جزئیہ ۱۲) ہندہ دعوے کرکہ میں نے اپنے شوہر سے طلاق طلب کیا شوہر نے اوسکی جواب مین کہا کہ تیرا امر تیرے اختیار مین ہے مین نے اپنے نفس کو مختار کر لیا اور شوہر کو اپنے اوپر حرام بنا لیا شوہر امر اختیار سے انکار کرے اس شکل مین حاصل یہ قسم لیجائیگی بالاتفاق اور سبب یہ لیجائیگی اس طرح پر قسم ہے خدا کی مین نے اوسکا امر اوسکے قبضہ قدرت مین نہین دیا نکاح کے آخر زمانہ تک کہ مین نے اوسکے ساتھ نکاح کیا اور تجکو نہین علم ہے کہ اپنے نفس کو اوسنے اختیار کیا میرے اختیار دینے کے وجہ سے اوس مجلس مین۔ کذا فی الجوہرۃ النیرۃ۔

جزئیہ ۱۳) اگر شوہر امر کا اقرار کرے اور اوسکی اختیار کر لینے نفس کے نسبت انکار کرے اس شکل مین اس طرح قسم دلائی جائیگی۔ قسم ہے خدا کی مجھے نہین علم ہے کہ اوس نے اپنے نفس کو مختار نبا لیا اوسے مجلس مین جس مین امر واقع ہوا اگر نفس کے اختیار کر لینے کا اقرار کرے اور امر کا انکار کرے قسم اسطرح دلائی جائیگی کہ قسم ہے خدا کی تو نے اپنے اوس زوجہ کا حکم اوسکے قبضہ قدرت مین نہین دیا۔ پیشتر اوس مجلس کے جسمین اوسنے نفس کو مختار نبا لیا۔ کذا فی الفصول العمادیہ۔

جزئیہ ۱۴) زوجہ طلاق جزعہ کا دعوے کرے بمقابلہ شوہر تو شوہر سے یون حلف لیا جائیگا۔ قسم ہے خدا کی وہ مطلقہ نہین ہے مجھسے اوسگھڑی مین ایک طلاق دینے کی سبب سے یا تین طلاق لینے کی اگر دعوے ایک طلاق کا ہو تو ایک طلاق کا ذکر کیا جائیگا۔ اور اگر دعوے تین طلاق کا ہو تو تین طلاق کا۔ یا یون قسم دلائی جائیگی۔ قسم ہے خدا کی نہین دیئے مین نے اوسکو طلاق بائن یا تین طلاقین۔ اس نکاح مین اور یون حلف نہ دلائی جائیگی کہ مین نے نہین دین تین طلاقین مطلقا کذا فی الجوہرۃ النیرۃ۔

جزئیہ ۱۵) امانت ہندہ دعوے کرے ودیعت کا۔ امین کہے تو نے دوسرے

شخص کے ہمراہ ودیعت رکھائی تھی - میں تجکو کل ودیعت تنہا نہیں دے سکتا ہوں اس
شکل میں یوں حلف دلائی جائیگی - قسم ہے خدا کی مجھپر نہیں ہے واجب زید کی فلان
چیز اور نہ اوسکی قیمت ہزار درہم کذا فی ابو حنیفہ

جزئیہ ۱۶) کرایہ مکان یا اوس زمین کا ٹھیکہ جو زراعت کیواسطے لیا گیا ہو یوں
حلف دلایا جائیگا - قسم ہے خدا کی درمیان میرے اور اوس مدعی کے عقد کرایہ
بابت اس مکان کے قایم نہیں ہے یا جن ایام کے زر ٹھیکہ کا مدعی نے مجھپر دعوے
کیا ہے اوسقدر مجھپر آچکے دین لازم و واجب نہیں ہے - کذا فی محیط السرخسی تعلد
فتاوی عالمگیری =

جزئیہ ۱۷) اگر مدعی زر کرایہ مکان کا دعوے کرے اور مدعی علیہ منکر ہو تو قاضی
اوس سے حلف یوں لیگا - قسم ہے خدا کی نہیں ہے واجب مجھپر وہ زر کرایہ مکان
کا جسکا مدعی نے دعوی کیا ہے فقہا فرماتے ہیں اگر قاضی چاہے تو یوں قسم
دے خدا کی مجھپر نہیں واجب ہے دعے کا وہ زر کرایہ جو مقرر ہوا ہے اس سبب سے جسکا
مدعی دعوے کرتا ہے یا اوس وجہہ سے جسکا مدعی دعوی کرتا ہے کذا فی المحیط

جزئیہ ۱۸) اگر دعوی کفالت مال کا ہو یا کفالت اسباب کا تو حاصل دعوے
پر حلف دلایا جائیگا اور حلف کفیل پر اوس شکل میں عاید ہوگا - جبکہ کفالت صحیحہ منجزہ
ہو یا شرط متوارفہ پر معلق ہو اور کفیل کو کفالت کا جایز رکھنا یا اوسکے نسبت احازت
دینا بیان کیا جاوے جس مجلس میں کفالت واقع ہوئی اور اگر ایسا نہ ہو تو
دعوے کفالت کا صحیح نہوگا - اور اوسپر حلف عاید نہوگا - کفالت کی شکل میں
یوں حلف دلائی جائیگی - قسم ہے خدا کی نہیں ہے میرے ذمہ اوسکے ہزار درہم
بسبب اس کفالت کی جسکا وہ مدعی ہے تا دوسری کفالت کو شامل نہو اور
ایسا ہی حکم ہے جبکہ کفالت اسباب کی ہو - قسم ہے خدا کی میرے ذمہ یہہ کپڑا

بسبب کفالت کی واجب نہین ہے - اور کفالت بالنفس مین یون قسم دلائی جائیگی
قسم ہے خدا کی بسبب اس کفالت کے مجکو فلان شخص کا حاضر کرنا واجب نہین ہے - جسکا مدعی
نے دعوی کیا ہے کذا فی الفصول العمادی -

(صورت ۱۹) زید عمرو پر دعوی کرے کہ میرے مکان کے متصل اسنے مکان خرید کیا
ہین اوسکا شفیع ہون اور مشتری سے حلف طلب کرے - قاضی یون حلف دلائیگا
قسم ہے خدا کی مین نے نہ وہ مکان جسکا مدعی دعوی کرتا ہے خرید کیا ہے اور
اوسکی فلان فلان حدود ہین اور اگر مدعی علیہ خرید کرے اور مدعی کے ہمسایہ دار
ہونیکا اقرار کرکے بیان کرے کہ مدعی نے وقت سماعت خبر خرید کے شفعہ طلب
نہین کیا - شفیع دعوے کرے کہ مین نے شفع طلب کیا شفیع کا قول مع الیمین قبول
ہوگا قاضی شفیع سے یون حلف لیگا - قسم ہے خدا کی مجھ جس وقت مکان فروخت
ہونیکی خبر ہوئی مین نے شفعہ طلب کیا اور طلب کرنیکے نسبت مین نے بحضوری
احد المتعاقدین یا مکان مشفوعہ پر گواہ بنایا یا کذا ذکرنی کتاب الاستحلاف - یہ حکم اسی
شکل مین ہے کہ مشتری دعوے کرے کہ مدعی کو خبر خرید کرنیکی ہوئی اور وہ لوگونکے
مجمع مین تہا اگر لوگون کے یا مین نہو اور اوسکو خبر معلوم ہوا اور وہ کسیکو گواہ
نہ بنائے بسبب نہ موجود ہونے کسی کے اوسکا شفعہ باطل نہ ہوگا بسبب ترک اشہاد
یا مین گواہ بنانے کی واسطے نکلا بصورت قادر ہونیکی اور بحضوری احد المتعاقدین
یا مکان پر شفعہ طلب کیا اور مین نے اوسپر گواہ بنایا اگر شفیع دعوی کرے
کہ خرید کرنیکی خبر رات کو پہونچی اور مین نے اوسی وقت طلب شفعہ کیا اور مجھکو
گواہ بنایا تہا اس صورت مین قاضی یون حلف دلائیگا - قسم ہے خدا کی مجھکو
مجکو خبر ہوئی فروخت ہونیکے مگر اوسوقت جسکا تو دعوی کرتا ہے اور تونے
شفعہ طلب کیا اور گواہ بنایا کذا فی المحیط

جزئیہ ۲۰) اگر زید دعوی کرے کہ عمرو نے میرا خشت چاندی کا توڑ ڈالا اور اوس حاکم کے روبرو حاضر کرے ۔ مدعے علیہ اوسکا انکار کرے قاضی مدعی سے طشت کی قیمت کی نسبت حلف لیگا اور اگر مدعے بیان کرے کہ مدعی علیہ بیان کرتا ہے کہ مجھپر ضمان لازم نہیں آتا ہے ۔ بلکہ نقصان دینا لازم آتا ہے اس شکل میں قاضی سبب پر حلف دلائیگا قسم ہے خدا کی میں نے اس طرح نہیں کیا جسکا مدعی دعوے کرتا ہے ۔ کذا فی عالمگیری ۔

جزئیہ ۲۱ اگر محمود دعوے کرے کہ فلاں شخص نے میرا کپڑا پھاڑ ڈالا اور اوس سے حلف طلب کرے قاضی سبب پر حلف نہ دلائیگا اسطرح کہ قسم ہے خدا کی میں نے مدعی کا کپڑا نہیں پھاڑا بلکہ حاصل یہ قسم دلائیگا یعنے قسم ہے خدا کی میرے ذمہ مدعی کے نہیں ہیں اسقدر دراہم جسکا اوسنے دعوی پیش کیا ہے یہ حکم اوس شکل میں ہے کہ کپڑا حاضر ہو اور اگر کپڑا حاضر نہوا اور دعوے کرے کہ فلاں شخص نے میرا کپڑا پھاڑ ڈالا قاضی مدعی کو حکم دیگا کہ کس قدر تیرے کپڑے میں نقصان ہوا تا میں مدعے علیہ سے اوس قدر حلف لوں یہ حکم اوس شکل میں ہے کہ کپڑا اٹھا ہوا ہو کذا فی شرح القاضی للخصاف ۔

تشریح اگر کپڑا زیادہ پہنا ہوا ہو تو کل قیمت لازم ہوگی اور قاضی سبب پر حلف لیگا اسطرح قسم ہے خدا کی نہیں کیا تو نے ایسا اسطور پر جسکا مدعی دعوے کرتا ہے کذا فی شرح آداب القاضی ۔

جزئیہ ۲۲) اگر عمرو دعوے کرے کہ محمود نے میری دیوار منہدم کر ڈالی یا لوٹ ڈالی اور دیوار کی مقدار اور اوسکا مقام اور نقصان کی مقدار بیان کرے اور دیوار کا نقصان طلب کرے قاضی سبب پر حلف دلائیگا کہ قسم ہے خدا کی نہ مدعی کے میرے ذمہ اسقدر دراہم واجب ہیں اور نہ اوسنے ہمکو کیفیت

کذا فی فتاوی قاضیخان ہکذا ذکر الخصاف ۔ شمس الائمہ حلوائی فرماتے ہین کہ قاضی کو چاہئے حلف سبب پر لے نہ حاصل پر یہی صحیح ہے کذا فی المحیط

جزئیہ ۲۳ اگر محمود دعوے کرے خالد کے مقابلہ پر کہ اسنے میری بکری ذبح کی یا گائے یا چارپایہ کی آنکھ پھوڑ والی یا میرے مال مین اس قسم کا تصرف کیا ۔ جسکے وجہ سے اوسمین نقصان پیدا ہوگیا اور وہ اشیا حاضر ہون قاضی مدعی سے دریافت کرے کہ تیرا کسقدر نقصان ہوا ۔ مدعی نقصان کی مقدار بیان کرے اس تسکل مین قاضی حاصل پر حلف لیگا بہ سبب پر ہکذا فی شرح ادب القاضی ۔

جزئیہ ۲۴ درصورتیکہ دعوے دھنوں کا دیوار پر سے نکال ڈالنے یا دھنوں گر جانے کا ہو اور مدعے علیہ دیوار پر قصب کرنیسے مانع ہو اور اس دعوے مدعی کا انکار کرے تو قاضی مدعے علیہ کو حلف دلائیگا حاصل پر یعنے قسم سے خدا کی اس بی کو اوس دیوار پر اوس دھنے کے رکھنے کا حق نہین ہے جسکا یہ مدعی ہے اور وہ دھنی دبیر سے یا پہلے دیوار فلان مقام پر مکان کے وسط یا اوسکے اختتام مین ہے کذا فی فتاوی عالمگیری

جزئیہ ۲۵ مدعی دعوے کرے عمرو کی مقابلہ مین کہ میری زمین مین اوسنے گڑھا کھودا جسکی وجہ سے مجھ ضرر پہونچا اور نقصان طلب کرے اگر زمین کی موضع اور اوسکی حدود اور گڑھے کی مقدار اور نقصان بیان کرے قاضی حاصل پر حلف لیگا ۔ قسم سے خدا کی نہین ہے مجھپر وہ حق جسکا مدعی دعوے کرتا ہے کذا فی فتاوی قاضیخان ۔

جزئیہ ۲۶ سلطان دعوی کرے پانیکی نہری یا راہ کا دوسرکی مکانین حلف لون دلای جائیگے حاصل پر مدعی علیہ کو ۔ قسم ہے خدا کی کہ مدعی کو نہین ہے یہہ حق جسکا

وہ دعوے کرتا ہے اس مکان میں جو میرے قبضہ میں ہے۔ کذا فی محیط السرخسی

جزئیہ (۲۷) زید دعوے کرے کہ عمرو نے میرے لڑکے کو عمداً قتل کیا یا میرے غلام کو یا میرے ولی کو ایسے آلے سے قتل کیا جسکی وجہ سے قصاص واجب ہوتا ہے اور قصاص طلب کرے یا دعوے کرے کہ میرا ہاتھ عمداً کاٹ ڈالا یا میرے لڑکے صغیر کا ہاتھ کاٹ ڈالا عمداً یا دعوی کرے کہ بحکمت زخم پہونچایا۔ یا جراحت کا دعوی کرے جسکی وجہ سے قصاص واجب ہوتا مدعے علیہ اوسکا انکار کرے اور مدعی حلف طلب کرے۔ حلف قتل کے نسبت دو روایتیں ہیں ایک یہ ہے کہ حلف حاصل پر لیجائے یعنے قسم سے خدا کی مدعی کے فلاں بیٹے کا خون یا اوسکے غلام کا یا اوسکے ولی کا خون مجہیر نہیں ہے اور اوسکا حق مجہیر سبب اس خون کے جسکا اوسنے دعوے کیا ہے نہیں ہے دوسری یہ کہ سبب پر حلف دلایا جائیگا اس طرح قسم سے خدا کی میں نے فلاں بن فلاں کو عمداً قتل نہیں کیا اور ہاتھ وغیرہ کاٹے جانیکے مسئلہ میں حاصل پر حلف لیا جائیگا۔ قسم سے خدا کی نہیں ہے مدعی کا حق مجہیر اس بات کے کاٹ ڈالنے کا اور مجہیر مدعی کا حق نہیں ہے بسبب اوس خبر پہونچنے کے کذا فی فتاوی قاضیخان۔ تشریح اگر دعوے مدعی اشکال مذکور میں خطا یا جنایت کا ہو جسکے وجہ سے اوس پر دیت لازم ہوتی ہے تو یوں حلف دلایا جائیگا۔ قسم سے خدا کی نہیں ہے مجہیر فلان شخص کا وہ حق جسکا وہ مدعی ہے اوس بنیاد پر جسکا اوسنے دعوی کیا ہے۔ کذا فی اداب القاضی للخصاف۔

جزئیہ (۲۸) اگر دعوے فعل مدعی علیہ پر ہو من کل وجوہ مثلاً زید دعوے کرے دین کا میت پر ورثہ کے حضوری میں بسبب استہلاک کے یا دعوے

کرے کہ تیرے باپنے میری شے چوری یا غصب کی تھی اس شکل مین وارث پر حلف عاید ہوگا اور علم پر حلف لیا جائیگا اور یہی ہمارا مذہب ہے۔ کذا فی الذخیرہ اور حلوائی بیان کرتے ہین یہہ قاعدہ سب مسائل مین مستقیم ہے۔ لیکن مسئلہ رد بالعیب مین۔ مثلاً زید مشتری دعوے کرے کہ غلام آبق ہے اور دوسرے عیوب مثل اس عیب کے مشتری بایع سے حلف طلب کرے۔ یقین پر حلف دیا جائیگا باوجودیکہ وہ فعل غیر کا ہے کیونکہ بایع ضامن ہے کہ شے مبیعہ کو تمام عیوب سے پاک مشتری کے سپرد کرے۔ حلف عود کریگی اوس شے کی جانب جسکا وہ بالذات ضامن ہے۔ پس حلف یقین پر لیا جائیگا۔ کیونکہ حلف غیر کے فعل مین علم پر لیا جائیگا درصورتیکہ منکر بیان کرے مجکو علم نہین ہے اوسکا اور جسکا علم کا دعوے کرے تو یقین پر حلف لیا جائیگا۔ مثلاً امین بیان کرے کہ امانت دہندہ نے اوس امانت پر قبضہ کرلیا اور یہی حکم وکیل بالبیع کا ہے اگر وہ دعوے کرے کہ موکل نے ثمن پر قبضہ کرلیا کیونکہ وہ مدعی ہے اوسکی علم کا کذا فی التبین اور اگر دعوے ہو اوس فعل کا جو من وجہ مدعی علیہ کا ہے اور من وجہ دوسرے کا۔ مثلاً بیان کرے تو نے مجھسے خرید کیا یا تو نے کرایہ پر لیا یا قرض لیا مجھسے یقین پر حلف لیا جائیگا۔ کذا فی المحیط۔

جزئیہ ۲۹) زید عمرو کو روبرو حاکم لاکر بیان کرے اسکا باپ مرگیا اور میری اوسپر ہزار درہم قرض ہین قاضی مدعے علیہ سے پوچھیگا کیا تیرا باپ مرگیا اگر وہ بیان کرے ہان تو پھر پوچھیگا کیا تیرے باپ پر مدعی کے ہزار درہم قرض ہین اگر وہ اقرار کرے تو قاضی اوسکے حصہ مین سے دین ادا کرانیکا حکم دے گا اور اگر انکار کرے اور اوسکی پاس بینہ نہ ہو

اور مدعی حلف طلب کرے اس وارث سے حلف علم پر لیا جاویگا یہی قول ہمارے علماء کا ہے حلف یوں لیا جائے گا ـــــ قسم ہے خدا کی نہیں جانتا ہے تو کہ اس فلاں بن فلاں کے تیرے باپ پر ہزار درہم ہیں یا اوسمیں سے کسیقدر اگر وہ حلف کرے تو نزاع رفع ہوجائیگی اور اگر نکول بصورت نکول اوسکے حصہ سے دین ادا کرایا جائیگا اور اگر بیان کرے مجکو باپ کے ترکہ میں سے کچھ نہیں ملا۔ مدعی اوسکی تصدیق کرے تو وہ کچھ دینیکا مستحق نہوگا اور اگر اوسکی تکذیب کرے تو مدعی علیہ کو یقین پر حلف دلایا جائیگا۔ قسم ہے خدا کی مجکو میرے باپ کے مال میں نہ یہ ہزار درہم ہوئے اور نہ اوسمیں سے کسیقدر اگر نکول کرے تو اوسپر فیصلہ بشی مدعوہ کا صادر ہوگا اور بصورت حلف فیصلہ صادر ہوگا۔ یہ حکم اوس مال میں سے اگر مشترد دین پر حلف لیا گیا ہو زان بعد وصول پر اور اگر مشترد وصول پر حلف لیا گیا ہو تو مدعی علیہ سے دین پر حلف لینا چاہیے اور اگر وہ بیان کرے مجہ پر حلف عاید نہیں ہوتا ہے تا ہم اوسکے قول کو قبول نکریگا اور اوس سے علم پر حلف لیگا اور اگر مدعی پہلے دین پر حلف لینا چاہے اور بیان کرے کہ مجکو بات کے میراث میں سے کچھ نہیں ملا اور مجہ پر حلف عاید نہیں ہوتی ہے اگر مدعی اوسکی تصدیق کرے اور دین پر حلف طلب کرے تو مدعی کو حلف لینا جائز ہے اور اگر مدعی تکذیب کرکے حلف طلب کرے دین اور وصول پر اسمیں اختلاف مشایخ کا عامہ مشائخین کا قول ہے کہ دو مرتبہ حلف لینگے ایک مرتبہ یقین پر دوسرے بار علم پر دین کے نسبت اور یہ حکم اوس شکل میں ہے کہ مدعی علیہ اقرار کرے اور اگر انکار کرے اپنی بات پر مرنے کا اور فرض تو اوہ حلف طلب کرے تمام مشایخین فرماتے ہیں دو مرتبہ حلف لیا جائیگا ایک مرتبہ وفات کے علم کے نسبت دوسری مرتبہ یقین پر وصول کے نسبت اور اگر نکول کرے اور وفات ثابت ہوجائے تو حلف لیا جائیگا

دین کے نسبت اور اگر حلف کرلیا تو کوئی شے مدعی علیہ پر لازم نہوگی اور درصورت
نکول دین لازم ہوجائیگا ہکذا فی شرح ادب القاضی للخصاف

جزئیہ (۲۱) اگر ایک شی کا دعوے کرے جو دوسرے کے قبضہ میں ہو اور مدعی حلف طلب
کرے مدعی علیہ بیان کرے کہ وہ شی میرے قبضہ میں ہے بسبب ودیعہ کے اور اسکا علم
قاضی کو ہو یا نہ ہو - اور مدعی اسکا اقرار کرے یا نہ کرے اور مدعی علیہ بینہ قایم کرے
ان سب شکلوں میں اس کو حلف یقین پر دلایا جائیگا - قسم ہے خدا کی نہیں ہے تجکو
علم کہ تیرے ذمہ اس مدعی کی کوئی شے لازم ہے اگر قاضی کو حقیقت حال کا علم نہ ہو
اور نہ مدعے اسکا اقرار کرے اور نہ مدعی علیہ بینہ قایم کرے قاضی اس سے
حلف لیگا اور اگر مدعی علیہ قاضی سے درخواست کرے کہ مدعی سے یوں حلف
لیا جائے کہ وہ شے مجکو از روی میراث نہیں پہونچی - قاضی علم پر حلف لیگا
اسطرح - قسم ہے خدا کی نہیں ہے تجکو علم کہ وہ شے مدعی علیہ کو از روی میراث
پہونچی ہے اگر حلف کرلیا تو اوس شے کا بحیثیت میراث پہونچنا مرتفع ہوجائیگا
اور مدعے علیہ سے یقین پر حلف لیا جائیگا اور بصورت نکول گویا وہ شے مدعا اور
شے کا مدعی علیہ کو بحیثیت میراث پہونچے گا اس شکل میں مدعی علیہ سے علم پر حلف
لیا جائیگا ہکذا فی المحیط تشریح اگر مدعی علیہ بیان کرے کہ وہ شے میرے قبضہ میں
آئی ہے بجہت ہبہ یا صدقہ یا خریدنے کی فلاں شخص سے ان شکلوں میں یقین پر حلف لیا
جائیگا - قسم ہے خدا کی نہیں ہے واجب اس شے کا مدعی کو سپرد کرنا اور اگر مدعی علی
اپنے ملک مطلق کا دعوے کرے تو بھی حلف یقین پر لیا جاویگا - کذا فی الذخیرہ

جزئیہ (۲۲) عمرو خالد سے کوئی شے خرید کرے اور محمود دعوے کرے کہ میں نے
اوسکو بایع سے خریدا قبل عمرو کے خرید کرنیکے قاضی قابض سے نسبت سبب کے حلف
لیگا قسم ہے خدا کی نہیں ہے تجکو علم اس امر کا کہ محمود نے اس شے کو خرید کیا

بالغ کے قبل عمرو کی خریدکرنیسے کذا فی المحیط انتہی

جزئیہ ۴) اگر راہن شئے مرہونہ کے ہلاک ہونیکا دعوے کرے اور مرتہن انکار کرے یقین پر حلف لیا جائیگا قسم ہے خدا کی نہیں ہلاک ہوئی شئے مرہونہ اور اگر راہن و مرتہن دونوں نے شخص عادل کے پاس شئے مرہونہ رکھی ہو اور ازمان اختلاف ہو شئے مرہونہ کے ہلاک ہونیکے نسبت مرتہن سے علم پر حلف لیا جائیگا کذا فی الفصول العمادی

جزئیہ ۳۴) زید چار پایہ عمرو کے پاس ودیعت رکھی عمرو اوس پر سوار ہو من بعد چار پایہ ہلاک ہوجائے عمرو بیان کرے کہ چار پایہ بعد پھرنے اوترنے کے ہلاک ہوگیا زید سے حلف لیا جائیگا قسم ہے خدا کی تو نہیں جانتا ہے کہ چار پایہ بعد اوترنیکے ہلاک ہوگیا کذا فی محیط انتہی

تحمدہ و تصلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اردو و فقر ہو جانے سے عربی و فارسی ایسا صفحہ ہستی سے نابود ہو چلا جیسے تسخیر عالمین کی اکسیر ہو سیمین سے۔ اجابت دعا سے۔ قناعت گدا سے۔ نہ وہ ذوق رہا۔ نہ وہ شوق جو صلے طلبار علم کی پست ہو گئی۔ دو ایک جرعہ خمخانہ اردو سے پی کر مست ہو گئے غربا کو فکر جامہ دنان نے ابھرنے نہ دیا۔ اُمرا کو آسایش تن و آرایش خوان نے۔ اگرچہ اب بھی علمی سرمایہ اور ازل آور دادہ ہر فرد بشر کو بقدر ظرف و حوصلہ کارپردازان قضا و قدر کے پیشگاہ سے مرحمت ہوتا رہتا ہے۔ مگر وہ کمال جو امام اعظم رح کاشانی صاحبین کا ثالث بنا دے عنقا کی صفت رہتا ہے۔ مانا کہ کسی مملکت یا کسی قلمرو میں کوئی فقیہہ یا فلسفی نظر آگیا۔ ناقدردانی روزگار و ہجوم معیشت۔ وارد حام آلام روحانی سے دماغ تصنیف کہاں اس ہمہ معلات عہد اسے نگاہ میں تو جبکا عدل عدل کسریٰ جسکی شوکت شوکت دارا کے ہمسر تھی۔ کیسے کیسے قانون کیسے کیسے آئین دانایان فرنگ و فرزانگان یورپ نے تصنیف و تالیف فرمائی۔ عربی۔ یونانی کو نسے کتابیں ہیں جسکا اس گروہ اولوالعزم نے ترجمہ نہیں کیا مگر ہمارے علما کہ سند درس سے حرکت کرنا کفر اعتکاف سے نکلنا گناہ کبیرہ سمجھتے ہیں۔ قومی ہمدردی یا بکار آمد کتابوں کی ترجمہ کرنے کا تو ذکر کیا اگر فاضل متبحر و عالم سخنور ہیں۔ اور ہیں اکابر دین و کمالی متقدمین کے لکیر کے فقیر ہیں۔ ائمہ دین۔ و بزرگان سلف کے کتابیں اوتھا کر دیکھی۔ تو کوئی ایسے دفعہ۔ کوئی ایسا مسئلہ نہیں جو اونکے کلک عنبرین سلک سے فروگذاشت ہوا ہو۔ البتہ یہہ کل جزئیات۔ کسی جامع نے کسی خاص رسالہ میں فراہم نہیں کئی کوئی مکمل کسی باب میں کوئی رسالہ کسی فصل میں اوسوقت فراوانی علم و کثرت شوق حصول کمال کا یہہ مرتبہ تھا کہ اوس مقدس زمانہ کا جاہل بھی کل مسائل دینی سے ماہر۔ اور اس زمانہ کی فحول علما کا ہمپایہ تھا۔ کساد بازاری علم و بیمہل فرصت روزگار و عدم التفات حکام سے وہ مشرقی علوم کا ستارہ جو کبھی آسمان شہرت و کمال کا

آفتاب عالمتاب نکلکر چمکتا تھا۔ اب اسقدر ہبوط مین آگیا ہی۔ کہ اکتساب فیضان نور اوسکا
نجم غارب سے یکطرف کوئی امید خود اس مہر درخشان کی اس زوال سے نکلنی کی نظر نہین آتی۔
اب اسقدر بہت ابنای روزگار و باقیات الصالحین کی کہان کہ متعدد کتب فقہیہ کہولکر
محض بنظر حصول اجر و خیال قومی ہمدردی و ترقی شریعت مصطفوی معاملات کو کتب متداولہ
سے انتخاب و التقاط کرکے اردو زبان مین برطبق قانون انگریزی مرتب و مدون فرمائین
سالگذشتہ اس بیہودہ گرد شہرستان رسوائی و بیحیائی **مجیب اللہ** لکھنوی ابن مولانا
مولوی **محمد احسان اللہ** مدظلہ نے الافادہ فی باب الشہادہ اردو زبان مین صد
کتب معتبرہ سے منتخب کرکے بذریعہ مطبع روشناس ارباب بصایر و اصحاب فخایر کرچکا ہے۔
قبولیت نے یہانتک رنگ اثر جمایا کہ گورنمنٹ معام حضرت اللہ الی یوم القیام نے اس جامع
کی محنت کو قبولیت کی نگاہ اور وقعت کے نظر سے دیکھا۔ پانچ چھہ مہینے کلبہ تعطل مین صورت
آئینہ خاموش و حیران بیٹہا رہا۔ کہ یکایک دل گدگدایا۔ ناسور کہونین بغیر تراوش کئے کب رہ سکتا تہا
دل کے حرکت کے ساتھ انگلیونکو بہی حرکت ہوگئی۔ تنہا قول احسن نہین بلکہ چالیس پچاس فتاوی
مستندہ سے مسائل حلف کو انتخاب کیا۔ چار پانچ مہینے خون جگر کہایا۔ جب یہہ لعل بے بہا
ہاتھہ آیا۔ جوی شیرین سے یہ عسل مصفا کہین بڑہکر شیرین ہے۔ وہ تبر فرہاد کا ماحصل تھا یہہ نتیجہ کلک
عنبرین ہے۔ معاملات مین حلف کے ایسی ضرورت تہی جیسے کہانے مین نمک کی۔ زمین کو فلک کی
پادشاہ کشکر کی۔ عروس کو زیور کی۔ دیکھا تو کوئی مستقل کتاب یا کوئی رسالہ یا فتاوی جسمین
ایسا مرتب نظر نہ آیا جو جامع اور مانع ہو۔ کوئی ٹکڑا کسی فتاوی مین کسی باب کے تحت مین پڑا پایا۔
دو چار مسئلہ اس کتاب مین دو چار اوس رسالہ مین جستہ جستہ نظر آئی وہ بہی نہ مدون نہ مرتب
ہر فتاوی کے پورے پورے باب دیکہنا۔ اور مسئلہ مطلوبہ بعد تفحص مالایطاق تلاش ہر فرد بشر کا کام
نہین مگر وہ کہ مرد باخبر ہو جمشید کا جام نہین کہ ساری کائنات پیش نظر ہو۔ اسلئے حلف وارد
کرتے مین اکثر لوگ غلطی کرتے ہین۔ اور مستحقین اتلاف حق کی شکایت کرتے ہین۔ لہذا یہہ گنجور گنجینہ معانی

بخیال آسانی والتحفاظ حقوق حقداران بڑے بڑے فتاوے مستندہ ورسائل معتبرہ سے ان
گران بہا اقاویل قابل قدر مسائل کو منتخب ومرتب کرکے ایک ناظورۂ بے مثل ومعشوقہ بے شبا
کے پردہ میں پیشکش کرتا ہے۔ ہر مضمون کے لئے جداگانہ باب۔ ہر سوال کا مفصل جواب جس
مسئلہ کو جس باب سے تعلق ہے۔ دوسرے باب میں نہ اوسکا اعادہ کیا گیا ہے۔ نہ اوسکی ہمشکل
شکلیں لکھے گئے ہیں۔ جس مسئلہ کو چاہے فہرست دیکھکر چشم زدنمیں نکال لیجئے۔ آئینہ کا نام
کیا۔ کھرا سونا ہے کسوٹی پر دیکھ بھال لیجئے۔ نہ جوہری ہوں نہ صراف مگر کھوٹا کھرا الگ کر دیتا ہے
اسلامی قانون کا فوٹو کھینچکر پیش نظر کر دیا ہے۔ ترجمہ بھی ایسا کیا کہ مغز لے لیا پوست جھوڑ دیا
باقی اپنا مادہ علمی جو ازل آورد ہے وہی صرف کیا ہے۔ کوئی دیکھنے والا ہو تو دکھا دوں کہ کیا کارشگرف
کیا ہے۔ چونکہ ایک مدت سے اس دولت ابد مدت کا نمک خوار وذرہ بای باید، فیض سلطنت اصفیہ
ہوں اسلئے اس تالیف محقر کو اوس سلطان ارفع واعظم اشرف وافخم مالک رقاب امم کے بارگاہ
فلک اشتباہ میں ہدیۃً پیشکش کرتا ہوں۔ جسکے شوکت پر شوکت کو ناز۔ جسکے جلالت کے پیشگاہ
میں عظمت کو نیاز۔ دارای کیوان ایوان۔ کارکیای فرشتہ پاسبان۔ مینو چہر بزم۔ تہمتن رزم
جرثیم۔ کیوان خدم۔ خورشید علم۔ مریخ خشم۔ جعفر کرم۔ کہف الامم۔ ملاذ العرب والعجم۔
پشتگاہ ارکاہ۔ جم جاہ ستارہ سپاہ۔ خسرو باذل۔ داور عادل۔ روشن گہر۔ روشن روان
غضنفر فر آرش کمان۔ قدر قدرت۔ مشتری فطرت۔ بہرام سطوت۔ مریخ جلادت۔ کیوان شوکت
زہرہ سعادت۔ قضا صولت۔ قدر قدرت۔ سکندر لوا۔ یوسف لقا۔ سلطان بن السلطان
بن السلطان۔ حضرت ظل سبحانی۔ خلیفۃ الرحمانی حضرت **میر محبوب علی خان بہادر**
رستم دوران نظام الدولہ نظام الملک آصفجاہ خلد اللہ ملکہ ودولتہ۔

قطعہ

فارس رخش شہامت حارس اقلیم محمد شہسوار اسپ ہمت دلاوری مہ تخمہان	میر محبوب علیخان خسرو ملک رقاب حق رقبہ بیمی گران

صبارش آفاق گیر دہمتش آفاق بخش
قہرش انگیز دشرار و مہرش انگیز دسحاب

بارگاہ شوکتش راخواندہ گیتی آسمان
مہر رخان درگہش راگفتہ گردون آفتاب

پیشتاز موکبش نصرت عنان اندرعنان
خیلتش راشوکت وعظمت رکاب اندرکاب

لطفش اندر گوش گیتی صیت بال جبرئیل
جودش اندر طبع گیہان موج مینای شراب

از فروغ رای بیضایش بچرخ چارمین
شد خجل مہر فلک حتی توارت بالحجاب

باعتاب وی شود نازل عذاب بے شمار
باخطاب وی شود حاصل ثواب بی حساب

فتنہ را در دور عدلش کند دندان تیغ
معدلت رادر زمان دولتش تیغ است ناب

از دم لطفش چکد از جوز ماثل انگبین
نوش حنظل از سموم ہیبتش گردد شراب

وسعت جودش گشت آیات کرم را ترجمان
بارگاہ فیض عامش گشت گیتی را مآب

یارب این فیض مشکل را بلطف خاص خویش
کن بگیتی روکش اسکندر و افراسیاب

شاہ ما از رحمت خاص تو گردد کامجو
من ز فیضش بر مراد خویش گردم کامیاب

ادراد سکے وزیر جاماسپ تدبیر کاشف اسرار کونی و الٰہی کشاف جریدہ حقایق آگاہی اختر
برج ابالت گوہر درج جلالت صمصام نیام جوہر ذاتی - قمر غمام پیشہ عالی صفاتی - شاہباز سپہر
ہای فرازہ دفتوت جسکا عدل ضعفا کا قوت بازو - جسکے شوکت روکش شوکت ہلاکو -
کاملو کا ماوی - فاضلو کا ملجا - مکان عظمت کا مکین - آسمان جسکا آستان - عیشش جسکی آئین
اہل کمال لیلی سیما اوسکا مجنون - پادشاہ سکندر سیما اوسکا افلاطون - حاتم سلیمان شہامت
کیوان ایوان - ہوشنگ ہوش - اردوان دریان کاؤس کوس ظہیر السلطنت عالیجاہ
نواب **محمد مظہر الدین خان بہادر** رفعت جنگ - بشیر الدولہ عمدۃ الملک اعظم الامرا
امیر اکبر سر آسمان جاہ - دستور اعظم دولت بہیہ آصفیہ ادام اللہ اقبالہ کے شمول نام
نامی واسم گرامی سے - اس ناچیز رسالہ کو مزین کرتا ہون - کہ قبولیت دوام کی

نا کامی - فرانس میں شہرت عام ہنگامہ پیدا - اور خدا کرے کہ اس قیض مصور عدل مشکل کے قدم سے
تاؤ تک پہونچکر عجیب مزہ گرد کی شہرت عام کا سبب لازمی دوام کا باعث ہو -

قطعہ

دوشمع تابناک زایوان نہ سپہر ۔ آورد کارساز قضا زیر آسمان
در قالب لطیف دو باندام و دلفریب ۔ ترکیب زد چو ہیکل زیبای گلرخان
آن عدل وجود را چو عروسان خلتی ۔ بنشاند در کنار امیر فلک نشان
دستور شاہ پاک کہ آسمانیگاہ ۔ ایوان جاہ و عظمت و محراب فرو شان
بنشاندہ گرگ فتنہ و کین را برای حفظ ۔ با سیس بہ گلہ ہای جہان صورت شبان
گر پرزند فراز فلک باز ہمتش ۔ سازد بقبۂ فلک ہفتم آشیان
گیرد بدست قہر اگر تیغ مرتعش ۔ رعشہ دہد چو خون در اندام کن فکان
در دور دادا و حرکت یافت چون زمین ۔ آرام کرد در کنف عدلش آسمان
قہرمان رخش از فلک روی خود کند ۔ در تکنیف کشد بدہن ہفت آسمان
قہرش پلا رکے کہ قضا شش بود قراب ۔ قدرش ذخیرہ کہ سپہرش بود دکان
جودش گرد بہر صلای سخا زند ۔ ریزد بکیسہ ہای اہل گنج شایگان
گر تحفہ چکد زرگ فلک بادلش ۔ در جیب آز و حرص نہد کیسہ ہای کان
گر ناز آسمان بعلو بہت گو مباش ۔ قدرش کہ عالیست بہ حاجت آسمان
صدر چو کار ملک بہست تو داد اند ۔ گوش زمانہ پر شدہ از مژدۂ امان
حیت تو چار گوشہ گیتی فرو گرفت ۔ ملک تو میہمان شد و جود تو میزبان
خواہم ز لطف خاص تو کز مہر خاص خویش ۔ حال مجیب پیشگہ جود خود رسان

اقبال یاورت بود و بخت خادمت ✲✲	سیارہ چاکرت بود و یار آسمان ✲
آنکو حسود جاہ تو باشد بزیر خرخ ✲✲ (دشمن ۱۲)	بر جاے خویش چکد ز سرشہ فرا تخوان

یا مجیب استجب لی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب الطہارت

جزئیہ ۱ - زید نمکا روغن زیتون بھینکنے سے یا کوئی روغن یا گھی یا سرکہ - اور لوگ اُسکو دیکھین اور اُسپر گواہی ادا کرین - اور زید کہے کہ وہ نجس تھا اُسمین چوہا مرگیا تھا اُس کا قول مع الیمین قبول ہوگا - قاضیخان نے اس مسئلہ کو کتاب دعوی اور کتاب شہادت مین بیان کیا ہے مٹکی سے ایک پیالہ مین پانی بھرے پھر دوسرے مٹکے سے اسی طرح اُس پیالہ مین چوہا نکلے اور غور سے نہ معلوم ہو کہ چوہا کس پیالہ مین گرا اگر وہ شخص مٹکون کے پاس سے ہٹ گیا ہو اور اُسکے بعد پیالہ مین چوہا دیکھے پیالہ نجس قرار پائیگا اور اگر وہ مٹکون کے پاس سے نہ ہٹا ہو تو دوسرا مٹکا نجس قرار پائیگا اور اگر وہ مٹکے دو شخصون کے ہون اور ہر ایک اپنے مٹکے کے طاہر ہونیکا دعوے کرے تو دونون مٹکے طاہر قرار پائینگے -

جزئیہ ۲ - بکر سرکہ مول لے شیشہ مین اور اُسے نکال کر اپنے برتن مین رکھے اور اُسمین چوہا مرا نکلے بایع بیان کرے کہ یہہ چوہا تیرے برتن مین تھا اور مشتری کہے نہین بلکہ وہی چوہا

تیرے شیشہ مین تھا بایع کا قول قبول کیا جائیگا۔ تاتارخانیہ اور اُس کے مصنف نے صاحب الحدیقہ سے نقل کیا ہے۔

جزئیہ ۳ - محمود وہ روغن خرید کرے جو اُس برتن مین ہو جسپر سرپوش بند ہوا ور محمود بعد چند دن کے سرپوش کھولے اُسمین چوہا مرا نکلے مشتری گمان کرے چوہا بیع کے وقت تھا بایع دعوے کرے چوہا مشتری کے یہان مرا نکلا۔ بایع کا قول قبول ہوگا کیونکہ وہ عیب کا انکار کرتا ہے۔ لسان الحکام فی فصل البیع۔

جزئیہ ۴ - زید پانی پر پہنچے اس سے اسلم بیان کرے کہ یہ نجس ہے زید کو اُس سے وضو کرنا جائز نہین ہے۔ فقہا لکھتے ہین کہ یہہ حکم جب ہے کہ بیان کرنیوالا عادل ہو اگر وہ فاسق ہو تو اُسکے قول کی تصدیق نہ کیجائیگی اور مستور کی نسبت دو روایتین ہین ایک روایت مین مستور بمنزلہ فاسق ہے دوسری مین وہی بمنزلہ عادل متصور ہوگا اسکو قاضیخان نے اوائل کتاب الطہارت اور کتاب الحظر والاباحۃ مین بیان کیا ہے۔

جزئیہ ۵ - تعریف شہوت کی یہہ ہے اگر جوان ہے تو اُسکے آلہ کو انتشار ہو یا اگر پہلے سے انتشار رہے تو اُسکا انتشار بڑھ جائے اور اگر ضعیف عنین ہے تو یہہ ہے کہ قلب اُسکا متحرک ہو یا اگر پیشتر سے قلب اُسکا متحرک ہو تو اُسکی تحریک بڑھ جائے۔ یہہ نہین معلوم ہوتا مگر اُسکے قول سے جامع الفتاوی فی حرمۃ المصاحرۃ۔

جزئیہ ۶ - مالک اپنے غلام سے کہے اگر مجکو احتلام ہو تو آزاد ہو جائیگا۔ غلام بیان کرے کہ مین متلم ہوا اور وہ خفتی مشکل ہو۔ غلام کا قول قبول کیا جائیگا کیونکہ اُسکی احتلام دوسرا شخص واقف نہین ہو سکتا ہے جیسا کہ مالک اپنی لونڈی سے جو فی الحال خفتی مشکل کہے کہ اگر مجکو حیض آئے تو آزاد ہو جائیگی یا شوہر اپنی زوجہ سے کہے اگر مجکو حیض آئے تو تو مطلقہ ہو جائیگی لونڈی یا زوجہ کہے مجکو حیض آیا دونون شکلون مین عورت کا قول قبول کیا جائیگا امام محمد سے روایت ہے کہ غلام کا قول قبول نکیا جائیگا اور لونڈی اور زوجہ کا

قول قبول کیا جائیگا کیونکہ احتلام سے دوسرا شخص فی الجملہ واقف ہوسکتا ہے اسی لیے احتلام پر شہادت جائز ہے بخلاف حیض کے قاضیخان سے روایت کی گئی کہ ایک عورت حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی خدمت مین حاضر ہوئی عرض کیا کہ مجکو ایک مہینے مین تین بار حیض آیا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے شریح سے فرمایا کہ تم اس باب مین کیا کہتے ہو شریح نے جواب دیا اگر عورت اپنے امر باطنی پر گواہ پیش کرے جنکی امانت و دیانت آپکے نزدیک مسلم ہو تو اسکے گواہ قبول کرنا چاہیے حضرت علی رضہ نے فرمایا بہتر ہے۔ مولف لکھتا ہے کہ شریح نے اپنے قول مین نفی ارادہ کی تھی۔ کیونکہ ایسی شہادت کا پایا جانا محال ہے اور قاعدہ یہ ہے کہ کبھی کسی حکم کو کسی محال پر معلق کر دیتے ہین اور اُس سے غرض تحقیق نفی ہوتی ہے جیسے اللہ تعالیٰ نے کفار کے حق مین ارشاد فرمایا۔ وَلَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِيْ سَمِّ الْخِيَاطِ۔ ترجمہ۔ نہین داخل ہونگے کفار جنت مین یہان تک کہ اونٹ سوئی کے ناکے مین داخل ہوجائے۔ اللہ جل شانہ نے کفار کے عدم دخول جنت کی غایت حتی یلج الی الابد کو ٹھہرایا اور ظاہر ہے کہ اونٹ کا داخل ہونا سوئی کے ناکے مین محال ہے پس عدم دخول کفار کا جنت مین منتہی ہونا یعنی جنت مین داخل ہوجانا بر تقدیر وجود غایت کہ اس مقام پر بمثال شرط کی محال ہے تو غرض کلام الٰہی سے مطلقاً عدم دخول کفار جنت ثابت ہے ایسا ہی حال ہے قول شریح کا اور قاعدہ یہ ہے کہ قبول قول خصم شہادت ظاہر حال پر مبنی ہے تو اگر ظاہر حال شاہد ہو تو اسکا قول قبول کیا جائیگا۔

کتاب الصلوٰۃ

جزئیہ ۷۔ سراج الوہاج مین لکھا ہے کہ ظاہر الروایت مین نہین کراہت ہے اگر لڑکا عاقل اذان دے اگرچہ بالغ افضل ہے اور اس بنا پر اگر لڑکا عاقل واسطے اذان کے نوکر رکھا جائے تو صحیح ہے لیکن دوبارہ ادا سے صلوٰۃ فریضہ فقہا لکھتے ہین کہ اسکی صحت کا حکم صادر کرنا لازمی ہے اگرچہ ارکان اور شرائط نماز کے

تیرے شیشہ مین تھا بایع کا قول قبول کیا جائیگا۔ تاتارخانیہ اور اُس کے مصنف فی صاحب الحدیقہ سے نقل کیا ہے۔

جزئیہ ۳۔ محمود وہ روغن خرید کرے جو اُس برتن مین ہو جسپر سرپوش بند ہوا اور محمود بعد چند دن کے سرپوش کھولے اُسمین چوہا مرا نکلے مشتری گمان کرے چوہا بایع کے وقت تھا بایع دعوے کرے چوہا مشتری کے یہان مرا نکلا۔ بایع کا قول قبول ہوگا کیونکہ وہ عیب کا انکار کرتا ہے۔ لسان الحکام فی فصل البیع۔

جزئیہ ۴۔ زید پانی پر پہنچے اس سے مسلم بیان کرے کہ یہہ نجس ہے زید کو اُس سے وضو کرنا جائز نہین ہے۔ فقہا لکھتے ہین کہ یہہ حکم جب ہے کہ بیان کرنیوالا عادل ہو اگر وہ فاسق ہو تو اُسکے قول کی تصدیق نہ کیجائیگی اور مستور کی نسبت دو روایتین ہین ایک روایت مین مستور بمنزلہ فاسق ہے دوسری مین وہی بمنزلہ عادل متصور ہوگا اسکو قاضیخان نے اوائل کتاب الطہارت اور کتاب الحظر والاباحۃ مین بیان کیا ہے۔

جزئیہ ۵۔ تعریف شہوت کی یہہ ہے اگر جوان ہے تو اُسکے آلہ کو انتشار ہو یا اگر پہلے سے انتشار ہے تو اُسکا انتشار بڑھ جائے اور اگر ضعیف عنین ہے تو یہہ ہے کہ قلب اُسکا متحرک ہو یا اگر پیشتر سے قلب اُسکا متحرک ہو تو اُسکی تحریک بڑھ جائے۔ یہہ نہین معلوم ہوتا مگر اُسکے قول سے جامع الفتاوی فی حرمۃ المصاحرۃ۔

جزئیہ ۶۔ مالک اپنے غلام سے کہے اگر تجکو احتلام ہو تو آزاد ہو جائیگا۔ غلام بیان کرے کہ مین محتلم ہوا اور وہ خفی مشکل ہو۔ غلام کا قول قبول کیا جائیگا کیونکہ اُسکی احتلام دوسرا شخص واقف نہین ہو سکتا ہے جیسا کہ مالک اپنی لونڈی سے جو فی الحال خفی مشکل ہو کہے کہ تجکو حیض آئے تو آزاد ہو جائیگی یا شوہر اپنی زوجہ سے کہے اگر تجکو حیض آئے تو تو مطلقہ ہو جائیگی لونڈی یا زوجہ کہے مجکو حیض آیا دونون شکلون مین عورت کا قول قبول کیا جائیگا امام محمد سے روایت ہے کہ غلام کا قول قبول نکیا جائیگا اور لونڈی اور زوجہ کا

قول قبول کیا جائیگا کیونکہ احتلام سے دوسرا شخص فی الجملہ واقف ہوسکتا ہے اسی لیے احتلام پر شہادت جائز ہے بخلاف حیض کے قاضیخان سے روایت کی گئی کہ ایک عورت حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی خدمت مین حاضر ہوئی عرض کیا کہ مجکو ایک مہینے مین تین بار حیض آیا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے شریح سے فرمایا کہ تم اس باب مین کیا کہتے ہو شریح نے جواب دیا اگر عورت اپنے امر باطنی پر گواہ پیش کرے جنکی امانت و دیانت آپکے نزدیک مسلم ہو تو اسکے گواہ قبول کرنا چاہیے حضرت علی رض نے فرمایا بہتر ہے۔ مولف لکھتا ہے کہ شریح نے اپنے قول مین نفی ارادہ کی تھی۔ کیونکہ ایسی شہادت کا پایا جانا محال ہے اور قاعدہ یہہ ہے کہ کبھی کسی حکم کو کسی محال پر معلق کر دیتے ہین اور اُس سے غرض تحقیق نفی ہوتی ہے جیسے اللہ تعالیٰ نے کفار کے حق مین ارشاد فرمایا۔ وَلَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِيْ سَمِّ الْخِيَاطِ۔ ترجمہ۔ نہین داخل ہونگے کفار جنت مین یہان تک کہ اونٹ سوئی کے ناکے مین داخل ہوجائے۔ اللہ جل شانہ نے کفار کے عدم دخول جنت کی غایت حتی یلج الی الآیہ کو ٹھہرایا اور ظاہر ہے کہ اونٹ کا داخل ہونا سوئی کے ناکے مین محال ہے پس عدم دخول کفار کا جنت مین منتہی ہونا یعنی جنت مین داخل ہوجانا بر تقدیر وجود غایت کہ اس مقام پر بمثال شرط کی محال ہے تو غرض کلام الٰہی سے مطلقاً عدم دخول کفار جنت ثابت ہے ایسا ہی حال ہے قول شریح کا اور قاعدہ یہہ ہے کہ قبول قول خصم شہادت ظاہر حال پر مبنی ہے تو اگر ظاہر حال شاہد نہو تو اسکا قول قبول نکیا جائیگا۔

کتاب الصلوٰۃ

جزئیہ ۷۔ سراج الوہاج مین لکھا ہے کہ ظاہر الروایۃ مین نہین کراہت ہے اگر لڑکا عاقل اذان دے اگرچہ بالغ افضل ہے اور اس بنا پہ اگر لڑکا عاقل واسطے اذان کے نوکر رکھا جائے تو صحیح ہے لیکن دوبارہ ادا ے صلوٰۃ فریضہ فقہا لکھتے ہین کہ اسکی صحت کا حکم صادر کرنا لازمی ہے اگرچہ ارکان اور شرائط نماز کے

صبی عاقل کے حق میں واجب نہیں ہیں فرض کفایہ لڑکے عاقل کے فعل سے ساقط ہوجاتا ہے
ایک روایت میں۔ اور اجارہ اسکا صحیح ہے اور اذان وہدیہ میں لڑکے کا قول قبول ہوگا۔ اشباہ
جزئیہ ۸ - پنج وقتی نماز کا موذن مسلم و بالغ بیان کرے کہ نماز کا وقت آگیا اسکا قول قبول
کیا جائیگا۔ معین الحکام۔
جزئیہ ۹ - ایک شخص کو قبلہ میں شبہہ ہوا اس سے دو شخص بیان کریں کہ قبلہ فلاں
سمت ہے اور اسکو دوسری سمت کا گمان ہو اگر وہ دونوں اس مقام کے
رہنے والے نہ ہوں تو اسکے کلام پر التفات نہ کرے کیونکہ وہ دونوں اجتہاد سے
کہتے ہیں متشکک کو اپنے اجتہاد سے انحراف نہ کرنا چاہیے۔ اور اگر وہ دونوں
اس مقام کے رہنے والے ہوں تو متشکک پر واجب ہے کہ ان کے قول پر عمل
کرے۔ قاضیخان۔
جزئیہ ۱۰ - زید ایک قوم کی امامت مہینہ بھر کرے اسکے بعد بیان کرے کہ میں
مجوسی ہوں اس پر اسلام لانیکے لیے جبر کیا جائیگا اور اس کا قول قبول نہ کیا جائیگا
اور نماز ان لوگوں کی جائز قرار پائے گی اور اسیطرح اگر شخص بیباک کہے میں نے
نماز پڑھائی تمکو چند مدت بغیر وضو کے اسکا قول قبول نہ ہوگا اور اگر وہ بیباک نہ ہو اور
اسکا احتمال ہو کہ اس نے ازروے ورع اور احتیاط کہا تو ان لوگوں سے نماز کا
اعادہ کرایا جائیگا۔ قاضی خان۔
جزئیہ ۱۱ - اگر جماعت اور امام میں اختلاف ہو جماعت کہے تین رکعتیں ہمنے
پڑھیں اور امام کہے چار رکعتیں اگر امام کو اپنے قول پر یقین ہو تو نماز کا اعادہ
نکرے اگر امام کو اپنے قول پر یقین نہ ہو تو جماعت کے قول پر عمل کرے اور اگر جماعت میں
باہم اختلاف ہو بعض بیان کریں نماز کی تین رکعتیں پڑھیں اور امام دونوں فریقوں میں سے
ایک کے ساتھ اتفاق کرے اس شکل میں امام کے قول پر عمل کیا جائیگا۔ قاضیخان

امام مغرب کی نماز پڑھے اور چند نمازی بیان کریں کہ تو نے تین رکعتیں پڑھیں اور چند بیان کریں کہ تو نے دو رکعتیں پڑھیں اور دونوں فریق امام کے نزدیک ثقہ ہوں اُس فریق کا قول قبول ہوگا جسکے ساتھ امام اتفاق کرے **قاضیخان**۔

جزئیہ ۱۲ — زید حلف کرے کہ جمعہ کی نماز امام کے ساتھ نہ پڑھوں گا پھر امام کے ساتھ دوسری رکعت مین شریک ہوکر اُسکے ساتھ نماز پڑھے امام سلام پھیرے اور یہہ دوسری رکعت تمام کرے تو یہہ حانث نہ ہوگا کیونکہ اُس نے جمعہ کی نماز امام کے ساتھ نہین پڑھی اور اگر وہ نماز امام کے ساتھ شروع کرے اسکے بعد سو جائے یا حدث حادث ہو اور یہہ چلا جائے اور وضو کرکے واپس آئے اس اثنا مین امام سلام پھیرے اور یہہ نماز مین اُسکی اتباع کرے تو یہہ حانث ہوجائیگا اگرچہ اپنے امام کی مقارنت مین نماز نہین پڑھی کیونکہ لفظ (ساتھ) سے اس مقام پر حقیقۃً قران نہین مقصود ہے بلکہ مقتدی کی اتباع مع الاقتدا مراد ہے اگرچہ افعال اور انتقال اُسکا ایک رکن سے دوسرے رکن کیطرف حاصل ہوتا ہے امام کی بعدیت مین نہ اُسکے شمول مین مگر اس سے یہہ ظاہر ہوتا ہے کہ اپنے امام کے ساتھ نماز پڑھی جیسا اس مقام پر یہہ اُسکا مقتدی باقی رہتا ہے بسبب اتباع کے اور اگر زید مقارنت حقیقیہ کی نیت کرے تو اُسکا قول فیما بینہ وبین اللہ تصدیق کیا جائیگا۔ اور فیصلہ کرنے مین قاضی اُس سے حقیقت مراد لیگا۔ **ہدایہ فی آخر کتاب الایمان**۔

کتاب الصوم

جزئیہ ۱۳ — جامع الصغیر مین لکھا ہے اگر عمر و حلف کرے کہ رمضان کا روزہ کوفہ مین نہ رکھون گا اس سے رمضان کے کل روزے رکھنا کوفہ مین مراد ہے اور اگر وہ کہے کہ کوفہ مین افطار کردن تو میرا غلام آزاد ہوجائیگا تو اُس سے عید کا دن مراد ہے

نہ کھانا پینا اور اسی طرح سے اگر حلف کرے کہ مین جس مہینے کو فہم مین داخل ہون اُسکا چاند نہ دیکھون اور چاند رات کو کوفہ مین ہو تو حانث نہ ہوگا اُسکے قول کا یہہ منشا رہے کہ چاند ہونیکے وقت وہ وہان موجود نہ ہو اور اگر وہ کہے کہ اُس قول سے میرا یہہ مقصود تھا کہ چاند کو اپنی آنکھون سے دیکھون اُسکے قول کی تصدیق کیجاے گی۔

ایمان الخلاصہ۔

کتاب الزکوۃ

جزئیہ ۱۴- حسن ابن زیاد نے امام اعظم سے روایت کی ہے کہ صاحب مال اپنے مصدق سے کہے کہ مین نے زکوۃ دی دوسرے مصدق کو اور اس سال مین دوسرا مصدق ہو صاحب مال رسید لائے تو اُسکا قول قبول ہوگا اور اگر وہ نہ لائے تو اُسکا قول قبول نہ ہوگا ظاہر الروایت مین ہے اگر وہ رسید نہ لائے تو اُس کا قول قبول ہوگا تاسیس الدبوسی عاشر مال پر گزرے اور صاحب مال کہے کہ ابھی سال تمام نہین ہوا بلکہ چند مہینے گزرے ہین یا مجھ پر قرضہ ہے اور حلف کرے تصدیق کیا جائیگا

تشریح- عاشر اُس شخص کو کہتے ہین جسے امام راستہ پر مقرر کرے تاجرونسے صدقات لینے کیلئے پس جو شخص اُسمین سے انکار کرے سال گزرنے یا قرضہ ہونیکا وہ وجوب کا منکر قرار پائیگا اور قول منکر کا مع الیمین قبول کیا جاتا ہے۔ ہدایہ۔

جزئیہ ۱۵- مالک مرسوم پانے سے انکار کرے اور رعیت مرسوم ادا کرنیکی نسبت گواہ پیش نہ کرسکے قاضی کو چاہیے کہ رعیت سے حلف لے کہ ہمارے ذمہ شئی واجب باقی نہین ہے من بعد اُسکی برأت کا حکم صادر کرے۔

کتاب الحج

جزئیہ ۱۶- میت کی جانب سے حج کرنے والا کہے کہ مین نے حج کیا وارث یا میت کا وصی

انکار کرے اس شکل مین حج کرنے والے کا قول قبول کیا جائیگا کیونکہ وہ مدعی ہے اُس مال کے خرچ ہوجانے کا جو اُسکے قبضہ مین امانۃً تھا اور وارث یا وصی کا بیّنہ اس مضمون کا نہ قبول ہوگا کہ جو شخص حج کرنا بیان کرتا ہے وہ بقرعید کے دن کو نہ مین تھا مگر جبکہ بیّنہ پیش کرے کہ اُسنے اقرار کیا کہ مین نے حج نہین کیا۔ **قاضی خان جامع الفصولین**

جزئیہ ۱۷ - مالک بیان کرے کہ غلام میرا آزاد ہوجائیگا اگر اسکے سال مین حج نہ کرون وہ سال ختم ہوجاے اور مولیٰ بیان کرے کہ مین نے حج کیا غلام کہے کہ حج نہین کیا مولیٰ کا قول قبول ہوگا کیونکہ وہ آزادی کا انکار کرتا ہے **مجمع الفتاوی** زید اپنا مال خالد کو عطا کرے اور کہے اس سال مین تو حج کر یا جہاد فی سبیل اللہ یا اپنی ذات اور اپنے عیال پر صرف کر اسکے بعد اُن دونون مین اختلاف ہو معطی کہے کہ مین نے قرض کی نیت کی تھی معطی لو کہے کہ وہ مال مجھے تو نے فی سبیل اللہ دیا تو معطی کا قول ہوگا اسے خانیہ سے ابن مؤید نے نقل کیا ہے۔

کتاب النکاح

جزئیہ ۱۸ - اگر شوہر و زوجہ مین اختلاف ہوا یک اُن مین سے کہے کہ نکاح گواہون سے ہوا دوسرا کہے کہ بلا گواہ قول اُس شخص کا قبول ہوگا جو دعوی کرتا ہے نکاح مین گواہ کے اور اسیطرح سے اگر وہ دونون نکاح کی صحت اور فساد مین مختلف ہون تو مدعی صحت کا قول قبول ہوگا

جزئیہ ۱۹ - اگر عورت دعوی کرے کہ میرے باپ نے میرا نکاح کردیا حالت بلوغ مین اور مین رضامند نہین ہوئی شوہر دعوی کرے کہ تیرے باپ نے صغرسنی مین تیرا نکاح کردیا اس شکل مین عورت کا قول قبول ہوگا اگر شوہر و زوجہ مین اختلاف ہو شوہر کہے کہ مین نے تیرے ساتھ نکاح کیا اور مین صغرسن تھا بلا اجازت مولیٰ۔ عورت کہے تو نے مجھ سے نکاح کیا بعد بالغ ہونیکے مرد کا قول قبول ہوگا اور قاضی اُس سے پوچھے گا

کیا تو اس عقد کو جائز رکھتا ہے اگر وہ جائز رکھے تو نکاح صحیح ہو جائے گا اور رصورت رد باطل - اور اگر مرد نے عورت کے ساتھ بعد بالغہ ہونیکے دخول کیا ہو تو یہ عورت کی اجازت سمجھی جائے گی -

جزئیہ ۲۰ - وکیل نکاح دعوے کرے کہ مین نکاح مین گواہ بنائے اور موکل انکار کرے وکیل کا قول قبول ہوگا اور حرمت ثابت ہو جائیگی موکل کی اس اقرار سے کہ وکیل نے جو نکاح کیا ہے اُسمین گواہ نہ تھے -

جزئیہ ۲۱ - ولی اگر بکر بالغہ کا نکاح کرے پھر شوہر و زوجہ مین اختلاف ہو شوہر کہے جب مجھے نکاح کی خبر پہنچی تو تو نے سکوت کیا زوجہ کہے نہین بلکہ مین نے نکاح کو رد کر دیا عورت کا قول قبول ہوگا -

جزئیہ ۲۲ - عورت بکر کا نکاح اُسکا باپ کر دے اور وہ ایک سال کے بعد کہے جب مجھے نکاح کی خبر پہنچی تو مین نے اپنی نا رضامندی ظاہر کی عورت کا قول قبول ہوگا اور اگر عورت کہے کہ مجھے نکاح کی خبر ایک سال قبل پہنچی مین نے اُسکو رد کر دیا عورت کا قول قبول نہ ہوگا اور اگر عورت کو نکاح کی خبر پہنچے اور اُسکے روبرو قوم ہوا ور عورت بیان کرے کہ مین نے نکاح فسخ کر دیا جب مجھے اُسکی خبر پہنچی مگر قوم نے یہہ مجھ سے نہین سُنا عورت کا قول قبول ہوگا کیونکہ قوم نے فسخ نہین سُنا اُنکے نزدیک عورت کا سکوت ثابت ہے تو عورت کی رضامندی ثابت ہو جائیگی -

جزئیہ ۲۳ - زید اپنی دختر بالغہ کا نکاح کر دے اور اُسکی رضامندی یا فسخ کر دینا معلوم نہ ہو اس اثنا مین شوہر مر جائے اور اُسکے ورثا بیان کرین کہ عورت کا نکاح بغیر اُسکے امر کے ہوا نہ اُسکو نکاح کا علم ہوا اور نہ وہ راضی ہوی وہ میراث پانے کی مستحق نہین ہے - عورت کہے کہ میرے باپ نے میرا نکاح میرے امر سے کر دیا عورت کا قول قبول ہوگا اور وہ میراث پائیگی اور اُسپر عدت بھی واجب ہوگی اور

اگر وہی بیان کرے کہ میرے باپ نے میرا نکاح بغیر میرے حکم کے کر دیا مجھ کو اُس کی خبر پہنچی تو مین راضی ہوگئی اس شکل مین نہ وہ مہر پانیکی مستحق ہوگی اور نہ میراث کیونکہ وہ عقد غیر نافذ کی مقر ہے اور اگر وہی بعد اُسکے نافذ کا دعوے کرے تو اُسکا قول نہ قبول ہوگا بسبب امکان تہمت کے اور اگر کہے کہ میرے باپ نے میرا نکاح بغیر میری رضا کے کر دیا پھر اُسکی مجھے خبر پہنچی تو مین راضی ہوگئی ورثہ اجازت کا انکار کرین اس شکل مین ورثہ کا قول قبول ہوگا۔ تشریح۔ فرق دونون شکلون مین یہ ہے کہ شکل ثانی مین دونون متفق ہین کہ عقد تمام نہین ہوا اور عورت دعوی کرتی ہے اتمام کا اور ورثہ اسکا انکار کرتے ہین۔ اور شکل اول مین دونون وقوع عقد کے اتمام کی نسبت مختلف ہین تصرفات اصل مین اتمام ہے اس شکل مین عورت متمسک بالاصل قرار پائیگی اور اُسکا قول قبول ہوگا صدر الشہید بیان کرتے ہین کہ باپ اپنے فرزند بالغ کا نکاح کرے بندہ کے ساتھ اور لڑکا مرجائے باپ بیان کرے کہ نکاح بغیر اجازت فرزند کے منعقد ہوا عورت کہے کہ بعد اجازت کے وہ مرگیا عورت کا قول قبول ہوگا تشریح مسئلہ اولی کے قیاس پر واجب ہے کہ باپ کا قول قبول کیا جائے بزازیہ۔

جزئیہ ۲۴۔ اگر باپ بیان کرے کہ مینے کل صغیر یا صغیرہ کا نکاح کر دیا اسکے قول کی تصدیق نہ کیجائیگی مگر دو شکلون مین یا یہ کہ گواہ پیش کرے یا صغیر بعد بالغ ہونیکے اُسکے قول کی تصدیق کرے۔ نزدیک امام اعظم کے اسیطرح غلام کا مولی یا عورت یا مرد کا وکیل نکاح کا اقرار کرے ان تینون شکلون مین بھی امام اعظم کا وہی مذہب ہے اور صاحبین فرماتے ہین کہ مولی اور وکیل اور ولی کی تصدیق کیجائیگی اور باندی کی مولی کے بالاجماع تصدیق کیجائیگی صاحبین اور امام اعظم کے خلاف ہے بعض فقہا لکھتے ہین کہ خلاف اُس شکل مین ہے کہ وہ بالغ ہوکر نکاح کا انکار کرے اور مولی نکاح کا اقرار کرے

لیکن اگر مولی نکاح کا اقرار کرے حالت صغر سنی مین تو اُسکا اقرار صحیح ہے ۔ اور صحیح یہ ہے ۔ خلاف اُس شکل مین ہے کہ درصورتیکہ مولی اقرار کرے بیسر کے اور غلام کے نکاح کا صغر سنی مین اور جب وہ دونون بالغ ہون تو نکاح کا انکار کرین تو مولی کا اقرار صحیح نہ ہوگا اگر غلام آزاد ہونیکے قبل بالبعد انکار کرے اس شکل مین اقرار مولی کا نسبت غلام کے صحیح نہ ہوگا موافق قول امام اعظم کے ۔

جزئیہ ۲۵ ۔ بکر محمود کو وکیل کرے کہ وہ اسکا نکاح کر دے کسی عورت کے ساتھ اور وکیل نکاح کر دے اُسکے بعد محمود اور وکیل مین اختلاف ہو محمود بیان کرے کہ تو نے میرا نکاح کیا اس عورت کے ساتھ اور وکیل بیان کرے نہین بلکہ تیرے نکاح کیا اُس دوسری عورت کے ساتھ محمود کا قول قبول ہوگا درصورتیکہ زوجہ اُسکی تصدیق کرے کیونکہ وہ دونون نکاح کی تصدیق کرتے ہین نکاح اُن دونونکی تصدیق کرنیسے ثابت ہوجائیگا اور یہ اس سے مستنبط ہوتا ہے کہ نکاح تصدیق کرنیسے ثابت ہوجاتا ہے ۔

جزئیہ ۲۶ ۔ ہندہ وکیل کرے محمود کو کہ میرا نکاح بعوض چار سو درہم کے کر دے محمد و ہندہ کا نکاح کر دے اور ہندہ شوہر کی ساتھ ایک سال سکونت پذیر رہے اسکے بعد شوہر گمان کرے کہ وکیل نے نکاح بعوض ایک دینار کر دیا اور اُس قول کی وکیل تصدیق کرے اور اگر شوہر اقرار کرے کہ ہندہ نے اُسکو بعوض ایک دینار کے نکاح کرنیکا وکیل نہین کیا تھا ہندہ کو اختیار ہوگا اگر چاہے نکاح جائز رکھے بعوض ایک دینار کے اور بجز اس مقدار کے زیادہ کی مستحق نہ ہوگی اور اگر چاہے تو نکاح فسخ کر دے اس شکل مین ہندہ کا مہر مثل جہان تک کہ زیادہ ہو شوہر پر واجب ہوجائیگا بخلاف اُس مسئلہ کے جو اوپر بیان ہوا کیونکہ اُس شکل مین عورت مہر معین پر راضی تھی پس جبکہ نکاح باطل ہوگیا اور مہر بسبب دخول واجب الادا ہوگیا تو اُسی مقدار سے زیادہ نہین ہوسکتا ہے جسپر عورت راضی تھی مگر اس مسئلہ مین عورت مہر معین پر

راضی ہے تو یہ مہر مثل جہانتک زیادہ ہو پانیکی مستحق ہے اور اسکو زمانہ عدت کا نفقہ نہ دلایا جائیگا کیونکہ عدت نکاح کی وجہ سے واجب نہیں ہوتی ہے بلکہ دخول بالشبہہ سے واجب ہوتی ہے اور اسمین نفقہ واجب نہیں ہوتا ہے اور اگر شوہر دعوے کرے کہ عورت نے وکیل کیا ایک ہی دینار پر نکاح کرنیکو اور عورت انکار کرے پس اسیطرح عورت کا قول مع یمین قبول ہوگا یہ مسئلہ اس قسم کا ہے جسمین احتیاط کرنا چاہیے یا بعد عقد کے اُسے اختیار دیا جاوے اور صورتیکہ اسکے امر کے خلاف ہو مناسب ہے کہ عورت کے امر پر گواہ لاے جاوین اور اسیطرح عورت بالغہ کا ولی وہ فعل کریگا جو وکیل کو کرنا چاہیے حرمت ان افعال سے جو رغبت دلاتے ہین وطی کی ثابت ہوتی ہے اور اسکو حرمت مصاہرت کہتے ہین مثلاً مرد عورت کو مس کرے یا بوسہ لے شہوۃ سے اور اگر مرد شہوۃ کا انکار کرے تو اسکا قول قبول ہوگا مگر جبکہ افعال سے اسکے آلہ کو انتشار ہو **قاضی خان**۔

جزئیہ ۷۴۔ اگر زید نکاح کرے ہندہ کے ساتھ اور وہ دوسرے کی منکوحہ ہو اور اُسنے ہندہ کو طلاق دیا ہو اور ہندہ زید سے کہے تو نے میرے ساتھ نکاح کیا اور مین شوہر اول کی عدت مین بیٹھی ہوئی تھی امام ابوبکر محمد بن الفضل فرماتے ہین کہ اگر درمیان نکاح ثانی اور طلاق شوہر اول کے دو مہینے گزر گئے ہون تو نزدیک امام اعظم علیہ الرحمۃ اور ابی یوسف کے عورت کا قول قبول نہ ہوگا کیونکہ اُسنے نکاح پر شقندی کی ہے یہ اقرار ہے کہ عدت گزر گئی اور اگر طلاق اور نکاح ثانی کے درمیان دو مہینے سے کم مدت گزری ہو تو زوجہ کا قول قبول ہوگا اور زوجہ اور شوہر ثانی سو تفریق کرادیگے یہ مسئلہ خلاف ہے اسکے کہ شوہر زوجہ کو تین طلاق دے پھر اُس سے مدت کے بعد نکاح کرے زوجہ کہے تو نے میرے ساتھ نکاح کیا قبل اسکے کہ مین دوسرے سے نکاح کرتی زوجہ کا قول قبول ہوگا اگر شوہر اول نے چند مہینوں کے بعد نکاح کیا ہو اسکے بعد زوجہ سے کہے کہ مین نے نکاح کیا تیرے ساتھ قبل شوہر ثانی کے وطی کرنیکے یا مہینے

نکاح کیا قبل نکاح ثانی کے اور زوجہ کہے نہیں بلکہ نکاح اُسکے بعد ہوا زوجہ کا قول قبول ہوگا اور نکاح بسبب اقرار شوہر کے فاسد ہوجائیگا اور زوجہ درصورتیکہ شوہر اول نے دخول کیا ہو نصف مہر پانے کی مستحق ہوگی اور دخول کرنیکی شکل میں کل مہر کی مستحق ہوگی۔

جزئیہ ۲۸ - زید ہندہ سے نکاح کرے جو کسی کی مطلقہ ہو اور دوسرا شوہر کہے کہ میں نے تجھ سے نکاح کیا عدت گزرنیکے قبل عورت کہے کہ طلاق کے بعد میں نے حمل گرا دیا جسکی خلقت ظاہر ہوگئی تھی زید کا قول قبول کیا جائیگا اور دونونمیں تفریق کرا دیجائیگی اور اگر ہندہ دوسرے نکاح کے بعد کہے کہ میں نے حمل گرا دیا تھا تجھ سے نکاح کرنیکے قبل پہلے شوہر کے طلاق دینے کے بعد اور حمل کی خلقت ظاہر ہوچکی تھی شوہر بیان کرے کہ میں نے نکاح کیا تجھ سے عدت گزرنے کے قبل ہندہ کا قول قبول ہوگا اور اُن دونون کے درمیان تفریق کرا دیجائیگی اور اُسکو کل مہر شوہر ثانی سے دلایا جائیگا اگر اُسنے ہندہ سے دخول کیا ہو درصورت دخول نہ کرنیکے نصف مہر دلایا جائیگا شکل اول میں دونونکے درمیان تفریق کرائیگا اور شوہر پر اگر اُسنے دخول نہ کیا ہو تو مہر کا ادا کرنا واجب نہ ہوگا۔

جزئیہ ۲۹ - اگر مرد نکاح کرے عورت کے ساتھ اسکے بعد کہے کہ اُسکے شوہر اول نے طلاق دی اور عدت گزر گئی عورت کہے کہ مجھے اُسنے طلاق نہیں دی اور میں اُسکی زوجہ ہوں اور شوہر کہے نہیں بلکہ اُسنے تجھکو طلاق دی اور عدت تیری گزر گئی قول شوہر کا قبول کیا جائیگا۔ **قاضیخان**۔

جزئیہ ۳۰ - اگر مرد عورت کے ساتھ نکاح کرے اسکے بعد کہے کہ وہی میری بہن یا بیٹی رضاعی ہے من بعد سے مجھکو وہم ہوگیا تھا واقع میں وہ امر نہیں تھا جو میں نے کہا نکاح اُن دونونمیں فاسد نہ ہوگا اور اگر شوہر اپنے اقرار پر قائم رہے اور کہے فی الواقع وہی امر ہے جو میں نے کہا یا سبب مبنیہ قائم کرے قاضی اُنمیں تفریق کرا دیگا اور اگر شوہر اسکا انکار کرے تو کچھ فائدہ نہ ہوگا اور اسیطرح سے اگر وہ کہے کہ وہی عورت

میری بیٹی ہے یا بہن اور اُسکا نسب معروف نہو بعد کہنے مین نے وہم کیا تصدیق کیا جائیگا اور اگر زوجہ سے کہے کہ یہہ میری دختر لبنی ہے اور اُسکا نسب معروف ہو اور زوجہ کی عمر اسقدر ہو کہ وہ اُس سے پیدا ہو سکتی ہو ان دونون کے درمیان تفریق نہ کرائی جائیگی اگرچہ وہ اسپر اصرار کرے کیونکہ وہ شرعاً اپنی تکذیب کرتا ہے۔ برازیہ من باب الطلاق۔

جزئیہ ۳۱ - ایک شخص کسی عورت سے نکاح کرے اور پانچ مہینے کے بعد لڑکا پیدا ہو شوہر کہے لڑکا میرا ہے فلان سبب سے عورت کہے نہین بلکہ وہی لڑکا زنا سے پیدا ہوا ہے ایک روایت مین شوہر کا قول قبول ہوگا اور اگر نکاح کے بعد دو برس سے زیادہ زمانہ گزر جائے اور زوجہ کے لڑکا پیدا ہوا اور باقی مسئلہ حالت سابقہ پر ہو تو شوہر کا قول قبول ہوگا اور روایت حسن مین زوجہ کا قول قبول ہوگا۔

جزئیہ ۳۲ - زوجہ عدت وفات مین کہے کہ مین حاملہ نہین ہون بعد دوسرے روز کہے کہ مین حاملہ ہون زوجہ کا قول قبول ہوگا پس اگر وہ چار مہینے دس دن کے بعد کہے کہ حاملہ نہین ہون پھر کہے کہ مین حاملہ ہون زوجہ کا قول قبول نہوگا مگر جبکہ بچہ پیدا ہو یا شوہر کی تاریخ انتقال سے چھ مہینے کے اندر زوجہ کا قول قبول ہوگا اور اُسکا یہہ اقرار کہ عدت گزر گئی باطل ہو جائیگا۔

جزئیہ ۳۳ - خالد اپنی دختر کا مہر وصول کرنے دعوی کرے کہ مین نے مہر اپنے داماد کو واپس کر دیا اور داماد تصدیق کرے اور دختر اپنے باپ کے قول کی تکذیب کرے فقہا لکھتے ہین کہ اگر دختر بکر ہو تو باپ کا قول بجز ثیبہ کے قبول نہوگا کیونکہ وہ بکر لڑکی کا مہر وصول کرنیکا مالک ہے داماد کے خسر کے قبضہ کرنیسے بری ہو گیا تو اب خسر داماد کو واپس نہین کر سکتا ہے اور اگر دختر ثیبہ ہے تو اُسکے باپ کا قول قبول ہوگا کیونکہ وہ دختر ثیبہ کے مہر کے وصول کرنیکا مالک نہین ہے اور شوہر کا خسر کو مہر پہنچا دینا امانت متصور ہوگا اور اگر امین دعوی کرے کہ مین نے ودیعت واپس کر دی تو اُسکا قول قبول ہوتا ہے۔

جزئیہ ۳۴ - ہندہ مرجاے اور اُسکا شوہر بیان کرے کہ اُسنے اپنا مہر مجھے ہبہ کردیا ہمارے بعض مشایخ فرماتے ہین کہ شوہر کا قول قبول ہوگا اور جامع الصغیر کے باب وصایا مین مسئلہ بیان ہوا ہے کہ قول ورثا کا قبول ہوگا کیونکہ وہ سقوط دین کا منکر ہے اور ہبہ حادث ہے پس ہبہ مرض الموت پر محمول کیا جائیگا -

جزئیہ ۳۵ - محمود اپنی زوجہ کو اسباب خرید کرکے اور درہم حوالہ کرے تا زوجہ اُس سے اسباب خرید کرے پھر شوہر و زوجہ مین اختلاف ہو شوہر بیان کرے کہ وہ مہر مین دیا گیا زوجہ کہے وہ ہدیہ تھا شوہر کا قول قبول ہوگا مگر اُس طعام مین جو کھایا جاتا ہے مثلاً خرما ہو یا آٹا یا شہد اور وہ شے جو باقی رہتی ہے اُسمین شوہر کا قول قبول ہوگا اور اگر اسباب از قسم گوشت ہو یا نان یا وہ شے جو باقی نہین رہتی ہے تو شوہر کا قول قبول نہوگا - ابوالقاسم الصفار کہتے ہین کہ جو اسباب اس قسم کا ہو کہ شوہر پر اُسکا خرید کرنا زوجہ کے لیے واجب نہین اسمین شوہر کا یہہ قول کہ وہی مہر مین تھا قبول ہوگا اور اگر اسباب اس قسم کا ہو جسکا خرید کرنا واجب ہے مثل عورتون کے اوڑھنی یا جواہر کے اسمین شوہر کا قول قبول نہوگا -

جزئیہ ۳۶ - خالد اپنی زوجہ کو اسباب بھیجے اور زوجہ کا باپ بھی خالد کو اسباب بھیجے خالد کہے کہ مین نے جو شے اپنی زوجہ کو بھیجی وہ مہر مین تھی شوہر کا قول مع الیمین قبول ہوگا -

جزئیہ ۳۷ - سلطان نکاح کرے زینب کے ساتھ اور اُسکو ہدیہ بھیجے اور زوجہ بھی اُسکا عوض بھیجے اور شوہر اپنی زوجہ کے ساتھ شب باشی کرے اسکے بعد شوہر زوجہ کو چھوڑ دے اور بیان کرے کہ مین نے جو شے اپنی زوجہ کو بھیجی تھی وہ عاریت تھی اور اُس سے واپس لینا چاہیے اور زوجہ بھی اُسکا عوض واپس کرنا چاہے فقہا لکھتے ہین کہ اسباب مین شوہر کا قول قبول ہوگا کیونکہ وہ ملکیت کا انکار کرتا ہے اور زوجہ کو یہہ حق ہے جو شے اسنے شوہر کو بھیجی ہے واپس کرے کیونکہ زوجہ گمان کرتی ہے کہ وہی عوض ہبہ کا تھا اور جب ہبہ نہ رہا تو اُسکا عوض بھی نہ رہیگا اس شکل مین ہر ایک کو

اختیار ہے کہ اپنی شی دوسرے سے واپس لے لے ۔

جزئیہ ۳۸ ۔ زوجہ بعد انتقال شوہر مدعی ہو کہ متوفی پر سیرے ہزار درہم مہر کے ہین اسکا قول نسبت تکمیل مہر مثل نزدیک امام اعظم کے قبول ہوگا کیونکہ اُنکے نزدیک مہر مثل کا حکم دیا جاتا ہے ۔

جزئیہ ۳۹ ۔ عورت مرجاتی ہے اور اُسکی ماں ماتم مین بیٹھے اور شوہر زوجہ کی ماں کو گائے بھیجے اور وہ گائے کو ذبح کرکے ایام ماتم مین خرچ کرے اسکے بعد شوہر گائے کی قیمت طلب کرے فقہا لکھتے ہین اگر وہ دونون متفق ہون کہ شوہر نے زوجہ کی ماں کو گائے بھیجی کہ وہ اُسکو ذبح کرے اور اُن لوگونکو جو اُسکے پاس ماتم مین جمع ہون کھانا کھلاوے اور قیمت نہ بیان کی ہو اس شکل مین شوہر اُسکی قیمت پانے کا مستحق نہین ہے کیونکہ وہ ہلاک ہوگئی اور گوشت اُسکی اجازت سے خرچ کیا گیا بغیر شرط واپسی کے اور اگر وہ دونون متفق ہون کہ شوہر نے گائے زوجہ کی ماں کو بھیجی اور اُسکی قیمت بیان کی شوہر کو یہہ استحقاق ہے کہ گائے کی قیمت زوجہ کی ماں سے وصول کرے کیونکہ وہ دونون متفق ہین کہ زوجہ کی ماں سے شرط کی گئی تھی قیمت لینے کی کیونکہ بدلون مین قیمت بیان نہین ہوتی اور اگر وہ دونون بیان قیمت مین مختلف ہون تو عورت کا قول مع الیمین قبول ہوگا ۔

تشریح ۔ مناسب یہہ ہے کہ شوہر کا قول قبول کیا جاے کیونکہ زوجہ کی ماں دعوی کرتی ہے اجازت ہلاک کا بغیر عوض ۔ اور شوہر انکار کرتا ہے شوہر کا قول قبول ہوگا مثل اُس شخص کے کہ دوسرے کو دراہم حوالہ کرے اور وہ اُسکو خرچ کرڈالے مالک دراہم کہے کہ مین نے تجکو دراہم قرض دیے قابض کہے نہین بلکہ تو نے مجھے ہبہ کیے مالک دراہم کا قول قبول ہوگا ۔

جزئیہ ۴۰ ۔ اگر شوہر و زوجہ مین اختلاف ہو مہر کی مقدار مین قیام نکاح مین خلوت کے قبل یا اُسکے بعد طلاق کے قبل یا اُسکے بعد یا اختلاف ہو ایک کے ورثاء کے ساتھ

تو قول اُس شخص کا جسکا مہر مثل شاہد ہو قبول ہوگا پس زوجہ کا قول مہر کی مقدار مین قبول ہوگا اگر اُسکا مہر اُسکے دعوی کی قدر ہو یا زیادہ - اور شوہر کے ورثا کا قول قبول ہوگا اگر مہر مثل اُسکے دعوی کی قدر ہو یا اُس سے کم یا مہر مثل ورثا کے دعوی سے زیادہ ہو - یا زوجہ کے دعوی کی مقدار سے کم ہو اور دونون فریق کے پاس بینہ نہون تو دونون سے تحالف کرائینگے اگر ایک فریق اُنمین سے نکول کرے تو دوسرے کا دعوی اُسپر لازم ہوجائیگا اور اگر ایک بینہ قائم کرے تو اُسکے حق مین فیصلہ کیا جائیگا - فتاوی مہدیہ -

جزئیہ ۱۴ - اگر اُن دونون مین مہرمسمی کی نسبت اختلاف ہوا ایک دعوی کرے مہرمسمی کا دوسرا انکار کرے اس شکل مین منکر کا قول قبول ہوگا اور زوجہ کے حق مین مہر مثل کا حکم صادر ہوگا اور اگر دونون مین قبل طلاق اختلاف ہوا اُنمین سے ایک مرجائے اور شخص زندہ اور متوفی کے ورثا مین اختلاف ہوا اُنکی حیات مین اختلاف ہو تو بھی وہی حکم ہے جو اوپر بیان ہوا اور اگر وہ دونون مرجائین اور اُنکے ورثا مہرمسمی کی مقدار مین مختلف ہون امام اعظم کے نزدیک شوہر کے وارث کا قول قبول ہوگا کم ہو یا زیادہ - اور ابو یوسف فرماتے ہین شوہر کے ورثا کا قول قبول ہوگا مگر یہ کہ وہ امر قابل انکار کو بیان کرین - امام محمد فرماتے ہین کہ زوجہ کے مہر مثل کے لزوم کا حکم صادر کیا جائیگا اور اگر اُن دونونکے ورثا کا اصل تسمیہ مین اختلاف ہو تو قول منکر کا قبول ہوگا اور امام اعظم کے نزدیک زوجہ کے کسی مہر کا فیصلہ نہ ہوگا - اور صاحبین فرماتے ہین کہ زوجہ کے مہر مثلی کا فیصلہ صادر کیا جائیگا - فقہا فرماتے ہین کہ صاحبین کے قول پر فتوی ہے - **تشریح** - امر قابل انکار مین فقہا کا اختلاف ہے حسن بن زیاد لکھتے ہین کہ امر قابل انکار کی شکل یہہ ہے کہ زوجہ کا مہر مثل دس ہزار درہم ہو اور شوہر دعوی کرے کہ نکاح ہوا اُسکے مقابلہ مین اور ابو سعید ابن معاذ المزوری لکھتے ہین کہ اُسکی شکل یہہ ہے کہ شوہر کہے کہ مین نے نکاح کیا اُس عورت سے خمر یا خنزیر کے

مقابلہ مین اور بعض لکھتے ہین کہ شوہر دعوی کرے کہ مین نے اُس شی کے مقابلہ مین نکاح کیا جسپر عادۃً نکاح نہین ہوتا ہے اور اسی پر اعتماد ہے۔

جزئیہ ۴۲ - اگر مرد نکاح کرے غلام کے مقابلہ مین اور غلام قبل تفویض کرنے کے زوجہ کو ہلاک ہوجاے اور اُس غلام کی قیمت مین زوجہ اور شوہر مختلف ہون شوہر کا قول قبول ہوگا اور اگر نکاح بمقابلہ جامۂ معین کے کیا جاوے اور کپڑا سپرد کرنے کے قبل تلف ہوجاے پھر اُنمین کپڑے کی قیمت مین اختلاف ہو شوہر کا قول قبول ہوگا اور اگر نکاح مقابلہ چاندی یا سونے کے طشت کے کیا جاوے اور وہ زوجہ کو تفویض کرنیکے قبل ہلاک ہوجاے اور اُسکے وزن مین اختلاف ہو شوہر کا قول قبول ہوگا۔

جزئیہ ۴۳ - اگر شوہر مرجاے اور زوجہ زندہ رہے اور زوجہ اور شوہر کے ورثا مین اختلاف ہو اُس کپڑے مین جو عادۃً مردونکے لیے ہوتا ہے وارث کا قول قبول ہوگا اور باقی اشیا زوجہ کو دلائی جائینگی اور اگر زوجہ مرجاے اور شوہر زندہ رہے تو جو چیز عورت کے استعمال کی ہے اُسمین زوجہ کے ورثا کا قول قبول ہوگا اور باقی جو اشیا ہے اس قسم کی ہون کہ یہہ نہ معلوم ہو کہ کس کے استعمال کے لیے خاص ہین وہ شخص زندہ کی قرار پائینگی اور وہی شوہر ہے۔ ابو یوسف اور امام محمد رحمہما اللہ فرماتے ہین کہ بعد مرجانے ایک اُن دونون کے وہی حکم صادر ہوگا جو اُن کی زندگی مین صادر ہوتا

جزئیہ ۴۴ - اگر شوہر مرجاے اور اُسکا وارث اُسکی زوجہ سے کہے کہ تجکو اُس نے صحت مین تین طلاق دی اور اُسکی یہہ غرض ہو کہ زوجہ سے اسباب لے لے اُس کا قول تا وقتیکہ گواہ نہ پیش ہون قبول نہ ہوگا اور متاع زوجہ کی قرار دیجائیگی نزدیک امام اعظم کے کیونکہ اُن کے نزدیک جو چیزین نہ معلوم ہون کہ اُن دونون مین سے کس کے استعمال کیلیے ہین اُن مین جو زندہ ہو اُسکی قرار دی جائیگی پس زوجہ کا قول مع الیمین ان الفاظ مین قسم ہے اللہ کی مجھے نہین علم ہے کہ اُسنے طلاق دی

قبول ہوگا اگر زوجہ نکول کرے یا اقرار کرے تو وہ اشیا جنکی نسبت یہہ معلوم نہو کہ اُن دونون مین سے کس کے استعمال کے لیے ہین وارث کی قرار دیجائینگی۔

جزئیہ ۴۵ - اگر شوہر بیان کرے کہ عورت کا میرے پہلے شوہر تھا اور اُس نے اُسے طلاق دی اور اُسکی عدت گزر گئی پھر مین نے اُسکے ساتھ نکاح کیا زوجہ بیان کرے مجکو اُس شوہر نے طلاق نہین دی شوہر کا قول قبول ہوگا اور زوجہ کا قول قبول نہوگا۔ ایک شخص حاضر ہوکر بیان کرے کہ مین وہ شوہر ہون جس کا شوہر ثانی نے اقرار کیا اور عورت اُسکی تصدیق کرے اور شوہر ثانی تکذیب کرے شوہر ثانی کا قول قبول ہوگا کیونکہ اُس نے اس نکاح کا اقرار نہین کیا۔

جزئیہ ۴۶ - بکر اپنی دختر بالغہ کا نکاح کر دے اور اُسکے شوہر سے اُسکا مہر طلب کرے شوہر کہے مین نے اُسکے ساتھ دخول کیا وہ باکرہ نہین تھی دختر کا باپ کہے نہین بلکہ وہی باکرہ تھی میرے مکانین باپ کا قول قبول ہوگا اور اگر باپ اقرار کرے مہر کے قبضہ کرنیکا اور دختر باکرہ ہو تو اسکا قول تصدیق کیا جائیگا۔ **قاضی خان من کتاب النکاح**

جزئیہ ۴۷ - سوال بکر ہندہ کے ساتھ نکاح کرے اور اُسکے ساتھ شب باشی کرے بعوض اشیا خانہ یا زیور چاندی یا سونے یا تانبا یا مثل اسکے اور زوجہ بالغہ ہو۔ اسکا باپ دعوی کرے جو شے میری لڑکی کے پاس ہے وہ میری ہے اُسکی نہین ہے اور دختر مذکورہ دعوے کرے کہ وہی میری ہے اور باپ کی نہین ہے اور نہ میری ماں کا امین کیا حق ہے قول کس شخص کا قبول ہوگا۔ **جواب** - قول پدر و مادر کا مع الیمین قبول ہوگا کیونکہ اُن دونون نے دختر کو مالک نہین کیا بلکہ وہی شے اُسکے پاس عاریۃً ہے مگر جس شکل مین مادر و پدر سے کوئی فعل یا قول ایسا صادر ہو جائے جس سے یہہ ظاہر ہو کہ مثل اس شے کے دختر کو مالک کر دیتے ہین۔ **قاری الہدایہ** - **تشریح** تصریف مین لکھا ہے کہ یہہ مسئلہ اکثر کتب مین بیان کیا گیا ہے اور امام قاضیخان نے اسکو کتاب النکاح مین

اور ودیعۃ اور خصوصاً کتاب النکاح مین تفصیلاً بیان کیا ہے کہ باپ اگر واپس لینا چاہے تو چاہئے کہ جہیز بھیجنے کے وقت لوگون کو گواہ بنائے کہ یہہ عاریت دیا گیا ہے اور جہیز کی ایک فہرست دختر سے اس مضمون کی کہ یہہ جہیز سے قبضہ مین عاریت ہے لکھوائے اور لوگون کو اس پر گواہ بنائے فقہا لکھتے ہین کمال احتیاط اس مقدمہ مین یہہ ہے کہ باپ اُن اشیا کو جو فہرست مین مندرج ہون دختر سے خرید کرے اسکے بعد دختر اپنے باپ کو قیمت سے بری کردے درصورتیکہ وہی مالک ہو اس احتمال سے کہ باپ نے بعض اشیا دختر کی صغرسنی کے زمانہ مین اُسکے واسطے خریدی ہون زیادہ احتیاط مناسب ہے۔

جزئیہ ۴۸ - اگر شوہر کے پاس اُسکی زوجہ آئے اور شوہر اُسے نہ پہچانے یا زوجہ کی پاس اُسکا شوہر گھڑی بھر ٹھہر کر چلا جائے اور وہ اُسے نہ پہچانے اس مسئلہ مین فقہا کا اختلاف ہے فقیہہ ابواللیث لکھتے ہین یہہ خلوت نہوگی اور شوہر کا یہہ قول کہ مین نے اُسے نہین پہچانا تصدیق کیا جائیگا۔

جزئیہ ۴۹ - مریض کے پاس اُسکی زوجہ لائی جائے اور اُسے زوجہ کے آنے کا علم نہ کرایا جائے اور صحیح کے بعد زوجہ چلی جائے اور شوہر سے بیان کیا جائے کہ تیری زوجہ تیرے پاس آئی تھی شوہر کہے کہ مجھے اُسکے آنے کا علم نہین کرایا گیا اس کے بعد شوہر اسے طلاق دے زوجہ دعویٰ کرے کہ میرے آنے کا علم شوہر کو تھا شوہر کا یہہ قول کہ مجکو علم نہین ہوا قبول ہوگا۔

جزئیہ ۵۰ - اگر شوہر اپنی زوجہ کے سوا دوسری عورتون یا لونڈیون سے جماع کرتا ہو اور اپنی زوجہ سے جماع نہ کرتا ہو اس شکل مین زوجہ کو دعویٰ کرنے کا حق ہے اگر زوجہ قاضی کے محکمہ مین دعویٰ کرے اور قاضی شوہر سے دریافت کرے شوہر کہے اس نکاح مین مینے زوجہ سے وطی کی اور زوجہ انکار کرے اُسکے شیتبہ ہونے کی شکل مین شوہر کا قول قبول ہوگا اور اگر زوجہ کہے کہ مین باکرہ ہون قاضی عورتون سے معائنہ کرائے گا ایک عورت کا

قول کافی ہے اور وہ کا احوط ہے اگر عورتین بیان کرین کہ وہی ثیبہ ہے تو شوہر کا قول قبول ہوگا اگر وہ کہین کہ باکرہ ہے تو زوجہ کا یہہ قول کہ شوہر نے وطی نہین کی قبول ہوگا اور اگر ان عورتون مین سے بعض شہادت ادا کرین کہ وہی باکرہ ہے اور بعض بیان کرین کہ ثیبہ ہے تو قاضی دوسری عورتون سے معائنہ کرائے گا۔ اگر تاریخ عطائے مہلت سے سال بھر گزر جائے اور عورت دعوی نہ کرے تو اُسکا حق باطل نہ ہوگا اگرچہ اس زمانہ مین زوجہ شوہر کے پہلو مین سوتی ہو۔ اگر زوجہ عدالت مین پیش حاکم دعوی کرے اُسکے ثیبہ ہونے کی شکل مین شوہر کا قول قبول ہوگا۔

جز ثیبہ ۱۵۔ شوہر دعوی کرے کہ مین نے اپنی زوجہ سے وطی کی زوجہ انکار کرے عورتون سے معائنہ کرائینگے دو عورتون کا معائنہ کرنا افضل ہے۔ اگر وہی عورتین کہین کہ وہی بکر ہے تو زوجہ مختار رہوگی اگر عورتین کہین کہ وہی ثیبہ ہے شوہر سے حلف لیا جائیگا قسم ہے اللہ کی مین نے اُسکے ساتھ وطی کی اس خیال سے کہ شاید انکار دوسرے سبب سے زائل ہوگئی ہو مین کی شرط لگائی ہے اگر شوہر حلف کر جائے تو زوجہ کوئی حق باقی نہ رہیگا اور اگر نکول کرے تو زوجہ کو اختیار دیا جائیگا تشریح۔ اس مقام پر یہہ سوال وارد ہوتا ہے کہ زوجہ کا بکر یا ثیبہ ہونا کیونکر معلوم ہوگا۔ جواب یہہ ہے اگر عورت دیوار پر پیشاب کرسکے تو بکر ہے وگرنہ ثیبہ اور بعضون کے نزدیک انڈہ پھوڑ کر عورت کے اندام نہانی مین بہایا جائے اگر وہ اندام نہانی مین چلا جائے تو عورت ثیبہ ہے وگرنہ بکر۔ اگر زوجہ ثیبہ ہو اور مرد دعوی کرے کہ مین نے اُسکے ساتھ وطی کی اور زوجہ انکار شوہر کا قول مع الیمین قبول ہوگا اگر شوہر حلف کر جائے تو زوجہ کا حق ساقط ہو جائیگا اور اگر شوہر نکول کرے اور مدت ایکسال عطا کردہ قاضی تمام ہو جائے شوہر دعوی کرے کہ مین نے زوجہ کے ساتھ وطی کی اور زوجہ انکار کرے شوہر کا قول مع الیمین قبول ہوگا اگر شوہر حلف کرے تو شوہر کا قول مع الیمین قبول ہوگا اگر شوہر حلف کرے

تو زوجہ کو اختیار باقی نرہے گا اور اگر شوہر نکول کرے تو زوجہ کو اختیار باقی رہے گا اگر زوجہ افتراق اختیار کرے تو بائنہ ہوجائیگی اور روایت مشہور مین بائنہ نہوگی بلکہ قاضی شوہر سے پوچھے گا کہ تو نے اپنی زوجہ کو طلاق دی اگر شوہر انکار کرے تو قاضی درمیان زوجہ اور شوہر کے تفریق کرا دیگا اور اگر قاضی بسبب خصی یا عنین ہونے کے تفریق کرا دیگا تو طلاق ہوجائیگی۔ خزانۃ الفتاوی۔ اگر درمیان زوجہ اور شوہر کے قاضی افتراق کرا دے اور عورتین بیان کرین کہ شبیہ ہے شوہر کا قول مع الیمین قبول ہوگا کیونکہ عورتون کا قول حجت نہین ہے شوہر پر جانب عامد ہوگا عورتون کے قول سے ثبابت ثابت ہوتی ہے نہ ولی معین احکام عنین دعوے کرے کہ مین نے اپنی زوجہ سے دطی کی اور زوجہ انکار کرے اور عورتین بیان کرین کہ وہی بکر ہے تو اس شکل مین زوجہ کو اختیار دیا جائیگا اور اگر عورتین بیان کرین کہ وہی ثیبہ ہے شوہر کا قول قبول ہوگا کیونکہ وہی استحقاق تفریق کا منکر ہے اور اصل عدم ثیبوبت ہے۔ اشباہ

جزئیہ ۵۲۔ اگر باپ صغیر کے واسطے سوا لباس اور طعام کے خرید سے اور اسکی قیمت اپنے مال مین سے ادا کرے تو باپ وہ زر قیمت اپنی لڑکی کے مال سے واپس لے سکتا ہے اگرچہ اُسنے شرط نہ کی ہو یہہ حکم اُس شکل مین ہے اگر فرزند کا دین باپ پر نہو اور اگر اُسکا اُسپر دین ہو اور یہہ لڑکے کی زوجہ کا مہر ادا کرے اور اُسپر گواہ نہ بنائے اور اُسکے بعد کہے کہ مین نے اُس دین سے جو میرے فرزند کا مجھ پر تھا اُس سے فرزند کی زوجہ کا مہر ادا کر دیا باپ کا قول قبول ہوگا۔

جزئیہ ۵۳۔ شوہر بیان کرے کہ مین نے زوجہ کے ساتھ دخول کیا اور زوجہ بیان کرے کہ شوہر نے میرے ساتھ خلوت کی اور جماع نہین کیا کیونکہ مین نے اپنا مہر وصول کرنیکے لیے شوہر کو اپنے اوپر قادر ہونے نہین دیا زوجہ کا قول قبول ہوگا اور خلوت سے دخول لازم نہین آتا ہے اور خلوت مثل دخول کے نہین ہے اور خلوت مہر کے

موکد کرنے اور عدت کے لازم ہو جانے کیلیے قرار دیگئی ہے اسی وجہ سے اگر شوہر بعد خلوت کے زوجہ کو طلاق دیدے تو رجوع نہ کر سکیگا۔

جزئیہ ۵۴ - عورت ایک شخص کو وکیل کرے کہ میرا نکاح بعوض چار سو درہم کر دے وکیل اُسکا نکاح کر دے اور ایک سال گذر جائے۔ اسکے بعد شوہر کہے کہ مین نے اُس عورت کے ساتھ نکاح کیا ایک دینار کے مقابلہ مین اور وکیل اسکی تصدیق کرے اگر شوہر اقرار کرے کہ عورت نے بعوض ایک دینار کے نکاح کرنے پر وکیل نہین کیا عورت مختار ہے اگر چاہے نکاح بعوض ایک دینار جائز رکھے اور اگر چاہے تو رد کرے اور اُسکا مہر مثل جہانتک کہ زیادہ ہوگا واجب ہو جائیگا اور عدت کے نفقہ پانے کی مستحق نہ ہوگی اور اگر شوہر انکار کرے تو زوجہ کا قول قبول ہوگا منتقی مین لکھا ہے کہ مہر مثل دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی سے ثابت ہوتا ہے اور اُس مین لفظ شہادت شرط کی گئی ہے اور اگر اس پر گواہ عادل نہ ہو تو شوہر کا قول مع یمین قبول ہوگا۔

جزئیہ ۵۵ - بکر بندہ سے نکاح کرے خفیہ بعوض ایک مقدار مہر کے اور علانیہ اُس مقدار سے زیادہ پر نکاح کرے مہر علانیہ لازم ہو جائیگا مگر جس شکل مین گواہ بمقابلہ زوجہ یا اُسکے ولی نکاح کی گواہی دین کہ مہر وہی ہے جو خفیہ نکاح مین باندھا گیا تھا اور علانیہ سُنانے کے لیے تھا مہر خفیہ لازم ہو جائیگا۔ تشریح - شیخ الاسلام خواہر زادہ فرماتے ہین کہ اس مسئلہ کی دو شکلین ہین اول یہہ کہ زوجہ اور شوہر دونون متفق ہون کہ مہر علانیہ دلگی سے باندھا گیا تھا یا اُن دونون مین اختلاف ہو اگر وہ دونون متفق ہون تو مہر علانیہ واجب نہ ہوگا خفیہ واجب ہوگا اور اگر دونون مختلف ہون شوہر دعوی کرے مہر علانیہ فرضی تھا زوجہ انکار کرے زوجہ کا قول قبول ہوگا اور اگر وہ دونون نکاح کرین خفیہ بعوض ہزار درہم اور علانیہ ظاہر کرین دو ہزار درہم اگر دونون متفق ہون

کہ مہر فرضی تھا اس شکل مین شوہر پر وہ مہر جو اُن دونون نے نکاح خفیہ مین مقرر کیا ہے واجب ہوجائیگا اور اگر وہ دونون مختلف ہون تو قول زوجہ کا نسبت تقرر کے قبول ہوگا۔

جزئیہ ۵۶ - زید دعوے کرے کہ مین نے زینب کے ساتھ نکاح کیا اور اسپر گواہ پیش کرے اور زینب ہن کی گواہ پیش کرے کہ مین زید کی زوجہ ہون اور اسنے مجھ سے نکاح کیا زید کا قول اور گواہ قبول ہونگے اور اگر نکاح بغیر اجازت منعقد ہوا ہو اور شوہر کا باپ کہے کہ میرا لڑکا بغیر عطائے اجازت مرگیا۔ زوجہ کہے کہ بعد اجازت مرگیا خسر کا قول اور زوجہ کے گواہ قبول ہونگے۔

جزئیہ ۵۷ - اگر عورت کہے کہ مجھے نکاح کی خبر فلان روز یا فلان وقت پہنچی اور مین نے اُسے رد کردیا شوہر کہے نہین بلکہ تو نے سکوت کیا شوہر کا قول قبول ہوگا۔ اگر شوہر یا باپ اجازت کی نسبت گواہ پیش کرے اور زوجہ رد پر۔ زوجہ کے گواہون کو ترجیح ہے کذا فی ادب القاضی للخصاف جامع الکبیر کے باب ہیوع مراجعہ مین لکھا ہے کہ عورت کا قول اور اُسکے گواہ قبول ہونگے۔

جزئیہ ۵۸ - اگر ولی اپنی دختر کا نکاح کردے اور دختر اس نکاح کو رد کردے اگر اختلاف ہو درمیان زوجہ اور ولی کے ولی کہے کہ وہی صغیرہ ہے اور رد باطل ہے زوجہ کہے کہ مین بالغہ ہون اگر وہی مراھقہ ہو تو زوجہ کا قول قبول ہوگا۔ تشریح مراھقہ اُس لڑکی کو کہتے ہین جسکی عمر ۹ سال کی ہو۔

اگر زوجہ و شوہر کے درمیان اختلاف ہو شوہر بیان کرے کہ نکاح ہوا جسپین گواہ تھے اور زوجہ کہے کہ نکاح مین گواہ نہ تھے یا کہے مین عدت مین تھی یا میرے نوبدی ہونے کی یا میری حالت مجوسیت مین یا وہ میرا بھائی رضاعی ہے شوہر کا قول قبول ہوگا اور حاکم اُن دونون کے درمیان نکاح ہونیکا حکم صادر کریگا۔ محیط۔

جزئیہ ۵۹ - اگر عورت کہے کہ تو نے مجھ سے نکاح کیا اور مین نابالغہ تھی اور مرد کہے

تو بالفعل تھی عورت کا قول قبول ہوگا کیونکہ وہ دونون وجود نکاح کی نسبت مختلف ہین اور اس شکل مین کہ عورت کہے کہ تو نے میرے ساتھ عدت مین نکاح کیا اور شوہر دعوے کرے کہ بعد عدت نکاح کیا شوہر کا قول قبول ہوگا لیکن عورت کو شوہر کے ساتھ سکونت پذیر ہونا یا اسکو اپنے ساتھ جماع کرنے دینا نہ چاہیے درصورتیکہ اُسکو یہہ یہ علم ہو کہ مین عدت مین ہون - کذا فی المحیط -

جزئیہ ۶۰ - اگر عورت کہے کہ مین نے پہلے ابی حفص کے ساتھ نکاح کیا من بعد ابی موسی کے ساتھ اور وہ دونون مدعی ہون کہ پہلے اُسکے ساتھ نکاح کیا عورت نزدیک ابی یوسف کے ابی موسی کی قرار پائیگی اور ابی حفص کا قول تصدیق نہ ہوگا اور امام محمد فرماتے ہین کہ ابی حفص کی تصدیق کیجائیگی پس اگر قاضی عورت سے پوچھے کہ تیرے ساتھ کس نے نکاح کیا عورت جواب دے کہ ابی موسی سے بعد نکاح کرنے ابی حفص کے - اس شکل مین عورت ابی حفص کی زوجہ قرار دیجائیگی -

جزئیہ ۶۱ - عورت لب آب بیٹھے اور زید اُسکے اندام نہانی کو پانی مین دیکھے حرمت مصاحرت ثابت ہوجائیگی اور صحیح اسکا خلاف ہے کیونکہ پانی مین رویت متحقق نہین ہوتی ہے نظر شہوت سے حرمت ثابت ہوتی ہے جس شکل مین اسکے ساتھ انزال نہوا ہو اور لیکن جس صورت مین انزال ہوا ہو تو صحیح یہہ ہے کہ حرمت ثابت ہوگی اور اگر مرد بیان کرے کہ مین نے شہوت سے نہین دیکھا اسکا قول قبول ہوگا -

جزئیہ ۶۲ - اگر شوہر زوجہ کو اپنے بستر پر کھینچ لانیکا ارادہ کرے اور اُسکا ہاتھ زوجہ کی لڑکی جوان پر پڑے اور شوہر اُسے اپنی زوجہ سمجھے اگر یہہ فعل شہوت سے عمل مین آیا ہے تو دختر کی مان اپنے شوہر پر حرام ہوجائیگی - تشریح - اسی سبب سے ہمارے علما فرماتے ہین کہ لڑکی جوان کا حجرہ اُسکی مان کے حجرہ سے علحدہ ہونا علطی واقع نہ ہو خصوصاً نیند کی حالت مین اور شوہر و زوجہ کے درمیان افتراق اور

عداوت واقع نہ ہوا گر شوہر و زوجہ مختلف ہون شوہر کا یہہ قول کہ وہ فعل شہوت سے ظہور مین نہین آیا قبول ہوگا کیونکہ شہوت عارضی ہے اگر شوہر زوجہ کی دختر کا پستان پکڑے اور بیان کرے یہہ بغیر شہوت کے تھا شوہر کا قول تصدیق نہوگا کیونکہ عادت اُس فعل کی مخالف ہے اسطرح سے اگر شوہر زوجہ کی دختر کے ساتھ چار پایہ پر سوا رہو بخلاف اُس شکل کے کہ دختر کی پشت کی جانب بیٹھے اور بانی سے عبور کرے تو اُسکا یہہ قول کہ یہہ بلا شہوت تھا قبول ہوگا عورت کے پاس مرد کھڑا ہوا اور اُسکے آلہ کو انتشار ہوا اور اُس سے معانقہ کرے اور بوسہ لے اور شہوت نہ ہونے کو بیان کرے اُسکا قول تصدیق ہوگا: اور اگر اُسکے آلہ کو انتشار نہو مگر یہہ اُسکا بوسہ لے تو منتقی مین لکھا ہے کہ مرد کا قول تصدیق ہوگا نوازل مین مذکور ہے اگر مرد عورت کے مُنھ پر بوسہ لے تو مرد کا یہہ قول کہ یہہ فعل بلا شہوت تھا نہ قبول ہوگا اسی پر بعض فقہا نے فتوی دیا ہے اور قاضیخان لکھتے ہین کہ کل شکلون مین مرد کے قول کی تصدیق ہوگی حتی کہ عورت جو نعت لڑائی کے اپنے داماد کا ذکر کرے اور بیان کرے یہہ فعل بلا شہوت تھا اُسکا قول تصدیق ہوگا۔

جزئیہ ۲۳ - مرد سے پوچھا جاے کہ تو نے اپنی ساس کے ساتھ کیا فعل کیا وہ جواب دے کہ جماع کیا اس جواب سے حرمت مصاحرت ثابت ہوجائیگی اور اُسکے اس قول کی کہ وہ اپنے قول مین کاذب ہے تصدیق نہ کیجائیگی اور فتوی مطلق حرمت مصاحرت کا دیا جائے گا اگر شوہر اپنی زوجہ کی ماں کا بوسہ لے بغیر شہوت کے اور دعوے کرے کہ مجھ سے بلا شہوت یہہ فعل صادر ہوا اُسکا قول تصدیق کیا جائیگا عیون مین لکھا ہے کہ مباشرت مین شہوت اصل ہے یعنے اگر مرد شہوت سے انکار کرے تو اُسکے قول کی تصدیق کیجائیگی اور بوسہ اور نظر مین عدم شہوت اصل ہے یعنے اگر وہ کہے کہ شہوت نہ تھی تو اُسکے قول کی تصدیق کیجائیگی مالک کہے کہ مین نے لونڈی خریدی جسکی نسبت مجھے اختیار ہے اور اُسکا بوسہ لے یا اُسکے اندام نہانی پر نظر ڈالے اسکے بعد بیان کرے

کہ یہہ فعل بلا شہوت مجھ سے وقوع مین آیا اور لونڈی واپس کرنے کا قصد کرے مشتری کا قول قبول ہوگا اور اگر اس لونڈی کے ساتھ مباشرت کرکے بیان کرے کہ وہ بلا شہوت تھا تو اُسکے قول کی تصدیق نہ کیجائیگی۔ امام ظہیری لکھتے ہین کہ اگر مرد بوسہ منھ یا رخسارے یا ٹھڈی پر لے تو اُسکا یہہ قول کہ یہہ فعل بلا شہوۃ سرزد ہوا نہ تصدیق کیا جائے گا اور دوسرے مقامات کی نسبت تصدیق کیا جائیگا نوازل مین مذکور ہے کہ اگر مرد منھ پر بوسہ لے تو اُسکا قول نہ تصدیق کیا جائیگا اور دوسرے مقام کی نسبت اُسکا قول تصدیق کیا جائیگا۔

جزئیہ ۶۴۔ بکر اپنی بہو کے پاس کپڑا بھیجے پھر دعوے کرے کہ وہ کپڑا اُسکے پاس امانتاً ہے اُسکا قول تصدیق کیا جائیگا اسیطرح اُس عورت کی وفات کے بعد بھی حکم ہے اور نفقہ زوجہ کا شوہر پر فرض ہوا اور مہر بھی ہو شوہر دراہم عطا کرے اور مدعی ہو کہ وہ زوجہ مہر مین دیے گئے اُسکا قول قبول ہوگا۔

جزئیہ ۶۵۔ محمود اُس عورت کو جو اپنے شوہر کی عدت مین ہو نفقہ عطا کرے محمود اُسکو مسترد کر سکتا ہے درصورتیکہ عورت اُسکے ساتھ نکاح نہ کرے ظاہر ہے کہ یہہ قرضہ ہے اور قرضہ مسترد ہو سکتا ہے بخلاف ہبہ کے کہ وہ بعد ہلاک ہونے کے مسترد نہین ہو سکتا یہہ صورت احتمال رکھتی ہے ہبہ کو پس محمود کا یہہ قول کہ قرضہ ہے قبول ہوگا اگر عورت دعوے کرے ہبہ کا اور شوہر قرض کا تو شوہر سے قرض کی نسبت حلف لیجائیگی اگر شوہر نکول کرے تو کوئی شئی پانیکا مستحق نہین ہوگا اور اگر حلف کرکے بیان کرے اُس سے میری نیت قرض کی تھی تو یہہ اُسکو واپس لے سکتا ہے اگر عورت اپنا نکاح کرے اور مہر وصول ہونے کے لیے شوہر کو اپنے ساتھ ہم بستر ہونے دے شوہر کا قول تصدیق کیا جائے گا۔

جزئیہ ۶۶۔ اگر عورت حاکم کے اجلاس پہ دعوے کرے کہ میرے بھائی نے میرا

نکاح خالد کے ساتھ کردیا مین اُس زمانہ مین نابالغہ تھی اور مین اُسکو مکروہ سمجھتی تھی اب مین بالغ ہوئی شوہر سے افتراق کرادیا جائے شوہر کہے کہ یہہ وقت نکاح بالغہ تھی اور مین نے اُسکے ساتھ درصورتیکہ یہہ بالغ تھی دخول کیا شوہر کا قول قبول ہوگا کیونکہ وہ اصل پر استدلال کرتا ہے جو لزوم تصرف ہے۔

جزئیہ ۷ ۶ - زینب کا نکاح اُسکا بھائی جو ولی اُسکا ہو کردے مرد کہے کہ عورت یعنے زینب کو جب نکاح کی اطلاع ہوئی تو وہ راضی نہین ہوئی زینب بیان کرے کہ مین راضی ہوگئی قاضی کو اُن دونون مین تفریق کرانا لازم نہین ہے اور زینب اُسکی زوجہ قرار پائیگی اور اسی کا قول قبول ہوگا اور اگر مرد بیان کرے کہ عورت کو نکاح کا علم نہین ہوا اور عورت کہے مجھکو علم ہوا اور مین نے اجازت دی تو عورت کا قول قبول ہوگا اور اگر مرد قبل اس گفتگو کے مرجائے اور اُسکے ورثہ بالغہ بیان کرین کہ جب عورت کو نکاح کا علم ہوا تو وہ راضی نہین ہوئی عورت بیان کرے کہ مین راضی ہوئی عورت کا قول قبول ہوگا۔ فتاوی برازیہ من المینہ

جزئیہ ۸ ۶ - عورت بکر سے بیان کرے کہ میرے شوہر نے مجھے طلاق دی اور میری عدت گزرگئی بکر کو جائز ہے کہ اُسکے ساتھ نکاح کرے بشرطیکہ عورت کی صداقت کا ظن غالب ہو اگرچہ واقع مین ایسا نہو کیونکہ عورت مین عمل اور گزرجانے عدت اور ولی کرنیکے بیان مین امین قرار پائی ہین اور امین کا قول قبول ہوتا ہے عورت بیان کرے کہ مین نے دوسرے شوہر کے ساتھ نکاح کیا یعنے حلال کردیا۔ اگر وہ عادلہ ہو تو اُسکے قول کی تصدیق کیجائیگی اور اسطرح سے اگر شوہر کو یقین ہو کہ وہ اپنے قول مین صادقہ ہے اور اگر عورت بعد اقرار کے شوہر ثانی کے دخول کا انکار کرے تو نہ تصدیق کیجائیگی۔

جزئیہ ۹ ۶ - اگر عورت تحلیل کا اقرار کرے بعد انکار کرے اگر یہہ جانتی ہو کہ تحلیل سے نکاح شوہر اول کے ساتھ جائز ہوجاتا ہے تو نہ تصدیق کیجائیگی۔ اور اگر یہہ نہ جانتی ہو کہ

تحلیل سے نکاح شوہر اول کے ساتھ کرنا درست ہے تو تصدیق کیجائیگی۔

جزئیہ ۷۰ ۔ اگر عورت شوہر اول سے کہے مین نے شوہر ثانی کے ساتھ نکاح کیا اور عدت میری گزر گئی تو میرے ساتھ نکاح کرلے پھر ایک زمانہ کے بعد عورت کہے مین نے یہہ غلط بیان کیا تھا کہ دوسرے شوہر کے ساتھ نکاح کیا اگر عورت نے شوہر ثانی کے دخول کرنیکا اقرار نہ کیا تو اُسکا قول تصدیق کیا جائیگا اور نکاح باطل قرار پائیگا اور اگر اُسنے اقرار مذکور کیا ہو تو نہ تصدیق کیجائیگی اگر شوہر اپنی زوجہ کو تین طلاق دے پھر اُسکے ساتھ بعد چند دنون کے نکاح کرے اور وہ گویا ہو کہ تو نے میرے ساتھ نکاح کیا قبل اسکے کہ مین دوسرے شخص کے ساتھ نکاح کرتی عورت کا قول تصدیق ہوگا جامع الفتاوی۔

جزئیہ ۷۱ ۔ اگر عورت اقرار کرے کہ شوہر ثانی نے میرے ساتھ جماع کیا اور شوہر اول نکاح کرے بعد شوہر ثانی اُسکو چھوڑ دے اور عدت عورت کی تمام ہوجاے اس شکل مین شوہر اول کو نہین جائز ہے کہ اُسکے قول کی تصدیق کرکے نکاح کرے کیونکہ وہ امر بیان کرتی ہے جسکا علم بجز عورت اور خدا کے دوسرے کو نہین اور وہی زوجہ کا شوہر اول کے حق مین حلال ہوجاتا ہے اور شوہر ثانی کو کوئی حق نہ رہیگا اور اس حکم مین وجود اور عدم دونون ایک ہی حکم رکھتے ہین اور اسیطرح سے اگر ثقہ لوگ پہلے شوہر کو خبر دین مجمع الفتاوی۔

جزئیہ ۷۲ ۔ اگر زینب کا دین اُسکے باپ کے ذمہ واجب الادا ہوا اور وہ زینب کو جہیز دے اور بیان کرے مین نے اُسکو جہیز دیا اُس دین کے عوض مین جو مجھ پر قرض تھا اور زینب کہے نہین بلکہ تو نے مجھے جہیز دیا اپنے مال مین سے باپ کا قول تصدیق کیا جائیگا اور بعض کے نزدیک قول دختر کا تصدیق کیا جائیگا اور اول اصح ہے اور اسی طرح باپ بیان کرے اپنی دختر سے تیری ماں کے مجھ پہ سو دینار قرض تھے

مین نے اُن دینار کا جہیز تیرے لیے لیا اور خرچ کیے نہین بلکہ تو نے اپنی ملک سے لیا
باپ کا قول تصدیق کیا جائیگا۔ جامع الفتاوی۔

جزئیہ ۷۳۔ شوہر زوجہ مین مہر کے ہبہ کرنے مین اختلاف ہو زوجہ کہے کہ تو نے
مجھے مہر ہاین شرط ہبہ کیا کہ تو مجھکو طلاق نہ دے اور شوہر بیان کرے کہ بغیر شرط تو
مہر ہبہ کیا زوجہ کا قول قبول ہوگا۔

جزئیہ ۷۴۔ شوہر اپنی زوجہ کو مال حوالہ کرے زوجہ کہے کہ مجھے مال شوہر نے مہر مین دیا
شوہر بیان کرے کہ مین نے وہی مال اپنی زوجہ کے پاس امانت رکھا زوجہ کا قول قبول ہوگا
بشرطیکہ وہ مال مہر کے قسم مین سے ہو ورنہ شوہر کا قول قبول ہوگا شوہر و زوجہ کے
درمیان افتراق واقع ہوجاے زوجہ بیان کرے کہ مین نے دخول ہونے کے بعد
تفریق حاصل کی شوہر بیان کرے قبل دخول کے زوجہ کا قول قبول ہوگا۔ کیونکہ وہ نصف
مہر کے سقوط کا انکار کرتی ہے شوہر اپنی زوجہ سے کہے اگر تو اس مکان مین داخل ہوگی
تو مطلقہ ہوجائیگی تین بار عورت اُس مکان مین داخل ہوا اور شوہر کو تین حیض اپنے
ساتھ جماع نہ کرنے دے ازان بعد دوسرے شخص کے ساتھ نکاح کرے اور وہ
عورت کے ساتھ دخول کرکے طلاق دیدے اور عدت ختم ہوجاے پھر شوہر اول سے
نکاح کرنے کی عمداً خواہش کرے اور شوہر اول بغیر علم اُس واقعہ کے اُسکے ساتھ
نکاح کرے حالانکہ ابھی عورت شوہر ثانی کے مکان مین ہے تو عورت کو یہہ عقد کرنا جایز نہین ہے
اور نہ شوہر اول کے حق مین وہ عورت حلال ہوگی۔ تشریح مرد و عورت عدت کی
اسقاط مین تصدیق نہ کیے جائینگے ہان دیانتاً تصدیق کیے جائینگے اور مذہب صحیح مین
یہہ جائز نہین ہے۔

جزئیہ ۷۵۔ اگر مرد اُس عورت کے پاس جسکے ساتھ اُسکی منگنی ہوئی ہو دنا بھیجے
اور اُسکے علاقہ دار اُسنے حسب عادت کپڑا خرید کرین اُسکے بعد مرد بیان کرے کہ مین نے

اُسکا مہر دیدیا مرد کا قول قبول کیا جائیگا اور اگر مرد دیکھے کہ علاقہ دار ان عورت نے بعضر دنانیر حوالا ہے کی اجرت دینے مین صرف کیے اور بعض سے اشیاء زینتی اور مہندی اور شمع خریدے مرد کا قول تعین مین قبول نہ ہوگا اگر شوہر زوجہ کے درمیان جدائی ہوجائے اور زوجہ کے مکانین لونڈی ہو اُسکو اپنے ساتھ لیجائے اور اُس سے ایک سال بھر خدمت لے اور شوہر کو اسکا علم ہو اور کچھ نہ بولے اسکے بعد شوہر اُس لونڈی کا دعوے کرے شوہر کا قول قبول ہوگا کیونکہ شوہر کا قبضہ ثابت ہے اور اُسکے زائل ہونے کا کوئی سبب پایا نہین گیا فتنۃ الفتاوی ۔

جزئیہ ۶ ۷ ۔ عورت بکر کے مکان مین ہو اور وہ دعوے کرے کہ یہ میری زوجہ ہے اور شخص خارج بیان کرے کہ وہی میری زوجہ ہے اور عورت شخص خارج کی تصدیق کرے قول مالک مکان کا قبول ہوگا کیونکہ قبضہ عورت حُرہ پر بسبب حفظ مکان کے ثابت ہوتا ہے جیسا متاع مین حکم ہے ۔

جزئیہ ۷ ۷ ۔ اگر زوجہ گواہ پیش کرے کہ مین نے بالغ ہونے کے وقت نکاح کو رد کیا اور شوہر گواہ پیش کرے کہ اُسنے بلوغ کے وقت سکوت کیا زوجہ کے گواہ قبول ہونگے کیونکہ وہی ثابت کرتی ہے فعل کو اور وہی انکار ہے ۔ مولف لکھتا ہے ہمارے نزدیک لائق ہے کہ شوہر کے گواہ قبول کیے جائین کیونکہ وہی حدوث ملک کو ثابت کرتا ہے اور اسلیے ہم زفر کا قول درصورت نہ ہونے گواہون کے قبول کرتے ہین بخلاف اسکے خلاف ہے کیونکہ وہی زوجہ حدوث ملک کا انکار کرتی ہے مناسب تر مذہب زفر علیہ الرحمۃ کا ہے جو بیان ہوا کہ قول شوہر کا قبول کیا جاتا ہے اور گواہ عورت کے ۔

جزئیہ ۸ ۷ ۔ عورت نابالغہ کا چچا نکاح کردے اور وہی بالغ ہوجائے تو اُسنے نکاح کے رد کردینے کا اختیار رہے بشرطیکہ اُسنے نکاح کو صراحۃً اور دلالۃً نہ قبول کیا ہو مثلاً اُسکے ساتھ جماع کرائے یا اُس سے اپنا نفقہ طلب کرے لیکن اگر وہ شوہر کا کھانا کھائے

یا اُسکی خدمت کرے جیسا کہ یہہ قبل بالغ ہونے کے خدمت کرتی تھی تو عورت کو اختیار باقی رہے گا کیونکہ شوہر کا کھانا کھانا یا اُسکی خدمت کرنا یہہ رضامندی نہین ہے دوسرا فرق یہہ ہے کہ جہل خیار عتق مین عذر ہے اور خیار بلوغ مین عذر نہین ہے پس اگر اُسکو خیار بلوغ کا علم نہ ہو تو یہہ نہین عذر ہے یہانتک اگر وہ بالغہ ہوجاے اور وہ باکرہ ہو اور سکوت اختیار کرکے بیان کرے مجھ کو خیار کا علم نہین تھا اس سبب سے مین نے سکوت کیا اور شوہر بیان کرے تجھ کو علم تھا شوہر کا قول قبول ہوگا اور عورت کا خیار باطل ہوجائیگا کیونکہ ظاہر حال شوہر کا شاہد ہے۔

جزئیہ ۹۔ اگر نابالغہ بالغ ہورات کو اور قادر نہ ہوا شہا دپر امام محمد فرماتے ہین کہ خون دیکھتے ہی عورت کو کہنا چاہیے کہ مین نے نکاح فسخ کردیا صبح کو اُسپر گواہ بنائے اور کہے کہ مین نے اسیوقت خون دیکھا اور نکاح فسخ کرتی ہون کہا گیا کیا اُس کو یہہ وسعت دی گئی ہے جواب ہان کیونکہ اگر بیان کرے کہ مین نے رات کو خون دیکھا اور اپنے نفس کو اختیار کرلیا تو اُسکا قول قبول ہوگا اور اُسکو جو خیار حاصل تھا باطل ہوجائے گا مولف لکھتا ہے یہہ ایسے امر پر دلالت کرتا ہے کہ کذب ضرورت کے وقت مباح ہے اور یہہ مسئلہ اُن چار مسئلون کے سوا ہے جو مستثنیٰ ہین امام محمد سے روایت ہے اگر عورت گواہون یا قاضی کے روبرو بیان کرے مین نے نکاح فسخ کردیا بالغ ہونے کے وقت عورت کا قول قبول ہوگا اور اگر بیان کرے کہ مین کل بالغ ہوئی اور مین نے نکاح فسخ کردیا اسکا قول قبول نہ ہوگا اور اگر بیان کرے مجھ کو نکاح کا علم نہین ہوا مگر اسوقت اسکا علم ہوا مین نے اُسے فسخ کردیا عورت کا قول قبول ہوگا مولف لکھتا ہے کہ مسئلہ کل اور رات کو عورت کے بالغ ہونے کی شکل مین انسب ہے کہ عورت کا قول مع الیمین قبول کیا جائے کیونکہ وہ ایسے وقت مین بالغ ہوئی ہے جسمین گواہ بنانا متعذر ہے اور گواہون کو اُسوقت تکلیف دینے مین حرج ہوتا ہے اور

اور رجع رفع ہوجاتا ہے اور قواعد شرعیہ ضرورت سے مستثنی ہین بہتر یہہ ہے کہ عورت کا
قول قبول کیا جائے کیونکہ عورت نے بلوغ کی اضافت کی ہے زمانہ ماضیہ مین یہہ طریقہ
کذب سے اولی ہے اگر عورت قاضی سے بیان کرے کہ مین جسوقت بالغ ہوئی مین نے
نکاح فسخ کردیا یا شوہر سے فرقت کی خواہان ہوئی اسکے قول کی مع الیمین تصدیق
کیجائے گی باکرہ عورت بالغ ہوکے بیان کرے کہ مین نے نکاح رد کردیا یا بالغ ہونے
ہی مردکے تو نے سکوت کیا مرد کا قول قبول ہوگا یہہ حکم اُس شکل مین ہے اگر اختلاف
شوہر و زوجہ کے درمیان عورت کے بالغ ہونیکے بعد واقع ہو لیکن اگر شوہر و
زوجہ مختلف ہون حالت بلوغ کی نسبت عورت بیان کرے کہ مین نے نکاح رد کردیا
شوہر بیان کرے تو نے سکوت کیا عورت کا قول قبول ہوگا اور اگر عورت بکر بیان
کرے کہ مین نکاح پر راضی نہین ہوئی شوہر کہے تو راضی ہوی ہمارے نزدیک عورت کا
قول قبول ہوگا۔ جامع الفصولین۔

جزیہ ۸۰ - اگر موثق کے روبرو ایک مرد اور عورت حاضر ہوکر دعوی کرین
کہ ہم دونون شوہر و زوجہ ہین عقد صحیح ہے اور سیاہہ نکاح ہمارے پاس سے جاتا رہا
اور یہہ درخواست کرین کہ سیاہہ جدید تیار کردیا جاے اگر وہ دونون مسافر و
اجنبی ہون تو اُن دونون کا قول قبول ہوگا اور اگر موثق اُنکو ذیہی خیال کرے تو
سیاہہ تیار کرنے سے انکار کریگا اگر ان دونون کے ساتھ لوگ ہون اور وہ جانتے
ہون کہ یہہ شوہر و زوجہ ہین تو اُن دونون کا حال منکشف ہوجاے گا اور اُن
دونون سے علحدہ علحدہ دریافت کیا جائیگا اور آزمایش کرینگے ایسے طور پر جس سے
خیال فریب دفع ہوجاے ورنہ موثق اُنکو نکال دیگا اور اگر وہ دونون اُسی شہر کے
رہنے والے ہون تو سیاہہ جدید تیار نہ کیا جاے گا تاوقتیکہ اسکی صحت نہ ہو کہ یہہ
شوہر و زوجہ ہین۔ معین الحکام۔

جزئیہ ۱۸ ۔ اگر شوہر و زوجہ کے درمیان نسبت متاع بیت اختلاف ہو تو کسی حال سے خالی نہیں ہے یا اُن مین بہ حالت اُنکی حیات کے یہہ اختلاف واقع ہوگا یا بعد اُن کی وفات کے درمیان ورثا کے یا ایک کی حیات مین اور دوسرے کی وفات کے بعد اگر دونون کی زندگی مین ہوا ور نکاح مین بھی قایم ہو یا نکاح زایل ہوگیا ہو بسبب طلاق دینے کے پس شکل اول مین اگر اختلاف ہو اُن اشیا کی نسبت جو مرد ہونکے استعمال کے لیے خاص ہین مثلاً عمامہ یا ٹوپی یا ہتیار وغیرہ وغیرہ تو شوہر کا قول مع الیمین قبول ہوگا کیونکہ ظاہر حال اُسی کا شاہد ہے اور اگر اختلاف ہو نسبت اُن اشیا کے جو عورتون کے استعمال کے لیے خاص ہین مثلاً نقاب یا اوڑھنی یا چادر یا نکلا یا اور اشیا جو عورتون کے استعمال کی ہین اُن مین زوجہ کا قول مع الیمین قبول ہوگا ۔ کیونکہ ظاہر اُسکا شاہد ہے مصنف تمرتاشی لکھتے ہین جو اشیا عورتونکے استعمال کے واسطے مخصوص ہین اُنمین اُسکا قول مع الیمین قبول ہوگا مگر جبکہ دوشنار ہو اور اُسکے پاس کنگن اور انگوٹھیان عورتون کی اور زیور اور پازیب ہو اور مانند ان زیورکے دوسرے زیورات ہون تو عورت کا قول ان اشیا مین قبول نہ ہوگا اسیطرح اگر عورت فروخت کرتی ہو اُن کپڑون کو جو مردون کے خاص استعمال کے لیے ہوتے ہین مثلاً عمامہ اور کمان اور درع اور خود پٹکا اور جو اشیا مرد و عورت دونون کے استعمال کی صلاحیت رکھتے ہین مثلاً برتن اور چاندی اور سونا اور مکان و زمین و مویشی وغیرہ اُن مین شوہر کا قول قبول ہوگا یہہ امام اعظم اور امام محمد کے نزدیک ہے اور ابو یوسف فرماتے ہین کہ شوہر کا قول غیر مشکل مین قبول ہوگا جیسا صاحبین نے ارشاد کیا لیکن مشکل کی نسبت عورت کا قول بقدر اُسکے جہیز مثل قبول ہوگا باقی کی نسبت مرد کا قول قبول ہوگا اور زفر علیہ الرحمہ فرماتے ہین اشیا مشکلہ شوہر و زوجہ کے درمیان نصفا نصف دلائی جائینگی اور اُن کا دوسرا قول جو مالک و شافعی کے

مطابق ہے وہ یہہ ہے کہ کل اسباب درمیان زوجہ وشوہر کے نصفا نصف قرار پائیگا اور ابن ابی لیلی فرماتے ہین کہ کل اسباب کی نسبت شوہر کا قول قبول ہوگا عورت کو صرف اُسکا وہ لباس جو اُسکے زیب جسم ہو دلایا جائیگا۔ حسن بصری فرماتے ہین اگر مکان عورت کا ہو تو جو اسباب اُس مین ہو وہ کل عورت کا قرار پائیگا مگر وہ لباس جو شوہر کے زیب جسم ہوا اور اگر شوہر کا مکان ہو تو وہ کل اسباب شوہر کا قرار پائیگا کیونکہ قابض کا قبضہ اقوی اور اظہر ہے بہ نسبت غیر قابض کے اور یہہ حکم اُس شکل مین ہے اگر دونون مین اختلاف ہو حالت قیام نکاح مین لیکن اگر شوہر و زوجہ مین اختلاف ہو بعد زوجہ کے تین طلاق دینے کے یا اُسکے بائنہ ہوجانے کے بعد شوہر کا قول قبول ہوگا کیونکہ وہی عورت اجنبی ہوگئی ہے بسبب اُسکے قبضہ زائل ہوجانیکے یہہ حکم اُس شکل مین ہے کہ اگر شوہر و زوجہ مین اختلاف ہو قبل طلاق یا بعد طلاق کے۔

جزئیہ ۸۲ - اگر شوہر و زوجہ مرجائین اور اُنکے ورثا مین اختلاف ہو نزدیک امام اعظم علیہ الرحمتہ اور امام محمد کے شوہر کے ورثا کا قول قبول ہوگا ابی یوسف فرماتے ہین زوجہ کے ورثا کا قول بقدر اُسکے جہیز مثلی کے قبول ہوگا باقی مین شوہر کے ورثا کا قول قبول ہوگا کیونکہ وارث قائم مقام مورث کے ہے پس گویا یہہ شکل ہوجائیگی مثل اُس شکل کے کہ مورثین اپنی حیات مین بہ حالت قیام نکاح مختلف ہون تو شوہر کا قول قبول ہوتا ہے اُسی طرح بعد وفات شوہر اُسکے وارث کا قول قبول ہوگا اگر شوہر و زوجہ مین سے ایک مرجاے اور شخص زندہ اور ورثا میت سے جھگڑا ہو پس اگر عورت مرگئی ہو تو شوہر کا قول نزدیک امام اعظم اور امام محمد رحمہما اللہ کے قبول ہوگا کیونکہ اگر وہ عورت زندہ ہوتی تب بھی قول مرد کا مقبول ہوتا تو بعد موت اُس عورت کے بدرجہ اولی قابل قبول ہے اور نزدیک امام ابو یوسف رحمتہ اللہ علیہ کے قول ورثا زوجہ کا قبول ہوگا اُس

مقدار جہیز مین جو اس عورت کے مانند عورتونکو دیا جاتا ہے اگر شوہر مرگیا ہو تو زوجہ کا قول قبول ہوگا نزدیک امام اعظم کے مثل کی نسبت اور ابی یوسف کے نزدیک زوجہ کا قول مثلی جہیز کی نسبت قبول ہوگا اور امام محمد کے نزدیک شوہر کے ورثاء کا قول قبول ہوگا یہہ حکم اُن شکلون مین ہے اگر شوہر و زوجہ دونون آزاد ہون یا غلام یا مکاتب اور اگر اُن دونون مین سے ایک آزاد ہو دوسرا غلام یا مکاتب اور وہ دونون اپنی زندگی مین مختلف ہون امام اعظم کے نزدیک آزاد کا قول قبول ہوگا اور صاحبین کے نزدیک اگر شوہر غلام محجور ہو تو وہی حکم ہے اور اگر مملوک ماذون ہو یا مکاتب پس حکم وہی ہے جو بیان ہوا اور اُس شکل مین کہ وہی دونون حر ہون تو وہی برابر ہین اور جو تفصیل ہمنے اوپر بیان کی ہے اُسکے مطابق حکم صادر کیا جائیگا۔ لسان الحکام۔ اگر شوہر و زوجہ جماع پر قادر ہونے کی نسبت مختلف ہون تو منکر کا قول قبول ہوگا کیونکہ اصل اسمین عدم اُسکا ہے اور اگر وہ دونون سکوت اور رد کر دینے کی نسبت مختلف ہون زوجہ کا قول قبول ہوگا کیونکہ اصل عدم رضا ہے اور اگر ان دونون مین اختلاف بعد عدت کے ہو جسمین رجعت کیگئی ہو تو زوجہ کا قول قبول ہوگا کیونکہ اصل عدم رجعت ہے اور اگر عدت باقی ہو تو قول شوہر کا قبول ہوگا کیونکہ وہی وطی کرنے کا مالک ہوتا ہے پس وہ بھی بیان کر سکتا ہے کہ مین نے وطی کی۔

جزئیہ ۳۸۔ اگر شوہر و زوجہ وطی کرنے کی نسبت مختلف ہون تو زوجہ کا قول قبول ہوگا مگر چند مسائل مین اول یہہ کہ عنین دعوی کرے کہ مین نے اپنی زوجہ کے ساتھ وطی کی اور زوجہ انکار کرے اور عورتین بیان کرین کہ وہی ثیبہ ہے شوہر کا قول مع الیمین قبول ہوگا مگر باکرہ ہونے کی شکل مین شوہر کا قول قبول نہ ہوگا دونون شکلون مین نہین فرق ہے کہ اختلاف قبل عطا کرنے مدت کے ہوا ہو یا بعد

مدت کے۔ دوسرے ولی عورت کا اگر دعوی کرے کہ شوہر نے اپنی زوجہ کے ساتھ وطی کی قبل گزرنے عدت کے اُسکا قول مع یمین قبول ہوگا اور بعد عدت گزرنے کے اُس کا قول قبول نہ ہوگا تیسرے یہہ اگر زوجہ بیان کرے کہ میرے شوہر نے مجھے بعد دخول کرنیکے طلاق دی اور مین اُس سے مہر کامل پانے کی مستحق ہون شوہر بیان کرے کہ مین نے تجھ کو قبل دخول کرنے کے طلاق دی تو نصف مہر پانے کی مستحق ہے زوجہ کا قول عدت کے وجوب مین قبول ہوگا اور شوہر کا قول نسبت مہر اور نفقہ اور مکان سکونی تا زمانہ عدت اور حلت نکاح ہمشیرہ زوجہ مطلقہ اور سواے زوجہ مطلقہ چار عورتون کے حلت کی نسبت قبول ہوگا اگر وہی عورت مطلقہ لڑکا بتلے اس مدت مین کہ احتمال اُسکے ثبوت نسب کا شوہر سے ہو زوجہ کا قول نسبت تکمیل مہر کے قبول ہوگا اور اگر شوہر لعان کرے نفی ولد سے تو شوہر کا قول قبول ہوگا چوتھے وہ مطلقہ جسکو تین طلاق دی گئی ہون دعوے کرے کہ شوہر ثانی نے میرے ساتھ دخول کیا زوجہ کا قول قبول ہوگا واسطے حلال ہونے شوہر اول کے یہہ تکمیل مہر کی نسبت پانچوین اگر شوہر طلاق کو معلق کرے آج کے دن اپنے وطی نہ کرنے پر اور زوجہ دعوے کرے کہ آج کے دن شوہر نے میرے ساتھ وطی نہین کی اور شوہر دعوے کرے وطی کرنیکا شوہر کا قول قبول ہوگا کیونکہ شوہر وجود شرط کا منکر ہے۔

جزئیہ ۸۴۔ جس عورت کی بکارت زائل ہوگئی ہو بسبب کودنے یا حیض یا احتلام زمان یا زنا سے یہہ عورت حکماً بکر ہے اسکا سکوت رضا ہے اور اُسی کا قول قبول ہوگا اگر ان دونون مین سکوت کی نسبت اختلاف ہو۔ درر غرر۔

جزئیہ ۸۵۔ اگر باپ اپنی دختر بکر بالغہ کا نکاح کرے اور داماد سے اُسکا مہر طلب کرے شوہر کہے کہ مین نے اُسکے ساتھ دخول کیا اور دختر کا باپ بیان کرے کہ وہی میرے مکان مین بکر ہے دختر کے باپ کا قول قبول ہوگا کیونکہ شوہر امر حادث کا دعوی کرتا ہے

اور اسکی نسبت گواہ نہین گذرا ہو اور اگر شوہر قاضی سے کہے دختر کے باپ کو میرے دخول کا علم نہین ہو اس سے حلف لیا جائے قاضی کیا حلف لے گا اس مسئلہ کا جواب کتاب مین نہین مذکور ہے تشریح احتمال ہے کہ دختر کے باپ سے حلف لیا جاوے کیونکہ اگر وہ دخول کا اقرار کرتا تو دختر کی ذات کی نسبت صحیح ہو جاتا اور وہ پھر شوہر سے مہر کا مطالبہ نہ کر سکتا اور مطالبہ کا استحقاق دختر کو پیدا ہو جاتا پس حلف لینا مفید ہوگا اور قاضی خان نے ابو یوسف سے نقل کیا ہے کہ شوہر کو یہہ استحقاق نہین کہ دختر کے باپ کو حلف دے اور خصاف لکھتے ہین کہ دختر کے باپ سے حلف نہ لیا جاوے گا کیونکہ شوہر دختر کے باپ پر دعوے نہین کرتا ہے۔ اور صدر الشریعہ نے شرح اوقاف مین لکھا ہے کہ زوجہ کا قول مع الیمین قبول ہوگا اگر وہ دخول سے انکار کرے۔ کہا گیا ہے کہ اگر شوہر زوجہ کے پاس رہتا ہو یا اسکے ساتھ ایسا خلط ملط رکھتا ہو کہ اسکے ساتھ دخول کرنا متعذر نہو تو اسکا قول دونون مسئلون مین قبول ہوگا کیونکہ ظاہر حال زوجہ کی تکذیب کرتا ہے ورنہ زوجہ کا قول قبول ہوگا۔ شرح المنظومۃ الوہبانیہ لابن سحنہ۔

کتاب الرضاع

جزئیہ ۸۶۱ ۔ صغیر وصغیرہ مین رضاعت کا شبہہ ہو اور اسکا اصلی علم نہو یہہ آپس مین نکاح کر سکتے ہین درصورتیکہ ایک شخص عادل اسکو بیان نکرے اور اگر بیان کرے تو اوسکا قول قبول ہوگا۔ شخص عادل کا قول بابت رضاعت قبول نہوگا الخ اور اونہین نکاح نکرنا چاہئے۔ پس اگر نکاح ہونیکے بعد شخص عادل بیان کرے تو اوس عورت سے تفریق کرائی جائیگی۔ زید محمودہ سے نکاح کرے ہندہ بیان کرے کہ مین نے ان دونون کو دودہ پلایا اسکے چار شکلین ہین۔ یا تو ہندہ کی ردید تصدیق کرے اور محمودہ تکذیب اور لیکن درصورتیکہ دونون تصدیق کرین تو نکاح مرتفع ہو جائیگا۔ اور اگر دونون ہندہ کی تکذیب کرین تو نکاح مرتفع نہوگا۔ اور لیکن درصورتیکہ زید کی غالب یہہ رای ہو کہ وہ عورت سچی ہے تو اوسے چھوڑ دی اور اگر یہہ رای ہو کہ وہ جھوٹی ہے تو چھوڑو اور اگر زید ہندہ کے تکذیب کرے اور محمودہ تصدیق تو نکاح باقی رہیگا۔ اور لیکن محمودہ کو چاہئے کہ شوہر سے یہہ حلف کے قسم سے مفد

مجھے نہیں معلوم کہ زوجہ میری رضاعی ہیں ہے۔ پس اگر زید حلف کرنے سے نکول کرے تو اوسمیں تفریق کرا دیجائیگی۔ اور اگر زید منکوحہ کی تصدیق کرے اور محمود دعوے کرے تو نکاح مرتفع ہو جائیگا۔ اور لیکن شوہر کا قول مہر میں قبول ہوگا۔ اگر زوجہ کے ساتھ کیا ہو تو پورا مہر دینا پڑیگا۔ ورنہ نصف مہر اور اگر عورت بیان کرے بعد نکاح کے کہ میں نے اقرار کیا تھا قبل نکاح کے کہ مرد میرا رضاعی بھائی ہے اور یہ میرا اقرار سچا تھا وقت اقرار نکاح صحیح نہ ہوگا۔ اور اوسمیں تفریق کرا دی جائیگی۔

اور قبل اسکے کہ شوہر نکاح بعد اقرار کرے اور بیان کرے کہ نکاح کرنے قبل میں نے اقرار کیا تھا کہ وہ میرا رضاعی ہے اور یہ سچا تھا قاضی اوسمیں تفریق کرا دیگا۔ کیونکہ اگر نکاح کے بعد بیان کرتی کہ شوہر میرا رضاعی بھائی ہے اور اسپر مصر ہو تو قول نہ ہوتا بقاعدہ شوہر اور اوسمیں قاضی تفریق نکراتا۔ کذا فی فتاوی النقروی۔ **سوال** مگر لڑکی سے منگنی کری اور لڑکی کی ماں بیان کرے کہ میں نے اوس شخص کو جس سے منگنی ہوئی دودھ پلایا کیا اسکا قول قبول ہوگا۔ یا نہیں اور وہ لڑکی سے نکاح کر سکتا ہے

جواب عورت کا قول قبول نہ ہوگا۔ اور وہ لڑکی سے نکاح کر سکتا ہے۔ من فتاوی اہلحدیث مرتبہ اپنے نکاح۔ شوہر اپنی زوجہ صغیرہ سے بیان کرے کہ میری ماں نے مجھے دودھ پلایا ہے تو قول شوہر کا قبول ہوگا۔ اگر شوہر اقرار کرے بعد عقد کے اور بیان کرے کہ میری ماں نے مجھے دودھ پلایا تھا مگر میں بھول گیا تھا اور اوس سے نکاح کرنا چاہیے تو اوس بیان کی تصدیق کی جائیگی۔ کذا فی فتاوی النقروی۔

اگر مرد دو شیر خوارہ لڑکیوں سے نکاح کرے اور اوسنے ایک عورت سے دودھ پلایا بعد نکاح کے تو نکاح حرام ہو جائیگا۔ اور ہر ایک کا نصف نصف مہر دلایا جائیگا۔ اور شوہر نے جو مہر دایہ کو دودھ پلانے کی دی ہے لیسکتا ہے درصورتیکہ اوسنے عمداً دودھ پلایا ہو ہمارے نزدیک **تشریح** عمد سے مراد یہ ہے کہ دایہ کو یہ معلوم تھا کہ دونوں کو دودھ پلانا ہو مثلاً دوسری لڑکی کو اور دایہ ملسکتی ہو۔ یا دونوں سہو ہوں اس شکل میں دایہ کا قول کہ میں نے فساد نکاح کی نیت سے دودھ نہیں پلایا قبول ہوگا۔ قاضی خان۔ **تنبیہ** نیت فساد نکاح کے تین امر دونوں سے معلوم ہوتا ہے اول دایہ کو مسئلہ کی نکاح کی کیفیت معلوم ہو۔ دوسری جانتی ہو کہ میرے دودھ پلانے سے نکاح فاسد ہو جائیگا۔ تیسرا دودھ پلانیکی ضرورت نہ ہو۔

کتاب الطلاق

جزئیہ ۸۷ ۔ اگر شوہر اپنی زوجہ سے کہے اسے مطلقہ زوجہ پر طلاق پڑ جائے گی

اگر شوہر کہے اس سے گالی مراد تھی اسکا قول دیانۃً اور قضاءً تصدیق نہ کیا جائے گا اور اگر شوہر یہہ کہے کہ مین نے اس سے طلاق مراد لی تھی زوجہ ماقبل کی اور اُسکی زوجہ بیشتر کی نہ ہو تو شوہر کے قول پر التفات نہ کیا جائیگا اور اگر شوہر کی زوجہ بیشتر کی ہو اور وہ مرگئی ہو تو بھی وہی حکم ہے اور اگر اسکی زوجہ بیشتر کی ہو اور اُس نے اُسے طلاق دیا ہو تو شوہر کے قول کی دیانۃً تصدیق کیجائیگی باتفاق روایات۔

جزئیہ ۸۸۔ اگر شوہر کہے کہ میری زوجہ طالق ہے اسکے بعد بیان کرے کہ میری زوجہ کے مجھ پر ہزار درم ہین۔ ان بعد بیان کرے کہ میری دوسری زوجہ ہے مین نے خاص اُسی کا قصد کیا تھا فی الحال شوہر کا قول تصدیق کیا جائیگا اور طلاق مین اُسکا قول تصدیق نہ ہوگا اور اگر طلاق کا تذکرہ نہ ہوا اور شوہر اپنی زوجہ سے کہے ہزار سو بار طالق وادہ بعد اسکے کہے کہ مین نے اس سے زوجہ کی طلاق کا ارادہ نہین کیا تھا شوہر کا قول قبول نہ ہوگا۔

جزئیہ ۸۹۔ شوہر اپنی زوجہ سے کہے تجھ کو طلاع یہہ پانچ الفاظ ہین۔ اول جو بیان ہوا دوسرا تراطلاق تیسرا ترا تلاک چوتھے ترا طلاک پانچوین ترا تلاع شیخ الامام ابوبکر محمد بن الفضل سے نقل کیا گیا ہے کہ وہ عالم وجاہل مین تمیز کرتے ہین اور فرماتے ہین کہ اگر شوہر عالم ہو تو طلاق نہ پڑیگا اور جاہل ہونے کی شکل مین طلاق پڑجائیگا۔ اسکے بعد انھون نے اپنے قول سے رجوع کرکے فرمایا کہ طلاق ان کل شکلون مین پڑجائیگا اور جاہل وعالم مین فرق نہین ہے کیونکہ عوام گمان کرتے ہین کل الفاظ مذکورہ سے طلاق کا اور کچھ تمیز نہین کرتے ہین اور اکثر لوگ کلام روزمرہ صحیح نہین بولتے ہین اور اُن کا مقصود طلاق ہوتا ہے غضب وٹرائی کے وقت الفاظ مذکورہ زبان سے نکالتے ہین۔ امام ابوالفضل سے یہہ سوال کیا گیا اگر شوہر عربی ہو تو کیا حکم ہے انھون نے جواب دیا کہ وہی حکم ہے

کیونکہ بعض عرب مقام قاف کے گاف کا استعمال کرتے ہین اور اگر شوہر کہے کہ مین نے اُسکو قصداً کہا تا طلاق نہ پڑے از روے قضا اُسکے قول کی تصدیق نہ کیجائے گی اور دیانتہً فی مابینہ وبین اللہ تعالی تصدیق کیجائیگی مگر یہہ کہ گواہ بنائے قبل تلفظ کے اور گواہون سے بیان کرے کہ میری زوجہ مجھ سے طلاق طلب کرتی ہے مین نہین دیتا ہون یہہ لفظ اسلیے بولا کہ زوجہ سے خصومت قطع ہوجائے اسکے بعد تلفظ کرے اُن الفاظ سے اور گواہ اُسکو سنے اگر گواہ قاضی کے روبرو گواہی دین تو قاضی طلاق کا فیصلہ نہ کریگا۔

جزئیہ ۹۰ - اگر شوہر اپنی زوجہ مدخولہ سے کہے انت طالق انت طالق یعنے تو مطلقہ ہے تو مطلقہ ہے دو طلاق پڑجائینگی اگر شوہر تکرار کے نیت کرے تو دیانتہً تصدیق کیا جائیگا نہ قضائً اور اگر شوہر زوجہ غیر مدخولہ سے وہ الفاظ کہے تو صرف ایک طلاق پڑے گا۔

جزئیہ ۹۱ - اگر شوہر اپنی زوجہ سے کہے انت طالق انت طالق اور بیان کرے پہلے سے میری مراد طلاق کی تھی اور دوسرے اور تیسرے سے افہام مقصود تھا دیانتہً شوہر کا قول تصدیق کیا جائیگا اور قضائً زوجہ مطلقہ ہوجاے گی تین بار۔

جزئیہ ۹۲ - شوہر اپنی زوجہ سے کہے انت طالق اور بیان کرے مراد اس سے ترک صحبت مقصود تھا از روے دیانت کے اُسکا قول تصدیق کیا جائیگا نہ قضائً

جزئیہ ۹۳ - ایک شخص مجنون مشہور ہوا اور اُسکی زوجہ کہے تونے مجھ کو طلاق دی صبح کو اور شوہر کہے مین اُسوقت حالت جنون مین تھا اور جنون نہین معلوم ہوتا ہے مگر شوہر کے کلام سے اسلیے شوہر کا قول قبول ہوگا۔ شوہر اپنی زوجہ سے حالت تذکرہ طلاق مین کہے کہ ہزار طلاق بدانست درکردم زوجہ تین بار مطلقہ

ہوجائیگی اور اگر کہے مین نے طلاق پڑنے کی نیت سے نہین کی تھی اُسکا قول مع الیمین قبول ہوگا۔

جزئیہ ۹۴ ۔ شوہر اپنی زوجہ سے کہے کہ تو بغیر میری اجازت کے مکان سے باہر نہ جانا مین طلاق کی حلف کرچکا ہون زوجہ بغیر اجازت شوہر مکان سے نکلے زوجہ مطلقہ نہ ہوگی کیونکہ شوہر نے یہ نہین بیان کیا کہ مین نے تیری طلاق کا حلف کیا ہے احتمال ہے کہ حلف کیا ہو دوسری زوجہ کی طلاق کا شوہر کا قول قبول ہوگا۔

جزئیہ ۹۵ ۔ شوہر کہے امراۃ طالق یا کہے طلقت امراۃ ثلثا اور بیان کرے کہ اس سے میری مراد اپنی زوجہ نہین تھی شوہر کے قول کی تصدیق کیجائیگی

جزئیہ ۹۶ ۔ کنایہ عبارت اُس سے ہے کہ وہ لفظ ذکر کرین جو محتمل طلاق ہو اور طلاق صراحۃ مذکور نہ ہو کنایہ کی تین قسم ہین اور اُسکے حکم بھی تین ہین ۔ اول رضا ۔ دوسرے طلاق کا تذکرہ ہو ۔ تیسرے غضب اور خصومت کے ۔ حالت رضا مین طلاق کنایہ سے واقع نہین ہوتا ہے مگر نیت سے اور اگر شوہر کہے کہ میرا مقصود اُس سے طلاق نہ تھا شوہر کا قول قبول ہوگا ۔ اور تذکرہ طلاق مین طلاق آٹھ الفاظ سے پڑجاتا ہے اگر شوہر کہے کہ مین نے طلاق کی نیت نہین کی تھی اسکا قول قضاءً تصدیق نہ کیا جائیگا ۔ اور وہی آٹھ الفاظ حسب ذیل ہین شوہر اپنی زوجہ سے کہے ۔ انت خلیۃ ۔ انت بتۃ ۔ بائن ۔ حرام ۔ اعتدی ۔ امرک بیدک ۔ اختاری ۔ حالت غضب مین ان آٹھ الفاظ مین سے تین الفاظ سے طلاق پڑجاتا ہے اگر شوہر کہے کہ مین نے طلاق کی نیت نہین کی تھی اسکا قول قضاءً تصدیق نہ ہوگا اور وہی الفاظ ثلاثہ جس سے طلاق پڑجاتا ہے حسب ذیل ہین اعتدی ۔ امرک بیدک ۔ اختاری ۔ اور باقی پانچ الفاظ مذکورہ بالا سے نزدیک امام اعظم اگر شوہر کہے مین نے طلاق کی نیت نہین کی ہے طلاق نہ پڑیگا اور اُسکا قول قضاءً تصدیق کیا جائیگا ۔ کیونکہ وہی گالی کی صلاحیت رکھتے ہین بس گالی اور لڑائی پر محمول ہونگے

ابو یوسف فرماتے ہین اگر شوہر کہے کہ مین نے طلاق کی نیت نہین کی تھی اسکا قول تصدیق نہ ہوگا جیسا کہ حالت مذکرہ طلاق مین اسکا قول نہین تصدیق کیا جاتا ہے۔ ابو یوسف کتاب املا مین لکھا ہے کہ ان پانچ الفاظ کے سوا چار الفاظ سب فیصل ہین۔ الملاک لی علیک۔ لا سبیل لی علیک۔ خلیت سبیلک۔ الحقی باہلک۔ اگر شوہر ان الفاظ کو بہ حالت مذکرہ طلاق یا حالت غضب مین کہے اور بیان کرے مین نے ان سے طلاق کی نیت نہین کی تھی۔ امام اعظم کے نزدیک از روے قضا اسکا قول تصدیق ہوگا اور ابو یوسف فرماتے ہین کہ شوہر کا قول تصدیق نہ ہوگا اگر شوہر کہے تو سہ بار۔ اے دون اور بیان کرے کہ میری طلاق کی نیت نہ تھی اسکا قول قبول ہوگا۔ اور اگر شوہر یوں کہے تو عدت مین بیٹھ اور کئی مرتبہ اسکو کہے اور بیان کرے کہ میرے اس قول سے حیض کی نیت تھی اسکا یہہ قول بھی تصدیق کیا جائیگا۔

جزئیہ ۹۔ ایک شخص کی دس برس کی زوجہ ہو یا چودہ برس کا غلام اور وہ اس عورت سے کہے اگر تجھ کو حیض آئے تو مطلقہ ہے اور غلام سے کہے جب تو محتلم ہوئے تو تو آزاد ہے اور عورت کہے کہ مجھے حیض آیا اور غلام کہے کہ مین محتلم ہوا امام محمد فرماتے ہین عورت کے قول کی تصدیق کیجائیگی اور غلام کے قول کی تصدیق نہ کیجائیگی شوہر زوجہ کے ہاتھ مین درہم رکھے پھر کہے ان درہم پر تو تو مطلقہ ہے اسکے بعد ظاہر ہو کہ زوجہ نے وہ درہم اٹھا لیے شوہر بیان کرے کہ مین نے یہہ کلام بطریق استفہام اور خوف دلانے کے لیے کہا تھا۔ فقیہہ ابو جعفر فرماتے ہین کہ اگر شوہر نے کچھ نیت نہ کی ہو تو وہ یمین کی نسبت حانث ہوگا اور اگر استفہام کی نیت کی ہو تو اسکا قول مع الیمین قبول ہوگا۔ مولانا رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مناسب ہے کہ شوہر کا قول قضاءً نہ تصدیق کیا جاے کیونکہ وہ یمین ہے ظاہراً شوہر زوجہ کو دیکھے کہ اسنے اپنی بہن سے معانقہ کرکے بوسہ لیا

شوہر اس سے کہے تجھ کو مجھ سے زیادہ اپنی بہن کے ساتھ محبت ہے زوجہ جواب دے
بان شوہر کہے اگر بینین است فانت طالق یعنی اگر ایسا ہے تو مطلقہ ہے زوجہ
مطلقہ ہو جائیگی کیونکہ محبت نہیں معلوم ہوتی ہے مگر زوجہ کے قول سے شوہر
زوجہ سے کہے وکیل من باش ہر چہ خواہی بکن۔ زوجہ کہے وکیل تو ام خود را
دست باز داشتم بسہ طلاق شوہر کہے کہ میں نے اس سے وکالت کا ارادہ نہیں کیا
تھا ابو القاسم کہتے ہیں کہ اگر یہ کلام شوہر کا زوجہ کے طلاق طلب کرنے کے وقت ہو
تو شوہر کا قول قبول ہوگا اور ایک طلاق رجعی پڑ جائیگی اور اگر طلاق طلب کرنے کے وقت نہ ہو تو شوہر کا
قول قبول ہوگا۔ مولانا رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مناسب ہے کہ طلاق بسبب عموم الفاظ کے پڑ جائے۔

جزئیہ ۹۹ - زید حلف کرے کہ میں حلال و حرام پر ازار بند نہ کھولوں گا پس کرے میں
زان بعد اپنی زوجہ کے ساتھ جماع کرے بغیر کھولنے ازار بند کے مثلاً پاجامہ میں
ازار بند نہ ہو یا پاجامہ نہ ہو یا کوئی دوسرا لباس ہو جس میں ازار ہوتا ہی نہ ہو۔ اگر شوہر نے
حقیقتہً ازار بند کھولنے کی نیت کی ہے تو حانث نہ ہوگا اور اسکا قول از روے
قضا اور دیانت کے قبول ہوگا۔ اور اگر جماع کی نیت کے ہو تو حانث ہوگا اس
یمین کی نسبت۔

جزئیہ ۱۰۰ - اگر شوہر اپنی زوجہ سے کہے اگر تو میرے گیہوں میں سے کسی کو عطا
کرے تو طلاق ہے۔ اور شوہر کہے کہ میں نے اس قول سے زوجہ کی مادر کی نیت
کی تھی شوہر کی تصدیق کی جائیگی از روے دیانت کے کیونکہ تخصیص کی ہے عام سے
اور یہ جایز ہے فیما بینہ و بین اللہ تعالیٰ **قاضیخان**۔

جزئیہ ۱۰۱ - زوجہ اپنے شوہر سے کہے سفلہ یا قرطبان یا فعال یا کشخان
یا کوئی اور گالی۔ شوہر کہے اگر میں ایسا ہی ہوں جیسا تو نے کہا تو تو مطلقہ ہے تمام
فقہا کا اس مسئلہ میں اختلاف ہے فقیہہ ابو جعفر اور ابو بکر الاسکاف فرماتے ہیں

زوجہ مطلقہ ہوجائیگی عام اس سے کہ شوہر ایسا ہی ہو جیسا کہ زوجہ نے کہا تھا یا نہ ہو اسی پر فتوی ہے کیونکہ شوہر کا کلام ظاہرہ اُسکی ایذا کی پاداش پر محمول ہے جو عورت سے اسکو پہنچی ہے اگر شوہر کہے کہ اُس سے مین نے تعلیق کی نیت کی تھی ابوبکر الاسکاف فرماتے ہین کہ اسکا کلام فی مابینہ وبین اللہ تعالی التصدیق کیا جائیگا نہ قضاءً۔

جزئیہ ۱۰۱- شوہر اپنی زوجہ سے کہے اگر مین تجھ کو خوش کرون تو تو مطلقہ ہے اور شوہر اپنی زوجہ کو مارے زوجہ کہے کہ تو نے مجھ کو خوش کیا فقہا فرماتے ہین کہ زوجہ مطلقہ نہ ہوگی اُسکے کاذبہ ہونے سے مولانا رضی اللہ عنہ فرماتے ہین اس مسئلہ مین یہہ اعتراض ہے کہ خوشی زوجہ کے قول سے معلوم ہوتی ہے مناسب ہے کہ طلاق معلق ہو زوجہ کے بیان کرنے پر اور اسکا قول اس امر مین قبول کیا جائے اگرچہ ہمارے نزدیک زوجہ یقینی کاذب ہے جیسا کہ شوہر زوجہ سے کہے اگر تو دوست رکھتی ہے اس امر کو اللہ تجھ پر عذاب کرے نار جہنم مین تو تو مطلقہ ہے زوجہ جواب دے مین دوست رکھتی ہون زوجہ پر طلاق پڑجائیگی اور اگر شوہر اپنی زوجہ کو ہزار درہم عطا کرے اور زوجہ کہے تو نے مجھ کو خوش نہین کیا زوجہ کا قول قبول ہوگا اور طلاق نہ پڑے گی کیونکہ احتمال ہے کہ زوجہ نے دو ہزار درہم مانگے ہون اور ہزار درہم سے خوش نہ ہوئی ہو۔

جزئیہ ۱۰۲- شوہر اپنی زوجہ سے اُسکے نکلنے کے وقت کہے اگر مین اس مکان مین واپس ہوئی تو تو مین بار مطلقہ ہے۔ زوجہ بیٹھ جائے اور تھوڑی دیر نہ نکلے اسکے بعد نکلے اور واپس آئے شوہر کہے کہ مین نے فی الفور کی نیت کی تھی بعض فقہا فرماتے ہین کہ شوہر کا قول از روے قضا تصدیق نہ کیا جائیگا اور بعض لکھتے ہین کہ اس کا قول تصدیق کیا جائیگا اور یہی صحیح ہے۔

جزئیہ ۱۰۳- شوہر اپنی زوجہ سے کہے اگر مین اپنی نوکری سے علی کرون تو تو

مطلقہ ہوجائیگی لونڈی بیان کرے کہ اُسنے میرے ساتھ وطی کی - مولیٰ اسکے قول کی تکذیب کرے مولیٰ کا قول قبول ہوگا - اور اگر زوجہ کو وطی کرنے کی کیفیت معلوم ہو تو زوجہ کو شوہر کے ساتھ نہ رہنا چاہیے اور اُسکو اپنے ساتھ وطی نہ کرنے دے -

جزئیہ ۱۰۴ - اگر زوجہ اپنے شوہر کیساتھ اپنے کسی قرابت دار کے مکانمین ہو اور شوہر زوجہ سے کہے اگر آج کی شب تو اس مکان مین شب باشی کرے تو حلال خدا مجھ پر حرام ہے زوجہ اسی وقت اپنی جگہ سے اُٹھکر شوہر کے پاس لیٹ رہے فقہا لکھتے ہین اگر شوہر نے اپنی زوجہ کا اپنے پاس بلانا ارادہ کیا ہے تو حانث نہ ہوگا اور اُسکا قول قبول ہوگا -

جزئیہ ۱۰۵ - شوہر اپنی زوجہ سے کہے اگر مین تجھ کو کہون (انت طالق) تو تو طالقہ ہے پھر شوہر کہے (قد طلقتک) اندر سے قضا کے دوبارہ مطلقہ ہوجائیگی - اور اگر شوہر نے اپنے اُس قول سے طلاق کی نیت کی ہو تو وہ فیما بینہ وبین اللہ تعالے تصدیق کیا جائے گا -

جزئیہ ۱۰۶ - زوجہ طلاق کا دعوے کرے شوہر بیان کرے کہ مین نے تجھ سے کہا تھا تو مطلقہ ہے اگر چاہے اللہ تعالے زوجہ استثنا کی تکذیب کرے ظاہر الروایت مین ہے کہ شوہر کا قول قبول ہوگا اور بعض متاخرین کے نزدیک شوہر کا قول قبول نہ ہوگا مگر جبکہ وہ گواہ پیش کرے اور اگر شوہر کہے کہ مین نے تجھ کو کل کے روز طلاق دی اور مین نے انشاء اللہ کہا ظاہر الروایت مین شوہر کا قول قبول ہوگا اور نوادر مین مذکور ہے کہ درمیان ابو یوسف و امام محمد کے خلاف ہے ابو یوسف کی نزدیک شوہر کا قول قبول ہوگا اور طلاق نہ پڑیگا اور بموجب قول امام محمد کے طلاق پڑجائیگا اور شوہر کا قول قبول نہ ہوگا اور اسی پر اعتماد اور فتوی ہے - احتیاطاً - اس مانہ مین درمیان عوام الناس کے فساد غالب ہے اکثر متوجہ حرام کی طرف ہوجاتے ہین

لہذا اُس سے پرہیز کرنے کے لیے فتوی امام محمد کے قول پر دیا گیا ہے۔

جزئیہ ۱۰۷ - اگر شوہر زوجہ سے کہے کہ مین نے تجھ کو اختیار دیا اور وہ کہے کہ مین ذی اختیار رہونگی بعد اسکے زوجہ کہے کہ مین نے اپنے نفس کو ختار کر لیا اگر زوجہ نے اُس مجلس مین کہا ہو جس مین شوہر نے کہا تھا تو زوجہ مطلقہ ہو جائیگی اور اسکا قول تصدیق کیا جائیگا اور اگر وہ مجلس سے اُٹھ جانے کے بعد کہے تو وہ مطلقہ نہ ہوگی اور نہ اسکا قول قبول ہوگا۔ **قاضیخان**۔

جزئیہ ۱۰۸ - زوجہ اپنے شوہر سے وقت لڑائی کہے وہ چیز جو میرے قبضہ مین ہے اگر میرے قبضہ مین ہوتی تو مین اپنے نفس کو تین مرتبہ چھوڑ لیتی شوہر کہے کہ جو چیز میرے قبضہ مین ہے وہ تیرے قبضہ مین ہے زوجہ کہے کہ مین نے اپنے نفس کو تین مرتبہ طلاق دے دی شوہر زوجہ سے کہے کہ دوسری مرتبہ کہہ زوجہ کہے کہ مین نے اپنے نفس کو تین مرتبہ طلاق دی پس شوہر کہے کہ مین نے اس قول سے کہ جو چیز میرے قبضہ مین ہے وہ تیرے قبضہ مین ہے طلاق کی نیت نہین کی تھی زوجہ اپنے قول ثانی سے مطلقہ ہو جائیگی تین بار یہان تک کہ اگر شوہر اپنی زوجہ سے نہ کہے کہ تو دوسری مرتبہ تو اُس کا قول از روے دیانت اور قضا کے قبول ہوگا اور اُسکی زوجہ مطلقہ نہ ہوگی۔

جزئیہ ۱۰۹ - اگر شوہر زوجہ سے کہے کہ مین نے تجھ کو خلع دی زوجہ کہے کہ مین نے قبول کیا طلاق بائنہ پڑ جاے گی اور اسیطرح سے اگر زوجہ اسکو قبول نہ کرے انکہ طلاق شوہر کے اس قول سے کہ مین نے خلع دی پڑ جاتا ہے اور اگر شوہر بعد اسکے بیان کرے کہ میری اُس سے طلاق کی نیت نہ تھی اسکا قول قبول ہوگا بشرطیکہ تذکرہ طلاق مین یہ کلام صادر نہ ہوا ہو۔ زوجہ اپنے شوہر سے کہے مجھ کو خلع دے بمقابلہ ہزار درہم کے شوہر کہے تو مطلقہ ہے فقہا کا اسمین اختلاف ہے بعض فرماتے ہین کہ

کہ شوہر کا کلام جواب قرار پائیگا اور خلع تمام ہوجائیگا اور بعض لکھتے ہین کہ طلاق پڑجائیگا اور خلع نہ ہوگا مختار یہ ہے کہ جواب قرار دیا جائے کیونکہ وہی کلام ظاہر جواب ہے اور اگر اسکے بعد شوہر کہے کہ مین نے اُس سے جواب کا ارادہ نہین کیا تھا شوہر کا قول قبول ہوگا اور طلاق پڑجائیگا بغیر لزوم کسی شئے کے۔

جزئیہ ۱۱۰ - شوہر کسی شخص سے کہے کہ تو میری زوجہ کو طلاق اس شرط سے دے کہ وہ میرے مکان سے کچھ اسباب نہ لیجائے اسکے بعد مامور اسکی زوجہ کو طلاق دے پھر شوہر و زوجہ مین اختلاف ہو شوہر بیان کرے کہ وہ میرے مکان سے کچھ اسباب نکال لیگئی ہے اور زوجہ کہے کہ مین نہین نکال لے گئی - نوازل مین لکھا ہے کہ شوہر کا قول قبول ہوگا - اور طلاق واقع نہ ہوگا نوازل مین جو مذکور ہے وہی صحیح ہے - اگر شوہر مامور سے کہے کہ تو میری زوجہ سے کہہ (انت طالق) یعنی تو مطلقہ ہے درصورتیکہ تو مکان سے کچھ اسباب نہ نکال لیجائے اور مامور زوجہ سے کہدے اسکے بعد شوہر دعوے کرے کہ زوجہ میرے مکان سے کچھ اسباب نکال لے گئی شوہر کا قول قبول ہوگا - کیونکہ وہی شرط طلاق کا منکر ہے۔

جزئیہ ۱۱۱ - شوہر زوجہ کو تین بار طلاق دے اور مرجائے زوجہ کہے طلاق مرض مین دی گئی اور ورثا کہین کہ صحت مین زوجہ کا قول قبول ہوگا اور اگر زوجہ لونڈی ہو اور آزاد ہوجائے اور اُسکا شوہر مرجائے زوجہ دعوی کرے کہ مین اپنے شوہر کی حیات مین آزاد ہوگئی ورثا دعوی کرین کہ شوہر کی وفات کے بعد آزاد ہوئی اس شکل مین ورثہ کا قول قبول ہوگا پس اگر لونڈی کا مولی کہے کہ مین نے لونڈی کو اُسکے شوہر کی حیات مین آزاد کردیا مولی کا قول قبول نہ ہوگا

جزئیہ ۱۱۲ - مریض زوجہ کو طلاق دیکر بعد تھوڑے زمانہ کے مرجائے زوجہ کہے کہ میری عدت نہین تمام ہوئی اس کا قول مع الیمین قبول ہوگا - پس اگر

زوجہ نکول کرے تو نہ وارث ہوگی اپنے شوہر کی اور حلف کرنے کی صورت مین وارث ہوگی۔ قاضیخان۔

جزئیہ ۱۱۳ - اگر شوہر کہے - ترکت طلاقک - اس سے اگر طلاق کا ارادہ کرے تو زوجہ مطلقہ ہوجائیگی - تجرید مین ہے اگر شوہر کہے کہ اس سے میری نیت طلاق کی نہ تھی اُسکا قول قبول ہوگا - از روے فتاوی النفی مین لکھا ہے کہ اگر شوہر کہے دست باز داشتم بیک طلاق) زوجہ گوید باز گو تا مردمان شنوند - شوہر کہے دست باز داشتیم بیک اور تیسری مرتبہ بھی اس قول کی تکرار کرے اگر شوہر نے دوسری اور تیسری مرتبہ دست باز داشتیم کہا ہو تو یہہ بیشک اخبار متصور ہوگا اور اول مرتبہ کی ایک ہی طلاق پڑے گی لیکن اگر شوہر نے کہا ہو دست باز داشتم - یا دست باز داشت تو تین طلاق پڑ جائین گی - اور اگر شوہر کہے کہ مین نے دوسری اور تیسری سے اخبار کی نیت کی تھی اُسکا قول از روے دیانت تصدیق کیا جائیگا - کذا فی الاصل

باب الطلاق -

جزئیہ ۱۱۴ - شوہر اپنی زوجہ سے جسکے ساتھ دخول کیا ہو کہے تو طالق ہے تو طالق ہے یا کہے انت طالق وطالق یعنے تو طالق ہے طالق ہے یا کہے تجھ کو مین نے طلاق دیا تجھ کو مین نے طلاق دیا تجھ کو مین نے طلاق دیا یا کہے تو مطلقہ ہے تجھ کو مین نے طلاق دی ہے شوہر کہے کہ مین نے اس سے تکرار کا قصد کیا تھا تصدیق کیجائے گی از روے دیانت کے نہ از روے قضا - شوہر اپنی زوجہ سے کہے اگر مین تیرے ساتھ حالت حیض مین جماع کروں تو تو مطلقہ ہے - زوجہ کو حیض آئے اور پھر وہ پاک ہوجاے شوہر کہے مین نے تجھ سے جماع کیا حیض مین زوجہ انکار کرے طلاق پڑ جائیگا اور شوہر کا قول تصدیق کیا جائیگا اگر شوہر کہے حیض مین تو اُسکا قول سماعت کیا جاے گا اسیطرح حکم ایلاء کا ہے

اور اگر شوہر کہے مین نے مدت مین اس سے جماع کیا ہے تصدیق کیا جائیگا۔
جزئیہ ۱۱۵ - شوہر زوجہ سے کہے تو مطلقہ ہے اگر مین تجھ سے حالت حیض مین جماع نکروں پھر زوجہ کو حیض آئے اور اس سے طاہر ہونے کے بعد شوہر کہے کہ مین نے تیرے ساتھ حیض مین جماع کیا زوجہ انکار کرے شوہر کا قول قبول ہوگا مختصر القدوری مین لکھا ہے جس مسئلہ مین شوہر و زوجہ مین اختلاف ہو وجود شرط کی نسبت تو قول شوہر کا قبول ہوگا مگر اس شرط مین کہ شرط صرف زوجہ کے قول سے معلوم ہوتی ہو۔
جزئیہ ۱۱۶ - زوجہ شوہر سے کہے۔ کارے کنم روا داشت۔ شوہر کہے داشتم زوجہ کہے مین نے اپنے نفس کو تین طلاق دے لین طلاق نہ پڑے گا اور شوہر کا قول قبول ہوگا
جزئیہ ۱۱۷ - ابوبکر رحمۃ اللہ سے سوال کیا گیا اس شخص کی نسبت جو۔ محلے والے کی زوجہ سے کہے کہ تو راضی ہے کہ مین تجھ کو تیرے خاوند سے خلاصی دلا دون عورت کہے ہان وہ شخص شوہر کے پاس جاکر خلع لے اسکے بہرا ور نفقہ عدت کے مقابلہ مین اور اس عورت کو اسکی خبر پہنچے اور وہ اسپر راضی نہ ہو۔ ابوبکر نے جواب دیا اگر عورت کہے کہ مین نے اس سے اس قسم کی طلاق کا ارادہ نہین کیا تھا تو عورت کا قول قبول ہوگا۔
جزئیہ ۱۱۸ - کتاب اصل کے باب طلاق اخرس مین لکھا ہے کہ گونگا جو طلاق تحریری اپنی زوجہ کو دے اسکی تین قسمین ہین اول یہہ کہ وہ بطریق مراسلہ ہو وہی یہہ ہے کہ خط مین لکھی جاے اور اسمین القاب وعنوان ہو ثبوت اس کتابت کا اسکے اقرار اور بینہ سے ہوگا اور اسکی طلاق کی نیت ہو تو اسکا حکم مثل کتابت کے ہے اگر شخص صحیح یا گونگا کہے مین نے اس سے طلاق کی نیت نہین کی تھی از روے قضا اسکے قول کی تصدیق نہ کیجائے گی اور منتقی مین ایک مقام پہ لکھا ہوا ہے کہ از روے دیانت اسکا قول تصدیق کیا جائیگا اور دوسرے مقام پہ لکھا ہے کہ اسکا قول دیانتاً تصدیق نہ ہوگا اور ہر شکل جسمین لفظ طلاق کی مذکور نہ ہو وہ کنایات کے اقسام سے شمار ہوگی اور طلاق بغیر نیت نہ پڑیگا

اگر شوہر کہے مین نے طلاق کی نیت نہین کی تھی اگر اُس نے بدل کو بیان نہ کیا ہو تو اُسکا قول تصدیق کیا جائیگا اور اگر اُسنے بدل کو بیان کیا ہو مثلاً ہزار درہم اور مانند اسکے اُس کا قول تصدیق نہ کیا جائیگا اور اگر شوہر زوجہ سے کہے مین نے تجھ کو فروخت کیا زوجہ جب تک یہہ نہ کہے کہ مین نے خرید کیا طلاق نہ پڑیگا اسی طرح زبان فارسی کا حکم ہے

جزئیہ ۱۱۶ - اگر شوہر اپنی زوجہ سے کہے مین نے تجھ کو خلع دی زوجہ کہے مین نے قبول کی طلاق پڑجائیگا اگر شوہر کے ذمہ مہر واجب ہے تو اُس سے برات ہوجائیگی اور زوجہ پر اُس مہر کا جو وصول پایا ہے واپس کرنا واجب ہوجائیگا اور زوجہ کا نفقہ زمانہ عدت کا ساقط نہ ہوگا - شوہر کے اس قول سے کہ مین نے تجھ کو خلع دی طلاق بائنہ پڑیگی اگر شوہر نے نیت کی ہو عام اس سے کہ زوجہ اُسے قبول کرے یا نہ قبول کرے اور اگر شوہر کہے کہ مین نے اس سے طلاق کی نیت نہین کی تھی اُسکا قول از روے دیانت اور قضا تصدیق کیا جائیگا -

جزئیہ ۱۱۷ - اگر شوہر زوجہ سے کہے کہ مین نے مال معلوم کے مقابلہ مین خلع دیا طلاق نہ پڑیگا تاوقتیکہ زوجہ اُسے قبول نہ کرے اور اگر زوجہ قبول کرے اور شوہر کہے میری اس سے طلاق کی مراد نہ تھی از روے قضا تصدیق اسکے قول کی نہ ہوگی اور دیانتاً تصدیق ہوگی یہہ کل مشکلین فتاوی صغری مین لکھی ہین شوہر اپنی زوجہ سے کہے کہ مین نے تجھ کو طلاق ہزار درہم پر کل دیا اور تو نے قبول نہین کیا زوجہ کہے کہ مین نے قبول کیا شوہر کا قول مع الیمین قبول ہوگا بخلاف اسکے کہ شوہر کہے کہ مین نے اپنا غلام تیرے ہاتھ فروخت کیا تو نے اُسے قبول نہین کیا اور زوجہ کہے کہ مین نے اُسے قبول کیا زوجہ کا قول قبول ہوگا - شوہر کہے کہ مین نے اپنی زوجہ کو خلع دیا اور زوجہ انکار کرے زوجہ کا قول قبول ہوگا اور مطلقہ ہوجائیگی شوہر کے اقرار سے کیونکہ اُسنے طلاق کا اقرار کیا ہے شوہر مہر کا دعوے کرے یا مہر ساقط ہوجانے کا اور زوجہ انکار کرے زوجہ کا قول قبول ہوگا -

جزئیہ ۱۲۱ - زن دعوی مہر و نفقہ عدتی کند کہ مرا طلاق دادہ اور شوہر دعوے کرے خلع کا اور زوجہ کے پاس گواہ نہ ہوں مہر کی نسبت زوجہ کا قول لیا جائیگا اور نفقہ کی بابت شوہر کا قول۔ مترجم لکھتا ہے موافق اس مسئلہ کے جو اوپر بیان ہوا مناسب ہے کہ زوجہ کا قول نسبت نفقہ قبول کیا جاوے کیونکہ شوہر طلاق کا اقرار اور مہر ساقط ہو جائیگا دعوے کرتا ہے اور زوجہ انکار کرتی ہے۔ جامع الفصولین

جزئیہ ۱۲۲ - اگر شوہر و زوجہ دونوں گفتگو سے خلع کریں اور وہ اہل رہے ہوں ایک کا کلام دوسرے کے کلام سے متصل ہو تو خلع صحیح ہوگا اور اگر متصل نہ ہو تو صحیح نہ ہوگا اور طلاق نہ پڑیگا اور اگر شوہر و زوجہ گفتگو سے خلع کریں اور زوجہ کہے کہ خلع ہمارے درمیان صحیح ہے اور شوہر کہے کہ تو نے مجلس سے اٹھنے کے بعد خلع قبول کیا شوہر کا قول قبول ہوگا کہ وہ خلع کا انکار کرتا ہے۔

جزئیہ ۱۲۳ - زوجہ خلع کا بدل شوہر کو حوالہ کرے شوہر کہے کہ میں نے اسپر قبضہ کیا وہ اس بابت شوہر کا قول قبول ہوگا ایسا ہی امام ظہیر الدین نے فتوی دیا ہے اور بعض نے کہا کہ زوجہ کا قول قبول ہوگا کیونکہ وہی مالک ہے۔

جزئیہ ۱۲۴ - محیط میں لکھا ہے کہ اگر شوہر کہے کہ خلع درمیان ہمارے دو مرتبہ ہوا اور زوجہ کہے تین مرتبہ شیخ الاسلام یعنی علی ابن محمد السیجابی سے منقول ہے کہ شوہر کا قول مقبول ہوگا۔ اور نجم الدین سے مذکور ہے کہ اگر یہ اختلاف نکاح کرنے کے بعد واقع ہو اور زوجہ دعوے کرے کہ نکاح صحیح نہیں ہے کیونکہ وہی بعد خلع ثالث کے منعقد ہوا اور شوہر گویا ہو کہ بعد دو خلعوں کے شوہر کا قول قبول ہوگا لیکن اگر نکاح نہ ہوا ہو اور شوہر اسکے ساتھ نکاح کرنے کا قصد کرے زوجہ کہے کہ تجھ کو میرے ساتھ نکاح کرنا درست نہیں ہے زوجہ کا قول قبول ہوگا اور نکاح جائز نہ ہوگا۔

جزئیہ ۱۲۵ - اگر شوہر زوجہ کا امر اسکے قبضہ میں دیدے زوجہ کہے کہ میں نے قبول کیا

تو طلقہ ہوجائیگی - تجرید مین لکھا ہے کہ از روے قضا شوہر کا یہہ قول کہ مین اس سے طلاق کا ارادہ نہین کیا تھا تصدیق نہ کیا جائیگا جبکہ یہہ کلام غضب یا تذکرہ طلاق مین صادر ہوا ہو - اور لیکن غیر تذکرہ طلاق اور غضب مین اگر شوہر کہے کہ مین نے زوجہ سے یہہ جو کہا تھا کہ تیرا امر تیرے اختیار مین ہے اُس سے طلاق مراد نہ تھی تو طلاق نہ پڑیگا پس اگر زوجہ نیت طلاق کا دعوی کرے یا مدعی ہو کہ شوہر نے وہ غضب یا تذکرہ طلاق مین کہا تھا اور شوہر انکار کرے شوہر کا قول مع الیمین قبول ہوگا اور زوجہ کے گواہ اثبات حالت غضب یا تذکرہ طلاق کے قبول ہونگے -

جزئیہ ۱۲ - اگر شوہر زوجہ سے کہے کہ تیرا امر تیرے قبضہ مین ہے اسوقت سے دس روز تک پس حکم امر زوجہ کا اسکے قبضہ مین اُسوقت سے دس روز تک گھڑیون کے حساب سے ہوگا اگر شوہر کا اُس کلام سے یہہ مقصود ہو کہ دس دن کے گزر جانے کے بعد اُسکا امر اُسکے قبضہ ہوگا - از روے قضا اُسکا قول نہ قبول ہوگا - اگر زوجہ اپنا نفقہ ہبہ نہ لیکن شوہر کہے کہ مین نے نفقہ زوجہ کو بھیجا اور اُسکے پاس پہنچ گیا زوجہ انکار کرے مناسب ہے کہ شوہر کا قول قبول کیا جاے اور اسی طرح سُنا گیا قاضی امام الاستاذ فخر الدین سے پھر انھون نے ایک مدت کے بعد اس قول سے رجوع کی اور کہا کہ شوہر کا قول قبول نہ ہوگا اور اسی طرح سے حکم ہے ہر مقام پر جہان ایفاء حق کا دعوی کیا جاے - فصول الاستروشنی مین لکھا ہے اصح یہہ ہے کہ زوجہ کا قول قبول ہوگا اور یہی اصح ہے - اگر شوہر کہے - دست باز داشتم - اور نہ کہے نوشتن والا زوجہ بائنہ ہوجائیگی اور اگر شوہر کہے - انگذشم پس شوہر کہے کہ مین نے اس قول سے طلاق کی نیت نہین کی تھی شوہر کے قول کی تصدیق کیجائیگی -

جزئیہ ۱۲ - شوہر دعوے کرے استثنار کا طلاق یا خلع مین یا شرط کا پس شوہر کا قول قبول کیا جائیگا پس اگر گواہ گواہی دین کہ شوہر نے اپنی زوجہ کو طلاق دی یا خلع بغیر استثنار کے

یا گواہی دین کہ اُسنے استثنا نہین کیا یہہ گواہی قبول ہوگی۔ یہہ مسئلہ اُن مسئلون مین سے ہے جنمین نفی پر گواہی قبول ہوتی ہے اور قاعدہ کلیہ یہہ ہے کہ اگر گواہ خلع یا طلاق کی گواہی دین اور بیان کرین کہ ہمنے اُس سے بجز کلمہ خلع اور طلاق کے کچھہ نہین سنا۔ شوہر استثنا کا دعوے کرے شوہر کا قول قبول ہوگا۔ کذا فی المحیط۔

جزئیہ ۱۲۸۔ فتاوی نسفی مین لکھا ہے شوہر دعوے کرے استثنا کا اور زوجہ کہے تونے مجھکو طلاق دی زوجہ کا قول قبول ہوگا اور شوہر کے قول کی تصدیق نہ کیجائیگی مگر جب کہ گواہ پیش کرے بخلاف اسکے اگر شوہر کہے زوجہ سے کہ تو طلقۃ ہے اگر نکلین داخل ہوا اور زوجہ کہے مجھ کو تونے بالفعل طلاق دی اس شکل مین شوہر کا قول قبول ہوگا اور اگر شوہر بعد گزر جانے عدت کے بیان کرے کہ مین نے تجھ سے رجوع کی عدت مین اگر اُسکی زوجہ تصدیق کرے تو شوہر کے قول کی تصدیق کیجائیگی اگر تکذیب کرے تو زوجہ کا قول قبول ہوگا اور اُسپر حلف وارد نہ ہوگا امام اعظم کے نزدیک۔ اگر شوہر زوجہ سے کہے کہ مین تیرے ساتھہ رجوع کرتا ہون زوجہ جواب دے کہ میری عدت گزر گئی زوجہ کا قول مع یمین قبول ہوگا اور رجعت ثابت نہ ہوگی امام اعظم کے نزدیک اور صاحبین کے نزدیک رجعت ثابت ہوگی تشریح وہ اقل مدت جسمین حرہ نسبت گزر جانے عدت کے تصدیق کیجاتی ہے نزدیک امام اعظم کے دو مہینے ہین۔ اور صاحبین کے نزدیک (۳۹) روز ہین اور باندی کی اقل مدت نزدیک صاحبین کے (۲۱) دن ہین اور نزدیک امام اعظم کے پندرہ روز طہر کے اور بیس روز دو حیض کے۔

جزئیہ ۱۲۹۔ شوہر زوجہ کو تین طلاق دے اور زوجہ عدت مین بیٹھے اور نکاح کرے دوسرے شخص کے ساتھہ پھر اُسے بعد چار مہینے کے اور بیان کرے کہ مجھ کو شوہر ثانی نے طلاق دی اور شوہر اول سے نکاح کرنا چاہے امام نجم الدین نسفی فرماتے ہین کہ دوسری مرتبہ اُسکا عدت مین بیٹھنا ضرور ہے نکاح اور وطی کے جواز کیلئے

شیخ الاسلام علی الآبیجابی اور قاضی امام ابونصر فقیہ دیتے تھے کہ زوجہ کے قول کی تصدیق کی جائیگی اور اگر زوجہ کہے کہ میرے ساتھ شوہر ثانی نے دخول نہیں کیا اور شوہر اول کہے نہیں بلکہ اُس نے دخول کیا اور یہ گفتگو بعد انکلنے کرنے شوہر اول کے ہوئی ہو اگر زوجہ شرایط صحت کے جانتی ہو تو اُسکا قول تصدیق کیا جائیگا اور اگر زوجہ جاہلہ ہو تو اس کے قول کی تصدیق کیجائیگی۔

جزئیہ ۱۳۰ - لڑکا لڑکین میں کہے اگر میں نشہ پیوں تو میری زوجہ مطلقہ ہے لڑکا لڑکپن میں نشہ پیے طلاق نہ پڑیگا اگر اس کلام کو شوہر کا خسر سنے اور کہے کہ میری بیٹی تجھ پر بسبب اس حلف کے حرام ہے شوہر کہے ہاں وہ مجھ پر حرام ہوگئی یہ اقرار اسکی زوجہ کے حرام ہو جانیکا متصور ہوگا اور اسکا قول نسبت ایک طلاق بائن طلاق کے قبول ہوگا شوہر اپنی زوجہ سے کہے کہ تجھ پر چار دن راستے کھلے ہوئے ہیں طلاق نہ پڑے گا تا وقتیکہ یہ نہ کہے کہ تو جو راستہ چاہے اختیار کر اور اس سے طلاق کی نیت کرے اور اگر طلاق کی نیت سے انکار کرے تو شوہر کا قول قبول ہوگا۔

جزئیہ ۱۳۱ - زوجہ کے ولی شوہر سے طلاق طلب کریں شوہر اُسکے باپ سے کہے کہ تو مجھ سے چاہتا ہے وہ نہیں کرتا ہے اسکے بعد شوہر چلا جاوے اور زوجہ کا باپ زوجہ کو طلاق دے تو زوجہ مطلقہ نہ ہوگی اگر شوہر نے تفویض کا ارادہ کیا ہو تو اس میں شوہر کا قول قبول ہوگا۔

جزئیہ ۱۳۲ - شوہر زوجہ کے قبضہ میں اسکا امر سپرد کرے اُسکے بعد تین مہینے تک غائب رہے اور زوجہ کو نفقہ نہ دے پھر شوہر زوجہ کے پاس درہم بھیجے اگر وہ اُسکے نفقہ کی مقدار کے موافق نہ ہو تو ہو جائیگا امر اُسکے اختیار میں اور اگر نفقہ موجود ہو اور زوجہ اپنے شوہر کو ہبہ کرے اور مدت گزر جائے تو اُسکا امر اُسکے اختیار میں نہ ہوگا بسبب رفع ہونے زمین کے امام اعظم اور امام محمد کے نزدیک اور خلاف ہے ابو یوسف کا پس اگر

شوہر دعوے کرے کہ زوجہ کو نفقہ وصول ہوا اور زوجہ دعوے کرے حصول شرط کا کہا گیا شوہر کا قول قبول ہوگا کیونکہ وہ وقوع کا انکار کرتا ہے لیکن اُسکو نفقہ پہنچنا ثابت نہ ہوگا اور واضح یہ ہے کہ زوجہ کا قول اُس شکل اور ہر شکل جسمین شوہر الیفاء حق کا دعوی کرے اور زوجہ انکار کرے قبول ہوگا۔

جزئیہ ۱۳۳ - شوہر زوجہ کا امر اُسکے اختیار مین دیدے بشرطیکہ شوہر زوجہ کو زمانہ معین مین مقدار معین نہ دے من بعد دونون مین اختلاف ہو دینے یا نہ دینے مین بعد گزر جانے وقت کے شوہر کا قول عدم طلاق مین قبول ہوگا اور زوجہ کا قول اُسکے نہ پانے مین قبول ہوگا۔ کذا فی الذخیرہ۔

جزئیہ ۱۳۴ - شوہر زوجہ سے کہے اگر مین تیرے پاس نہیں دون نہ آؤن تو تیرا امر تیرے اختیار مین ہے یہ زمانہ کلام کے وقت سے شمار ہوگا اگر شوہر و زوجہ مین اختلاف ہو نسبت آنے اور نہ آنے کے شوہر کا قول قبول ہوگا کیونکہ وہی انکار کرتا ہے زوجہ کے اختیار کا اور امام محمد فرماتے ہین کہ یہ مسئلہ اس مسئلہ پر قیاس کیا گیا ہے کہ زید دین سے کہے اگر مدیون مرجانے قبل اسکے کہ مین تجھکو دو درہم جو تیرے واجب الادا ہے ادا کرے تو مین اُسکا کفیل ہون اور مدیون مرجائے دائن دعوے کرے نہ ادا ہونے کا اور اُسکے کفیل ہونیکا اور کفیل بیان کرے کہ مدیون نے ادا کر دیا طالب کا قول قبول کیا جائیگا کیونکہ وہ ادا ہونے کا انکار کرتا ہے۔

جزئیہ ۱۳۵ - شوہر اپنی زوجہ کا امر اُسکے اختیار مین دیدے اس شرط سے کہ اگر مین کھڑا ہون اور پھر شوہر کھڑا ہو جائے تو زوجہ اپنے نفس کو طلاق دے لے شوہر دعوے کرے کہ زوجہ نے اپنے نفس کو طلاق نہین دی اُس مجلس مین جسمین اُسے علم ہوا زوجہ دعوے کرے کہ اُس نے اپنے نفس کو اُسی مجلس مین طلاق دے لی زوجہ کا قول قبول ہوگا۔ حاکم شہید فرماتے ہین شوہر کہے کہ مین نے تیرے اختیار مین تیرا امر دیدیا تو نے اپنے نفس کو

طلاق نہین دی زوجہ کہے کہ مین نے اختیار کیا شوہر کا قول قبول ہوگا۔ تعالے
جزئیہ ۱۲۔ مالک اپنے غلام سے کہے کہ مین نے آزاد کیا تجہکو کل اور مین نے انشاءاللہ
کہا یا شوہر اپنی زوجہ سے کہے کہ مین نے تیرے ساتھ کل نکاح کیا اور انشاءاللہ کہا غلام یا
زوجہ انکار کرے مالک اور شوہر کا قول قبول ہوگا۔ کذا فی فتاوی الاصل لنسفی مین لکھا ہے
کہ شوہر استثنا کا دعوے کرے اور زوجہ انکار کرے زوجہ کا قول قبول ہوگا اور شوہر بغیر
گواہون کے تصدیق نہ کیا جائیگا اگر شوہر دعوے کرے کہ طلاق شرط پر معلق کیا گیا زوجہ
دعوے کرے بلا شرط شوہر کا قول قبول ہوگا۔ زید مجنون مشہور ہو زوجہ دعوے کرے کہ
اس نے حالت افاقہ مین طلاق دی اور شوہر کہے کہ وہی جنون مین مجھ سے واقع ہوا
شوہر کا قول قبول ہوگا۔ سیر الکبیر مین لکھا ہے کہ اگر یہہ معلوم نہ ہو کہ شوہر مجنون ہے تو زوجہ کا
قول قبول ہوگا اگر معلوم ہو تو شوہر کا قول قبول ہوگا اور اگر گواہ گواہی دین کہ ہم نے
اسکو ایک مرتبہ مجنون دیکھا تو شوہر کا قول قبول ہوگا اسی طرح سے اگر شوہر کہے کہ مین نے
طلاق دیا اور مین سوتا تھا اسکا قول قبول ہوگا اور منتقی مین لکھا ہے کہ شوہر کا قول
قبول نہ ہوگا۔ اگر شوہر دعوے کرے اس عورت کا جو دوسرے کے قبضہ مین ہو اور
شوہر کہے کہ مین نے اسے طلاق دیا اور مین مجنون تھا شوہر کا قول قبول ہوگا اگر اسکا
جنون معلوم ہو۔
جزئیہ ۱۳۔ مطلقہ نکاح کرے اسکے بعد شوہر ثانی سے کہے تو نے میرے ساتھ عدت
مین نکاح کیا اگر نکاح اور طلاق کے درمیان دو مہینے سے کم دن گزرے ہون تو
بموجب قول امام اعظم زوجہ کا قول تصدیق ہوگا اور نکاح ثانی فاسد قرار پائیگا اور اگر
ایک مہینا یا دو مہینے سے زیادہ دن گزرے ہون تو نکاح ثانی صحیح ہوگا اور نکاح پر
پیش قدمی کرنا اقرار متصور ہوگا کہ عدت گزر گئی۔ بزازیہ۔ خلاصہ مین لکھا ہے اگر شوہر
اپنی زوجہ سے کہے۔ اگر سیم من برداشتہ بسہ طلاق ہستی زوجہ کہے ہستم اس کے بعد

معلوم ہو کہ زوجہ نے سیم اٹھائی اگر شوہر نے طلاق پڑجائیگا ارادہ کیا ہے تو طلاق پڑجائیگا اور اگر تخویف مراد ہو اور اسکا وہ مقر بھی ہو تو طلاق نہ پڑیگا اور شوہر کا قول قبول ہوگا

فتاوی قاضیخان

جزئیہ ۱۳۸ - اگر شوہر سے کہا جائے کہ تیری زوجہ نے زنا کیا پس شوہر طلاق کو زوجہ کے زنا کرنے پر معلق کرے اس شکل مین شوہر کا قول کہ زوجہ نے زنا نہین کیا قبول ہوگا درصورتیکہ اسنے بدلے کی نیت نہ کی ہو۔ جامع الفتاوی

جزئیہ ۱۳۹ - شوہر کہے کہ اگر مین مکان مین داخل ہون تو جو ایک چیز اللہ تعالی نے مجھ پر حلال کی ہے وہ مجھ پر حرام ہے اور اس سے گوشت مراد لے اور وہ عالم ہو اور مکان مین داخل ہو تو زوجہ اسپر حرام ہوجائیگی اور اس کا قول نہ تصدیق کیا جائیگا اور ابو یوسف سے منقول ہے کہ اگر شوہر کہے کہ وہ چیز جو اللہ نے میرے لیے حلال کی ہے از قسم مال یا اہل پس وہی حرام ہے اور شوہر کہے کہ میری اس سے طلاق کی نیت نہ تھی اسکا قول تصدیق کیا جائیگا۔

جزئیہ ۱۴۰ - شوہر کہے کہ مین نے تیری طلاق کو ترک کیا اگر اس سے طلاق مقصود ہے تو زوجہ طلاق ہوجائیگی اور اگر شوہر کہے کہ مین نے اس سے طلاق کا ارادہ نہین کیا تھا شوہر کا قول مع الیمین قبول ہوگا از روے قضا۔ خزانہ

جزئیہ ۱۴۱ - شوہر زوجہ سے کہے کہ مین نے تجھ سے کل رجعت کی۔ دیکھینگے کہ آیا اس روز وہ عدت مین تھی شوہر کا قول قبول ہوگا کیونکہ وہ خبر دیتا ہے اس زمانہ کی جسمین وہ وطی کرسکتا ہے اسی طرح وہ خبر رجعت کا بھی مالک ہے اگر وہ عدت مین نہو تو شوہر کا قول تصدیق نکیا جائیگا۔ عمادیہ۔

جزئیہ ۱۴۲ - زوجہ شوہر سے کہے کہ مین نے کل اپنے نفس کو تجھ سے خرید کرنا چاہا مگر تو نے فروخت نہین کیا شوہر کہے کہ مین نے فروخت کیا طلاق پڑجائے گا

اور مہر ساقط ہوجائیگا اور اُسکے عکس کی صورت مین زوجہ کا قول قبول ہوگا۔ بخلاف اس مسئلہ کے اگر شوہر کہے کہ مین نے تجھے طلاق دیا کل بمقابلہ ہزار درہم کے اور تو نے قبول نہین کیا یا شوہر کہے کہ مین نے بمقابلہ دس ہزار درہم کے خلع دیا اور تو نے قبول نہین کیا زوجہ کہے کہ نہین بلکہ مین نے قبول کیا شوہر کا قول قبول ہوگا۔

جزئیہ ۱۴۳ شوہر و زوجہ دونون مختلف ہون ایک امین سے کہے کہ خلع بخوشی و رضامندی عمل آیا دوسرا کہے کہ نہین جبراً عمل مین آیا شوہر کا قول مع الیمین قبول ہوگا زوجہ دعوی کرے شوہر پر مہر اور عدت کے نفقہ کا اور وہی مطلقہ ہو شوہر کہے کہ مین نے خلع دیا اور زوجہ کے گواہ نہون زوجہ کا قول مہر مین قبول ہوگا اور شوہر کا قول نفقہ عدت مین قبول ہوگا قنیہ۔ اگر زوجہ قاضی سے کہے کہ مین نے اپنے نفس کو اختیار کیا جبکہ مین بالغہ ہوئی یا کہے جبکہ مین بالغہ ہوئی مین نے فرقت کو اختیار کیا زوجہ کا قول مع الیمین قبول ہوگا۔

جزئیہ ۱۴۴۔ لڑکا کہے اگر مین فلان فعل کرون تو مجھ پر حرام ہے ساتھ مین نکاح کرون مطلقہ ہوجائیگی اور وہ فعل کرے لڑکی مین داخل ہوجاے گا اور بعد بلوغ کی وہ نکاح کرے اور زوجہ سے کہے تو بر من حرام بدان سوگند مولانا رضی اللہ عنہ لکھتے ہین کہ شوہر کا وہی قول حرام ہونے کا اقرار ہے اور عورت ابتدا سے اُسپر حرام ہوجائیگی اور شوہر کا یہ قول کہ مین نے اس سے ایک طلاق یا تین طلاق کا قصد کیا تھا قبول ہوگا زوجہ کہے کہ مین نے تجھ سے اپنے آپ کو خرید کیا شوہر کہے فروختم اور شوہر کہے مین نے اُسی سے دوسری عورت مراد لی تھی۔ ازروے قضا کے اُسکا قول تصدیق نہ کیا جاے گا شوہر اپنی زوجہ کو خلع دے شوہر اُس مجلس مین کہے درین خانہ ہیچ نیست اسکے بعد شوہر کسی شی کا اثاث البیت مین سے دعوے کرے اگر شوہر کہے یہ اسباب وقت خلع ہونے کے مکان مین تھا شوہر کا

دعوی سماعت نہ کیا جائیگا اور اگر شوہر اسباب کے ہونے سے وقت خلع انکار کرے تو اسکا قول مع الیمین قبول ہوگا۔

جزئیہ ۱۴۵ - شوہر زوجہ کا امر اسکے قبضہ مین دیدے بشرطیکہ اُسے بلا بنابت مارے تو وہ اپنے نفس کو جب چاہے طلاق دے لے اسکے بعد شوہر زوجہ کو مارے اور دونون مین اختلاف ہو شوہر کہے بسبب بنابتہ کے مارا شوہر کا قول قبول ہوگا کیونکہ وہ زوجہ کا امر اسکے قبضہ مین دینے سے انکار کرتا ہے اگرچہ بنابتہ کو بیان نہین کرتا ہے۔ شوہر زوجہ سے کہے کہ مین نے تیرے اختیار مین تیرا امر دیدیا بشرطیکہ مین تیری موجودگی مین دوسری عورت سے نکاح کرون پھر دوسری عورت اُسکو اپنا نفس ہبہ کرے اور مرد گواہون کے روبرو اُسکو قبول کرے تو وہ عورت اُسکی زوجہ قرار پائیگی اور شوہر کہے کہ مین نے تفویض مین لفظ تزوج کا ارادہ کیا تھا تو کیا شوہر کے قول کی تصدیق کی جائیگی۔ اسکا بعض فقہا نے یہ جواب بغیر غور و فکر دیا ہے کہ اُس کا قول قبول ہوگا یہہ اُنکی خطا ہے میرے نزدیک اُسکے قول کی تصدیق نہ کرنا چاہیے اور زوجہ کا امر اُسکے قبضہ مین ہو جائے گا۔ زوجہ بنابتہ شرعیہ کی مرتکب ہوا اور شوہر اُسکو نہ مارے پھر تھوڑے دنون کے بعد وہی عورت بنابتہ غیر شرعیہ کی مرتکب ہوا اور شوہر اُسکو مارے اور کہے کہ مین نے تجھ کو بنابتہ اولی کے عوض مارا اور تیرا امر تیرے قبضہ مین نہین ہے اور زوجہ کہے کہ تو نے مجھ کو بنابتہ ثانیہ کے عوض مارا پس مجھے اختیار ہے شوہر کا قول قبول ہوگا

جزئیہ ۱۴۶ - شوہر کہے کہ تیرا امر تیرے اختیار مین ہے کہ ترا بہ ہیچ گناہ نہ زنہار مگر بخانہ فلان روی بے اذن من۔ عورت فلان شخص کے مکان مین بغیر اذن شوہر جائے شوہر اُس سے لڑے زوجہ شوہر کو گالی دے پھر شوہر زوجہ کو مارے اور زوجہ اپنے نفس کو طلاق دے لے شوہر کہے کہ مین نے اس سبب سے مارا کہ تو بغیر اجازت میری اُس

اُس شخص کے مکان مین گئی شوہر کا قول قبول ہوگا اور اگر زوجہ کہے بیگناہ شرعی زدی شوہر کہے بے گناہ شرعی نہ زدم - شوہر کا قول قبول ہوگا - اگر شوہر کہے کہ مین نے تجھ سے کہا (نجانہ خواہرت مرو) اکنون رفتی بدان سبب زدم زن منکر رفتن است شوہر کا قول قبول ہوگا -

جزئیہ ۱۴۷ - شوہر کہے کہ تیرا امر تیرے قبضہ مین ہے اگر مین کھڑا ہون اور پھر کھڑا ہوجائے اور زوجہ اپنے نفس کو طلاق دے لے اور شوہر کہے کہ تجھ کو علم ہوتے تین دن ہوے اور تونے مجلس علم مین اپنے کو طلاق نہین دی زوجہ کہے نہین بلکہ مجھے اسوقت علم ہوا زوجہ کا قول قبول ہوگا -

جزئیہ ۱۴۸ - شوہر اپنی زوجہ سے کہے تیرا امر تیرے قبضہ قدرت مین ہے زوجہ اپنے نفس کو طلاق دے لے شوہر کہے کہ تونے اپنے نفس کو بعد کلام کرنے یا کسی عمل کرنے کے بعد طلاق دے زوجہ کہے نہین بلکہ مین نے اپنے نفس کو اُسی مجلس مین طلاق دے لے بلا تبدیل مجلس زوجہ کا قول قبول ہوگا شوہر کہے کہ مین نے تجھے کل اختیار دیا اور تونے اختیار نہین کیا زوجہ کہے کہ مین نے اختیار کیا شوہر کا قول قبول ہوگا -

جزئیہ ۱۴۹ - شوہر کہے کہ اگر مین فلان فعل کرون تو زنان من طلاق - شوہر کی دو بیبیان ہون اور وہ فعل مذکور کرے دونون زوجہ مطلقہ ہوجائینگی اور شوہر کا قول کہ میری اسمین ایک کی نیت تھی تصدیق کیا جائیگا - جامع الفصولین - شوہر خلع کو معلق کرے شرط پر تو صحیح ہے اور یہ منجانب زوجہ صحیح نہین ہے - اگر شوہر زوجہ سے کہے کہ تو فلان مکان مین داخل ہو تو مین نے تجھ کو بمقابلہ ہزار درہم کے خلع دیا مکان مین داخل ہونے کے بعد زوجہ کا قول قبول کرنا معتبر ہے -

جزئیہ ۱۵۰ - شوہر اگر اپنی زوجہ سے کہے جس عورت کے ساتھ مین نکاح کرون اُسکی طلاق تیرے ہاتھ بمقابلہ اس مقدار کے فروخت کیا - زوجہ کہے کہ مین نے مول لیا زوجہ کا قول بعد تزویج قبول ہوگا اور اگر زوجہ نے قبل تزویج قبول کیا ہو تو اُسکا قول قبول نہ ہوگا

جزئیہ ۱۵۱ - شوہر و زوجہ وجود شرط کی نسبت مختلف ہون شوہر کہے کہ مین نے تیری طلاق کو معلق کیا مکان مین داخل ہونے پر اور دخول نہین پایا گیا زوجہ کہے نہین بلکہ مین مکان مین داخل ہوئی اور طلاق پڑ گیا شوہر کا قول قبول ہوگا کیونکہ شوہر استدلال کرتا ہے اصل پر اور اصل عدم شرط ہے اور قول اُس شخص کا قبول ہوتا ہے جو استدلال کرے اصل پر کیونکہ ظاہر حال شوہر کا شاہد ہے کیونکہ وہی طلاق کا انکار کرتا ہے اور زوجہ طلاق کا دعوی کرتی ہے اور منکر کا قول قبول ہوتا ہے مگر جس شکل مین کہ زوجہ گواہ پیش کرے تو اُسی کے گواہ قبول ہونگے کیونکہ یہ اپنے دعوے کو قوی کرتی ہے بحجت سے -

جزئیہ ۱۵۲ - حنفی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہین شوہر دعوے کرے استثنا کا اور زوجہ انکار کرے زوجہ کا قول قبول ہوگا اور شوہر کے قول کی تصدیق نہ کیجائیگی مگر گواہون سے اور اگر شوہر دعوے کرے کہ طلاق شرط پر معلق ہوا اور زوجہ دعوے کرے بلا شرط کا شوہر کا قول قبول ہوگا -

جزئیہ ۱۵۳ - زوجہ دعوی کرے کہ میری عدت گزر گئی شوہر کہے کہ مین نے تیرے ساتھ عدت مین رجعت کی زوجہ کہے تو سچا ہے اس شکل مین زوجہ کے قول کی تصدیق کیجائیگی اور وہی رجعت ہے اور اگر زوجہ شوہر کی تکذیب کرے تو شوہر کا قول قبول ہوگا -

جزئیہ ۱۵۴ - زوجہ مطلقہ دعوی کرے امتداد طہر اور عدم انقضائے عدت کا زوجہ کا قول تصدیق کیا جائے گا اور اُسکو نفقہ دلایا جائے گا کیونکہ اصل بقاے عدت ہے مگر جس شکل مین زوجہ دعوی کرے حمل کا تو اُسے دو سال تک نفقہ دلایا جائے گا اور اگر دو سال گزر جائین من بعد معلوم ہو کہ حمل نہین ہے فتح القدیر مین ہے شوہر اُس سے

اپنی زوجہ سے کہ میں نے تجھ کو کل طلاق بمقام ہزار درہم دیا یہہ ہزار درہم پر طلاق دینا متصور ہوگا زوجہ قبول کرے یا نہ کرے پس شوہر اپنے اس قول کا کہ تو نے قبول نہیں کیا مناقض نہ ہوگا بخلاف بیع کے کیونکہ ایجاب بغیر قبول کے بیع نہیں کہلاتا ہے اور بایع اپنے قول کا مناقض ہوگا اور دوسرا وجہ یہہ ہے کہ زوجہ کل طلاق میں دعوے کرتی ہے وقوع طلاق کا کیونکہ وہی زوجہ ہونے کی کرتی ہے وجود شرط کا اور شوہر وقوع طلاق کا انکار کرتا ہے سنکر کا قول قبول ہوتا ہے۔

جزئیہ ۱۶۵ - شوہر زوجہ سے کہے کہ تو مجھ پر حرام ہے یا تجھ کو میں نے اپنے اوپر حرام کر لیا ہے اور میں تجھ پر حرام ہوں یا حرام کیا میں نے اپنا نفس کو تجھ پر یہ تجھ پر حرام ہوں یا حرام کیا میں نے اپنے نفس کو یا تو حرام ہے مجھ پر اگر شوہر ان الفاظ سے طلاق مراد لے تو زوجہ مطلقہ ہو جائے گی کیونکہ وہی الفاظ طلاق اور اسکے غیر کو محتمل ہیں جس محل میں شوہر ان الفاظ سے طلاق کی نیت کرے وہی الفاظ طلاق کی جانب منصرف ہوں گے اور اگر شوہر نے تین طلاق کی نیت کی ہو تو تین طلاق پڑ جائینگی اور اگر ایک طلاق کی نیت کی ہے تو ایک طلاق بائنہ پڑے گا اور اگر دو طلاق کی نیت کی تھی تو دو طلاق بائنہ پڑینگی ہمارے نزدیک اور رجعیہ ہونا کے نزدیک خلاف ہے کیونکہ وہی الفاظ اقسام کنایات طلاق سے ہیں اور اگر شوہر نے طلاق کی نیت نہ کی ہو اور نیت کی ہو حرام ہونے کی یا اسکی کوئی نیت ہی نہ ہو ہمارے نزدیک یہہ یمین ہے ہو جائیگا ایلاء حق کا اگر شوہر اسکو چار مہینے چھوڑ دے تو ایک طلاق بائنہ پڑ جائے گا اور اگر شوہر کہے کہ میں نے اس سے کذب کا ارادہ کیا تھا فی مابینہ و بین اللہ تعالیٰ اسکے کلام کی تصدیق کی جائیگی اور یمین کی نسبت اسکے کلام کی تصدیق نہ کیجائیگی قضاءً۔

جزئیہ ۱۶۶ - فقہا لکھتے ہیں اگر شوہر اپنی زوجہ سے کہے کہ تو مجھ پر مثل خون یا گوشت جانور مردہ کے یا گوشت سور یا مثل شراب کے ہے تو اسکی نیت دریافت کیجائیگی اگر

اسکی نیت کذب کی ہوتا کذب نیت معتبر ہوگا کیونکہ یہ الفاظ ان الفاظ میں سے نہیں ہے جو صریح ہیں تاکہ ان میں قرار دیجاوے اور نہ ایسے ہیں کہ انکی تصدیق کیجاسکی کذب میں بخلاف اسکے قول کے کہ شوہر کے قول پر حرام ہے یہ کلام صریح ہے تحریم کی نسبت یہ معنی متصور ہوگا اور اگر انکی نیت ہو تو ہو ورنہ ایلا قرار پائیگا۔

جزئیہ ۱۴۸ - جسکے متعلق ایلا کیا گیا ہو وہ زوجہ ہو یا معتدہ کسی شوہر کے معتدہ ہو شوہر کے لعین سے عدت میں ہو چکنے کے بعد اور زوجہ کا اقرار کرنے شوہر کا قول قبول ہوگا لیونکہ شوہر اسکا مالک ہوتا ہے کہ عدت میں زوجہ سے رجعت کرے اور وہ دعوی کرتا ہے رجعت کا اس زمانہ میں جسمیں رجعت کرسکتا تھا پس کلام شوہر کا ہر حال شوہر کا ہے شوہر کا قول قبول ہوگا اور اگر شوہر زوجہ ہو اور اگر بعد عدت کے انقضا عدت ہو تو زوجہ کا قول قبول ہوگا کیونکہ شوہر دعوی کرتا ہے رجعت کرنے کا اپنے رفعت میں جس میں وہ رجعت کرسکتا تھا اسکے اپنے حق میں پس کلام میں ہر حال زوجہ کا ہوگا اور اسی کا قول قبول ہوگا۔

جزئیہ ۱۴۹ - شوہر کہے کہ میں نے تجھ سے رجعت کی کل اور اسکی زوجہ تصدیق کرے تو رجعت ثابت ہوجائیگی کلام اس سے کہ شوہر نے یہ عدت میں کہا ہو یا بعد عدت کے اور اگر شوہر و زوجہ میں نزاع ہو تو شوہر کا قول درصورتیکہ اس نے عدت میں کہا ہو قبول ہوگا اور اگر بعد عدت کہا ہو تو زوجہ کا قبول ہوگا۔

جزئیہ ۱۵۰ - لونڈی سے ظہار کیا اور اسکا شوہر ہے بعد گزر جانے عدت کے مولی نے اسکے ساتھ رجوع کی لونڈی اسکی تکذیب کرے اور مولی شوہر کے قول کی تصدیق کرے تو لونڈی کا قول امام اعظم کے نزدیک قبول ہوگا اور رجعت ثابت نہوگی اور نزدیک صاحبین کے شوہر مولی کا قول قبول ہوگا اور رجعت ثابت ہوجائیگی کیونکہ لونڈی مولی کی ملک ہے اور امام اعظم علیہ الرحمۃ کے نزدیک عدت کا گزر جانا

خبر دیتا ہے حیض کا اور انہین خاص عورت کا قول قبول ہوتا ہے پس اگر شوہر کہے
کہ مین نے تیرے ساتھ رجعت کی زوجہ جواب دے کہ میری عدت گزر گئی امام اعظم کے
نزدیک زوجہ کا قول مع الیمین قبول ہوگا ابو یوسف اور امام محمد فرماتے ہین شوہر کا
قول قبول ہوگا فقہا کا اس پر اتفاق ہے اگر زوجہ ایک ساعت سکوت کرے
پھر کہے کہ میری عدت گزر گئی تو شوہر کا قول قبول ہوگا اور نہین خلاف ہے اس
مسئلہ مین بھی کہ اگر زوجہ کہے کہ میری عدت گزر گئی شوہر اسکے متصل ہی جواب دے
کہ مین نے تیرے ساتھ رجعت کی زوجہ کا قول قبول ہوگا۔

جزئیہ ۱۷ ۱ - شوہر اپنی زوجہ مطلقہ کے ساتھ نکاح کرے اور زوجہ اس سے
کچھ بیان نہ کرے اور نکاح ہو جانے کے بعد زوجہ کہے کہ مین نے دوسرے شخص
کیساتھ نکاح کیا اور اُسنے میرے ساتھ دخول نہین کیا یا کہے کہ شوہر ثانی نے میرے ساتھ
خلوت کی اور میرے ساتھ جماع کیا مقام مخصوصہ کے سوا اور اُسکی شوہر اول تکذیب
کرے اور کہے کہ شوہر ثانی نے تیرے ساتھ دخول کیا۔ یہہ مسئلہ ظاہر الروایۃ مین بیان
ہوا ہے اور حسن ابن زیاد نے بیان کیا ان سب مسائل مین زوجہ کا قول قبول ہوگا
کیونکہ یہہ امر کہ شوہر ثانی نے اسکے ساتھ جماع نہین کیا الخ زوجہ ہی کے قول معلوم ہوتا ہے
تو اُسی کا قول قبول ہوگا جیسا کہ حیض اور حمل کی خبر دینے مین زوجہ کا قول قبول ہوتا ہے
اور اس مسئلہ مین یہہ اعتراض ہے کہ زوجہ کا قول اس شکل مین قبول ہوتا ہے کہ زوجہ سے
کوئی امر ایسا صادر نہ ہوا ہو جو اُسکی تکذیب کرے اور اس صورت مین جو اوپر بیان
ہوئی زوجہ سے ایسا فعل صادر ہوا ہے جو زوجہ کی تکذیب کرتا ہے یعنے شوہر اول سے
نکاح کر لینا اُسکو جھوٹا بناتا ہے کیونکہ نکاح نہین جائز ہے مگر دوسرے شخص سے نکاح کرنے کے بعد
اور اُسنے اُسکے ساتھ دخول بھی کیا ہو پس اُسکا یہہ فعل خود اُسکے قول کا مناقض
ہوگا لہذا اسکا قول قبول نہ ہوگا اور اگر شوہر اول کہے کہ تیرے ساتھ دوسرے

شخص نے نکاح نہیں کیا یا تیسرے ساتھ دخول نہیں کیا اور زوجہ کہے کہ شوہر ثانی نے دخول کیا حسن ابن زیاد فرماتے ہیں کہ زوجہ کا قول قبول ہوگا اور یہ صحیح ہے جیسا کہ پیشتر مذکور ہوا کہ یہ نہیں معلوم ہوتا ہے مگر زوجہ کے قول سے اور زوجہ کا کوئی قول مناقض نہیں پایا گیا پس زوجہ کا قول قبول ہوگا اور شوہر کے قول سے نکاح فاسد ہو جائیگا اور زوجہ شوہر اول سے نصف مہر دلایا جائیگا اگر اسنے زوجہ کے ساتھ دخول نہ کیا ہو اور اگر دخول کیا ہو تو کل مہر دلایا جائیگا کیونکہ شوہر اول مقر ہے حرمت کا اور قول شوہر کا اس امر کی نسبت جو رجوع کرتا ہے حرمت کیجانب مقبول ہے کیونکہ وہ مالک ہے انشاء حرمت کا اور اسکا اقرار نسبت فساد نکاح بمنزلہ انشاء فرقت ہے پس شوہر کا قول اس مسئلہ میں قبول ہوگا اور نہ قبول ہوگا زوجہ کے مہر ساقط کر دینے کی نسبت واللہ اعلم

جزئیہ ۱۷۲ - جو عورت عدت میں بیٹھی ہو جب طلاق کے بعد بیان کرے کہ عدت گزر گئی ایسی مدت میں جس میں عدت گزر سکتی ہے اس عورت کا قول قبول ہوگا اور اگر وہ بیان کرے کہ عدت گزر گئی اس مدت میں جس میں عدت نہیں گزر سکتی ہے تو اسکا قول قبول نہ ہوگا مگر جبکہ تفصیل بیان کرے مثلاً یہ کہے کہ حمل ساقط ہو گیا جسکی کل خلقت بنی تھی یا بعض عورت کا قول قبول ہوگا - پھر علماء میں اختلاف ہو گیا ہے کہ کم سے کم وہ کتنی مدت ہے جس میں مسقط کا قول بالاقرار تصدیق کیا جاتا ہے امام اعظم فرماتے ہیں اقل اس مدت کا جس میں حمرہ کا قول تصدیق کیا جاتا ہے ساٹھ دن ہیں ابو یوسف اور امام محمد فرماتے ہیں (۶۰) دن روایت کا اختلاف استخراج قول ابی حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ میں ہوا ہے امام محمد نے انکا قول یوں نقل کیا ہے کہ پہلے طہر کے پندرہ دن پھر حیض کے پانچ دن پھر دوسرے طہر کے پندرہ دن پھر حیض کے پانچ دن پھر طہر کے پندرہ دن پھر حیض کے پانچ دن یہ ساٹھ دن ہوئے اور حسن نے یوں نقل کیا ہے کہ حیض کے دس دن پھر طہر کے پندرہ دن پھر حیض کے دس دن پھر طہر کے

پندرہ دن پھر حیض کے دس دن یہہ کُل ساٹھ دن ہوتے ہین صرف تخریج مین اتفاق ہے اور حکم مین اتفاق ہے ابو یوسف اور امام محمد کے قول کی تخریج یہہ ہے کہ حیض کے تین دن پھر طہر کے پندرہ دن پھر حیض کے تین دن پھر طہر کے پندرہ دن پھر حیض کے تین دن یہہ کل (۴۰) دن ہوتے ہین لیکن حسن نے امام اعظم سے یہہ روایت کی ہے سو دن سے کم مین اُسکا قول تصدیق نہ کیا جائیگا کیونکہ وہی حسن ثابت کرتے ہین بعد چالیس روز کے حیض کے دس دن اور پندرہ دن طہر کے اور پھر دس دن حیض کے اور پندرہ دن طہر کے اور دس دن حیض کے یہہ سو دن ہوے

جزئیہ ۳۷۱ - زوجہ اقرار کرے عدت کے گزر جانے کا اور یہہ اقرار ایسی مدت مین ہو جسمین عدت گزر جاتی ہو پھر لڑکا جنے دو سال مین لڑکا تاریخ اقرار کے چھ مہینے سے ایک دن کم مین پیدا ہو زوجہ بیان کرے کہ یہہ لڑکا اُسی شوہر کا ہے اس لڑکے کا شوہر سے نسب ثابت ہو جائیگا لزوماً اگر وہ لڑکا پیدا ہونیہ مہینے سے زیادہ مین وقت اقرار سے تو ثبوت نسب لازم نہ ہوگا کیونکہ اصل یہہ ہے کہ معتدہ تصدیق کیجاتی ہے انقضاے عدت کی خبر مین کیونکہ شرع شریف مین عورت کو انقضاے عدت مین امین قرار دیا ہے اسکا قول تصدیق ہوگا تاوقتیکہ کوئی اُسکے قول کی تکذیب نہ کرے اور اصل یہہ ہے کہ مدعی کو بمجرد دعوی کے کوئی شئی نہین دلائی جاتی ہے کیونکہ انکار منکر اُسکے دعوی کو عارض ہے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (لو اعطی الناس بدعواہم الحدیث) مگر اس امر مین عورت تصدیق کیجاتی ہے جو اُس سے معلوم ہو سکتا ہے بسبب ضرورت کے مثلاً حیض اور جو امر عورت کے غیر سے بھی معلوم ہو سکتا ہے اُسمین عورت کا قول قبول نہ ہوگا اسی وجہ سے نسب صرف عورت کے قول ثابت نہین ہوتا ہے تاوقتیکہ قابلہ شہادت ادا نکرے اسیطرح وقوع طلاق کیونکہ زوجہ اُسکی مدعی ہے اور شوہر انکار کرتا ہے اور قول منکر کا قبول ہوتا ہے تاوقتیکہ

مدعی بینہ قائم نہ کرے امام اعظم کے قول کی یہہ دلیل ہے کہ حمل ثابت ہوتا ہے شوہر کے اقرار سے یا یہہ کہ حمل ظاہر ہوا و حمل مقتضی ہوتا ہے ولادت کی طرف لامحالہ اسمین دو وجہ قول قبول ہوگا جیسا خون حیض مین یہان تک اگر شوہر زوجہ سے کہے اگرچہ کو حیض آئے تو مطلقہ ہے زوجہ کہے کہ مجھے حیض آیا طلاق پڑجائیگی ایسا ہی اس مقام پر حکم ہے مگر اسکا قول اثبات نسب مین بدون شہادت قابلہ کے نہین مقبول ہوتا ہے کیونکہ وہی تعیر بلدین متہم ہے پس نہ تصدیق کیجائیگی حق اثبات نسب مین اور حق وقوع طلاق مین تہمت نہین ہے اسمین بغیر شہادت قابلہ کے عورت کا قول مقبول ہوگا۔

جزئیہ ۴۷۱۔ اگر شوہر نے حمل کا اقرار کیا ہو یا حمل ظاہر ہوگیا ہو تو زوجہ کا قول قبول ہوگا ولادت کی نسبت اگرچہ زوجہ کیجانب سے قابلہ نے گواہی نہ دی ہو امام اعظم کے نزدیک اور صاحبین کے نزدیک ولادت بدون گواہی قابلہ ثابت نہین ہوتی ہے اور کلام مصنفین سے اس طرف عہد پر مبنی ہے جو ہمنے بیان کیا۔ بدایع۔

باب النفقہ

جزئیہ ۴۷۲۔ قاضی کو نفقہ کا فیصلہ صادر کرے شوہر کی مالداری اور اسکی قدرت کے مطابق اگر شوہر کہے کہ مین مفلس ہون مجھ پر مفلس لوگون کا نفقہ واجب ہونا چاہیے شوہر کا قول قبول ہوگا مگر جبکہ زوجہ گواہ پیش کرے تو زوجہ کے گواہ قبول ہونگے اور یہ قول ابو یوسف اور زفر کے در باب فرض نفقہ کے غائب پر اور نہ قبول ہونگے نکاح مین اور مثل مذکورہ مین گواہ قبول کرنے مین غائب کو ضرر نہین پہنچتا ہے غائب حاضر ہوکر نکاح کا اقرار کرے تو زوجہ کو یہہ استحقاق ہوگا کہ اس سے نفقہ مفروضہ لے اور اگر شوہر نکاح کا انکار کرے تو شوہر کا قول قبول ہوگا اور زوجہ کو شوہر کے سوا جہہ مین گواہ پیش کرنا ہونگے اگر قاضی نے مدعا اور مدیون کو حکم دیا ہو اسکے بعد مدعا مدعی بیان کرے

کہ میں نے مال زوجہ کو حوالہ کر دیا نفقہ کی بابت تو اسکا قول قبول ہوگا اور مدیون کا قول قبول نہ ہوگا
مگر بینہ سے۔

جزئیہ ۷۶ ا۔ شوہر اپنی زوجہ کو کپڑا دیجے اور کہے کہ وہی مہر میں ہے یا کہے کہ کسوۃ
کی مانند تمہارا زوجہ کہے کہ عطیہ ہے اسکو مہر و کسوۃ سے کچھ تعلق نہیں ہے شوہر کا قول قبول
ہوگا اور اسی طرح اگر شوہر زوجہ کو دراہم عطا کرے اور کہے کہ وہ زوجہ کا نفقہ ہے اور
زوجہ کہے کہ ہدیہ ہے شوہر کا قول قبول ہوگا بسطرح زید پر مختلف دیون ہوں اور کہے ادا
کرے اور کہے کہ فلان دین میں ادا کیا گیا زید کا قول قبول ہوگا کیونکہ وہی مالک مال ہوا
ہے ایسا ہی حکم صورت مذکورہ میں ہے اگر جبکہ عورت پیش کرے کہ یہ ہدیہ ہے اور
اگر دونوں گواہ پیش کریں تو شوہر کے گواہ قبول ہونگے اور اگر ہر ایک دوسرے کے
اقرار کے گواہ پیش کرے تو بھی شوہر کے گواہ قبول ہونگے۔ اسیطرح اگر شوہر و زوجہ میں
اختلاف ہو نفقہ مفروضہ کی مقدار میں بعد فرض کرنے قاضی کے جو زمانہ گزرا ہو گی
مقدار میں۔ تو عورت کے گواہ اور شوہر کا قول قبول ہوگا کیونکہ وہی زیادتی کا انکار
کرتا ہے۔

جزئیہ ۷۷ ا۔ شوہر و عورت میں بحث ہے کہ تو میری زوجہ کی خبر گیری کیا کرتا ہے
پانچ درہم ہر مہینے میں اسکو نفقہ دیدے مامور ہے کہ میں نے صرف کیا اور زوجہ
قول کی تصدیق کرے تو مامور شوہر سے صرف زوجہ کی تصدیق کرنے سے درہم واپس
نہیں لے سکتا ہے مگر جبکہ حکم قاضی ہو شکل اول میں جبکہ زوجہ شوہر کو غیر کا قرض ادا
بنانا چاہتی ہے بلا حکم قاضی پس اسکا قول قبول نہ ہوگا بخلاف شکل ثانی کے۔

جزئیہ ۷۸ ا۔ اگر شوہر اپنی زوجہ کو طلاق دے اور وہ ناشزہ ہو تو چاہیے
کہ اپنے شوہر کے مکان میں آئے اور اس سے نفقہ لے اور اگر عدت کو طلاق ہو
بسبب نہ آنے حیض کے تو زوجہ کا نفقہ شوہر پر واجب ہوگا یہاں تک کہ عورت ایسے

ہوجائے اور اسکی عدت کا حکم باعتبار مہینوں کے دیا جائیگا اور اگر زوجہ انقضاء عدت
کا حیض کا انکار کرے تو اسکا قول مع الیمین قبول ہوگا۔ فتاوی قاضیخان۔ زید نکاح
کرے ہندہ سے پھر اسکے لڑکا پیدا ہو زید کہے میں نے تجھ سے نکاح کیا چار مہینے ہوئے
زوجہ کا قول قبول ہوگا اور لڑکا شوہر کا قرار پائیگا۔ قاضیخان۔

جزئیہ ۱۷۹۔ شوہر اقرار کرے اپنی زوجہ کے حرام ہوجانے کا اور شوہر نے زوجہ
کے ساتھ دخول کیا ہو اور اُن میں تفریق کردیگئی ہو تو زوجہ کو مہر مقررہ اور عدت کا
نفقہ دلایا جائیگا اور اگر شوہر زوجہ سے کہے تیری عدت گزرگئی زوجہ کہے نہیں گزری تو
قول مع الیمین قبول ہوگا اگر زوجہ حلف کرے تو نفقہ پانے کی مستحق ہوگی اور اگر نکول
کرے تو وہ اسکے مقر قرار دیجائیگی کہ اسکا نفقہ نہیں ہے اور اقرار زوجہ کا اُسکے حق میں
حجت ہے۔ النفع الوسائل للطرسوسی۔

جزئیہ ۱۸۰۔ اگر مسلمان ذمیہ سے نکاح کرے دارالاسلام میں اور دخول کرکے
طلاق دیدے ذمیہ کو عدت دلایا جائیگا اُس شخص کے قول پر جسکے نزدیک ذمیہ پر عدت
واجب ہے۔ اگر شوہر زوجہ کو نفقہ قاصد کے ہاتھ بھیجے اور قاصد بیان کرے کہ میں نے
خاص اُسی عورت کو نفقہ پہنچا دیا اور زوجہ انکار کرے تو زوجہ کا قول مع الیمین قبول ہوگا
اور اگر شوہر کہے کہ میں نے نفقہ زوجہ کو دیدیا اور وہ نفقہ پانے سے انکار کرے
اس شکل میں بھی زوجہ کا قول مع الیمین قبول ہوگا۔ النفع الوسائل۔

جزئیہ ۱۸۱۔ اگر باپ بیٹے میں اختلاف ہو باپ کے مالدار ہونے میں لڑکے کا
قول قبول ہوگا اور گواہ باپ کے اگر باپ اپنے فرزند کے مال سے اپنی ذات خاص
پر خرچ کرے اسکے بعد بیٹا باپ پر دعوی کرے اور کہے کہ تو مالدار ہے۔ اور باپ
جواب دے کہ میں مفلس تھا باپ کی حالت دیکھی جائیگی اگر اُسوقت وہ مفلس ہو تو
قول اُسکا استحساناً قبول ہوگا نسبت نفقہ مثل کے اور اگر وہ مالدار ہو تو قول لڑکے کا

مقبول ہوگا اور اگر دونون بینہ قائم کرین تو بیٹے کا بینہ قبول ہوگا۔

جزئیہ ۱۸۲ - اگر شوہر اپنی زوجہ کا امر اُسکے تفویض کرے اس شرط سے اگر مین ایک مہینا غائب ہوجاؤن اور تجھ کو نفقہ نہ پہنچے تو تو اپنی ذات خاص کو جب چاہے طلاق دے لے۔ اسکے بعد شوہر زوجہ کو بیس درہم بھیجے اگر یہہ اُسکے نفقہ کی قدر ہون تو زوجہ کا اختیار اُسکے قبضہ مین ہوجائیگا۔ اور اگر اُسکا نفقہ مفروضہ ہو اور وہ نفقہ اپنے شوہر کو ہبہ کردے اور مدت گزر جاے اور زوجہ کو نفقہ نہ پہنچے تو اُسکا اختیار اُسکے قبضہ مین نہ ہوگا اور ہمارے نزدیک یہین اُٹھ جائیگی اور اسمین خلاف ہے ابو یوسف کا اور اگر زوجہ ہبہ نہ کرے اور شوہر کہے کہ مین نے نفقہ پہنچا دیا زوجہ انکار کرے مناسب ہے کہ شوہر کا قول تصدیق کیا جاے کیونکہ وہی حکم کا منکر ہے صاحب عمدہ بیان کرتے ہین کہ مین نے یون ہی اپنے استاد سے سُنا پھر اُنھون نے ایک مدت کے بعد اپنے قول سے رجوع کرکے فرمایا کہ شوہر کا قول تصدیق نہ کیا جائیگا اسی طرح سے جس مسئلہ مین الفارق کا دعوے ہو زوجہ کا قول قبول ہوگا اور یہی اصح ہے۔

جزئیہ ۱۸۳ - وصی یا منتظم وقف دعوی کرے اپنے مال کے خرچ کرنے کا اور من بعد مال یتیم اور وقف سے واپس لینا چاہے تو نہین لے سکتا ہے کیونکہ وہی دعوی کرتا ہے اپنے دین کا یتیم اور وقف پر پس بجرد دعوے کے اُسکا دعوی ثابت نہ ہوگا یہہ حکم اُس شکل مین ہے اگر اُسنے اپنے مال مین سے صرف کرنیکا دعوی کیا ہو اور اگر وہ دعوی کرے وقف اور مال یتیم کے صرف کرنیکا اگر اُسنے نفقہ مثلی کا دعوی کیا ہے مدت معینہ مین تو اُسکے قول کی تصدیق کیجائیگی۔

جزئیہ ۱۸۴ - اجنبی صرف کرے بعض دنیا پر اور بیان کرے کہ مین نے وصی کے حکم سے صرف کیا ہے اور وصی اسکا اقرار کرے اور یہہ نہین معلوم ہوتا ہے مگر وصی کے قول سے وصی کا قول قبول ہوگا بشرطیکہ لڑکا جسپر نفقہ صرف کیا گیا ہے صغیر سن ہو جو [illegible]

شوہر کا قول مفلسی مین دربارہ نفقہ زوجہ قبول ہوگا اسی طرح خصاف رحمتہ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کیونکہ مفلسی اصل ہے اور مالداری عارض ہے قول اس شخص کا قبول ہوتا ہے جو استدلال کرے اصل پر اور زیادات مین امام محمد رحمتہ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے اگر عورت دعوی کرے مرد کے مالدار ہونے کا اور شوہر کہے کہ مین مفلس ہون عورت کا قول قبول ہوگا کیونکہ شوہر کا اقدام کرنا دخول یا عقد پر دلالت کرتا ہے مالدار ہونے پر لسان الحکام مین حاصل ان سب اختلاف کا یہ لکھا ہے کہ شوہر کا قول قبول ہوگا اگر بیٹہ زوجہ کے۔ انتہی۔

جزئیہ ۱۵ - زوجہ شوہر پر نفقہ کا دعوی عدالت مین کرے شوہر حاکم سے بیان کرکے کہ مین نے اسکو سال بھر ہوا طلاق دیا اور اسکی عدت بھی گزر گئی زوجہ انکار کرے حاکم شوہر کا یہ قول کہ مین نے سال بھر ہوا طلاق دیا نہ قبول کریگا اور وقت اقرار سے طلاق پڑ جائیگا کیونکہ اسکا قول اپنے لیے تصدیق کیا جاسکتا ہے نہ دوسرے کے حق کی ابطال مین شوہر کو نفقہ دینا پڑیگا مگر جبکہ شوہر درگواہ عادل پیش کرے حاکم کے روبرو طلاق پر۔

جزئیہ ۱۶ - اگر شوہر کہے کہ مجھ سے میری زوجہ نے بیان کیا کہ عدت گزر گئی اسکا قول زوجہ کے ابطال نفقہ مین قبول نہ ہوگا اگر شوہر مالدار ہے تو زوجہ کے خادم کا نفقہ اس سے دلایا جائیگا جیسا کہ مفلس سے اسکی زوجہ کا نفقہ بقدر قوت لایموت دلایا جاتا ہے اور اسی طرح وہ کپڑا جس سے زوجہ کا جسم ڈھکا جائے۔

جزئیہ ۱۷ - اگر شوہر و زوجہ مین اختلاف ہوا اور زوجہ کہے کہ شوہر مالدار ہے اسپر نفقہ مالداروں کا واجب ہے اور شوہر بیان کرے کہ مین مفلس ہون مجھ پر نفقہ مفلسون کا دینا واجب ہے اور قاضی شوہر کے حال کو نہ جانتا ہو۔ کتاب النکاح مین لکھا ہے کہ شوہر کا قول مع الیمین قبول ہوگا اور اسی طرح کرخی اور خصاف نے

بیان کیا ہے۔ اور امام محمد نے زیادات مین لکھا ہے کہ زوجہ کا قول مع الیمین قبول ہوگا اور قاعدہ کلیہ یہہ ہے اگر طالب ومطلوب مین مالداری وناداری کا اختلاف ہو تو اسمین مشائخ کا اختلاف ہے بعض فرماتے ہین کہ ہمیشہ قول مطلوب کا قبول ہوگا اور بعض کا یہہ قول ہے کہ ہمیشہ قول طالب کا قبول ہوگا اور بعض یہ قائل ہین کہ اسمین مطلوب کی حالت دیکھی جائیگی اور امام محمد دین کی تفصیل کرتے ہین آیا کس قسم کا دین ہے بعض شکل مین طالب کا قول قبول ہوگا اور بعض مین مطلوب کا۔ اور ایک قاعدہ امام محمد نے ذکر کیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ زوجہ کا قول قبول کیا جائیگا اور اسی طرح مضاف نے بیان کیا ہے لیکن اُنھون نے ایسا قاعدہ بیان کیا ہے جو اسکا مقتضی ہے کہ نفقہ مین شوہر کا قول قبول کیا جائے۔

جزئیہ ۱۸۸۔ اگر شوہر زوجہ پر نفقہ پہنچا دینے کا دعوی کرے اور زوجہ نفقہ پہنچنے سے انکار کرے تو زوجہ کا قول قبول ہوگا کیونکہ شوہر دین کے ادا کرنے کا دعوی کرتا ہے اور زوجہ منکر ہے پس زوجہ کا قول مع الیمین قبول ہوگا اور ایسا ہی حکم تمام دیون مین ہے۔

جزئیہ ۱۸۹۔ عورت مطلقہ دعوی کرے کہ مین حاملہ ہون اور طلاق دینے والا انکار کرے اور دائیان حمل کی گواہی ادا کرین اور حمل دو مہینے یا تین مہینے کا ہو تو زوجہ کا قول حمل مین قبول ہوگا اور اسکو شوہر سے نفقہ دلایا جائیگا اگر مدت حمل گزر جائے اور وہی دو سال ہین اور زوجہ کہے کہ مجھے گمان حمل کا تھا اُسکے خلاف ظاہر ہوا تو اُسکو نفقہ تین حیض آنے تک دلایا جائیگا اگرچہ مدت حیض آنے کی طوالت کر جائے۔ قاری الہدایہ۔

باب الحضانت

جزئیہ ۱۹۰ - شوہر و زوجہ مین اختلاف ہو شوہر دعوی کرے کہ فرزند کی مان نے دوسرے شوہر کے ساتھ نکاح کر لیا زوجہ انکار کرے - زوجہ کا قول قبول ہوگا اگر زوجہ اقرار کرے کہ مین نے دوسرے شخص سے نکاح کیا لیکن دعوی کرے کہ شوہر ثانی نے طلاق دیدی اور میرا حق حضانت پھر عود کر آیا اگر زوجہ شوہر ثانی کی تعین نہ کرے تو اُسکا قول قبول ہوگا وگرنہ اُسکا قول قبول نہ ہوگا - قاضیخان -

جزئیہ ۱۹۱ - لڑکے صغیر کو اُسکی نانی اپنے ہمراہ لیکر آے اور اُسکے باپ سے نفقہ طلب کرے باپ کہے کہ مین اُسکی پرورش کرنے کا زیادہ تر مستحق ہون کیونکہ اُس لڑکے کی مان میرے نکاح مین ہے لیکن وہ میرے پاس سے فرار ہوگئی ہے نانی بیان کرے نہین بلکہ اُس لڑکے کی مان مرگئی ہے فقہا لکھتے ہین لڑکا نانی کے پاس رکھا جائیگا اور کہا جائیگا کہ اپنی زوجہ کو تلاش کر لا کیونکہ جب یہہ نہ معلوم ہو کہ اسکی مان کہان رہتی ہے تو وہ منزلہ مفقودہ متصور ہوگی پس اگر باپ عورت کو حاضر کرکے بیان کرے کہ یہہ میرا لڑکا اسکے بطن سے پیدا ہوا ہے اور اسکی عورت مذکورہ تصدیق کرے نانی بیان کرے کہ یہہ میری دختر نہین ہے اور میری دختر مرگئی ہے باپ کا اور عورت حاضر شدہ کا قول قبول ہوگا اور یہہ دونون لڑکے کے زیادہ تر مستحق ہین - قاضیخان -

کتاب العتق

جزئیہ ۱۹۲ - زید کے قبضہ مین لڑکا صغیر سن ہو جو اپنا حال بیان نہ کر سکتا ہو وہ بیان کرے کہ میرا غلام ہے اسکا قول قبول ہوگا پس اگر لڑکا بالغ ہوکر بیان کرے کہ مین حُر ہون تو غلام کا قول قبول نہ ہوگا اور اگر گواہ پیش کرے تو قبول ہونگے لڑکا جوان ہو اور زید بیان کرے کہ یہہ میرا غلام ہے اور لڑکا کہے کہ مین فلان شخص کا غلام ہون زید کا قول قبول ہوگا اور اگر وہی لڑکا یہہ بیان نہ کرے کہ مین فلان شخص کا

غلام ہون بلکہ کہے کہ مین حر الاصل ہون تو لڑکے کا قول قبول ہوگا۔

جزئیہ ۱۹۳ - عمر غلام کو فروخت کرے پھر بیان کرے کہ مین نے اُسے آزاد کیا یا مدبر بنایا عمر کا قول قبول نہ ہوگا اور اگر عمرو دعوی کرے کہ وہی میرا لڑکا ہے میرے نطفہ سے پیدا ہوا ہے نسب ثابت ہو جائیگا اور بیع باطل ہو جائیگی۔

جزئیہ ۱۹۴ - بکر اپنے لڑکے سے کہے کہ یا حرہ یا کہے کھڑی ہو اے حرہ اور بیان کرے کہ مین نے اس قول سے اُسکی آزادی کی نیت نہین کی تھی اُسکا قول فی مابینہ وبین اللہ تعالی تصدیق کیا جائیگا **قاضیخان**

جزئیہ ۱۹۵ اگر لونڈی دعوی کرے کہ مین حرۃ الاصل ہون اگر اُسنے وقت بیع اور قبضہ دینے بیع اور ثمن کے اتباع کی ہو تو یہہ اقرار ہے لونڈی ہونے کا اور اگر اُسنے بیع اور قبضہ دینے کے وقت اتباع نہ کی ہو اور پھر اتباع کرے اس شکل مین بایع اول کو جائز نہین کہ اُسکے قول کو قبول نہ کرے کیونکہ حریت الاصل مین اُسکا قول قبول کیا جاتا ہے صحیح یہہ ہے اگر اُس سے پہلے ایسا فعل نہ صادر ہوا ہو جو اقرار رقیت پر دلیل ہو تو اُسکا قول قبول ہوگا اور مشتری اول کو جائز ہے بایع سے ثمن واپس لے لے۔

جزئیہ ۱۹۶ - ایک شخص لونڈی خریدکرے اور لونڈی وقت بیع حاضر نہ ہو اور مشتری اُسکا قبضہ کرے اور وہ لونڈی ہونے کا اقرار نہ کرے پھر مشتری اُسکو دوسرے ہاتھ فروخت کرے اور لونڈی بیع ثانی کے وقت بھی حاضر نہ ہو پھر لونڈی کہے کہ مین حرہ ہون قاضی لونڈی کا قول قبول کریگا اور ہر مشتری اپنے بایع سے ثمن واپس لے گا۔

جزئیہ ۱۹۷ - قابض یہہ گمان کرے کہ غلام فلان شخص غائب کا غلام ہے اور فلاں اُسنے میرے پاس امانت رکھا یا ہے غلام کہے کہ مین اس شخص کا غلام تھا اُسنے

مجھے آزاد کر دیا یا مین اُس شخص کا غلام نہین ہون بلکہ دوسرے شخص کا تھا اُسنے مجھے آزاد کر دیا اسکا قول تصدیق نہ کیا جائیگا - بخلاف اس قول کے کہ مین حر الاصل ہون یہہ قول اُسکا تصدیق کیا جائیگا اور دعوی آزادی مین وہی غلام ہونے کا اقرار کرتا ہے اور دعوی کرتا ہے غلامی کے زائل ہوجانے کا پس اُسکا قول تصدیق نہ ہوگا - مگر حجت سے اور دعوی حریت الاصل مین انکار کرتا ہے غلامی سے قول سنکر کا قبول ہوگا مثل اسکے کہ اگر زید عمرو کو حاضر کر کے دعوی کرے کہ یہہ میرا غلام ہے عمرو بیان کرے کہ مین حر الاصل ہون - عمرو کا قول تصدیق کیا جائیگا اگر مولی کہے کہ مین نے تجھے آزاد کیا بعوض مال کے اور تونے اُسے قبول نہین کیا اور غلام کہے کہ مین نے قبول کیا تو مولی کا قول قبول ہوگا کیونکہ اُسکا آزاد کرنا متعلق تھا شرط قبول پر اور اگر مولی اقرار کرے اپنے غلام کی آزادی کو دوسری شرط پر معلق کرنے کا غلام کا قول نسبت وجود شرط کے قبول نہوگا اسیطرح مریض وصیت کرے عتق کی اور اُسکے ورثا بیان کرین کہ مورث نے اپنے مرض مین غلام کو آزاد کر دیا اور موصی لہ بیان کرے کہ اُسنے صحت مین آزاد کیا ورثا کے قول کی تصدیق کیجائیگی اور موصی لہ کسی شی کا مستحق نہ ہوگا مگر وہ ایسی چیز بیان کرے جو ثلث مال سے زائد نہ ہو یا گواہ پیش کرے کذا فی الہدایہ - **تشریح** - یہہ کلام صاحب ہدایہ کا اس پر دلالت کرتا ہے کہ آزاد کرنا مرض مین وصیت مالی پر مقدم ہے -

جزئیہ ۱۹۸ - اگر مولی اور مدبرہ مین نسبت لڑکے کے اختلاف ہو مولی بیان کرے کہ تو قبل تدبیر کے اُسے جنے اور وہ کہے بعد اُسکے لڑکا پیدا ہوا مولی کا قول قبول ہوگا کیونکہ عورت اپنی لڑکے کی آزادی کا دعوی کرتی ہے اور اگر وہی عورت مدعی ہوتی عتق کی اپنی ذات کی نسبت تو قول مولی کا اسمین قبول ہوتا پس اسیطرح اُسکے لڑکے کا بھی حکم ہے - **تشریح** مولی سے حلف کرنے کی شکل مین اسکے علم پر حلف لیا جائے گا کیونکہ وہ دوسرے کے فعل پر حلف کرتا ہے اور وہ ہی یہہ ہے

لہ عورت دعوی کرتی ہے کہ لڑکا بعد تدبیر کے پیدا ہوا مسبوط۔

جزئیہ ۱۹۹ - لونڈی ایک شخص کے قبضہ مین ہو اور وہ بیان کرے کہ مین فلان شخص کی ام ولد یا مکاتبہ یا مدبرہ ہون اور وہ شخص لونڈی کی تصدیق کرے اور قابض اُسکا انکار کرے۔ ابی یوسف فرماتے ہین کہ لونڈی کے قول کی تصدیق کیجائے گی کیونکہ وہ دعوی کرتی ہے اُس حق کا جو حریت کے حقوق سے ہے اور لونڈی ہونیکی فی الحال اقرار نہین کرتی ہے اور اگر وہ ہی حریت الاصل کا دعوی کرے تو بھی اُسکا قول قبول ہوگا اسی طرح جس شکل مین دعوی کرے کسی حق کا منجملہ حقوق حریت کے امام اعظم اور امام محمد رحمہما اللہ سے منقول ہے کہ اُسکا قول قبول نہ کیا جائے گا اور اسی طرح ابو یوسف سے مذکور ہے اُس لونڈی کی نسبت جو قابض کے قبضہ مین ہو اور دعوی کرے کہ مجھ کو فلان شخص نے آزاد کر دیا اور وہی شخص لونڈی کی تصدیق کرے اور قابض اُسکا انکار کرے لونڈی اور مقرلہ کا قول قبول ہوگا بعض کتب مین مذکور ہے کہ قول امام محمد کا مثل قول ابی یوسف کے اس مسئلہ مین ہے اور معنی اسکے یہہ ہین کہ لونڈی دعوی کرے حریت کا اور قابض لونڈی ہونے کا فی الحال اقرار کرے۔ پس لونڈی کا قول قبول ہوگا کہ مین حرہ ہون اور فرق امام محمد کا اس مسئلہ اور مسئلہ اولی مین یہہ ہے کہ مسئلہ اولی مین قابض لونڈی ہونے کا مقر ہے اور اسی طرح ابی یوسف رحمۃ اللہ علیہ اُس غلام کی نسبت جو زید کی قبضہ مین ہو اور یہہ کہے مین لڑکا ہون تیرا تیرے اہل ولد سے اور مین صریہون اور مولی اسکی تکذیب کرے پس قول لڑکے کا قبول ہوگا اور وہی زید کا لڑکا قرار پائیگا۔ تاسیس الدبوسی۔

جزئیہ ۲۰۰ - اگر بالغ کہے کہ مین نے آزاد کیا اور مین صبی تھا اسکا قول قبول ہوگا اور اسی طرح اگر آزاد کرنے والا کہے کہ مین نے آزاد کیا اور مین مجنون تھا اور جنون اسکا ظاہر ہو اور اسیطرح اگر صبی کہے کہ جس مملوک کا مین مالک ہون وہ آزاد ہے

درصورتیکہ مین بالغ ہون یہہ نہین صحیح ہے کیونکہ وہ اس قابل نہین ہے کہ جو کہے لازم ہوجاے ضرور ہے کہ غلام مولی کی ملک بھی ہو حتی کہ اگر وہ دوسرے کا غلام آزاد کرے تو اُسکا قول نافذ نہوگا مصداق اس حدیث کے لاعتق فی ما لا یملک العبد۔

جزئیہ ۲۰۱ - مولی اپنے غلام یا لونڈی سے کہے کہ انت حرٌ او عتیقٌ او طلیقٌ او سرحٌ او فارقٌ او خلیٌ او برئٌ او بتۃٌ او بائنٌ او حرامٌ او بحرامٌ او حبلک علی غاربک او الحقی باھلک او اعتدی او استبرئی رحمک او انت لوجہ اللہ او لوجہ فلان او لوجہ من شئت او لوجہ ابی او امی او لوجہ اللہ تعالی

اگر لڑکا صغیر سن کہے کہ جس مملوک کا مین مالک ہون وہ آزاد ہوجائیگا جبکہ مجھے احتلام ہو
یہ صحیح نہین ہے ہدایہ۔
جزئیہ ۲۰۳ - اگر مولی کہے جو میرے مملوک ہین اُن مین سے روٹی پکانے والا آزاد ہے
اور ایک غلام دعوی کرے کہ مین روٹی پکاتا ہون اور مولی انکار کرے مولی کا قول
قبول ہوگا اور اگر مولی کہے کہ میری لونڈی جو بکر ہے وہ آزاد ہے پس ایک لونڈی
دعوی کرے کہ مین بکر ہون اور مولی اُسکا انکار کرے لونڈی کا قول قبول ہوگا۔
جزئیہ ۲۰۴ - اگر غلام بعد آزاد ہونے کے دوسرے سے کہے کہ مین نے جب تیرا
ہاتھ کاٹا تو غلام تھا اور مقر کہے کہ تو اُس زمانہ مین آزاد تھا غلام کا قول قبول ہوگا
اور اسی طرح اگر مولی اپنے اُس غلام سے جسکو آزاد کرچکا ہے کہے کہ مین نے تجھ سے
ہر مہینے مین پانچ سو درہم تیری مزدوری لیے اور تو اُسوقت غلام تھا آزاد شدہ
کہے کہ تو نے وہ مزدوری بعد آزادی لی مولی کا قول قبول ہوگا اگر مولی لونڈی کو آزاد
کرے اسکے بعد کہے کہ مین نے تیرا ہاتھ کاٹا اور تو میری لونڈی ہے اور لونڈی کہے
کہ تو نے میرا ہاتھ کاٹا اُس زمانہ مین کہ مین آزاد ہوگئی تھی لونڈی کا قول قبول ہوگا
تشریح - اسی طرح حکم ہے اُس ہر شئی کا جو مولی لونڈی سے لے نزدیک امام اعظم
اور ابی یوسف کے۔
جزئیہ ۲۰۵ - اگر مولی غلام کی آزادی کو معلق کرے اُس امر کے ساتھ جو غلام کے
قول سے معلوم ہوتا ہے اس شکل مین غلام کا قول بروایت اصح قبول ہوگا مثلاً
مولی اپنے غلام سے کہے اگر تجھے احتلام ہو تو آزاد ہے اُسکے بعد غلام کہے کہ مین
محتلم ہوا غلام کے بیان سے آزادی واقع ہوجائیگی۔ **کذا فی المحیط**۔ اگر مولی اور
غلام وجود شرط مین مختلف ہون تو مولی کا قول قبول ہوگا۔
جزئیہ ۲۰۶ - مولی کہے کہ جو لونڈیان میری ہین وہ آزاد ہین مگر اُنمین سے

جو روٹی پکاتی ہے یا وہ لونڈی جسکو مین نے زید سے خرید کیا ہے یا وہ لونڈی جسکے ساتھ مین نے آج صبح کو نکاح کیا یا وہ لونڈی جو شیبہ ہے ان چار مسئلون مین اگر لونڈی اُس صفت کا انکار کرے اور مولی اُسکا دعوی کرے لونڈی کا قول قبول ہوگا بخلاف اُن مسئلون کے کہ مولی کہے کہ میری لونڈی آزاد ہین مگر وہ لونڈی جو بکر ہے یا جسکو فلان شخص سے مین نے خرید نہین کیا یا وہ لونڈی جسکے ساتھ مین نے آج صبح کو وطی نہین کی یا مگر خراسانیہ اسمین مولی کا قول قبول ہوگا۔ الکافی اشباہ

جزئیہ ۲۰۷ - اگر مولی کہے ہذا مولائی او یا مولائی - غلام آزاد ہوجائیگا لیکن اول اسم ہے مولی کا اگرچہ شامل ہے ناصر اور چچازاد بھائی اور موالاۃ فی الدین آزاد کنندہ کی اعلی و اسفل کو مگر وہی متعین ہوا ہے اسفل کے لیے پس اُسپر خاصتہً اطلاق ہوگا کیونکہ مولی عادتاً مملوک سے مدد نہین مانگتا ہے اور غلام کا نسب معروف ہے یعنی معنی اول او معنی ثانی مراد نہین ہوسکتے ہین اور معنی ثالث یعنی موالاۃ فی الدین بھی معنی مجازی ہین یہ بھی نہین لیے جاسکتے ہین کیونکہ بحث نسبت معنی حقیقی مولی کے ہے اور اضافت طرف غلام کے منافی ہے اُسکے آزاد ہونے پر پس مولی اسفل متعین ہوجائیگا یعنے لفظ مولی سے غلام مراد لینگے اور اسی طرح اپنی لونڈی سے کہے ہذہ موالاتی جیسا کہ ہمنے بیان کیا اور اگر مولی کہے کہ مین نے موالاۃ فی الدین یا کذب کا ارادہ کیا تھا پس اُسکا کلام فی مابینہ و بین اللہ تعالے تصدیق کیا جائیگا اور قضاءً تصدیق نہ کیا جائیگا کیونکہ ظاہر کے خلاف ہے۔

جزئیہ ۲۰۸ - اگر مولی کہے کہ یہہ میرا لڑکا ہے اور اُسپر قایم رہے تو غلام آزاد ہوجائیگا ہدایہ۔ تشریح اُسپر قایم رہے تو غلام آزاد ہوجائیگا اس سے یہہ مراد ہے کہ وہ بزرگی اور شفقت سے باز نہ آئے کذا فی الشیخ الفدوری مصنفہ ابی الفضل۔ حتی کہ اگر لڑکا اہنیت کا دعوی کرے تو وہ تصدیق کیا جائیگا کہا گیا لڑکے کے ساتھ برتاؤ

ولدیت کا رکھنا نسب مین شرط ہے کیونکہ اُس سے رجوع صحیح ہے بخلاف آزادی کے
اور کہا گیا کہ وہی شرط اتفاقی ہے ۔ کذا فی العنایتہ ۔

جزئیہ ۲۰۹ ۔ مولی اپنی لونڈی سے کہے اگر تو پہلے لڑکا جنے تو تو آزاد ہے لونڈی کے
لڑکا و دختر توام پیدا ہون اور یہہ نہ معلوم ہو کہ اسمین سے پہلے کون پیدا ہوا لونڈی
اور دختر نصف نصف آزاد ہو جائینگی اور لڑکا غلام رہیگا کیونکہ ہر ایک اُن دونون سے
ایک شکل مین آزاد ہو جائیگا اور وہی یہہ ہے کہ لونڈی بیشتر لڑکا جنے تو اُسمین شرط
پائی جائیگی اور دختر اپنی مان کی تبع ہوگی کیونکہ مان دختر کے پیدا ہونے کے وقت
آزاد تھی اور لڑکا ایک شکل مین غلام رہے گا وہی یہہ ہے جبکہ لونڈی پہلی مرتبہ
دختر جنے تو اُسمین شرط نہ پائی جائیگی اور اُسمین سے ہر ایک نصف نصف آزاد ہوگا
اور نصف کے بارہ مین سعی کرائی جائیگی لیکن لڑکا دونون شکلون مین غلام رہیگا اگر
لونڈی دعوی کرے کہ لڑکا پہلے پیدا ہوا اور دختر صغیرہ ہو اور مولی اُسکا انکار کرے
اور دختر بیان کرے کہ مین پہلے پیدا ہوئی ہون پس قول مولی کا مع الیمین قبول
ہوگا اور اُسکو حلف دلایا جائیگا اُسکی علم پر اگر مولی حلف کرے تو اُسمین سے کوئی
آزاد نہو گا اور اگر نکول کرے تو لونڈی اور اُسکی دختر آزاد ہو جائینگی کیونکہ لونڈی کا
دعوی اپنی دختر صغیرہ کی حریت کی نسبت معتبر ہے اسلیے کہ وہ حریت محض نفع ہے
پس نکول لونڈی کی حریت کے لیے معتبر ہوگا اور مان و دختر دونون آزاد ہو جائینگی
ہدایہ ۔ وفتاوی عالمگیری ۔ یہی حکم ہے اگر مولی سے خصومت واقع نہ ہوا اور اُسکے
مر جانے کے بعد ورثا سے خصومت کی جائے اور وارث اقرار کرے مین نہین
جانتا ہون اور قسم کھائے کہ خدا کی قسم مجھکو نہین علم ہے کہ لڑکا پہلے پیدا ہوا تو کل
غلام رہینگے دلیل اسکی یہہ ہے کہ احوال معتبر ہوتا ہے درصورتیکہ بیان نہو سکے اور
اس مقام پر بیان ممکن ہے قول حالف کیطرح رجوع کرنے مین پس احوال کا اعتبار

نہوگا جواب یہہ ہے کہ اس مقام پر بیان بالیمین ممکن نہین ہے کیونکہ فریقین متفق ہین کہ اُنکو علم نہین ہے کہ دونون مین سے کون پہلے پیدا ہوا قاضی کو نہین جائز ہے کہ مولی سے اُسکی حلف لے کہ اُن دونون مین سے پہلے کون پیدا ہوا اسکا مجھے علم نہین باوجودیکہ عدم علم پر دونون متفق ہین اور اگر دونون مین اختلاف ہو تو مولی کا قول قبول ہوگا کہ دختر پہلے پیدا ہوئی کیونکہ وہی منکر عتق ہے اور اگر مولی اپنی لونڈی سے کہے اگر تو پہلے لڑکا جنے تو تو آزاد ہے اور اگر تیرے دختر پیدا ہو تو وہ آزاد ہے لونڈی لڑکا و دختر توام جنے اسکی دو شکلین ہین اگر معلوم ہو کہ پہلے لڑکا پیدا ہو تو لونڈی اور اُسکی دختر دونون آزاد ہو جائینگے اور لڑکا آزاد نہوگا۔ لونڈی بسبب وجود شرط کے اور دختر بسبب آزادی اپنی مان کے اور لڑکا غلام رہیگا اور لونڈی کے آزاد ہو جانے سے اُسمین کچھ اثر نہوئیگا ثانی یہہ کہ اگر معلوم ہو کہ پہلے دختر پیدا ہوئی تو دختر آزاد ہو جائیگی کیونکہ آزاد ہونا اُسکی ولادت پر معلق تھا اور اُسکی آزادی سے اُسکے غیر پر اثر نہ ہوگا اور اگر یہہ معلوم نہ ہو کہ اُنمین سے کون پہلے پیدا ہوا تو دختر ہر حال مین آزاد قرار پائیگی اور لڑکا ہر شکل مین غلام رہیگا اور لونڈی نصف آزاد ہو جائیگی اور اپنی قیمت کے نصف مین سعی کرائی جائیگی اور اگر دونون مین اختلاف ہو تو مولی کا قول قبول ہوگا جیسا کہ ہمنے اوپر بیان کیا ہے۔

جزئیہ ۲۱۰ — مولی لونڈی سے کہے اگر تیرے پہلے لڑکا پیدا ہو تو وہ آزاد ہے اور اگر دختر پیدا ہو تو تو آزاد ہے لونڈی کے لڑکا دختر توام پیدا ہون اگر معلوم ہو کہ پہلے لڑکا پیدا ہوا تو صرف وہ آزاد ہو جائیگا اور اگر دریافت ہو کہ پہلے دختر پیدا ہوئی تو لونڈی اور لڑکا آزاد ہو جائینگا اور اگر یہہ معلوم نہ ہو کہ اُن دونون مین سے پہلے کون پیدا ہوا تو لڑکا ہر شکل مین آزاد متصور ہوگا کیونکہ کسی صورت مین اُسکی

رقیت ثابت نہین نوا د اول پیدا ہو یا بعد اور دختر ہر شکل مین لونڈی رہے گی کیونکہ
اُسکے واسطے کوئی شکل حریت کی نہین ہے عام اس سے کہ اول پیدا ہوئی ہو یا
بعد کیونکہ غلام اگر پہلے پیدا ہو تو صرف وہی آزاد ہو جائیگا اور اگر دختر پہلے پیدا ہو
تو اُسکی مان اور لڑکا آزاد ہو جائینگے اور دختر لونڈی باقی رہیگی اور جس شکل مین
یہہ علم نہ ہو کہ دختر پہلے پیدا ہوئی یا فرزند تو مان نصف آزاد ہوگی اور لڑکا سالم اور
مان سے بقدر نصف قیمت کے سعی کرائینگے اگر دونون مین اختلاف ہو تو مولی کا
قول قبول ہوگا یہہ حکم اُس شکل مین ہے کہ فرزند و دختر توام پیدا ہون یا دونون
لڑکی پیدا ہون یا لڑکیان۔ اور باقی مسئلہ بحال سابق رہے اگر یہہ معلوم ہو کہ اُنمین سے
پہلے لڑکا پیدا ہو تو صرف وہی آزاد ہو جائیگا۔

جزئیہ ۲۱۱ — مولی اپنی لونڈی سے کہے اگر پہلے تو لڑکا جنے بعد اُسکے دختر تو
تو آزاد ہے اور اگر پہلے دختر جنے بعد اُسکے لڑکا تو لڑکا آزاد ہے۔ لونڈی فرزند
اور دختر توام جنے اگر پہلے لڑکا جنے تو لونڈی آزاد ہو جائیگی بسبب وجود شرط کے
اور لڑکا و لڑکی دونون غلام رہینگے کیونکہ وہ دونون حالت رقیت مین پیدا ہوئے
ہین اور اگر دختر پہلے پیدا ہو تو لڑکا آزاد ہو جائیگا بسبب وجود شرط کے اور لونڈی
و دختر دونون لونڈی ہی رہینگی کیونکہ لڑکے کے آزاد ہو جانے سے لونڈی پنے
مین اثر نہین ہوتا ہے اور اگر معلوم نہو کہ اُن دونون مین سے پہلے کون پیدا ہوا
اور وہی دونون متفق ہون کہ اسکا علم نہین ہے کہ دونون مین سے پہلے کون پیدا
ہوا تو دختر لونڈی رہیگی کیونکہ اُسکے لیے حریت کی کوئی شکل نہین ہے وہ ہر صورت
مین لونڈی رہیگی لیکن لڑکا اور لونڈی نصف نصف آزاد ہو جائینگے اور نصف
قیمت کی قدر دونون سے سعی کرائینگے کیونکہ وہی دونون ایک شکل مین آزاد
ہو جاتے ہین اور ایک شکل مین غلام رہتے ہین پس نصف ہر ایک اُن دونون کا

آزاد ہوجائیگا اور نصف کی قیمت کے قدر اُسنے بھی کرائی جائیگی اور اگر مولی اور لونڈی دونون مین اختلاف ہو تو مولی کا قول مع الیمین اُسکے علم کی نسبت قبول ہوگا یہ حکم اُس شکل مین ہے کہ ایک لڑکا اور ایک دختر توام پیدا ہون لیکن جس شکل مین دو لڑکے پیدا ہون اور دو لڑکیان اور باقی مسئلہ اپنی حالت مذکورہ بالا پر رہے۔ اگر پہلے دو لڑکے پیدا ہون پھر دو لڑکیان لونڈی آزاد ہوجائیگی بسبب وجود شرط کے اور دختر ثانی بسبب وجود شرط کے اور دختر ثانی بسبب اُسکی مان کے آزاد ہوجائیگی اور دونون لڑکے اور پہلی دختر غلام رہینگے اور اگر پہلے ایک لڑکا پیدا ہو پھر دو لڑکیان پھر ایک لڑکا لونڈی آزاد ہوجائیگی بسبب وجود شرط کے اور دختر ثانیہ اور لڑکا دوسرا آزاد ہوجائیگا بسبب آزاد ہونا مان کے اور اگر پہلے لڑکا پیدا ہوا اسکے بعد لڑکی پیدا ہو تو لونڈی آزاد ہوجائے گی بسبب وجود شرط کے اور اُسکے سوا سب غلام رہینگے اور اسیطرح پہلے اگر ایک دختر پیدا ہو پھر دو لڑکے پیدا ہون اسکے بعد ایک دختر تو صرف پہلا لڑکا آزاد ہوجائیگا بسبب وجود شرط کے اسیطرح سے اگر ایک دختر پیدا ہو پھر لڑکا پھر دختر پھر اُسکے بعد لڑکا پہلا لڑکا آزاد ہوجائے گا جیسا اوپر بیان کیا گیا اور اگر معلوم نہ ہو اور دونون متفق ہون کہ نہین معلوم ہے کہ اُنمین سے پہلے کون پیدا ہوا تو دلاد مین سے ہر ایک بقدر اپنے ربع کے آزاد ہوجائیگا کیونکہ ایک لڑکا دو لڑکیونکین ہے ایک لڑکی کے ساتھ ہر شکل مین غلام رہیگا کیونکہ کوئی صورت آزادی کی نہین ہے اور دوسری دختر اور لڑکا ایک شکل مین دونون آزاد ہوجائینگے اور دوسری شکل مین غلام رہینگے پس اُن دونون مین نصف نصف آزاد ہوجائیگا جو آزادی دختر کو حاصل ہوئی وہ درمیان اُسکے اور دختر ثانی کے نصفا نصف قرار پائیگی کیونکہ اُن دونون مین سے ایک کو بمقابلہ دوسرے کے ترجیح نہین ہے پس ہر ایک بقدر ربع کے آزاد ہوجائینگے اور اسی طرح جو آزادی لڑکے کو حاصل ہوئی وہ اُسکے اور دوسرے

لڑکے کے درمیان نصف نصف قرار پائیگی جیسا کہ لڑکیون کی نسبت بیان کیا لیکن لونڈی نصف آزاد ہوجائیگی کیونکہ اگر اُسکے پہلے لڑکا پیدا ہوتا تو وہ آزاد ہوجاتی بسبب وجود شرط کے اور اگر پہلے مختر ہوتی تو وہ آزاد نہ ہوتی پس لونڈی کا نصف آزاد ہوجانا اور بقدر اپنے نصف قیمت کے اس سے سعی کرائی جائیگی اور اگر ان دونون مین اختلاف ہو تو مولی کا قول اُسکے علم کی نسبت مع الیمین قبول ہوگا۔

جزئیہ ۲۱۲ - اگر مولی آزادی کو معلق کرے شرط کے ساتھ اُسکی دو صورتین ہین اول یہہ کہ شرط مقدم ہو دوسرے یہہ کہ شرط موخر ہو مثلاً کہے اگر مین داخل ہون اس مکان مین تو تو میری مملوک ہے وہ آزاد ہے یا کہے جبکہ مین داخل ہون یا کہے جو میرا مملوک ہے وہ آزاد ہے اگر مین مکان مین داخل ہون پس یہہ کل شکلین محمول کیجائینگی اُس مملوک کی نسبت جو اُسکے حلف کرنے کے دن اُسکی ملک مین داخل ہو اور اسی طرح اگر کہے کہ ہر مملوک جسکا مین مالک ہون اور مولی کی اس سے کچھ نیت نہ ہو کیونکہ صیغہ مضارع متکلم کا اگرچہ استقبال کیا جاتا ہے حال و استقبال کے لیے لیکن عند الاطلاق اُس سے عرفاً اور شرعاً و لغۃً حال مراد لیتے ہین انتہی۔ اور اگر کہے کہ مین نے اس سے یہہ نیت کی تھی جسکا مین زمانہ آیندہ مین مالک ہون گا پس جو غلام یا لونڈی اُسکی فی الحال ملک مین داخل ہین آزاد ہوجائینگے اور وہ لونڈی و غلام بھی جو اسکی ملک مین آیندہ داخل ہون جیسا کہ اوپر بیان ہوا کہ یہہ صیغہ ظاہر حال کے لیے مستعمل ہوتا ہے پس اگر وہ کہے کہ مین نے اُس سے زمانہ استقبال مراد لیا تھا تو اُسنے اپنے کلام کو معنیٔ ظاہری سے بدل دیا اسمین اُسکا قول تصدیق نہ کیا جائے گا اور اسیطرح اگر کہے جس مملوک کا مین اس ساعت مالک ہون وہ آزاد ہے وہ مملوک جسکا یہہ وقت حلف کے مالک تھا آزاد ہوجائیگا نہ وہ جسکا یہہ بعد حلف مالک ہوا ہے

مگر جبکہ اُسکی نیت کی ہو تو وہ بھی آزاد ہوجائیگا کیونکہ ساعت مذکورہ سے مراد ہے ساعت
مشہورہ ہے لوگون کے نزدیک اور وہی زمانہ حال ہے نہ وہ ساعت زمانیہ جس کو
منجمون نے بیان کیا ہے پس اُسکا یہہ کلام شامل ہوگا اُس مملوک کو جو تکلم کیوقت اُسکی
ملک مین داخل ہو نہ اُس مملوک کو جو بعد حلف کے اُسے حاصل ہوے اور اگر وہ کہے کہ مین نے
اُس سے ارادہ کیا تھا اُس مملوک کا جو مجھے حاصل ہو اُس ساعت زمانیہ مین تو اُسکے
قول کی تصدیق کیجائیگی کیونکہ لفظ ساعت زمانیہ کو بھی شامل ہے

جزئیہ ۱۳ : ۲ - اگر مولی کہے کہ مین نے تجھ کو آزاد کیا کل بمقابلہ ہزار درہم کے اور
تو نے قبول نہین کیا غلام کہے کہ مین نے قبول کیا مولی کا قول مع الیمین قبول ہوگا
کیونکہ آزادی مولی کی جانب سے معلق ہے شرط کے قبول پر اور غلام وجود شرط کا
دعوی کرتا ہے اور مولی انکار کرتا ہے پس مولی کا قول قبول ہوگا جیسا کہ مولی اپنے
غلام سے کہے اگر مین داخل ہون آج مکان مین تو تو آزاد ہے پس دن گزر جائے
اور غلام مولی کے داخل ہونے کا مکان مین دعوے کرے اور مولی انکار کرے
مولی کا قول قبول ہوگا اور اگر خلاف ہو بیع کے نسبت تو مشتری کا قول قبول ہوگا
مثلاً بائع کہے کہ مین نے اپنا غلام فروخت کیا کل بمقابلہ ہزار درہم اور تو نے قبول نہین
کیا اور مشتری کہے بلکہ مین نے قبول کیا مشتری کا قول قبول ہوگا **تشریح** عتق
اور بیع مین یہہ فرق ہے کہ بیع بعد قبول مشتری کے منعقد ہوتی ہے - مثلاً اگر
کہے کہ مین نے فروخت کیا تیرے ہاتھ بائع کا یہہ اقرار ہے قبول کی نسبت اور
بائع کا یہہ قول کہ تو نے قبول نہین کیا اُس سے بائع کا یہہ مقصود ہے کہ اپنے
اقرار سے رجوع اور اُسکا ابطال کرے اس شکل مین بائع کا قول قبول نہ ہوگا
بخلاف آزادی کے جو مال کے عوض ہوئی ہو کیونکہ اُسکا معلق ہونا غلام کے قبول پر
موقوف نہین ہے بلکہ وہی شرط ہے وقوع آزادی کی پس درصورتیکہ آزادی

عدم آزادی مین اختلاف ہو مولی کا قول قبول ہوگا۔

جزئیہ ۱۴ / ۲ - اگر مولی اور غلام مین اختلاف ہو بدل کی مقدار مین تو غلام کا قول قبول ہوگا کیونکہ وہی مال دینے کا مستحق ہے پس اُسکا قول مقدار حق مین قبول ہوگا جیسا کہ تمام دیون مین قبول ہوتا ہے اور اگر اختلاف ہو اصل دین کی نسبت تو قول منکر کا قبول ہوگا اور یہی حکم ہے اگر مقدار بدل مین اختلاف ہو اور اگر مبلغ مال مین اختلاف ہو تو قول مولی کا قبول ہوگا کیونکہ اس مقام پر اختلاف ہے ثبوت آزادی کی شرط کی نسبت اسلیے کہ وہی عتق معلق بتعلیق سے غلام دعوی کرتا ہے مولی کے مقابلہ مین آزاد ہونے کا اور مولی انکار کرتا ہے، مولی کا قول قبول ہوگا۔

جزئیہ ۱۵ / ۲ - شریکین مین اختلاف ہو غلام کے آزاد کرنے والے کے مالدار یا مفلس ہونے پر اگر شریک آزاد کنندہ وقت آزاد کرنے کے مفلس ہو تو اُسکے ذمہ ضمان عائد نہ ہوگا اور اگر دونون مین اختلاف ہو مالدار یا مفلس ہونے مین آزاد کرنے کے وقت تو آزاد کنندہ کا قول قبول ہوگا کیونکہ اصل وہی فقر ہے اور تمول عارض ہوتا ہے ظاہر آزاد کنندہ کا شاہد ہے اور اگر غلام کو پہلے آزاد کر دیا ہو پس بعد دونون مین اختلاف ہو آزاد کنندہ کہے کہ مین نے شروع سال مین آزاد کیا اور مین مفلس تھا اسکے بعد مالدار ہوگیا۔ دوسرا شریک کہے تو نے آزاد کیا شروع سال مین اور تو مالدار تھا آزاد کنندہ کا قول قبول ہوگا اور دوسرے شریک کو گواہ پیش کرنا چاہیے حاصل یہ ہے کہ دو حال سے خالی نہین یا غلام وقت خصومت ہی القاسم موجود ہو یا موجود نہ ہو اور دونون شریک متفق ہون آزاد کنندہ کی حالت پر۔ یا دونون مین اختلاف ہو قاعدہ کلیہ یہ ہے اگر حالت اُن دونون مین سے ایک کی شاہد ہو تو اسکا قول قبول ہوگا اور اگر وہی حالت شاہد نہ ہو تو آزاد کنندہ کا قول قبول ہوگا اور اگرچہ دونون شریک متفق ہون کہ عتق زمانہ خصومت پر مقدم ہے لیکن غلام کا آزاد کرنے والا کہے

کہ قیمت غلام کی اسقدر ہے اور شریک کہے کہ قیمت زیادہ تھی اس شکل مین شریک جو قیمت غلام کی بیان کرتا ہے اُسپر حکم کرنا ممکن نہین ہے کیونکہ کسی زمانہ مین غلام کی قیمت زیادہ ہوجاتی ہے اور کبھی کم قول غلام کے آزاد کرنے والے کا قبول ہوگا کیونکہ شریک دعوی کرتا ہے اُسپر زیادتی تاوان کا اور غلام کا آزاد کرنے والا اُس سے انکار کرتا ہے تو اُسی کا قول قبول ہوگا مثل مال کے تلف کرنے والے اور غاصب کے اسی طرح سے اگر غلام ہلاک ہوگیا ہو تو بھی آزاد کرنے والے کا قول قبول ہوگا جیسا کہ پہلے بیان کیا کیونکہ آزاد کرنے والا زیادتی تاوان کا انکار کرتا ہے۔ واللہ اعلم

جزئیہ ۲۱۶ - مولی کہے کہ غلام میرا آزاد ہے اور اُسکا ایک ہی غلام ہو وہ غلام آزاد ہوجائیگا کیونکہ وہی متعین ہوجاتا ہے بسبب ایجاب کے پس کلام اُسکی جانب منسوب کیا جائیگا اگر مولی کہے میرا دوسرا غلام بھی ہے مین نے اُسکی آزادی کی نیت کی تھی اسکا قول تصدیق نہ کیا جائیگا ازروے قضا کے کیونکہ جب نہ معلوم ہو کہ مولی کا دوسرا غلام بھی ہے تو اُسکے ایجاب کو منسوب کرینگے اسی غلام کی جانب ظاہر پس مولی کا قول نہ تصدیق کیا جائیگا ظاہر سے عدول کرنے کی نسبت مگر جبکہ گواہ پیش کرے کہ اُسکا دوسرا غلام ہے تو اینہ وبین اللہ تعالی تصدیق کیا جائیگا۔ **بدائع**

جزئیہ ۲۱۷ - اگر مولی اور مدبرہ مین اُسکی لڑکی کی نسبت اختلاف ہوا اور مولی کہے کہ تو قبل تدبیر کے لڑکا جنے وہ غلام ہے مدبرہ کہے کہ مین اُسکو بعد تدبیر کے جنی اور لڑکا مدبرہ ہے مولی کا قول قبول ہوگا اُسکے علم کی نسبت مع الیمین اور گواہ مدبرہ کے قبول ہونگے کیونکہ مدبرہ دعوی کرتی ہے تدبیر کی صراحت کا والدین اور مولی اسکا انکار کرتا ہے مولی کا قول مع الیمین قبول ہوگا اور اُسکے علم کی نسبت حلف لیا جائیگا کیونکہ ولادۃ مولی کا فعل نہین ہے اور گواہ مدبرہ کے قبول ہونگے کیونکہ گواہ سے تدبیر ثابت ہوتی ہے اور اگر مقام تدبیر کی آزادی ہوا ہو مولی

لونڈی آزاد شدہ سے تو لڑکا آزاد ہونے کے قبل ہے۔ اور وہ غلام ہے اور لونڈی آزاد شدہ سمجھے کہ مین لڑکا جنی بعد آزاد ہونے کے اور وہی آزاد ہے اس مسئلہ مین مطابق حالت کے حکم کیا جائیگا اگر لڑکا لونڈی کے قبضہ مین ہو لونڈی کا قول قبول ہوگا اور اگر لڑکا مولی کے قبضہ مین ہو تو اسکا قول قبول ہوگا کیونکہ اگر لڑکا لونڈی کے قبضہ مین ہو تو ظاہر حال اسکا شاہد ہوگا اور اگر لڑکا مولی کے قبضہ مین ہو تو اسکا ظاہر حال شاہد ہوگا بخلاف مدبرہ کے کیونکہ وہی مولی کے قبضہ مین ہے اور لڑکا بھی اسکے قبضہ مین ہے پس ظاہر مولی شاہد ہوگا ہر شکل مین اور قول اسکا قبول ہوگا بدائع

چوتھیہ ۲۱۸۔ زید اپنی لونڈی آزاد کرے اسکے بعد لونڈی اس سے خصومت کرے اور لونڈی کے لڑکا ہو لونڈی مولی سے کہے تو نے مجھے آزاد کیا قبل ولادت کے اور لڑکا آزاد ہے مولی کہے نہین بلکہ تو اسکو قبل آزاد ہونے کے جنی اور لڑکا غلام ہے ناطفی لکھتے ہین اگر لڑکا لونڈی کے قبضہ مین ہو اسکا قول قبول ہوگا اور ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین اگر لڑکا ان دونون کے قبضہ مین ہو تو لونڈی کا قول قبول ہوگا کیونکہ وہی دعوی کرتی ہے ولادت کا اقرب اوقات مین اور اسمین حریت لڑکے کی ثابت ہوتی ہے لیکن تدبیر کی نسبت مولی کا قول قبول ہوگا کیونکہ وہی دونون ایک دوسرے کی تصدیق کرتے ہین لڑکے کے غلام ہونے کی نسبت منتقی مین امام محمد سے منقول ہے اگر لڑکا اپنی کیفیت بیان کر سکتا ہو تو اسکے قول کی جانب رجوع کی جائے گی اور لڑکے کا قول قبول ہوگا اور اگر لڑکا اپنی کیفیت بیان نہ کر سکتا ہو تو قول اس شخص کا قبول ہوگا جسکے قبضہ مین لڑکا ہو اسیطرح حکم ہے اگر مقام اعتاق کی کتابت ہو پھر دونون مین اختلاف ہو لڑکے کی نسبت۔ اگر مولی لونڈی کو آزاد کرے پھر ان دونون مین اختلاف ہو بعد ایک زمانہ کے فرزند کی نسبت۔ لونڈی کہے بعد آزاد ہونے کے مین جنی ہون اور تو نے مجھ سے وہ لڑکا لے لیا اور مولی کہے

تو قبل آزاد ہونے کے لڑکا جنی اور مین نے اُس لڑکے کو تجھ سے لے لیا درحالیکہ تو میری لونڈی تھی۔ اگر لڑکا ایسا نہ ہو کہ اپنی کیفیت آپ بیان کر سکے تو مولی لونڈی کو لڑکا واپس کر دے گا کیونکہ وہ مقر ہے کہ لڑکا لونڈی سے لیا اسی طرح مکاتبہ کا حکم ہے لیکن مدبرہ اور ام ولد کی شکل مین مولی کا قول قبول ہوگا۔ من دعاوی قاضی خان نقلہ مولی غانم البغدادی۔

کتاب الایمان

جزئیہ ۲۱۹ - اگر حالف قوم کے پاس جاے اُسمین محلوف علیہ بھی ہو اور حالف کو اسکا علم نہو امام محمد رحمتہ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ حالف حانث ہوگا اور ظاہر یہی ہے کہ علم کا اعتبار ہے اگر حالف کو علم ہو کہ قوم مین محلوف علیہ ہے اور یہہ نیت کرے قوم کے پاس جانے کی نہ محلوف علیہ کے پاس اُس کا قول فی مابینہ وبین اللہ سچا ہوگا۔ **قنیہ**

جزئیہ ۲۲۰ - بکر اپنی زوجہ سے مکان سے نکلنے کے وقت کہے اگر تو میرے مکان مین واپس آے تو تو مطلقہ ہے زوجہ بیٹھ جاے اور تھوڑی دیر مکان سے نہ نکلے پھر بکر کے مکان مین داخل ہوا اور بکر کہے کہ مین نے نیت کی تھی فی الفور کی بعض فقہا فرماتے ہین کہ اسکا قول قبول نہ کیا جائیگا یہی صحیح ہے **قنیہ**

جزئیہ ۲۲۱ - محمود حلف کرے کہ مین فلان سے کلام نہ کرونگا اُسکے بعد وہ ایک قوم کے پاس جاے جسمین محلوف علیہ بھی ہو محمود کہے السلام علیکم الا واحدا۔ اور بیان کرے کہ مین نے نیت کی تھی محلوف علیہ کے استثنا کی از روے قضا اُسکا قول تصدیق کیا جائیگا **قاضیخان**

جزئیہ ۲۲۲ - اگر عورت کے دیکھنے کا حلف کرے پھر اُس عورت کو دیکھے

اُسکے مُنہ پر نقاب ہے اور وہ متعہ عاشق ہوگا مگر جس شکل مین یہہ قصد کرے کہ اُسکا چہرہ نہ دیکھونگا
فی مابینہ وبین اللہ تعالیٰ سچا ہوگا زید کہے کہ مین اپنے مُنہ کی جانب نہ دیکھون گا یا اپنا
نہ دیکھونگا پھر آئینہ یا پانی مین دیکھے ابو یوسف نے فرمایا کہ حانث ہوگا اور اگر کہے کہ
اُسکے سوا ہو تو فی مابینہ وبین اللہ اُسکا قول تصدیق کیا جائیگا اور اگر کہے کہ
اپنے سر کی طرف نہ دیکھونگا پھر وہ دیوار کے سایہ مین دیکھے تو اُسکی نیت ہو تو
فیما بینہ وبین اللہ تصدیق کیا جائیگا

جزئیہ ۲۲۳ - اگر حلف کرے کہ مین اپنے غلام کو مارونگا پھر دوسرے شخص کو حکم
دے اُسکے مارنے کا اور وہ مارے اگر حالف نے نیت کی ہے کہ مین بذات مارونگا
تو از روے قضا کے اُسکا قول تصدیق کیا جائیگا اور حانث نہ ہوگا قاضیخان -

جزئیہ ۲۲۴ - زید حلف کرے اپنی عورت کے طلاق دینے کو اس شرط پر کہ اگر عمرو
بغداد سے بے اجازت عورت کے نکلون پھر زید بغداد سے نکلے عورت کہے کہ مین نے
تجھکو اجازت نہین دی - زید کہے تو نے مجھے اجازت دی شوہر کا قول قبول ہوگا

جزئیہ ۲۲۵ - اگر حلف کرے کہ مین فلان شخص کو نہ صدقہ دونگا اور نہ قرض دونگا اس
شخص کو صدقہ دے یا قرض اور وہ صدقہ یا قرض کو قبول نہ کرے حانث ہو جائے گا
اپنی جامع مین ابی یوسف سے منقول ہے کہ قرض کی نسبت حانث نہ ہوگا جبکہ نہ قبول
کرے پس اگر بیان کرے قرض کے باب مین فلان شخص مجھے قرض دیتا تھا پس مین نے قبول
کیا مین نے چاہے اور نہین قبول کیا مین نے تصدیق کیا جائیگا اور یہہ مین تصدیق نہ
کیا جائیگا امام محمد رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے جیسا ہبہ مین تصدیق نہین کیا جاتا ہے
اسی طرح قرض مین بھی تصدیق نہ کیا جائیگا - فتاوی عالمگیری -

جزئیہ ۲۲۶ - زید حلف کرے کہ یہہ کپڑا مین سیون گا یا یہہ مکان بناؤن گا اور اُسکا حکم
کرے دوسرے شخص کو اور وہ مامور وہ افعال کرے حالف حانث ہو جائیگا عام اس سے

کرحالف اُسکو مستحسن سمجھتا ہو یا نہ سمجھتا ہو اگر حالف کی یہ نیت ہو کہ مین بالذات اسور مذکورہ
بالا کرونگا تو از روے قضا اُسکا قول تصدیق کیا جائیگا اور اگر حلف کرے کہ مین اپنی زوجہ
کو طلاق نہ دونگا اسکے بعد دوسرے شخص کو اپنی زوجہ کی طلاق پر مامور کرے اور خود
سمجھے کہ مین نے یہ نیت کی تھی کہ بذات خود اپنی زوجہ کو طلاق نہ دونگا اُسکے قول کی تصدیق
نہ کیجائیگی از روے قضا کے اور یہی صحیح ہے قاضیخان۔

جزئیہ ۲۲۴۔ یہ حلف کرے کہ مین یہہ روٹی نہ کھاونگا اور اُسمین سے تھوڑی باقی
رہجاے عانث ہوجائیگا پس اگر نیت کل کھانے کی کی ہو تو حلف اُسکی صحیح ہوجائیگی
فیمابینہ و بین اللہ تعالی اور از روے قضا کے نہ تصدیق کیا جائیگا ایک روایت کی
طرح قاضیخان۔

جزئیہ ۲۲۵۔ یہ حلف کرے کہ مین عورت کے ساتھ نکاح نکرونگا زمین یہا اور اُس
عورت معین کی نیت کرے تو اُسکا قول فیمابینہ و بین اللہ تعالی تصدیق کیا جائیگا نہ از روے
قضا کے اور اگر عورت البصرہ یا کوفہ کی نیت کرے تو قطعاً تصدیق نکیا جائیگا اور اسیطرح
اگر نیت کرے اُس عورت معین کی جسکا باپ کوئی عمل خاص کرتا ہو اور اگر نیت کرے
عورت حربیہ یا حبشیہ کی اسکا قول فیمابینہ و بین اللہ تصدیق کیا جائیگا کیونکہ اُسنے ایک جنس کی
نیت کی تھی باستثناء دوسری جنس کے اور طلاق بمنزلہ نکاح ہے جیسا ہمنے بیان کیا
قاضیخان۔

جزئیہ ۲۲۶۔ عورت کا لڑکا ہو اور وہ اجنبی کے ساتھ رہتا ہو اُسکا شوہر کہے اگر تیرا
فلان بیٹا ہمارے مکانمین نہ آے اور ہمارے ساتھ سکونت پذیر نہ ہو اور تو اُسکو مجھ
قلیل میرے مال مین سے دے تو تو مطلقہ ہے اُسکا بیٹا اپنی ماں کے ساتھ قریب یکسال
سکونت پذیر رہے اور پھر غائب ہوجاے اور زوجہ کہے کہ مین نے اپنے فرزند کو تیرے
مال مین سے کچھ دیا تو عانث ہوگیا اگر شوہر زوجہ کی تکذیب کرے تو اُسکا قول قبول ہوگا

اور اگر تصدیق کرے تو اس صورت مین اگر زوجہ نے قبل اسکے کہ فرزند آئے اور اُسکے ساتھ سکونت اختیار کرے فرزند کو کچھ دیا ہے تو وہ مطلقہ قرار پائیگی۔

جزئیہ ۲۳۰۔ محمود بیٹھا ہوا ہو منزل کی بیت مین سے اور حلف کرے نہ داخل ہونگا بیت مین پس حلف ہوگا اُس بیت پر جسمین وہ بیٹھا ہوا ہے کیونکہ سوا اُسکی منزل اور دار کہلاتا ہے یہہ حکم اُس شکل مین ہے کہ حلف بالعربیہ ہو اور اگر حلف فارسی مین ہو پس حلف ہوگا اُس منزل اور دار مین داخل ہونے پر اور اگر کہے کہ نیت میری یہہ تھی کہ مین داخل ہون اس بیت مین یعنے جسمین وہ بیٹھا ہوا زروے دیانت کے اُسکا قول تصدیق کیا جائیگا نہ ازروے قضا کے کیونکہ فارسی مین خانہ اسم ہے کل کا اور بیت اسم خاص ہے یہہ حکم جب ہے کہ اشارہ نہ کیا جاوے بیت معین کیطرف اور اگر اشارہ کیا جاوے تو اعتبار اشارہ کا ہے۔ بکر حلف کرے کہ مین اپنی ساس سے کلام نکرونگا اور اپنی زوجہ کے پاس جاؤنگا اور اُسکی ساس بکر سے کہے کہ تجھے کیا ہوا جو ایسا فعل کرتا ہے بکر کے خوش می آوے پھر کہے کہ مین نے اس سے ساس کے جواب کا ارادہ نہین کیا تھا بلکہ اپنی زوجہ کو مرا دلیا تھا اسکا قول تصدیق کیا جائیگا کیونکہ اُسکا کلام اس قسم کا نہین ہے جو اُسکی خوشدامن کا جواب متصور ہو اور مناسب یہہ ہے کہ ازروے قضا اُس کا قول تصدیق نہ کیا جاوے کیونکہ یہہ کلام عرف مین اس شکل جواب ہے **فتاوی قاضی خان**۔

جزئیہ ۲۳۱۔ بکر اپنی زوجہ سے کہے اگر تو فلان فعل پانچ سال تک کرے تو تو مطلقہ ہے اور اس سے اُسکا خوف دلانا مقصود ہو۔ زوجہ قبل گزرنے مدت کے وہ فعل کرے اس شکل مین شوہر سے دریافت کیا جائیگا اگر وہ بیان کرے کہ مین نے حلف کیا تھا طلاق کی نسبت تو اُسکے مطابق عمل کیا جائیگا اور اگر وہ کہے کہ طلاق کی نسبت حلف نہین کیا تھا تو شوہر کا قول مع الیمین قبول ہوگا **جامع الکبیر**

جزئیہ ۲۳۲ - زید اپنی زوجہ سے کہے ان دخلت الدار انت طالق زوجہ فی الحال مطلقہ ہوجائیگی - اور اگر اُس سے تعلیق کی نیت کرے تو وہ فیما بینہ وبین اللہ سچا ہوگا کیونکہ انت طالق محل جزا ہین ہے تو اضمار فا کی نیت کرسکتا ہے اسی طرح سے ان دخلت الدار وانت طالق - اور اسی طرح شوہر اگر کہے ان دخلت الدار بغیر واو -

عن المحیط -

جزئیہ ۲۳۳ - شوہر اپنی زوجہ سے کہے اگر مین تجھے کہون تو انت طالق اسکے بعد کہے کہ طلاق دی مین نے تجھ کو طلاق دوسری - اگر شوہر کہے کہ میری یہہ نیت تھی کہ طلاق معلق ہو میرے اس قول انت طالق کے ساتھ اسکے قول کی تصدیق کیجائیگی ازروے دیانت کے نہ ازروے قضا فی الفتاوی - بکر کہے اگر فلان را بخواہم ازمن سہ طلاق بہتر لہ اس قول کے ہے کہ اگر مین اُسکے ساتھ نکاح کرون اور یہ الفاظ کہے بخواہم سے میری مراد منگنی تھی ہمارے دیار مین اُسکا قول تصدیق نہ کیا جائیگا لیکن ازروے دیانت تصدیق کیا جائیگا - لیکن اگر کہے اگر فلان را خواہندگی کنم یہہ لفظ منگنی پر محمول ہوگا -

جزئیہ ۲۳۴ - منتقی مین ابن سماعہ سے منقول ہے کہ مین نے سنا ابی یوسف رح سے نسبت اُس شخص کے جو اپنے مدیون سے کہے قسم ہے اللہ کی تجھ سے مین جدا نہ ہونگا تا وقتیکہ تو میرا حق آج کے دن نہ دیدے اور قرض خواہ مدیون کے ساتھ رہے - اسکے بعد اُس سے جدا ہوجاے قبل قرضہ ادا ہونے کے حانث ہوجائیگا کیونکہ ملازمت اُس اقسام سے ہے جو ممتد ہوتی ہے اور اگر قرض خواہ کہے کہ مین نے ملازمت خاص کا ارادہ کیا تھا ازروے قضا اُسکے قول کی تصدیق نہ کیجائیگی اور ازروے دیانت تصدیق کی جائے گی -

جزئیہ ۲۳۵ - زید سے عمر کہے کہ تو نے آج کی رات اس مکان مین غسل جنابت کیا

اور زید کہے اگر مین نے غسل کیا ہو تو میرا غلام آزاد ہے پس یہہ جواب قرار پائیگا یہانتک کہ اگر غسل جنابتہ بھی کیا ہو۔ اور بیان کرے کہ مین نے غسل جنابتہ کا ارادہ کیا تھا پس حانث نہ ہوگا اور اُسکا قول تصدیق کیا جائیگا اور اس مسئلہ کی تین شکلین ہین اول یہہ لفظ جواب پر اختصار کرے جیسا بیان ہوا دوسرے یہہ کہ لفظ جواب سے زیادہ کہے مثلاً کہے کہ اگر مین نے آج کی شب غسل کیا ہو پس ایسا ہی ہے یعنے جنابتہ کے لفظ کو بیان نہ کرے یا جنابتہ کو بیان کرے اور رات کو مذکور نہ کرے یعنے یون کہے اگر مین نے جنابتہ کے سبب سے غسل کیا تو غلام آزاد ہے اور رات کو بیان نہ کرے حالف کہے کہ مین نے شب کی یا جنابتہ کی نیت کی تھی از روے دیانت کے تصدیق کیجائیگی نہ از روے قضا تیسرے یہہ کہ حالف اعادہ کرے کل اُس کلام کا جو خطاب مین واقع ہوا ہے یہہ بمنزلہ اُس حکم کے ہے کہ لفظ جواب پر زیادتی نہ کیجاوے اور وہی شکل اول ہے۔

جزئیہ ۲۳۶ - شوہر حلف کرے کہ مین نے اپنی زوجہ کو پایا نہین یا پایا شوہر کا قول قبول ہوگا اور حانث نہ ہوگا اور زوجہ کو اس امر پر گواہ پیش کرنیکا حق نہ ہوگا مگر جس شکل مین شوہر اقرار کرے اور قاضی کے روبرو انکار کرے تو شوہر کے قول مذکور سے لعان جاری نہ ہوگا۔

جزئیہ ۲۳۷ - ابی یوسف رحمتہ اللہ علیہ لکھتے ہین کہ محمود حلف کرے کہ میری زوجہ تین بار مطلقہ ہے اگر فلان مکان میرا ہو اور وہ حالف کے قبضہ مین ہو اسکے بعد محمود دعوی کرے کہ وہ مکان میرا ہے قاضی محمود کے حق مین مکان کا فیصلہ کردے پس محمود حانث ہو جائیگا اور زوجہ اُسکی ہموجب قضا مطلقہ ہوجائیگی اور اگر شوہر نے کہا کہ یہہ مکان دوسرے شخص کا تھا اُس سے مین نے خرید کیا اور وہ شخص حلف کرے کہ مین نے فروخت نہین کیا وہ مکان شوہر کا قرار پائیگا اور اُس کی زوجہ

مطلقہ نہ ہوگی۔ شوہر اگر کہے۔ مرا دشنام دادی۔ زوجہ اسکا انکار کرے شوہر کا قول قبول ہوگا اور زوجہ مطلقہ ہوجائیگی۔ فی الفتاوی۔ شوہر اپنی زوجہ سے کہے اگر میں تجھ کو خوش کروں تو تو مطلقہ ہے اسکے بعد شوہر اپنی زوجہ کو مارے زوجہ کہے تو نے مجھے خوش کیا زوجہ مطلقہ نہ ہوگی اور شوہر کا یہہ قول اگر دوست رکھتی ہے اس امر کو کہ عذاب کرے تجھ پر اللہ تعالیٰ اس مسئلہ کا حکم خلاف ہے مسئلہ مذکورہ کے اور اگر شوہر زوجہ کو ہزار درہم عطا کرے زوجہ شوہر سے کہے کہ تو نے مجھے خوش نہیں کیا زوجہ کا قول قبول ہوگا من خلاصہ۔

جزئیہ ۲۳۸۔ شوہر کہے تجھے قسم ہے یا کہے قسم ہے طلاق کی نسبت اگر فلان فعل کروں اسکے بعد وہ فعل کرے زوجہ مطلقہ ہوجائے گی اور وہ حانث ہوگا اگرچہ شوہر کاذب ہو۔ **تشریح** آداب مفتی یہہ ہے کہ شوہر کا قول از روے دیانت تصدیق نکرے کیونکہ وہی تعلیم ہے بلکہ ادب مفتی یہہ ہے کہ کہے کہ اسکا قول تصدیق نہ کیا جائیگا۔ **بزازیہ**۔ اگر وہ کہے کہ ان صحیت بالکوفۃ فکذا اسکا قول حقیقت تضحیہ پر محمول ہوگا اگر اسنے نیت کی ہو تضحیہ یوم الاضحی کی تو اسکا قول تصدیق کیا جائیگا جیسا ہلال میں ہے اگر حلف کرے کہ میں نہ دیکھونگا چاند کوفہ میں اس سے یہہ مراد ہے کہ حالف کوفہ میں چاند ہونے کے وقت موجود ہو اگر رویت کا عام ارادہ کرے تو اسکا قول تصدیق کیا جائیگا۔ **بزازیہ ذکر فی کتاب طلاق قاضی خان** شوہر اپنی زوجہ سے کہے کہ تو بغیر میرے اذن کے مکان سے نہ نکلنا میں نے حلف کی ہے طلاق کی زوجہ بغیر اسکی اجازت کے نکلے وہ مطلقہ نہ ہوگی کیونکہ اسنے یہہ بیان نہیں کیا ہے کہ اس عورت کے طلاق دینے کا حلف کیا ہے پس ممکن ہے کہ اس نے دوسری عورت کے طلاق دینے پر حلف کیا ہو اس مسئلہ میں شوہر کا قول قبول ہوگا۔

جزئیہ ۲۳۹ - ایک شخص دوسرے شخص کو یہہ حکم دے کہ فلان شخص کے نام خط تحریر کر
امور حسب الحکم شخص ثالث کو لکھے پھر آمر حلف کرے کہ مین نے تحریر نہین کی اور کاتب بھی اسپر
حلف کرے کہ مین نے تحریر نہین کی - آمر کی تصدیق کیجائیگی از روے قضا کے اور اگر
کاتب کی یہہ نیت ہو کہ مین نے اپنی طرف سے نہین لکھا ہے از روے دیانت کے تصدیق
کیا جائیگا نہ از روے قضا -

جزئیہ ۲۴۰ - شوہر زوجہ کی طلاق کو معلق کرے اس شرط پر کہ مین بغیر اذن زوجہ کے
بغداد نہ جاؤنگا اسکے بعد بغداد جاے شوہر سے کہے مین نے تجھ سے اذن لیا شوہر کا قول
قبول ہوگا **فتاوی قاضیخان** - شوہر اپنی زوجہ سے کہے اگر تو پہچانتی ہے فلان
شخص کو یا فلان گاؤں جانتی ہے تو تو مطلقہ ہے زوجہ کہے کہ مین جانتی یا پہچانتی ہون ذو معنی
شکلون مین اسکے قول کی تصدیق نہ کیجائیگی کیونکہ جاننا اور پہچاننا ایسا امر ظاہر ہے جسپر ہر
واقف ہو سکتا ہے بخلاف بغض اور محبت کے **مجمع الفتاوی** -

جزئیہ ۲۴۱ - شوہر کہے اگر مین فلان فعل کرون تو تیسری زوجہ مطلقہ ہے اور اُسکے
دو جوروان ہون یا اُس سے زیادہ ایک زوجہ مطلقہ ہو جائیگی اور شوہر جو بیان کریگا
اُسکے مطابق حکم دیا جائیگا اگر شوہر دو زوجہ مین سے ایک کو طلاق بائن دے
یا رجعیہ اور اُسکے عدت گزر جاے اسکے بعد شرط پائی جاے تو دوسری زوجہ مطلقہ
ہو جائیگی اور اگر عدت نہ گزری ہو شوہر کے بیان کے مطابق حکم صادر کیا جائیگا اور
کہا گیا اگر کسی شئی کے تعین پر قسم کھاے اور من بعد سر سے اقرار کا اشارہ کرے تو
حانث ہو جائیگا بسبب پاے جانے اظہار کے حالف کہے کہ مین فلان شخص کا مکان نہین
جانتا ہون پھر وہ اُس طرف اشارہ اپنے سر سے کرے حانث ہو جائیگا اگر وہ کہے
کہ مقصود میرا تھا کہ خبر دون کلام یا رسالت کی عامہ مشائخ کے نزدیک اُسکا قول
تصدیق نہ کیا جائیگا از روے قضا کے ابو نصر نے بیان کیا کہ اُسکا قول تصدیق کیا جائیگا

جزئیہ ۲۴۲ - حلف کرے کہ مین فلان شخص کو نہ دیکھونگا اسکے بعد اُسکے مُنھ اور سر اور بدن کو ساتھ ہی دیکھے تو یہہ رویت ہے - اور اگر نصف سے کم دیکھے تو رویت نہ ہوگی اور اگر وہ دیکھے اُسکو اور نہ پہچانے پس گویا دیکھا اُسنے اور اگر عورت کو بیٹھا ہوا دیکھے یا کھڑا ہوا اُسپر نقاب پڑی ہو یا متقنعہ پڑا ہوا ہو اس شکل مین بھی اُسکا دیکھنا متصور ہوگا مگر جس شکل مین وہ عورت کے مُنھ کا قصد کرے اسکا قول فیما بینہ و بین اللہ تصدیق کیا جائیگا نہ از روے قضا کے مگر جبکہ اس قول کے قبل کوئی کلام ایسا مذکور ہوا ہو جو دلالت کرتا ہو مُنھ کی رویت پر اس صورت مین قضاءً تصدیق کیا جائیگا -

جزئیہ ۲۴۳ - شوہر اپنی زوجہ سے کہے اگر تو نکلے تو تو مطلقہ ہے الا میرے اذن یا میری رضا یا میرے علم سے یہہ کلام ہر مرتبہ اُسکے نکلنے سے متعلق ہوگا اور اگر شوہر کہے کہ ایک مرتبہ نکلنا مقصود تھا از روے قضا اُسکا قول تصدیق کیا جائیگا صاحبین کے نزدیک - اگر یون کہے اگر تو نکلے تو مطلقہ ہے حتی کہ مین اذن دون - قسم ایک مرتبہ کے نکلنے پر تمام ہوجائیگی اگر شوہر کہے کہ مین نے لفظ الا سے لفظ حتی کے معنی ارادہ کیے تو دیانۃً تصدیق کیا جائیگا نہ قضاءً اور اگر لفظ الا سے لفظ حتی کے معنی مراد لیے جائین تو قضاءً بھی تصدیق کیا جائیگا کیونکہ صورت ثانی مین تغلیظ ہے اور صورت اول مین تخفیف پس صورت اولی محل اتہام ہوسکتی ہے لہذا قضاءً تصدیق نہ کی جاے گی بہ خلاف صورت ثانیہ کے - شوہر کہے اگر بائے تو بہتر فروکنم - تو بر تو طلاق اگر اُس سے جماع کا ارادہ نہ کیا ہو تو اسکا قول تصدیق کیا جائیگا اور وہ ایلا کرنے والا متصور نہ ہوگا اور اگر اُسنے جماع کی نیت کی ہے تو تصدیق کیا جائیگا - نسبت نیت کرنے ترک قربت کے چار مہینے تک اور اگر وہ اپنے قول کی یہہ تاویل کرے کہ میری اس سے یہہ غرض تھی کہ مین اُسکے بچھونے پر لیٹون گا اور اُس سے جماع نکرون گا تو اُسکے قول کی

تصدیق نہ کیجاے گی۔

جزئیہ ۲۴۴ - اگر حلف کرے کہ مین فلان عورت کا کپڑا نہ پہنون گا اور وہی عورت کسی کپڑے کی مالک ہوا اور وہ اُسیوقت کپڑا حلف کرنے والے کے ہاتھ فروخت کرے اور حلف کرنے والا اُسکو اپنی ذات کے لیے لے حانث ہوگا مگر جس شکل مین بیان کرے کہ میری یہہ نیت تھی کہ جب وہ اپنے کاتے بہرے سوت سے کپڑا بنے اس شکل مین حانث نہ ہوگا اور اگر بیان کرے کہ مین نے یہہ نیت نہین کی تھی اس صورت مین از روے دیانت اُسکے قول کی تصدیق ہوگی اور قضاءً تصدیق نہ ہوگی۔

جزئیہ ۲۴۵ - قسم کھاے کہ اس مکان مین نہ رہونگا اُس سے اُسکی نیت مکان سے نکلنے کی ہو اُسکے قول کی تصدیق کیجائیگی اور اگر یہہ نیت نہ کرے سن بعد نکلے اور اپنا اسباب دوسرے مکان مین منتقل کردے کرایہ سے ہو یا عاریت سے اس شکل مین اُس کو چاہیے کہ مکان اپنا معیر یا موجر کے حوالہ کردے اور اگر حوالہ نہ کرے تو دوسرا مکان لے لینا ضرور ہے ورنہ حانث ہوجائیگا۔

جزئیہ ۲۴۶ - زید کہے کہ مین جس عورت کے ساتھ نکاح کرون وہ مطلقہ ہوجائے اور اُس سے کسی خاص بلدے کی عورت کا ارادہ کرے ظاہر الروایت مین تصدیق نہ کیا جائیگا۔ اور خصاف لکھتے ہین کہ اُسکے قول کی تصدیق کیجائیگی اور یہہ مسئلہ بنا کیا گیا ہے جواز تخصیص عام بالنیت کی نسبت اور خصاف نے اسکو جائز رکھا ہے اور ظاہر حکم یہہ ہے کہ اُسکے قول کی تصدیق نہ کیجاوے وعلی ہذا القیاس اگر زید سے ایک درہم لیا جاوے اور زید حلف کرے اس امر پر کہ مجھ سے کوئی شئے نہین لی گئی اور دنانیر کی نیت کرے خصاف نے اسکو جائز رکھا ہے اور ظاہر اسکے خلاف ہے اور فتوی ظاہر پر ہے اور قول خصاف پر فتوی دینا جبکہ قائل ظالمون مین گھر جائے کچھ حرج نہین فقہاء سلف سے منقول ہے کہ حلف حالف کے نیت پر ہے اگر وہ مظلوم ہو

اور مستحلف کی نیت پر اس شکل مین ہے کہ حالف ظالم ہو اور دیانتاً کل شکلون مین تصدیق کیجائیگی اسمین کسی کا اختلاف نہین ہے بسبب اس نیت کے لیکن قاضی حکم کریگا حانث ہونے پر اور اسکے قول کی تصدیق نہین کریگا - بزازیہ

جزئیہ ۲۴۷ - مولی حلف کرے کہ مین اپنے غلام کو نہ مارونگا اور دوسرے شخص کو حکم دے غلام کے مارنیکا مولی حانث ہوجائیگا اگر دوسرا شخص بحکم مارے بخلاف اس شکل کے اگر حلف کرے مرنے کے مارنے کا تو حانث نہوگا بسبب مامور کرنے دوسرے شخص کے کیونکہ مولی اپنے غلام کو مارنے کا مالک ہے تو اسکا دوسرے شخص کو مارنیکا حکم دینا صحیح ہوگا بخلاف حر کے حتی کہ اگر حر کے مارنے کا مالک ہوجاے مثلاً ہوجاے سلطان یا قاضی تو دوسرے شخص کو بھی مارنے کا حکم دینے سے حانث ہوگا اور اگر اپنے ہاتھ سے مارنے کی نیت کی ہو تو اسکے قول کی تصدیق از روے دیانت کیجاے گی - انیس مسئلہ ہین منجملہ انکے سولہ مسئلون مین جنہین بذاتہ اس فعل کو کرے یا دوسرے کو مامور کرے دونون حالتین حانث ہوجاتا ہے اور وہی مسائل ہیں - نکاح - بیع صلح قتل عمد مین کیجاے - طلاق - عتاق - ہبہ - صدقہ - قرض لینا غلام کو مارنا - بناء - قرض - خیاطہ - ودیعت رکھنا - عاریت دینا - عاریت لینا ودیعت رکھانا - فسخ - اور پانچ مسئلون مین اس فعل کو اپنے ہاتھ سے کرنے مین حانث ہوگا وہ یہ ہین - بیع - شری - اجارہ - استیجارہ صلح جو بعوض مال مال لیگئی ہو - مگر جبکہ حالف شریف اور بذات خود ان عقود کو نہ کرتا ہو تو حانث ہوگا ان عقود کے تفویض کرنے مین اور اگر کبھی ان عقود کو خود کرتا ہو اور کبھی دوسرے کو تفویض کرتا ہو اس شکل مین غلبہ کا اعتبار کیا جائیگا - زوجہ سے کہے کہ میرے شکم مین درد ہے اور اسکا شوہر انکار کرے اور کہے اگر تیرے شکم مین درد ہے تو تو مطلقہ طلاق واقع نہ ہوگی اور زوجہ کا قول قبول ہوگا جیسا کہ حیض کی نسبت -

جزئیہ ۲۴۸ - اگر شوہر کہے کہ دس دن تک تجھ کو نفقہ نہ پہنچے تو تو مطلقہ ہے اسکے بعد شوہر و زوجہ مین اختلاف ہوا بعد گزر جانے دس دن کے شوہر دعوی کرے کہ مین نے اپنی زوجہ کو نفقہ پہنچا دیا اور زوجہ انکار کرے شوہر کا قول قبول ہوگا درصورتیکہ شوہر اپنی زوجہ سے کہے کہ اگر ہمارے درمیان ایک سال تک وقت نہ رہے تو تو مطلقہ ہے پھر زوجہ سال بھر کے بعد بیان کرے کہ ہمارے درمیان موافقت نہین رہی زوجہ کا قول قبول ہوگا قنیہ - زید کو ایک جماعت شراب پینے کی دعوت دے زید کہے کہ مین نے حلف کیا ہے طلاق کی نسبت کہ شراب نہ پیونگا اگرچہ وہ اس قول مین کاذب کیون نہ ہو اسکے بعد زید شراب پیے زوجہ اسکی مطلقہ ہوجائیگی صاحب تتمہ لکھتے ہین کہ زوجہ اسکی مطلقہ نہ ہوگی دیانتاً

جزئیہ ۲۴۹ شوہر حلف کرے کہ مین دروازہ سے اس مکان کے داخل نہونگا اور وہ دوسری طرف سے داخل ہوجائے تو حانث نہ ہوگا اور اگر دوسرا دروازہ کھول کر اسمین سے داخل ہو تو حانث ہوجائیگا کیونکہ وہ مکان کے دروازہ سے داخل ہوا اور اگر اسنے اسی دروازہ معین کی نیت کی ہے تو اسکا قول قضاءً تصدیق نہ کیا جائیگا - **لسان الحکام** اگر شوہر نے قدم رکھنے کی نسبت حلف کی ہے تو اسکے قول کی تصدیق کیجائیگی - اور وہ حانث نہ ہوگا درصورتیکہ وہ سوار داخل ہوا اور مجازاً اسکا داخل ہونا قرار دیا جائیگا جس شکل مین اس کی نیت کچھ ہو **حدیقۃ المفتی** - شوہر حلف کرے کہ میری زوجہ نہ نکلے مگر میری اجازت سے اسکے بعد شوہر اپنی زوجہ کو ایک مرتبہ نکلنے کا اذن دے زوجہ نکلے اسکے بعد زوجہ دوسری مرتبہ بغیر اذن اپنے شوہر کے نکلے تو وہ حانث ہوجائیگا اور ہر مرتبہ نکلنے مین اجازت حاصل کرنا ضرور ہے کیونکہ نکلنے کا استثنا مقرون بالاجازت ہے اور اسکے سوا داخل ہے خطرہ عام مین اور اگر نیت کرے اجازت کی ایک مرتبہ

اُسی کا قول اتصدیق کیا جائیگا از روے دیانت کے نہ قضا کیونکہ اُسکا کلام محتمل ہے لیکن وہی ظاہر کے خلاف ہے

جزئیہ ۲۵۰ - اگر حلف کرے کہ اپنے غلام کو نہ مارونگا یا اپنی بکری ذبح نہ کرونگا اور اُسکا دوسرے شخص کو حکم دے اور مامور غلام کو مارے اور بکری ذبح کرے تو حانث ہوگا کیونکہ اُسکو اپنے غلام کے مارنے اور بکری ذبح کرنے کی ولایت خود حاصل ہے پس وہ اُس ولایت کو دوسرے شخص کے سپرد کرنے کا مالک و مجاز ہے کیونکہ منفعت رجوع کرتی ہے آمر کی جانب پس آمر مباشر قرار پائیگا اور اگر وہ کہے کہ میں نے یہ نیت کی تھی کہ میں وہ فعل خود نہ کرونگا تو اُسکا قول اتصدیق کیا جائیگا بخلاف اُس حکم کے جو طلاق وغیرہ میں بیان ہوا فرق کی وجہ یہ ہے کہ طلاق متکلم ہے ایسے کلام کے ساتھ جو مقتضی ہوتا ہے وقوع طلاق زوجہ کی طرف اور اُسپر حکم کرنا شامل اُسکے ہے کہ خود اُس کلام سے تکلم کرے اور لفظ اُن دونوں یعنے تکلم بنفسہ اور امر بالطلاق کو شامل ہے جس شکل میں وہ کلام سے طلاق کی نیت کرے تو اُسنے عام میں سے خاص کی نیت کی اُسکا قول از روے دیانت اتصدیق کیا جائیگا نہ از روے قضا اور ضرب اور ذبح فعل حسی ہے جو معلوم ہوتا ہے اُس اُس فعل کے اثر سے اور نسبت آمر کیجانب مجازاً ہے جس شکل میں نیت کرے اُس فعل کی بنا تو اُسنے حقیقت کی نیت کی اُسکا قول از روے دیانت اور قضا کے اتصدیق کیا جائیگا

جزئیہ ۲۵۱ - زوجہ کہے اپنے شوہر سے کہ تو مجھپر سوت لایا شوہر کہے جو عورت میری ہے اُسپر تین طلاق ہیں وہ زوجہ جسپر اُسنے حلف کیا مطلقہ ہو جائیگی از روے قضا کے ابی یوسف سے منقول ہے کہ وہ زوجہ مطلقہ نہ ہوگی کیونکہ اُسنے جواب دینے میں اُس زوجہ کو خارج کر دیا ہے پس کلام اُسکا منطبق ہوگا اُسکے مقصود پر کیونکہ شوہر کی غرض اپنی زوجہ کو رضامند کرنا ہے اور اُسکی رضامندی سوت کے طلاق دینے پر

موقوف ہے۔ دلیل قسم اول کی یہہ ہے کہ ظاہر عموم کلام ہے اور شوہر نے جواب مین سوال سے زیادہ عبارت کہی ہے پس گویا کہ ابتداءً ایک کلام شروع کیا پس کلام مقید رکھا جائیگا اور کبھی اُسکی غرض زوجہ کو وحشت دلانا ہوتی ہے کیونکہ وہ متعرض ہوتی ہے اُسپر اس امر کی نسبت جسکو شرع نے اُسپر حلال کر دیا ہے پس حالت تردد مین وہ کلام متردد ہے جو نہین صلاحیت رکھتا ہے مقید ہونے کی اور اگر نیت کرے دوسری زوجہ کی تو تصدیق کیا جائیگا دیانتاً نہ قضاءً کیونکہ وہی تخصیص ہے عام کی۔ ہدایہ **تشریح** یہہ مسائل مبنی ہین معنی کے سمجھنے پر لفظ سے جو معنی مفہوم ہونگے وہی حکم دیا جائیگا اور اسیطرح توڑ ڈالنے کا حکم بھی کہا جاتا ہے کہ فلان شخص نے اپنا مکان توڑ ڈالا یعنی اُسنے اپنا مکان گرا دیا عام اس سے کہ دیوار کا کوئی جزو توڑا ہو یا کل دیوار منہدم کی ہو اور کہے کہ مین نے جزو دیوار کا ارادہ کیا تھا اُسکا قول فیما بینہ وبین اللہ تعالی سچا ہوگا بسبب تخصیص عموم کے کیونکہ وہ محتمل ہے اور قاضی اُسکے قول کی تصدیق نہ کریگا اسلیے کہ وہ شخص ظاہر سے روگردانی کرتا ہے

جزئیہ ۲۵۲۔ اور اگر حالف اُس چیز کی نسبت کہے جسکے حقوق فاعل کی جانب رجوع نہین کرتے ہین بلکہ آمر کی جانب مثل نکاح اور طلاق وعتاق کے کہ مین نے نیت کی تھی کہ یہہ افعال بذات خود کرون گا اُسکا قول فیما بینہ وبین اللہ سچا ہوگا نہ قضاءً کیونکہ یہہ افعال منسوب کر دیے گئے ہین آمر کی طرف بسبب رجوع حقوق اُنھین افعال کے بجانب آمر نہ بجانب فاعل اور اُسنے خلاف ظاہر کے نیت کی ازروے قضا اُسکے قول کی تصدیق نہ کیجائیگی اور وہ فی مابینہ وبین اللہ تعالی سچا ہوگا کیونکہ امر محتمل کی نیت کی ہے اگرچہ وہ خلاف ظاہر ہے۔ اور اگر وہ کہے اُس امر کی نسبت جنکے حقوق آمر کی جانب رجوع نہین کرتے ہین مثلاً ضرب اور وضع۔ اور وہ بیان کرے مین نے نیت کی تھی کہ مین اُن کو بذات خود کرونگا اسکا قول فی مابینہ وبین اللہ تعالی سچا ہوگا اور قضا مین بھی اُسکا قول تصدیق کیا جائیگا کیونکہ ضرب و وضع افعال حقیقیہ ہیں اور افعال حقیقیہ مباشر

صادر ہوئے ہین اور اُنمین تصرف حکمیہ پایا نہین گیا کہ وقوع اُسکا معتبر ہو بغیر مباشر کے پس اسمین عبرت ہے مباشر کے لیے اگر وہ اُن افعال کا بذات خود کرنے کی نیت کرے تو اُسکی نیت حقیقہ ہے اس شکل مین از روے قضا اور دیانت اُسکے قول کی تصدیق کی جائے گی۔

جزئیہ ۲۵۳ ۔ زید حلف کرے کہ مین نماز جمعہ کی امام کے ساتھ نہ پڑھونگا پس امام کے ساتھ ایک رکعت پاکر اسکے بعد امام سلام پھیرے اور مقتدی رکعت ثانی تمام کرے حانث نہ ہوگا کیونکہ اُسنے نماز جمعہ امام کے ساتھ نہین پڑھی اسلیے نماز پڑھنا امام ہی کا اور اُنہی کل امام کے ساتھ نہین پڑھی اور اگر مقتدی امام کے ساتھ نماز شروع کرے پھر سو جائے یا اُسکو حدث آئے پھر مقتدی چلا جائے اور وضو کرے اور پھر آئے اور امام سلام پھیرے اور مقتدی امام کی اتباع کرے حانث ہو جائیگا۔ اگر جمعہ نماز کا ادا کرنا امام کے ساتھ مقارن نہین پایا گیا کیونکہ کلمہ ساتھ اس مقام پر قران حقیقیہ مراد نہین ہے بلکہ مقتدی کا امام سے تابع ہونا اور وہ پایا گیا کیا نہین دیکھتا ہے تو مقتدی کے افعال اور انتقال ایک رکن سے دوسرے رکن کیجانب اگرچہ حاصل ہوتے ہین ایک کے بعد دیگرے لیکن وہی مقارن شمار کیے جاتے ہین اور مقتدی کو امام کے ساتھ عرف مین مصلی شمار کرتے ہین اسی طرح اس مقام پر بھی حکم ہے یعنی مقتدی امام کا تبع قرار پاتا ہے اگر مقتدی مقارنت حقیقیہ کی نیت کرے تو اُسکا قول دیانتاً اور قضاً تصدیق کیا جائیگا۔

جزئیہ ۲۵۴ ۔ حلف کرے کہ مین فلان شخص سے کلام نہ کرونگا پس گزرے ایک قوم پر جسمین وہ شخص بھی ہو پس سلام کرے قوم کو حانث ہو جائیگا مگر یہ کہ اُسکے غیر کی نیت کرے تو دیانتاً تصدیق کی جائیگی شوہر کہے اگر من بایے بستر تو فرد نیم اگر اس سے جماع کی نیت کرے تو اُسکا قول تصدیق کیا جائیگا اور جب بھی حانث ہو جائیگا اگر زوجہ کے بچھونے پر داخل ہوا اور اگر زوجہ سے کہے کہ سیم من برداشتہ بہ طلاق

ہاتم - زوجہ کہے ہاتم - اسکے بعد ظاہر ہو کہ زوجہ نے یہ اُٹھالی اگر شوہر نے طلاق پڑجانیکا
ارادہ کیا ہے تو طلاق پڑجائیگا اور اگر شوہر نے اُسکے تخفیف کی نیت کی ہے تو
طلاق نہ پڑیگا اور شوہر کا قول قبول ہوگا - زید کسی شخص پر مال کا دعوی کرے مدعی علیہ
انکار کرے اور قاضی سنکر کو حلف دے بعد مدعی علیہ حلف کرے اور اپنی انگلی سے
جو آسمان کے اندر ہو دوسرے شخص کی طرف اشارہ کرے کہ اُسپر کوئی حق نہیں ہے
دیانتاً تصدیق کیا جائیگا نہ قضاءً -

جزئیہ ۵۵ ۲ - اگر حالف کہے واللہ والرحمن - یہہ دو قسمین تصور ہونگی مگر جب کہ
ارادہ کرے تکرار اول کا اور حسن بصری نے امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ سے روایت
کی ہے کہ یمین واحد قرار پائیگی اور اگر حالف کہے واللہ واللہ یہہ دو یمین ہونگی
اور اگر کہے واللہ اللہ پس یمین واحد قرار پائیگی خلاف قیاس اور اگر حالف کہے
واللہ لا کلمک قسم ہے اللہ کی ہرآئینہ میں تجھ سے کلام کرونگا یہہ دو قسمین شمار ہونگی
حسن سے روایت ہے اگر حالف اُس کلام سے کلام اول کی نیت کرے تو اُس کا
قول دیانتاً تصدیق کیا جائیگا

جزئیہ ۵۶ ۲ - اگر کوئی شخص کہے کہ ہر مملوک میرا حر ہے اُس سے اُسکی اولاد کی
باندیان اور اُسکے مدبر اور اُسکے غلام سب آزاد ہو جائینگے کیونکہ وہ ان سب کے
رقبہ اور تصرف کا مالک ہے - مبسوط میں ہے اگر حالف کہے کہ میں نے کالے
غلامون کی نیت کی تھی نہ گوروں کی یا بالعکس اُسکے قول کے قطعاً تصدیق نہ کیجائیگی
کیونکہ اُسنے اُس وصف کی تخصیص کی ہے جو لفظ میں نہیں پایا جاتا ہے اور جسکے
لیے لفظ بولی نہ جاے اُسکو شمول ممکن نہیں ہے - اور اگر کہے کہ میں نے عورتون
کی نیت کی تھی نہ مردونکی حالف کے قول کی تصدیق نہ کیجائیگی کیونکہ مملوک حقیقتاً
مردون کو شامل ہے نہ عورتون کو مگر یہہ کہ وہی مملوک شامل ہے عورتون کو بھی

بلکہ عورتین مردون کے ساتھ خلط ہوجائین بطریق عادت کے اور اگر حالف کہے کہ مین نے
غیر کی نیت کی ہے تو اُسکے قول کی تصدیق نہ کیجائے گی قضاءً اور تصدیق کیجاویگی دیانۃً
موافق ایک روایت کے اور دوسری روایت کے موافق تصدیق نہ کیجائے گی

شمنی شرح مختصر الوقایہ

جزئیہ ۲۵۷ حلف کرے کہ مین اس کپڑے کو نہ پہنونگا اور وہی کپڑا پہنے ہوے ہو
اور اُسے اُتار ڈالے اس شکل مین حانث نہ ہوگا اور اگر ابتدا کپڑا پہننے کی نیت کرے
تو اُسکے قول کی تصدیق کیجاویگی کیونکہ اُسکا کلام محتمل ہے پس حانث نہ ہوگا اگر حلف کرے
کہ مین ضرور کہین جاونگا پھر نہ جاے یہانتک کہ وہ مرجائے حانث ہوگا اپنی آخر عمر
مین کیونکہ قسم کے پورے ہونے کی اُسکے قبل امید باقی ہے اور اس شکل مین یاس
ہوگئی ہے تو حانث ہوگا اگر حلف کرے کہ مین کل فلان شخص کے پاس ضرور جاونگا
اگر اُسکے پاس نہ جاے بغیر کسی ایسے مانع کے جو مانع معتبر ہو جیسے مرض یا بادشاہ کے
اور اپنی نیت خصوصیت کی تصدیق کیجاویگی یعنے اگر بیان کرے کہ مین نے استطاعۃ
حقیقیہ کا جو مقارن فعل ہوتی ہے اور وہ کیا تھا جیسا کتب کلامیہ سے ثابت ہوا اُسکا
قول از روے دیانت کے قبول ہوگا نہ قضاءً کیونکہ عرف مین استطاعۃ کا اطلاق
کیا جاتا ہے وسعتی اسباب وآلات پر اور دوسرے معنی خلاف ظاہر ہین

جزئیہ ۲۵۸ شہر کے اگر مین کھاؤن یا پیون یا پہنون اور مفعول کو بیان نکرے
اور نیت کرے ماکول یا مشروب یا ملبوس معین کی تصدیق نہ کیجاویگی کیونکہ ان افعال
کی ماہیت نفی ہے اور کوئی دلالت مفعول پر پائی نہین جاتی ہے مگر اقتضاءً اور
اوپر ثابت ہوچکا ہے کہ مقتضی کے واسطے عموم نہین ہے اور ہمارے نزدیک
نیت تخصیص قطعاً صحیح نہین ہے نہ از روے قضا اور نہ از روے دیانت اور
اگر زیادہ کرے طعام یا شراب یا کپڑے کو از روے دیانت اُسکے قول کی تصدیق

لیجائیگی نہ قضا کیونکہ اس شکل میں لفظ قبول کرتی ہے تخصیص کو لیکن ہی تخصیص ظاہر کے خلاف ہے پس اسکے قول کی تصدیق از روے قضا نہ کیجائیگی۔ درر نحرر

جزئیہ ۲۵۹ - حلف کرے کہ حجرہ مین نہ داخل ہونگا اگر والان مین داخل ہوجائے ہوگا مگر یہہ کہ وہ حجرون کی نیت کرے نہ والان کی پس اسکا قول فیما بینہ و بین اللہ تعالے سچا ہوگا نہ از روے قضا اور اگر کوئی شخص حلف کرے کہ مین فلان شخص کے پاس کل کے دن ضرور جاونگا بشرط استطاعتہ اگر وہ بلا مانع اُسکے پاس نہ جائے مثل مرض یا بادشاہ کے یعنے اسکا یہہ قول کہ مجھے استطاعتہ ہوگی معمول ہے اوپر صحت کے نہ قدرت پر اگر اُسکی نیت نہ معلوم ہو اور اگر اُسکی نیت معلوم ہو تو اُسکا قول فیما بینہ و بین اللہ تعالی تصدیق کیا جائے گا۔

کتاب الحدود

جزئیہ ۲۶۰ - قاضی کو مناسب ہے کہ زنا کے گواہون سے اُسکی ماہیت و کیفیت اور وقت اور مکان اُسکا دریافت کرے اور اُنمین کمال درجہ کا مبالغہ کرے اور اسی طرح جبکہ زانی زنا کا اقرار کرے اور زنا کو بیان کرے قاضی اُس سے کہے گا شائد تو نے اُسکے ساتھ نکاح کیا ہوگا یا وطی کی ہوگی اُس سے شبہہ مین اسکے بعد اُسکی عقل دیکھینگے اگر وہ صحیح العقل ہے تو قاضی اُس سے سوال کریگا احصان کا اگر وہ شخص اُسکی تفسیر کرے تو اُسکا قول قبول کیا جاویگا اور اُسپر حد قائم کیجائے گی اگر تو زنا سے اپنی حرمت کا انکار کرے اور بیان کرے کہ مین غلام ہون اور مجھ پر غلامونکی حد ہے اسکا قول قبول ہوگا **قاضی خان**۔

جزئیہ ۲۶۱ - اگر ایک شخص یا زانی اور زنا کا اقرار کرے یہہ شخص حد مارا جائیگا اور اگر وہ کہے کہ مین نے اُس سے پہاڑ پر چڑھنے کا ارادہ کیا تھا اُسکا قول تصدیق

نہ کیا جائے گا کیونکہ عوام نہین فرق کرتے ہین زنا ئت اور نیت مین اور اسی طرح عرب مین بعض لوگ ہمزہ کو یا پڑھتے ہین پس مجرد نیت باقی رہیگی اُسکا اعتبار نہ کیا جائیگا اور اگر کہے زنا ئت فی الجبل صدہا یا جائیگا اور بیان کرے کہ مین نے پہاڑ پر چلنے کی نیت کی تھی نہ تصدیق کیا جائیگا اور نزدیک امام محمد رح کے تصدیق کیا جائیگا امام محمد کے قول کی دلیل یہہ ہے کہ وہ زنا جو فاحشہ ہے وہ یا رسے ہے اور کہا جاتا ہے زنا۔ اور زنا جو پہاڑ پر چڑھنا ہے وہ مہجور ہے۔

جزئیہ ۲۶۲ ۔ مشہود علیہ دعوی کرے کہ چار گواہونمین سے ایک گواہ غلام ہے مشہود علیہ کا قول قبول ہوگا تاوقتیکہ بینہ اسکا پیش نہ کیا جائے کہ وہ حر ہے جیسا کہ روایت کی گئی حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا اُنھون نے لا تجوز شہادۃ فی حد من الحدود الا شہادۃ رجلین حر مسلمین مگر مگر چار شکلون مین شہادت قصاص۔ عقل۔ حدود۔ اگر ایک شخص دوسرے کو مارے گالی دے زان بعد کہے اے لڑکے زانیہ کے اسکے بعد قاذف دعوی کرے کہ مقذوف لونڈی ہے یا نصرانیہ مقذوف بیان کرے کہ وہی حر مسلم ہے پس قاذف کا قول قبول ہوگا اور مقذوف کو بینہ قائم کرنا ہوگا حریت اور اسلام پر اور اسی طرح اگر ایک شخص دوسرے کو زنا کی تہمت لگائے پھر قاذف دعوی کرے کہ مقذوف غلام ہے قاذف کا قول قبول ہوگا اور اسی طرح اگر قاذف کہے کہ مین غلام ہون اور میرے اوپر غلامون کی حد ہے اور مقذوف کہے تو حر ہے قاذف کا قول قبول ہوگا کیونکہ ظاہر وہی حریت اور اسلام ہے کیونکہ دار الاسلام احرار کا دار ہے لیکن ظاہر نہین صلاحیت رکھتا ہے غیر پر الزام قائم کرنے کے لیے پس ضرور ہے کہ گواہ قائم کیے جائین

بدائع

جزئیہ ۲۶۳ ۔ مترجم کا قول حدود اور اسکے غیر مین قبول ہوگا اگر کہا جائے کہ واجب ہے کہ اُسکا قول قبول نہ کیا جائے کیونکہ عبارت مترجم کی بدل ہے عبارت

عجمی کا اور حدود نہین ثابت ہوتے ہین ابدال مین کیونکہ حدود شہادت علی الشہادت سے ثابت نہین ہوتے ہین جواب دیا گیا کہ ترجم کا کلام کلام عجمی کا بدل نہین ہے لیکن قاضی اُسکی زبان نہین جانتا ہے اور نہ اُسکو سمجھتا ہے اور یہہ شخص اُسکی زبان جانتا ہے اور اُسکو سمجھتا ہے پس عبارت مترجم کی مثل عبارت اُس شخص کے تصور کیجائیگی نہ بطریق بدل کے بلکہ بطریق اصالت کے کیونکہ کلام مترجم کا قاضی کی زبان نہ جاننے کی صورت مین وہ کلام متصور ہوگا جسکا ترجمہ کیا گیا ہے مثل شہادت کے درصورتیکہ اقرار نہ کیا جائے تو اُسکی قائم مقام سمجھی جاتی ہے ۔

کتاب السرقہ

جزئیہ ۲۶۴ - ایک شخص نے دوسرے شخص پر سرقہ کا دعوی کیا اور اُسنے انکار کیا تو اُس سے قسم لیجائیگی پس اگر اُسنے قسم سے انکار کیا تو اُسکا ہاتھ نہین کاٹا جائیگا ولیکن مال کا ضامن ہوگا ۔ فتاوی عالمگیری ۔ اگر تجار ڈھگون کے ساتھ لڑے تو تاجرون سے سوا یمین کے کچھ مواخذہ نہ کیا جائیگا اور اگر تاجرونمین سے کوئی شخص لڑائی مین مارا جاے تو تاجرون سے قسم لی جاوگی کہ تمنے اسکو قتل نہین کیا مگر یہہ کہ لڑائی مین مارا گیا اور اسیطرح اگر ڈھگا مارا گیا ڈھگون کے مقتول کے وارث کے دعوی سے انکار کیا تو فقط ڈھگون ہی سے حلف لیا جائیگا کہ تمنے نہین مارا مگر لڑائی مین مقتول مارا گیا جامع الفتاوی ۔

کتاب السیر

جزئیہ ۲۶۵ - زیادات مین لکھا ہے کہ اگر سرحد دارالاسلام مین واپس آئین تو مدبرون اور غلام کے ساتھ قیدی کہین ہم اہل اسلام ہین یا اہل ذمہ یہہ لوگ دارالاسلام سے ہمکو پکڑلائے ہین لشکری بیان کرین کہ حربے ہین انکو ہم دارالحرب سے پکڑلائے ہین

قیدیون کا قول قبول ہوگا کیونکہ اُن پر قبضہ ثابت ہے یہہ نہین معلوم ہوتا ہے مگر دارالاسلام
مین اور دارالاسلام دارحفاظت ہے جو شخص اُسمین قیام پذیر ہوگا وہ محفوظ ہوگا
جزئیہ ۲۶۶ - مسلم متامن حربیہ سے دارالحرب مین نکاح کرے اور زوجہ کے باپ کو
مہر دیدے اور اُسکے دل مین گزرے کہ یہہ اُسکا باپ ہے وصورتیکہ عورت دارالاسلام
مین داخل ہو سیر الکبیر مین لکھا ہے اگر عورت خوشی سے نکلے تو مہر ساقط ہوجائے گی اور
اگر جبراً قیدی کی طرح نکلے تو وہ لونڈی متصور ہوگی اگر دونون مین اختلاف ہو عورت کہے
کہ مین بطیب خاطر نکلی اور مین مرد کہے کہ مین نے جبراً نکالا اور تو میری لونڈی
ہے عورت کی جانب دیکھینگے اگر وہ مثل قیدی کے گرفتار آئی ہو تو مرد کا قول قبول
ہوگا اگر اسکے خلاف ہو تو عورت کا قول قبول ہوگا اور وہ مہر قرار پائیگی مسلم قیدی
جائے دارالحرب مین اور وہ دارالاسلام کیطرف فرار ہو اُسکے ہمراہ عورت ہو جو کہے
تو دارالحرب مین مرتد ہوگیا شوہر انکار کرے تو اسکا قول قبول ہوگا (یعنی) اگر شوہر کہے مین نے
بکراہت وجبر کلام مذکور زبانسے نکالا تھا زوجہ کہے تو نے کلام مذکور جبراً نہین کیا عورت کا
قول قبول ہوگا اور اگر عورت مرد کے اُس کلام مین تصدیق کرے قاضی اُسکے قول
کو تصدیق نکریگا - فتاوی قاضیخان

جزئیہ ۲۶۷ - صغیر ایمان لائے اسکا باپ نصرانی دعوی کرے کہ لڑکے کی عمر پندرہ
سال کی ہے اور وہ غیر ممیز ہے اور لونڈی مسلمہ دعوی کرے کہ لڑکے کی عمر سات سال
کی ہے اور وہ ممیز ہے کس شخص کا قول قبول ہوگا اور صاحب مجمع نے قول کی کیا مراد ہے
اور اسلام لڑکے عاقل کا صحیح ہوگا جواب مبصرین سے لڑکے کی عمر دریافت کیجائیگی
اور اُنکے قول پر عمل کیا جائیگا تشریح اس مسئلہ مین لڑکے عاقل سے مراد ممیز ہے
اور جسکی عمر سات سال کی ہو کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو جب
اسلام کی دعوت دی تو اُنکی عمر سات سال کی تھی اور حضرت علی نے اسلام قبول کیا

بعض فقہا لکھتے ہین کہ لڑکا اپنے قول مین اپنی مادر مسلمہ کا متبع ہوگا عام اس سے کہ ممیز ہو یا غیر ممیز اسلام لایا ہو بذات خود یا نہ لایا ہو اسکو مصر نہین کے دکھانے کی ضرورت نہین ہے اور لڑکا والدین سے اسکا متبع ہوتا ہے جو اشرف ہو۔

کتاب اللقیط

جزئیہ ۲۶۸ - ایک شخص دعوی کرے لقیط کا کہ یہہ میرا لڑکا ہے اسکا قول بغیر بینہ کے قبول ہوگا کیونکہ اس شکل مین التقیط سے عار دفع ہوجاتی ہے اور یہہ حکم درصورتیکہ عورت کے عمر سے صادر نہ ہوگا ہان جبکہ وہ گواہ پیش کرے تو اسکا قول قبول ہوگا اگر غلام پائے ایک لڑکے کو پڑا ہوا یہہ نہین معلوم ہوتا ہے مگر اسکے قول سے غلام کا مولی کہے تو نے جھوٹ کہا بلکہ وہی میرا غلام ہے پس اگر غلام مجور ہے تو مولی کا قول قبول ہوگا اور اگر وہ ماذون تجارت ہے تو غلام کا قول قبول ہوگا قاضیخان **تشریح** التقیط حریت کی نسبت حکم صادر ہوگا اور نفقہ اسکو بیت المال سے دلایا جاویگا

جزئیہ ۲۶۹ - جو شخص لقیط کو پائے تو دوسرے شخص کو یہہ جائز نہین ہے کہ اس سے لقیط لے لے کیونکہ ملتقط کا قبضہ اس سے پہلے ہوچکا ہے پس اگر مدعی دعوی کرے کہ وہ میرا لڑکا ہے اسکا قول قبول ہوگا اگر لقیط بالغ ہوجاے اور ملتقط کی تصدیق کرے اس امر کی نسبت جو اسنے لقیط پر صرف کیا ہو تو ملتقط لڑکے سے وہ واپس لے سکتا ہے اور اگر لقیط اسکی تکذیب کرے تو لقیط کا قول قبول ہوگا اور ملتقط کو بینہ پیش کرنا ہونگے ملتقط دعوی کرے کہ وہ میرا غلام ہے اگر وہ اسکا اقرار نکرے کہ مین لقیط ہون تو ملتقط کا قول قبول ہوگا - اور اگر وہ لقیط ہونے کا اقرار کرے تو ملتقط اپنے دعوے مین تصدیق نہ کیا جاویگا مگر بینہ پیش کرے **فی النوادر**

جزئیہ ۲۷۰ - اگر لقیط ہلاک ہوجائے اور اسکا مالک آئے اور اسکی تصدیق کرے

کہ اُسنے میرے لیے اُٹھا لیا تھا۔ ملتقط پر ضمان بالاجماع عائد نہ ہوگا اور اگر مالک ملتقط کی تکذیب کرے تو بھی وہی حکم ہے نزدیک ابی یوسف اور امام محمد کے عام اس سے کہ گواہ ہون یا نہون اور ملتقط کا قول مع الیمین قبول ہوگا اور امام اعظم کے نزدیک اگر گواہ بنا لیے جائین تو ملتقط پر ضمان عاید نہ ہوگا کیونکہ گواہ بنانے سے یہہ ظاہر ہے کہ اُسنے لقیط کو مالک کے لیے اُٹھایا اور اُسکا قبضہ امانتی ہے اور اگر ملتقط اُسپر گواہ نہ بنائے تو اُسپر ضمان واجب ہو جائیگا۔

جزئیہ ۱۷ - اگر ملتقط اقرار کرے کہ مین نے اپنی ذات خاص کے لیے اُٹھا لیا بالاجماع اُسپر ضمان واجب ہوگا کیونکہ اُسنے غصب کا اقرار کیا ہے اور مغصوب کا ضمان دینا پڑتا ہے صاحبین کے قول کی دلیل یہہ ہے کہ ظاہر ہے کہ اُسنے اپنے نفس کے لیے نہین لیا ہے پس اُسکی تصدیق کرنا لینے پر دلیل ہے کہ اُسنے جائز طور پر لیا ہے پس ظاہر اُسکا شاہد ہوگا اور قول اُسکا مع الیمین قبول ہوگا کیونکہ قول امین کا مع الیمین قبول ہوتا ہے اور جس شکل مین مالک نے لیا ہو اور اُسے رد کر دے اُسکے مقام پر وہ لقیط ضایع ہو جائے اور مالک لقیط کی تصدیق کرے یا تکذیب لیکن ملتقط نے اُسپر گواہ بنایا ہو تو ملتقط پر ضمان وارد نہ ہوگا اور اگر گواہ نہ بنایا ہو تو ملتقط پر ضمان واجب ہو جائیگا نزدیک امام اعظم کے اور صاحبین کے نزدیک ضمان واجب نہ ہوگا عام اس سے کہ اُس نے گواہ بنایا ہو یا نہ بنایا ہو اور قول اُسکا مع الیمین قبول ہوگا **تشریح** اشہاد علی اللقطہ کے معنی یہہ ہین کہ ملتقط لوگون سے کہے کہ مین نے لقطہ پایا ہے تم لوگون مین سے جس کی چیز گئی ہو وہ مجھ سے بیان کرے یا کہے کہ میرے پاس شئی ہے تم مین سے جسنے اُسے دیکھا ہو مجھ سے بیان کرے کہ فلان شئی ہے یا جو شخص مجھ سے اُس چیز کے لینے کی خواہش رکھتا ہو چاہیے کہ مجھے مطلع کرے کہ فلان شئی ہے۔ ملتقط درصورتیکہ اشہاد کرے زمان بعد اُسکا مالک آئے اور ملتقط کہے کہ وہ ہلاک ہو گیا تو ملتقط کا قول قبول ہوگا اور اُسپر ضمان وارد نہ ہوگا بالاجماع۔ بدائع۔

کتاب اللقطہ

جزئیہ ۲۷۲ - ایک شخص اپنا چارپایہ چھوڑ دے اور اُسکو دوسرا شخص پکڑکے درست کرے ناطقی علیہ الرحمہ فرماتے ہین اگر مالک نے چھوڑنے کے وقت یہہ کہا ہو کہ جو شخص اس چارپایہ کو پکڑلے یہہ اُسکا ہے تو مالک چارپایہ کو نہین لے سکتا ہے کیونکہ اُسنے ملک مباح کردی ہے اور اگر چھوڑنے کے وقت وہ نہ کہا ہو اگرچہ ذکر رہا ہو تو مالک اُسے مسترد کرسکتا ہے کیونکہ اُسنے ملک مباح نہین کی - اسیطرح اگر زید شکار چھوڑ دے تو وہ بھی بمنزلہ اُس چارپایہ کے ہوجو چھوڑ دیا گیا ہے اگر آخذ اور مالک مین اختلاف ہو آخذ اُسکے مالک سے کہے کہ تونے چھوڑ دینے کے وقت کہا تھا کہ یہہ چارپایہ اُسکا ہے جو اسے پکڑے مالک انکار کرے مالک کا قول مع الیمین قبول ہوگا کیونکہ وہ مباح ملک کا انکار کرتا ہے - **قاضیخان** -

جزئیہ ۲۷۳ - بکرا اپنا چارپایہ چھوڑ دے اور عمرو اُسکو پکڑلے درست کرے اور مالک نے وقت چھوڑنے کے کہا ہو کہ یہہ اُسکا ہے جو اسے لے لے یا نہین ہے سبیل میرے لیے اس چارپایہ پر بکر نے چارپایہ کی ملک کو سلب کردیا ہے اور اگر بکر نے یہ نہ کہا ہو تو وہ چارپایہ کو مسترد کرسکتا ہے اور اسی طرح حکم ہے جو شخص شکار چھوڑ دے اور اگر دونون مین اختلاف ہو تو مالک چارپایہ کا قول قبول ہوگا اگر چارپایہ کو اسلیے لیا ہو کہ مالک کو واپس کردے اور اُسپر دو گواہ بنائے یا نہ بنائے مالک تصدیق کرے کہ اُس نے مجھ پر رد کرنے کے لیے لیا تھا اس شکل مین آخذ پر تاوان عائد نہ ہوگا اور اگر آخذ کی مالک تکذیب کرے تو مالک کا قول قبول ہوگا نزدیک صاحبین کے اور ابو یوسف کے نزدیک ملتقط کا قول قبول ہوگا درصورتیکہ لقطہ کو اُٹھالے مالک کو واپس کرنے کے لئے آخذ پر ضمان وارد نہ ہوگا خلاصہ آخذ کے قبضہ سے لقطہ تلف ہوجاے اور ملتقط یہ اقرار کرے کہ مین نے اپنی ذات خاص کے لیے لیا تھا آخذ پر ضمان عائد ہوگا اور اگر واپس کردینے کیلیے

لیا ہو یا گواہ بتاتے ہوں یا نہ بتاتے ہوں اور مالک اخذ کی تصدیق کرے تو آخذ پر ضمان عائد نہ ہوگا اور اگر مالک اخذ کی تکذیب کرے تو مالک کا قول قبول ہوگا صاحبین کے نزدیک بزازیہ لقطہ کو لے اور اُسپر گواہ نہ بتائے اور نہ سُنے کوئی شخص کہ آخذ نے لقطہ کا اعلان کیا اور مالک کہے کہ تو نے اپنی ذات کے لیے لیا آخذ پر ضمان عائد ہوگا صاحبین کے نزدیک نہ ابی یوسف کے نزدیک مالک درصورتیکہ اقرار کرے کہ یہ لقطہ ہے اس شکل میں ضمان عائد نہیں ہوتا ہے کیونکہ یہ ظاہر ہے کہ عامل گنہگار نہیں ہوتا ہے صاحبین کی یہ دلیل ہے کہ ملتقط نے سب ضمان کا اقرار کرلیا ہے اور وہی اخذ ہے اور دعوی کرتا ہے ضمان سے بری ہونے کے لیے پس اُسے گواہ پیش کرنا ہونگے یہ حکم اُس شکل میں ہے کہ اُس نے گواہ بنائے ہوں لیکن جبکہ دستیاب ہونے گواہوں کے گواہ نہ بنائی ہوں یا اس خوف سے کہ ظالم اس سے لے لے گا پس قول اُسکا مع الیمین قبول ہوگا جامع الفصولین

جزئیہ ۲۷۴ - ملتقط کا قول قبول ہوگا جبکہ لقطہ کو اُٹھالے تا اُسکے مکان پر رکھدے پھر اُسکو رکھدے اُس مکان پر جہاں سے اُٹھایا تھا اگر لقطہ ہلاک ہوجائے یا دوسرا شخص اُسے ہلاک کردے آخذ پر ضمان عائد نہ ہوگا معین احکام آخذ کہے کہ میں نے مالک کیواسطے لیا تھا اور مالک تکذیب کرے امام اعظم اور امام محمد کے نزدیک آخذ پر ضمان عائد ہوگا اور ابو یوسف کے نزدیک ضمان عاید نہ ہوگا اور آخذ کا قول قبول ہوگا ہدایہ اگر دونوں مختلف ہوں ملتقط کہے کہ میں نے لیا تھا تیرے لیے مالک کہے تو نے لیا تھا اپنے لیے امام اعظم اور امام محمد کے نزدیک ملتقط پر ضمان عاید ہوگا اور ابو یوسف کے نزدیک ضمان عاید نہ ہوگا بلکہ آخذ کا یہ قول کہ میں نے واپس کرنے کو لیا تھا قبول ہوگا درر غرر۔

کتاب الآبق

کتاب المفقود

جزئیہ ۲۷۹ - عورت قاضی سے بیان کرے کہ مین فلان بنت فلان ہون اور میرا شوہر فلان بن فلان میرے پاس سے غائب ہے اور اُسنے کوئی چیز قابل نفقہ نہین چھوڑی اور قاضی سے درخواست کرے کہ میرا نفقہ مقرر کردے اسکی دو شکلین ہین اول یہہ کہ غائب کے مکان مین ملک ہو جو نفقہ ہوسکتا ہے مثل دراہم و دنانیر یا طعام یا اُسکے کپڑے جو کسوت کے اقسام سے ہو اور قاضی جانتا ہو کہ یہہ غائب کی منکوحہ ہے تو حکم کریگا کہ اُسمین سے مال بغیر زیادتی اور کمی کے اپنی ذات پر صرف کریہہ حکم عورت سے اس حلف لینے کے بعد صادر ہوگا کہ قسم ہے اللہ کی مین نے اپنا نفقہ نہین پایا اور نہ درمیان میرے اور شوہر کے کوئی ایسا سبب ہے جو مانع نفقہ ہو مثل ناساری وغیرہ کے اور قاضی عورت سے کفیل لے گا کیونکہ ممکن ہے کہ زوجہ کے پاس شوہر کا مال ہو اور اُسنے اُس مال کو چھپا رکھا ہو اور شوہر حاضر ہوکر مال مذکور کا مدعی ہو تو قاضی کفیل سے مال مذکور دلا دے اور اگر قاضی کو زوجہ کے نکاح کا علم نہ ہو اور نہ غائب کا مال موجود ہو اور زوجہ نکاح کی نسبت گواہ پیش کرے قاضی اُسکے گواہ قبول نہ کریگا - حاکم شہید فرماتے ہین یہہ قول ابی یوسف کا دوسرا ہے اور یہی قول امام محمد کا ہے - اور شمس الائمہ السرخسی لکھتے ہین کہ بالاتفاق ہمارے نزدیک عورت کی گواہ قبول نہ ہونگے - زفر کے نزدیک گواہ قبول ہونگے - مترجم - اس مسئلہ کی دو صورتین ہین ایک یہہ کہ غائب کا مال موجود ہو دوسرے اُسکا مال موجود نہ ہو پہلی شکل اول مین قاضی عورت کے گواہ قبول کریگا شکل ثانی مین گو قبول نکریگا شمس الائمہ الحلوانی فرماتے ہین کہ ہمارے مشایخ رحمہم اللہ پہلے گمان کرتے تھے عورت کے گواہ نکاح پر قبول نہ ہونگے ہمارے اصحاب کے نزدیک جبکہ غائب کا مال موجود نہ ہو اور زفر کے

نزدیک قبول ہونگے ہمکو اس مسئلہ مین ابی یوسف کا قول مطابق زفر کے معلوم ہوتا ہے پھر ہمارے مشایخ نے فرمایا کہ عورت کے گواہ موافق ابی یوسف وزفر کے فرض کرنے نفقہ مین بمقابلہ غائب قبول ہونگے اور اس سے غائب کو کچھ ضرر نہین پہنچتا ہے کیونکہ اگر غائب حاضر ہوکر اقرار کرے نکاح کا تو عورت کو نفقہ مفروضہ دلایا جائیگا اور اگر شوہر نکاح کا انکار کرے تو شوہر کا قول قبول ہوگا اور عورت کو نکاح پر بینہ کا اعادہ کرنا پڑیگا

کذا فی قاضیخان فی کتاب النکاح۔

کتاب الشرکۃ

جزئیہ ۲۸۰۔ دو شخص اپنے مالون مین شرکت عنان کرین پھر ایک شریک متاع خرید کرکے دوسرا شریک کہے کہ وہی متاع ہماری شرکت کی ہے اور مشتری کہے کہ وہ متاع خاص میرے مین نے خاص اپنی ذات کیلیے خریدی اپنے مال سے قبل شرکت کے مشتری کا قول قبول ہوگا کیونکہ وہی حرہے عمل کرتا ہے اپنی ذات کے لیے اسکا قول مع الیمین یعنے قسم ہے اللہ کی وہ مال ہماری شرکت کا نہین ہے قبول ہوگا اگر دو شخص شرکت مفاوضہ کرین ایک شخص حکم کرے دو شخصون کو کہ دونون شریکون کے لیے ایک غلام خرید کرین اور غلام کی جنس وثمن مقرر کردے دونون مامور اس غلام کو مول لین اور شریکو نہین شرکت فسخ ہوجاتے آمر کہے کہ مین نے اس غلام کو بعد فسخ شرکت خریدکیا اور وہ خاص میرا ہے اور دوسرا کہے مامورین نے اس غلام کو قبل فسخ شرکت خریدکیا اور وہ مشترک ہے آمر کا قول مع الیمین قبول ہوگا اور گواہ دوسرے کے قبول ہونگے اگر دونون گواہ پیش کرین اور نہ قبول ہوگی الیمین دو وکیلون کی گواہی کیونکہ وہ اپنے ذاتی فعل پر گواہی دیتے ہین اگر دونون شریک کہین کہ ہم نہین جانتے کہ کب ہمنے غلام خریدکیا اس شکل مین غلام آمر کا قرار پائیگا اور اگر آمر کہے کہ ہم دونون نے قبل فسخ شرکت کی

خرید کیا دوسرا کہے ہم دونون نے خرید کیا شرکت کے فسخ ہونے کے بعد اس شکل مین قول اُسکا قبول ہوگا جسنے خرید کرنے پر مامور نہین کیا اور دوسرے کے گواہ قبول ہونگے اور اگر یہہ شکل شرکت عنان مین واقع ہو تو اُسکا بھی یہی حکم ہے **قاضیخان**

جزئیہ ۲۸۱ سوال - شریک اگر مال شرکت مین دوسرے کا مال ملا دے بلا اجازت شریک یا مضارب بغیر اجازت رب المال کے اور مال ہلاک ہوجائے تو کیا وہ تاوان دیگا - جواب شریک یا رب المال جبکہ اپنے شریک سے کہے کہ تو اپنے اس مال مین اپنی راے کے مطابق عمل کر پھر شریک یا مضارب مال شرکت یا مضاربت کا اپنے مال کے ساتھ ملا دے یا دوسرے کے مال کے ساتھ اس صورت مین یہہ متعدی قرار نہ پائیگا اور اُس مال کے ہلاک ہوجانے کی شکل مین اُسپر تاوان عاید نہ ہوگا اور اگر شریک یا رب المال اپنے شریک یا مضارب سے نہ کہے کہ تو اپنی راے کے مطابق عمل کر تو بسبب ملا دینے مال کے متعدی قرار پائیگا اور مطلقاً تاوان دیگا عام اس سے کہ وہ مال ہلاک ہوگیا یا نہ اور جبکہ وہ دونون مختلف ہون اجازت مین تو مالک مال کا قول قبول ہوگا مگر یہہ کہ دوسرا اذن گواہ پیش کرے -

جزئیہ ۲۸۲ سوال - باغ چند لوگون مین مشترک ہو اور اُسکی تقسیم ہوئی ہو اور اُسکے بعض پہلون پر ایک شریک قبضہ کرے اس دعوی سے کہ وہ بقدر میرے حصہ کے ہے کیا اُسی کا حصہ قرار پائیگا - جواب - جسقدر پر اُس شریک نے قبضہ کرلیا ہے اُس مقدار مین اُسکا قول مع الیمین قبول ہوگا مگر جبکہ اُسکے مقابلہ مین گواہ پیش ہون کہ اُسنے جسقدر پر قبضہ کیا ہے اُسکا زیادہ تر شریک ہے ان لوگون مین وہ لوگ اُسکے نالش کرین پھر باقی درمیان اُنکے بقدر ہر ایک کی حصہ کے تقسیم کرا دیے جاوینگے یا وہ لوگ شریک کے فعل کو جائز رکھین -

جزئیہ ۲۸۳ سوال - جسنے اپنے شریک یا شخص اجنبی کو اجازت دی ہو صرف کرنیکی

عمارت پر کیا شریک و اجنبی کا قول قبول ہوگا اور اُن دونون کو حق رجوع بھی ہوگا۔
جواب۔ صورت کہنے مین شریک کا قول مع الیمین قبول ہوگا بشرطیکہ وہ ظاہر کے موافق ہو
بخلاف شخص اجنبی کے مگر جس شکل مین اذن دہندہ نے اُس سے کہا ہو کہ تو مجھ پر صرف کر
یا تو صرف کرنا کہ مجھ پر رجوع کرے۔ سوال۔ دو شریکون مین سے ایک دعوی کرے دوسرے
یا رب المال عامل پر مال مضاربت مین خیانت کا اور عالم سے درخواست کرے کہ یمین علیہ سے
حلف لیا جاوے کہ مین نے اُسکی کسی شئی مین خیانت نہین کی اور مین نے امانت رد کر دی کیا
لازم ہوجائیگا۔ جواب۔ اگر مقدار معین کی خیانت کا دعوی ہو اور مدعی علیہ انکار کرے تو منکر سے
حلف لیا جائیگا اگر وہ حلف کرلے تو بری ہوجائیگا اور نکول کی شکل مین تو اُسپر مدعی بہ ثابت
ہوجائیگا اور اگر مدعی نے مقدار معین نہ کی ہو تو بھی یہی حکم ہے لیکن جس شکل مین مدعی علیہ
حلف سے نکول کرے تو مدعی پر شئی خیانت شدہ کی مقدار بیان کرنا لازم ہوجائے گا
اور مقدار مین مُضر کا قول مع الیمین قبول ہوگا۔

جزئیہ ۲۸۴ شریک اپنے شریک یا عامل مال مضاربت سے حساب اُس شئی کا طلب
کرے جو اُسنے فروخت اور صرف کی ہو اور وہ بیان کرے مین نہین جانتا اور مین نے
فروخت کیا اور صرف کیا اور اسقدر باقی ہے کیا اُسپر حساب دینا لازم ہوجائیگا جواب شریک
اور مضارب کا قول مقدار نفع اور نقصان مین مع الیمین قبول ہوگا اور اُس کو تفصیل
بیان کرنا لازم نہ ہوگی اُسکا قول ضیاع اور اقرار کی نسبت قبول ہوگا **قاری الہدایہ**

جزئیہ ۲۸۵ مضارب یا شریک دعوی کرے کہ مین نے مال واپس کر دیا رب المال
انکار کرے قبضہ کریگا مضارب اور اُس شخص سے جسکے قبضہ مین مال امانتاً ہو حلف
لیا جائیگا کیونکہ مال اُن کے قبضہ مین بحیثیت امانت تھا اور امین کا قول مع الیمین قبول
ہوتا ہے **لسان الحکام**

جزئیہ ۲۸۶۔ ایک شریک دوسرے شریک کی جانب سے بقدر اُسکے حصہ کی اپنے

ذاتی مال مین سے ادا کرے تو یہہ شریک کی جانب سے وکیل قرار پائیگا اور یہہ اُسکے رجوع کریگا شریک پر اور یہہ نہین معلوم ہوتا ہے مگر اُسکے قول سے پس اُسکو حجت قایم کرنا ہوگی کیونکہ یہہ وجوب مال کا دوسرے کے ذمہ دعوی کرتا ہے اور وہ انکار کرتا ہے اور قول منکر کا مع الیمین قبول ہوتا ہے ہدایہ۔

جزئیہ ۲۸۷۔ اگر دو شریکون مین سے ایک پر کوئی اُس کپڑے کا دعوی کرے جو دونونکے قبضہ مین ہو ایک دعوی کا اقرار کرے دوسرا انکار مقر کا قول اسکے شریک کے مقابلہ مین تصدیق کیا جائیگا اور مقر کا اقرار شریک پر نافذ ہوگا بدائع۔ شریک اور مضارب کا قول اُس مین قبول ہوگا کہ نفع نہین ہوا کیونکہ اصل عدم نفع ہے اسیطرح اگر شریک یا مضارب بیان کرے کہ مجھے نفع نہین ہوا کم مقدار کیونکہ اصل عدم زائد ہے۔ رب المال اور مضارب تقیید اور اطلاق مین مختلف ہون مضارب کا قول قبول ہوگا اور اگر رب المال اور مضارب مین اختلاف ہو مضارب دعوے کرے کہ مین نے اصل مال تجھ کو دیدیا بعد تقسیم کرنے کے رب المال انکار کرے رب المال کا قول قبول ہوگا۔ اشباہ النظائر۔

کتاب الوقف

جزئیہ ۲۸۸۔ زید اپنی زمین کو فقرا اور مساکین پر وقف کرے یا ایک خاص قوم پر بعدہٗ فقرا پر زمان بعد واقف زمین کو متولی کے قبضہ مین دیدے اور واقف خود زراعت کرے اور بیان کرے مین نے اپنی ذات کے لیے زراعت کی اور اہل وقف بیان کرین تو نے زراعت کی ہمارے لیے واقف کا قول قبول ہوگا اور زراعت واقف کی قرار پائیگی۔ زید اقرار کرے اُس زمین کی نسبت جو اُسکے قبضہ مین ہے کہ وہ صدقہ موقوفہ ہے اور کچھ بیان نہ کرے زید کا اقرار جائز ہے

اور زمین فقرا پر وقف ہوجائیگی اور اگر مقر بعد اقرار مذکور کے بیان کرے کہ واقف فلان ہے یہ قول مقر کا قبول نہ ہوگا اور اگر بیان کرے کہ مین ہی اُسکا واقف ہون اسکا قول قبول ہوگا کیونکہ زمین اُسکے قبضہ مین ہے پس اُسکا قول قبول ہوگا۔

جزئیہ ۲۸۹ - بکر زمین مقبوضہ خود کی نسبت اقرار کرے کہ یہ قوم معین پر وقف ہے اور اُسکو نام ذکر کرے زان بعد دوسری قوم کے لیے اقرار کرے یا قوم معین پر اور لوگون کو بڑھاے یا گھٹاے قول ثانی پر التفات نہ کیا جائیگا اور اُسکے قول اول پر عمل کیا جائیگا اور اگر زید اُس زمین کا جو اُسکے قبضہ مین ہے اقرار کرے کہ وقف ہے اسکے بعد سکوت کرے پھر بیان کرے وہی زمین وقف ہے فلان اور فلان پر اور چند لوگون کے نام ذکر کرے قیاس مقتضی ہے کہ اُسکا قول ثانی نہ قبول ہو کیونکہ اسکے کلام اول سے غلہ فقرا کیلیے قرار پاچکا ہے اُسکے ابطال کا مالک نہ ہوگا استحسانا یہ ہے کہ قول اُسکا قبول ہوگا اور عادت یون واقع ہوتی ہے کہ کبھی وقف کا اقرار نہ کرنے مین اسکے بعد موقوف علیہ کو بیان کرتے ہین اور اگر واقف بیان کرے کہ مین نے اپنے قرابت دار ہیتون پر وقف کیا اسکا بھی وہی حکم ہے اور اگر اڑکے محتلم اور شخص مستحق غلہ سے منازع ہو غلہ مین شخص مستحق غلہ وقف بیان کرے کہ تجھے قبل غلہ آنے کے اسلام ہوا تیرا حصہ اسمین نہ رہا لڑکا کہے مجھے بعد غلہ آنے کے اسلام ہوا لڑکے کا قول مع الیمین قبول ہوگا اور دختر کے حیض آنے مین بھی یہی حکم ہے۔

جزئیہ ۲۹۰ - وقف کرے زمین زراعتی کو اور واقف بیان کرے کہ زمین مشہور ہے حد و بیان کرنے کی ضرورت نہین وقف جائز ہے اسکے بعد واقف بیان کرے کہ بعض قطع اسمین داخل نہین ہے زمین کی حدود ملاحظہ کیجائینگی اگر زمین مشہور ہو اور قطع مذکور اسمین داخل ہو تو قطع بھی وقف قرار پائیگا وگرنہ واقف کا قول قبول ہوگا اسیطرح حکم ہے اگر مکان وقف کرکے بیان کرے کہ یہ حجرہ اسمین داخل نہین ہے تو مکان کے

حدود معائنہ کیے جائینگے اور نئے والون سے دریافت کرینگے اگر وہ بیان کرین کہ حجرہ مذکور مکان مین داخل ہے تو وہ بھی وقف قرار پائیگا۔ ورنہ واقف کا قول قبول ہوگا۔

جزئیہ ۲۹۱۔ واقف اقرار کرے کہ وہ زمین وقف ہے اور سکوت کرے اسکے بعد بیان کرے وہی وقف ہے جہت معین پر اُسکا قول قبول ہوگا کیونکہ شئے بسبب قبضہ مین ہونیکے اُسکا قول قبول ہوتا ہے یہ حکم استحسانًا ہے اور قیاس یہہ ہے کہ اُسکا دوسرا قول قبول نہ ہو کیونکہ اُسکے پہلے اقرار سے زمین ساکین کی قرار پا چکی ہے اب اُسکے باطل کرنے کا مالک نہ ہوگا اور اگر اقرار کے بعد بیان کرے کہ مین نے اُس جہت معین پر وقف کیا واقف کا قول قبول ہوگا تا وقتیکہ اسکے خلاف پر گواہ پیش نہ کیے جاوین اور اگر واقف اقرار کرے کہ وہ مجھ پر اور میرے فرزند اور اُسکی نسل پر تا وقتیکہ اُسکی نسل باقی رہے وقف ہے اسکے بعد ساکین پر واقف کا قول قبول ہوگا۔

جزئیہ ۲۹۲۔ قابض بیان کرے کہ یہہ زمین جو میرے قبضہ مین ہے وقف ہے زید کی فرزند اور پوتے اور اُسکی نسل پر دس برس بعد عمرو اور اُسکی نسل پر تا وقتیکہ وہ باقی رہے بعد اُسکے ساکین پر واقف کا اقرار جائز ہے اور زمین زید کے لڑکے پر اُس زمانہ تک جو واقف نے بیان کیا ہے وقف قرار پائیگی اور مدت مذکورہ کے گزرنے کے بعد زمین عمرو کے لڑکے پر وقف ہوگی پھر جب اُسکی نسل باقی نہ رہے تو مسکینون پر کیونکہ قابض بیان کرتا ہے کہ مین نے وقف کیا شرط مبینہ پر پس اگر میرا قول وقف مین قبول ہے تو شروط مین بھی قبول کیا جائے یہہ حکم ہے اس شکل مین ہے کہ قابض زمین کی ملکیت شخص معروف کی طرف منسوب نہ کرے اور اگر بیان کرے کہ زمین کا واقف شخص معروف ہے اور اقرار وقف کے وقت وقف کا نام بتایا ہو تو اگر واقف زندہ ہے تو اُسکے بیان کی طرف رجوع کیجائیگی ورنہ اُسکے ورثہ کی طرف اور اگر اقرار مذکور کے بعد وقف کا نام بتائے تو یہہ صحیح نہ ہوگا کیونکہ پہلے اقرار سے جو چیز وقف قرار

پائی ہے اُسکے بطلان کا احتمال لازم آتا ہے۔

جزئیہ ۲۹۳ متولی بیان کرے کہ مین نے زراجرت پر قبضہ کرکے فلان فلان موقوف علیہم کو حوالہ کردے اور وہ لوگ انکار کرین متولی کا قول مع الیمین قبول ہوگا اور اُسپر کچھ تاوان عائد نہ ہوگا۔ اور اگر بیان کرے کہ مین نے زر اُجرت کا قبضہ کیا اور وہ مجھ سے تلف ہوگئی یا چوری گئی اُسکا قول مع الیمین قبول ہوگا۔ اور اگر واقف زراعت سے اسکے بعد زراعت کو کوئی آفت پہنچے واقف کہے کہ مین نے موقوف علیہم کے واسطے زراعت کی تھی اسکا قول تصدیق کیا جائیگا اور واقف مستحق ہوگا جو اُسنے زراعت کیلیے قرض لیا اُسکو آیندہ آمدنی زمین موقوفہ سے لے لے اور اگر واقف اور اہل وقف مین زرخرچ کرنے واقف مین اختلاف ہو تو واقف کا قول قبول ہوگا کیونکہ صرف کرنے کی ولایت واقف کو ہے اسی طرح سے اگر دوسرا شخص زمین موقوفہ مین زراعت کرے اور دعوے کرے کہ مین نے زراعت واقف کیلیے کی اور اس قول کی واقف تصدیق کرے تو مزارع مذکور واقف وکیل قرار پائیگا اسی طرح حکم ہے اگر متولی اور اہل وقف مین اختلاف ہو متولی بیان کرے کہ مین نے اپنے لیے زراعت کی اہل وقف کہین تو نے ہمارے واسطے زراعت کی متولی کا قول قبول ہوگا۔

جزئیہ ۲۹۴۔ زید اپنی زمین زراعتی کو بذریعہ دست آویز وقف کرے اور لوگوں کو مضمون دست آویز پر گواہ بنائے اسکے بعد بیان کرے کہ مین نے وقف کی اس شرط کے ساتھ بیع اُسمین جائز ہو مگر کاتب نے شرط نہین لکھی اور نہ مجھے اُس سے مطلع کیا فقیہہ ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین اگر واقف فصیح ہوا اور اُسکی عربی اچھی ہو اور اُسکے روبرو دستاویز پڑھی جاوے اور وہ دستاویز کے کل مضمون کا اقرار کرے تو وقف صحیح ہوگا اور اُسکا قول قبول نہ ہوگا اور اگر واقف عجمی ہو جو عربی نہ سمجھ سکتا ہو اور گواہون نے مضمون دستاویز کی مفصل گواہی نہ دی ہو تو قول واقف کا کہ مجھے مضمون دستاویز کا علم

نہین ہوا اور مین نے اُسپر گواہون کو گواہ بنایا بغیر اس علم کے کہ دستاویز کا مضمون کیا ہے قبول ہوگا اور اگر گواہ بیان کرین کہ واقف کے روبرو دستاویز زبان فارسی مین پڑھی گئی اور اُسنے مضمون کا اقرار کیا اور ہمکو اُسپر گواہ بنایا تو واقف کا قول قبول نہ ہوگا اور یہہ قاعدہ وقف مین مخصص نہین ہے بلکہ یہی حکم بیع اور تمام تصرفات مین جاری ہے

جزئیہ ۲۹۵- زید قاضی کے پاس حاضر ہوکر بیان کرے کہ مین امین تھا اسکا جو تیرے قبل قاضی تھا اور میرے قبضہ مین فلان زمین زراعتی ہے اور وہ بکر بن عبد اللہ کی وقف ہے کسی خاص طور پر اس شکل مین بکر کے ورثا سے دریافت کیا جائیگا تا اُنکے قول کے مطابق حکم صادر کیا جاے اگر وہ دوسرا طور بیان کرین تو ورثا کے قول پر عمل کیا جائیگا اور اگر ورثا کہین کہ زمین ہماری اور ہمارے اولاد پر وقف ہے من بعد سالکین پر یا زمین مذکور وقف نہین ہے اور ہمارے باپ کی ہماری میراث ہے اُنکے قول پر عمل کیا جائیگا اور اگر زمین وقف زمین کو کسی شخص کی جانب منسوب نہ کرے یا ایسے شخص کی طرف منسوب کرے جسکے ورثا نہ ہون امین کے قول پر عمل کیا جائیگا تا وقتیکہ پیش قاضی خلاف ثابت نہ ہو اور قاضی ورثا کے قول کے مطابق اس شکل مین حکم صادر کریگا درصورتیکہ قاضی نے شئی موقوفہ پر اسی لیے قبضہ کیا ہو کہ وہ اُس شخص کی ملک ہے جسکی نسبت مدعی ہین کہ اُسنے وقف کیا ہے لیکن اگر قاضی نے اُسپر قبضہ کیا ہو دوسری دلیل کی وجہ سے قاضی قول ورثا پر التفات نہ کریگا اور جو دفتر قاضی سابق سے ثابت ہوگا اُسکے مطابق عمل کرے گا- ہذا مختصر ما تذکرہ

خصاف

جزئیہ ۲۹۶- بکر مرجاے اور دو لڑکے چھوڑے امین سے ایک کے قبضہ مین زمین سپرد ہوا اور وہ گمان کرتا ہو من جانب پدر مجھ پر وقف ہے اور دوسرا لڑکا بیان کرے کہ وہ ہم دونون پر وقف ہے فقیہہ ابو جعفر فرماتے ہین کہ اُس شخص کا قول قبول ہوگا جو دعوی کرتا ہے کہ زمین دونون پر وقف ہے کیونکہ وہی تصدیق کرتے ہین کہ زمین

اُنکے باپ کے قبضہ مین تھی بعض کا قول ہے کہ قابض کا قول قبول ہوگا - اول اصح ہے اور اگر بعض اہل وقف قاضی سے بیان کرین فلان شخص کو اسقدر مال ملگیا کہ وہ غنی ہوگیا اور قاضی سے درخواست کرین کہ اس سے حلف لیا جاوے قاضی اُس سے حلف لیگا کہ مین وقف مین داخل ہونے سے آجکے دن غنی نہین ہوا اور یہہ حلف نہ لیا جائیگا کہ مجھے اسقدر مال ملا کہ مین غنی ہوگیا کیونکہ احتمال ہے کہ مال ملا ہو سن لبعد مفلس ہوگیا ہو

جزئیہ ۲۹۷ - زید اپنا وظیفہ زمانہ سابقہ کا طلب کرے اور اُسوقت وہ غنی ہوا اور بیان کرے کہ مین اسوقت غنی ہوا ہون اور قیاس مین اُسکا قول قبول ہوگا - اسعاف -

اور اُمنا اور منتظمان کا قول بیداوار کی مقدار مین قبول ہوگا - وصی اور قیم اس حکم مین برابر ہین اور قاعدہ یہہ ہے کہ قابض کا قول شئی مقبوضہ کی مقدار اور اُس چیز مین جو یتیم اور زمین سیر پہ خرچ اور آلات زراعت کے خرید کرنے مین ہوا ہو قبول ہوگا -

جزئیہ ۲۹۸ - وصی کا قول امر متحمل مین قبول ہوگا نہ قیم کا کیونکہ وصی کو حفظ اور تصرف کا اختیار دیا جاتا ہے اور قیم کو صرف حفاظت کا اختیار تفویض ہوتا ہے نہ تصرف کا ہمارے مشائخ مین سے اکثرون نے قیم اور وصی کو برابر رکھا ہے نسبت ضروری اخراجات کے اور فتہا لکھتے ہین کہ ان دونون کا قول امین قبول ہوگا اور اُنھون نے اس مسئلہ کو قیاس کیا ہے - متنظم مسجد یا اہل مسجد مین سے جسنے اشیاء ضروریہ مسجد کے واسطے خرید کی ہون مثل بوریے اور بدھنے اور تیل اور خادم کے تنخواہ وغیرہ وغیرہ اُس پر تاوان عاید نہ ہوگا کیونکہ ضمناً اجازت پائی جاتی ہے اور مسجد کے لیے اس سامان کا ہونا ضروری ہے اور اگر وہ قاضی کے نزدیک متہم ہو تو قاضی اُس سے حلف لے گا اگرچہ امین ہوا اور اگر وہ معروف بالامانت ہے تو قاضی قول محل کو قبول کریگا اگر قاضی متنظم وقف کو معزول کرکے دوسرے کو مقرر کردے اور وصی منصوب سے بیان کرے کہ مجھ کو معزول نے حساب دیدیا اُسکا یہہ قول قبول نہ ہوگا تا وقتیکہ وہ بینہ قائم نہ کرے -

جزئیہ ۲۹۹ - جبکہ واقف یا قیم یا وصی واقف یا قاضی یا امین قاضی زمین وقف کو اجارہ پر دے اسکے بعد بیان کرے کہ مین نے غلہ پر قبضہ کیا اور وہ ضایع ہوگیا یا آگ نے موقوف علیہم کو تقسیم کر دیا موقوف علیہم انکار کرین وصی وغیرہ کا قول مع الیمین قبول ہوگا قینیہ - اور اگر کہے مین اسکا واقف ہون اسکا قول قبول ہوگا کیونکہ شئ موقوفہ اُسکے قبضہ قبضہ مین ہے اور اگر بیان کرے کہ میرے باپ نے وقف کیا اور سفر کا باب ہوگیا ہو اقرار صحیح ہے اور اگر اسکے باپ پر قرضہ ہو اور بجز مال موقوفہ کے دوسرا مال نہ ہو تو قدر قرضہ مال مذکورہ فروخت کیا جائیگا اور باقی وقف قرار پائیگا خانیہ - اور اگر گواہ گواہی دین واقف کے مقابلہ پر اُسکے اقرار وقف پر اور گواہ زمین کی مقدار یا مکان کو نہ جانتے ہون تو قاضی اُس سے جبراً مقدار بیان کرائیگا اُسکا قول قبول کرکے وقف کا حکم صادر کریگا اور اگر بیان کرے کہ میری زمین صدقہ موقوفہ ہے اس شرط سے کہ مین اُس کو فروخت کرون یا بدل دون اور مین نے اُسکو فروخت کر کے اور قیمت وصول پائی اور میرے قبضہ سے ضایع ہوگئی - مؤلف لکھتا ہے کہ واقف پر تاوان عائد نہ ہوگا اور اُس کا قول مع الیمین قبول ہوگا اور وقف باطل ہوجائیگا - **ذکر الخصاف**

جزئیہ ۳۰۰ - زید بیان کرے کہ مین نے اپنا کل حصہ جو اس زمین یا مکان مین ہے وقف کیا اور معین نہ کرے مستحسن ہے کہ قاضی اسکو جائز رکھے درصورتیکہ واقف اپنے قول وقف پر قائم رہے اور اگر واقف وقف کا اقرار کرے اور گواہ گواہی دین واقف کے وقف اور اُسکی زمین و مکان کی مقدار حصہ کی اور وہ حصہ زمین و مکان مین معین کردین قاضی اُنکی گواہی قبول کریگا اور وقف کا اقرار کیا اور اُسکے حصہ کی مقدار معین نہ کرین تو قاضی واقف پر جبر کریگا تا وہ اپنے حصہ زمین و مکان کی تعین کردے اگر واقف حصہ معین کردے تو اُسکا قول ہوگا اور اُسپر حکم وقف صادر ہوگا اور اگر واقف مرچکا ہو تو اُسکے ورثا قائم مقام قرار پائینگے اور جو اقرار کرینگے اُسکی ذمہ داری

وارد ہوگی - النفع الوسائل -

جزئیہ ۳۰۱ - وصی یا قیم دعوی کرے کہ مین نے اپنے مال مین سے صرف کیا یا قرضہ کا دعوی قیم اور مال وقف پر کرے یہہ بمجرد دعوی صحیح نہین ہے اور اگر اسنے نفقہ معین زمانہ سابقہ کا دعوی کیا ہے تو اسکا قول قبول ہوگا نقلہ ابن المؤمن عن جامع الفصولین

جزئیہ ۳۰۲ سوال مولانا علامۃ شیخ الاسلام ابو السعود سے پوچھا گیا کہ مدرس درس دینے کے روز سے تنخواہ پانے کا مستحق ہوگا یا معزول کو جس روز خبر معزولی پہنچی اور اُن دونون مین اختلاف ہو تو کسکا قول قبول ہوگا - جواب دیا کہ مدرس درس دینے کے روز سے تنخواہ پانے کا مستحق ہوگا مگر جس شکل مین مدرسہ دور رہو تو وہ ایام بھی جو سفر مین گزرے ہین ایام درس مین شامل ہونگے تنخواہ پانے کے لئے مدرس معزول نہین ہوتا مگر جب معزولی کی خبر پہنچے اور مدرس کا قول اس جگہہ قبول ہوگا -

باب السلم

جزئیہ ۳۰۳ - اگر مسلم الیہ دراہم کھوٹے لائے اور بیان کرے کہ یہہ رب السلم کے ہین رب السلم انکار کرے قول مسلم الیہ کا مع الیمین قبول ہوگا اگر کہنے راس المال پر قبضہ کرنے کے اقرار کیا ہو کہ مین نے اپنے حق پر قبضہ کیا یا یہہ مین نے راس مال بھیجا یا مسلم الیہ کا قول قبول نہ ہوگا اور اگر دراہم پر قبضہ کرنے کا اقرار کرے من بعد دعوے کرے وہ کھوٹے ہین اسکا قول قبول ہوگا اور اگر دعوی کرے کہ وہ ستوقہ ہین تو اسکا قول قبول نہ ہوگا اور اگر قبضہ کرے اور کچھ اقرار نکرے زان بعد دعوے کرے کہ وہ ستوقہ ہین اسکا قول قبول ہوگا اور اگر بعض ستوقہ نکلین اور رب السلم بیان کرے کہ وہی دراہم راس مال کا ثلث ہے اور بیع

تجھ پر دو ثلث سلم کے باقی ہین مسلم الیہ بیان کرے کہ وہ نصف راس المال ہے اور مجھ پر نصف باقی ہے مسلم الیہ کا قول قبول ہوگا اور اگر مسلم الیہ بعد علحدہ ہونے کے بعض راس مال کو کھوٹا دیکھکر واپس کردے اور مقدار واپس شدہ مین اختلاف ہو حسب طریقہ مذکورہ رب السلم کا قول قبول ہوگا۔

جزئیہ ۳۰۴ - اگر راس مال کی مقدار مین دونون مختلف ہون یا جنس یا صفت یا جنس مسلم فیہ یا اور کسی مقدار وصفت مین - ان شکلون مین دونون سے حلف لیا جائیگا - امام اعظم فرماتے ہین مسلم الیہ کا قول قبول ہوگا اور دونون سے حلف لینگے - صاحبین لکھتے ہین دونون سے حلف لیا جائیگا کہا گیا اس مسئلہ کے عکس مین خلاف ہے اور اول اصح ہے اور اگر ان دونون مین اختلاف ہو اصل مہلت مین اور ایک شرط مہلت کا دعوی کرے دوسرا انکار کرے امام اعظم فرماتے ہین کہ امین جو وجوب مہلت کا مدعی ہے اسکا قول قبول ہوگا اور عقد صحیح - صاحبین کہتے ہین اگر مسلم الیہ مہلت کا دعوی کرے اور رب السلم انکار کرے زر باقی کا رب السلم کا قول قبول ہوگا اور عقد فاسد قرار پائیگا اور اگر دونون شرط مہلت مین متفق اور مقدار مین مختلف ہون تو رب السلم کا قول مع الیمین قبول ہوگا اور گواہ مسلم الیہ کے مقبول ہونگے اور اگر دونون مقدار مہلت مین متفق اور اسکے گزر جانے مین اختلاف کرین تو قول مسلم الیہ کا قبول ہوگا اور اسی کے گواہ بھی - قاضیخان - بیع سلم مین مہلت کے گزر جانے مین مطلوب کا یہہ قول کہ مہلت نہین گزری قبول ہوگا - اگر زید گندم قرض لے اور بغیر کیل کرنے کے اسے فروخت کر جائے قرض لینے والے کا یہہ قول کہ وہ اسقدر تھے قبول ہوگا محیط۔

جزئیہ ۳۰۵ - زید بکر کے ہاتھ دراہم کے بمقابلہ کرہ گندم بیع سلم کرے مسلم الیہ بیان کرے کہ مین نے تجھ سے روئی دینے کی شرط کی تھی رب السلم بیان کرے

کہ مین نے کوئی شرط نہین کی تھی قول مسلم الیہ کا قبول ہوگا کیونکہ رب السلم کوشش کرتا ہے انکار صحت مین اور اسکے عکس مین امام اعظم کے نزدیک قول رب السلم کا قبول ہوگا کیونکہ رب السلم دعوی کرتا ہے صحت کا مسلم الیہ انکار کرتا ہے اور صاحبین کے نزدیک قول مسلم الیہ کا قبول ہوگا کیونکہ وہی منکر ہے۔

کتاب البیوع

جزئیہ ۳۰۶ - زید ایکہزار من روئی فروخت کرے ازان بعد دعوی کرے کہ مین نے جو روئی فروخت کی اُسکا مین بیع کے دن مالک نہ تھا یا بیان کرے جس روئی کا مین بیع کے دن مالک تھا اُسے خرچ کیا بائع کے پاس نالش کے وقت ایک ہزار من ہوئی ہو بائع بیان کرے کہ یہہ روئی بیع کے بعد مین نے لی ہو منتقی مین لکھا ہے کہ بائع کا قول مع الیمین قبول ہوگا اور اگر بائع و مشتری مین اختلاف ہو ایک صحت کا دعوی کرے دوسرا فساد کا شرعاً مدت فاسد مقرر کرنے مین قول مدعی الصحت کا قبول ہوگا اگر مدعی فساد دعوی کرے پہنچا ایسے امر کے جس سے عقد فاسد ہو جاتا ہو تو مثلاً دعوی کرے زید نے کا بقابلہ ہزار درہم اور ایک رطل خمر کے دوسرا دعوی کرے بعوض ہزار درہم قیمت سے اسمین دو روایتین ہین امام اعظم سے ظاہر الروایت کے مطابق قول اُس شخص کا جو دعوی کرتا ہے صحت کا قبول ہوگا اور دوسری روایت کے مطابق قول اُس شخص کا جو دعوی کرتا ہے فساد کا قبول ہوگا۔

جزئیہ ۳۰۷ - اگر دونون ثمن مختلف ہون اور گواہ مشتری و بائع کے ثمن واحد پر متفق ہون اور ایک کے گواہ ثمن مین اُس شئی کو بیان کرین جس سے بیع فاسد ہو جاتی ہے تو قول منکر فساد کا قبول ہوگا اور بینہ فساد کے اور اگر دونون ثمن دو جنس کے ہون اور اور ایک اس قسم کا ہو جس سے بیع فاسد ہو جاتی ہے اور مشتری و بائع دونون گواہ پیش کرین گواہ بائع کے قبول کیے جائینگے درصورتیکہ بائع مدعی صحت ہو۔

جزئیہ ۳۰۸۔ بائع یا مشتری دعوی کرے بیع بالوفا کا اور دوسرا دعوی کرے بیع بات کا قول مدعی بیع بات کا قبول ہوگا اور گواہ مدعی بیع بالوفا کے کیونکہ بیع بالوفا بعض کے نزدیک بیع رہن کے حکم مین ہے اور بعض کے نزدیک بیع فاسد کے حکم مین ہے قول مدعی صحت کا قبول ہوگا اور اگر حکم مین رہن کے لین تو گواہ مدعی بیع کے قبول ہونگے مگر درصورت رہن اور بیع اگر ایک مدعی ہو بیع کا دوسرا مدعی ہو رہن کا قول منکر بیع کا قبول ہوگا اور اگر بائع اور مشتری دونون مختلف ہون بائع دعوی کرے کہ بیع ہوئی تھی بہین مجھے خیار شرط تھا مشتری کہے بیع بات ہوئی تھی ظاہر روایت مین امام اعظم سے منقول ہے کہ قول منکر خیار کا قبول ہوگا ایک روایت مین قول بائع کا قبول ہوگا اور دوسری روایت مین اگر بائع مدعی ہو کہ بیع مین مجھے خیار شرط تھا تو اسکا قول قبول ہوگا اور امام محمد کے نزدیک قول مدعی خیار کا قبول ہوگا اور گواہ دوسرے کے اگر مشتری مدعی خیار ہوا اور بائع مدعی ہو بیع بات کا تو قول بائع کا قبول ہوگا امام اعظم کی دونون روایتون کے مطابق۔

جزئیہ ۳۰۹۔ اگر بائع یا مشتری دعوی کرے کہ بیع بخوشی ہوئی دوسرا کہے کہ بجبر ہوئی اسمین فقہا کا خلاف ہے لیکن اصح یہ ہے کہ قول مدعی رضا کا قبول ہوگا اور ایسا ہی حکم ہے اگر عاقدین مختلف ہون صلح اور اقرار مین ایک کہے کہ صلح بخوشی ہوئی تھی یا اقرار ہوا تھا دوسرا کہے کہ صلح یا اقرار ہوا تھا جبراً قول مدعی جبر کا قبول ہوگا اور گواہ دوسرے کے اور بعض فقہا کے نزدیک گواہ مدعی خوشی اولی ہین اگر بائع یا مشتری دعوی کرے کہ بیع تلجیہ ہوئی تھی اور دوسرا منکر ہو اس صورت مین قول مدعی تلجیہ کا قبول نہ ہوگا مگر جبکہ بینہ قائم کرے اور دوسرے سے حلف طلب کیجائیگی اور اگر مشتری بیان کرے مین نے شراب بعد سرکہ ہوجانے کے خرید کی بائع کہے قبل سرکہ ہونیکے مین نے فروخت کی تھی قول مدعی صحت کا قبول ہوگا اور اگر دونون گواہ پیش کرین تو مشتری کے گواہ مرجح ہونگے۔

جزئیہ ۳۱۰۔ زید کپڑا خرید کرے ایک روز کی خیار سے اور اسپر قبضہ بھی کرلے پھر

اُسے واپس کرنا چاہے اور کپڑے میں عیب ہو بائع کہے کہ یہ کپڑا میرا نہیں ہے مشتری بیان کرے یہ وہی کپڑا ہے جو میں نے تجھ سے خرید کیا تھا ابو حنیفہ اور ابو یوسف فرماتے ہیں مشتری کا قول قبول ہوگا اور یہ بائع کا اور ایسا ہی حکم ہے اس شکل میں کہ خیار شرط ہو اور مشتری مبیع کو واپس کرے خیار رویت کی وجہ سے اگر واپسی بسبب خیار عیب ہو تو بائع کا قول قبول ہوگا۔

جزئیہ ۳۱۱۔ مشتری ایک شئی کو دیکھے بعد چند روز کے اُسے خرید کرے اور بیان کرے اُسمیں تغیر ہو گیا بعض فقہا لکھتے ہیں اُسکے اس قول میں اُسکی تصدیق نہ کرینگے شمس الائمہ سرخسی لکھتے ہیں کہ اگر بعد اتنے زمانہ کے خرید کرے جسمیں وہ متغیر نہیں ہوتی ہے مشتری کا قول قبول نہ ہوگا اور اگر وہ اتنے زمانہ میں متغیر ہو جاتی ہے مشتری کا قول تصدیق کیا جائیگا۔ اگر بائع اور مشتری مختلف ہوں مبیع میں بائع کہے کہ یہ وہ نہیں ہے جو میں نے تیرے ہاتھ فروخت کی تھی مشتری کہے یہ وہی ہے مشتری کا قول قبول ہوگا بخلاف خیار عیب کے یعنی اگر مشتری واپس کرے مبیع کو ایسے عیب کی وجہ سے جسکا مثل مشتری کے پاس حادث ہو سکتا ہے بائع اُس عیب کا انکار کرے اور بیان کرے کہ یہ عیب میرے یہاں نہ تھا قول بائع کا قبول ہوگا۔

جزئیہ ۳۱۲۔ زید چارپایہ خرید کرے اُسمیں عیب پاوے اور اُسپر سوار ہو بائع کہے تو سوار ہوا چارپایہ پر اپنی ضرورت سے مشتری کہے بلکہ میں واپس کرنے کے لیے سوار ہوا مشتری کا قول قبول ہوگا۔ عمرو پارچہ خرید کرے اور مشتری کو بائع اُسکے چاک معائنہ کرا دے مشتری کہے کہ میں اس پارچہ کے لینے پر راضی ہوں بعد ازاں مشتری اُسپر قبضہ کرنا چاہے اور چاک کو معائنہ کرے مشتری کہے تو نے جیسا کہا تھا ویسا یہ پارچہ نہیں ہے وقت معائنہ ایک بالشت چاک تھے اب ایک گز ہے مشتری کا قول قبول ہوگا اور اگر مشتری بعد خریدنے کے کوئی عیب پائے اور کہے کہ یہ عیب مبیع میں

وقت میرے خریدنے کے نہ تھا بائع کہے اُسوقت یہہ عیب تھا قول بائع کا قبول ہوگا۔
جزئیہ ۳۱۳۔ زید خرید کرے سرکہ شیشہ مین بعد اُسکو دوسرے برتن مین اُنڈیل کر اپنے مکان مین لیجاے اور اُسمین چوہا مرا ہوا نکلے بائع کہے کہ چوہا مرا تیرے برتن مین مشتری کہے کہ تیرے شیشہ مین تھا قول بائع کا قبول ہوگا کیونکہ مشتری دعوی کرتا ہے واپسی کے حق کا بائع منکر ہے اگر تیل خرید کرے جو کسی ظرف مین ہو اور اُسپر قبضہ کرے جسپر سرپوش بند ہو بعد سرپوش کھولے اور تیل مین چوہا مرا ہوا نکلے بائع انکار کرے اور بیان کرے چوہا مرا ہوا میرے پاس نہ تھا بائع کا قول قبول ہوگا۔
جزئیہ ۳۱۴۔ کرایہ سے لے کوئی شخص دوکان کو اور دوکان کا اسباب جو اُسکے قبضہ مین ہو بیچ کرے اور ثمن پر قبضہ کرے پھر مالک دوکان دعوی کرے کہ یہہ میری ملک ہے اور مشتری کو قبضہ کرنیسے باز رکھے۔ ابوبکر محمد بن فضل رحمتہ اللہ فرماتے ہین کہ اگر وہ اسباب اس قسم کا ہو جسکی متاجر کو ضرورت پڑتی ہے تجارت یا صنعت کیلیے تو قول متاجر کا قبول ہوگا اور مشتری بائع سے ثمن پانے کا مستحق نہ ہوگا اگر وہ اسباب ایسا نہ ہو اور متاجر اور مالک دوکان مین اختلاف ہو ہر ایک دعوی کرے کہ میری ملک ہے اس صورت مین بھی قول متاجر کا قبول کیا جائے گا اور اگر مالک دوکان اور متاجر اختلاف کرین نسبت بنا متصل دوکان مین نہ دوکان کی بابت اس شکل مین مشتری بائع سے ثمن واپس لینے کا مستحق نہ ہوگا کیونکہ اس شکل مین قول مالک دوکان کا قبول ہوگا۔ زید خرید کرے مکان یا دیگر اُسکے صحن کا مستحق قرار پاے اور اور اُسمین عمارت بھی ہو مشتری بائع سے کہے کہ مین نے تجھ سے خرید کیا صحن اور بیچ مین نے عمارت بنائی مجھے حق ہے تجھ سے عمارت کی قیمت لینے کا کیونکہ تونے مجھ کو فریب دیا اور بائع دعوی کرے کہ مین نے صحن مع عمارت تیرے ہاتھ فروخت کیا تھا تجھ کو قیمت عمارت کی لینے کا حق نہین ہے اس صورت مین قول بائع کا

قبول کیا جائیگا کیونکہ وہ منکر ہے حق رجوع کا۔

جزئیہ ۱۵ ۳۱۔ عمر مکان خرید کرے اور بائع اور مشتری مین اختلاف ہو اُس مکان کے دروازہ مین بائع دعوی کرے دروازہ میری ملک ہے اور مشتری دعوی کرے میری ملک ہے اس مسئلہ کی کی صورتین ہین ایک یہ ہے کہ اگر دروازہ بناسے متصل ہو تو قول مشتری کا قبول ہوگا خواہ وہ مکان بائع کے قبضہ مین ہو یا مشتری کے دوسرے یہ اگر دروازہ متصل بناسے نہ ہو اور قبضہ مین بائع کے ہو اور بائع اور مشتری کا دروازہ مین اختلاف ہو قول بائع کا قبول کیا جائیگا اگر مکان مشتری کے قبضہ مین ہو تو قول مشتری قبول کیا جائیگا۔ عمر فروخت کرے مکان کو مع جمیع اُسکے حقوق اور مکان کوچہ نافذہ مین ہو اور اُسکا دروازہ قدیم کوچہ غیر نافذہ مین بند ہو مشتری دروازہ کھولنا چاہے اہل محلہ اُسکو مانع ہون امام محمد نے نوادر مین لکھا ہے اگر اہل محلہ جو کوچہ غیر نافذہ مین رہتے ہین اُس دروازہ کے قدیم ہونے کا اقرار کرین تو مشتری کو دروازہ کے کھولنے کا حق حاصل ہوجائیگا اور اگر چاہے دو دروازے نصب کرے یا اس سے زیادہ لگائے اگر اہل محلہ انکار کرین تو قول اُنکا مع الیمین قبول کیا جائیگا کیونکہ مشتری کے پاس بینہ نہین ہے اگر اہل محلہ نکول کرین تو وہ مقر دروازے کے قدامت کے قرار پائینگے اور مشتری کو دروازہ کھولنے کا حق حاصل ہوجائیگا اگر ایک شخص اہل محلہ سے حلف کرے تو مشتری کو دروازہ کھولنے کا حق حاصل نہوگا اور باقی اہل محلہ سے حلف ساقط ہوجائیگا اگر ایک شخص نکول کرے تو مشتری دوسرے سے حلف لے اگر وہ بھی نکول کرے تو مشتری سے اگر تمام اہل محلہ نکول کرین بجز ایک شخص کے تو اسکو دروازہ کھولنے کا حق حاصل نہ ہوگا اگرچہ وسیع ہو اور بعض محلے والے اقرار کرین مدعی کے حق کا اپنے حصون مین جس جانب کا اُنھون نے اقرار کیا ہے اُسی جانب مدعی کو حق مرور حاصل ہوگا زید اپنے باغ کے دو ثلث فروخت کرے اس شرط سے کہ مشتری

راستہ ثلث باقی مین نہ دیا جائیگا اور کاغذ مین بھی لکھدے کہ جو راستہ ہے وہ میرا ہے
امام ابوبکر لمبنی فرماتے ہین اگر بائع مشتری متفق ہون اس شرط پر تو مشتری کو راستہ
نہ دلایا جائیگا ثلث باقی مین اگر بائع منکر ہو راستہ کا تو قول مشتری کا قبول کیا جائیگا
اور اُسکو حق مرور اُسمین حاصل ہوگا۔

جزئیہ ۱۳۱۶ عمر حکم دے بکر کو اپنی اُس زمین کے فروخت کرنیکا جسمین درخت
ہون وکیل زمین کو بیع درخت فروخت کرے موکل کہے وکیل سے مین نے تجھ کو
درخت فروخت کرنیکا حکم نہین دیا تھا شیخ ابوبکر محمد ابن فضل فرماتے ہین قول موکل کا
قبول کیا جائیگا زمین مین اور مشتری کو اختیار رہوگا اگر چاہے زمین کو لے اُسکی مقدار
قیمت پر اور ایسا ہی حکم ہے اگر برعکس ہوا اور موکل و وکیل مین اختلاف ہو بنا کے
حکم دینے مین قاضیخان۔ زید کے ملک مین ایک باغ ہوا اور وہ چند درختون پر نشان بنا دے
اور دوسرے درختون کو فروخت کرے باستثنا اُنکے مشتری درختون کو کاٹے
بائع دعوی کرے کہ مشتری نے وہ چند درخت کاٹے جو بیع مین داخل نہ تھے اور بعض
ٹھنیان خراب کر دین۔ مشتری انکار کرے درختون کے کاٹنے کا اور کہے کہ مین نے تیرا
کوئی درخت نہین کاٹا اور نہ تیرے درختون کی ٹھنیان خراب کین فقیہہ ابوجعفر فرماتے
ہین قول مشتری کا قبول ہوگا اور ٹھنیون کا نقصان دیکھین گے اگر ایسا ہو جس سے
احتراز ممکن نہین تو مشتری سے تاوان نہ دلایا جائیگا۔

جزئیہ ۱۳۱۷۔ زید نے بکر سے پھلون کو جو درختون مین لگی ہوئی ہون اور اُنھین
ایک مدت تک نہ توڑے کہ دوسرے پھل اُنھین درختون مین لگین اگر سابق اور حال کے
پھلونمین استثنا نہ ہو سکے تو بیع فاسد ہو جائیگی اور اگر اختلاف پھلون کے توڑنیکے
بعد واقع ہو تو بیع فاسد نہ ہوگی اور پھل بائع اور مشتری کے قرار باتیشکے زیادتی
مین مشتری کا قول قبول ہوگا۔ عمر خرید کرے گائے اور بائع سے کہے اسکو تو اپنے

مکان پر لے چل اور مین تیرے بعد اگر اپنے مکان پر لیجاؤنگا گا تے بائع کے مکانمین ہلاک ہوجائے یہہ ہلاکت بائع کی ملک مین تصور کی جائیگی اور اگر بائع دعوی کرے کہ مکانمین مشتری کا قبضہ کرا دیا تھا مشتری کا قول مع الیمین قبول ہوگا۔

جزئیہ ۱۸ ۲۰۰۰ اگر باپ اپنے لڑکے صغیر کی زمین یا کھیتی قیمت مثلی سے تھوڑے نقصان سے فروخت کرے اور بیان کرے کہ ثمن ہلاک ہوگیا یا مین نے تیرے نفقہ مین خرچ کیا اور اتنا زمانہ گزرا ہو کہ جسمین اس لڑکے کے مثل پر اتنا خرچ ہوسکتا ہو باپ کا قول قبول ہوگا۔

جزئیہ ۱۹ ۲۰۰۰ ایک شخص زمین فروخت کرنے کا حکم دے مگر جو درخت اُسپر لگے ہون اُنکے فروخت کرنے کا حکم صادر نہ کرے اور زمین کو مع درخت کے فروخت کر ڈالے اور قیمت وصول کرلے پھر آمر و مامور مین اختلاف ہو آمر کا یہہ قول کہ درخت فروخت کرنے کا حکم نہین دیا تھا قبول ہوگا۔

جزئیہ ۲۰ ۲۰۰۰ بکر کوئی شئے عمر کو فروخت کرنے کے لیے حوالہ کرکے بیان کرے کہ ثمن اسکا زید کو دیدیا بلکہ زید سے قیمت طلب کرے زید بیان کرے کہ بائع نے مجھکو ثمن نہین دیا بائع کہے کہ مین نے ثمن زید کو دیدیا اس صورت مین شیخ ابوبکر محمد بن فضل فرماتے ہین اگر بائع نے بغیر اشہاد فروخت کیا ہے تو اُسکا قول قبول ہوگا اور اُسپر تاوان عائد نہ ہوگا اور اگر بائع نے اجرت لیکر بیچی ہے تو امام اعظم کے نزدیک حکم سورت مذکورہ بالا ہی کا دیا جائیگا اور صاحبین اس کے خلاف حکم دیتے ہین کیونکہ امام اعظم کے نزدیک ثمن بائع کے پاس امانت ہے کیونکہ اُنکے نزدیک اجیر مشترک امین ہے پس ایسا ہی حکم ثمن کا بھی ہے پس زید پر تاوان عائد نہ ہوگا کیونکہ قول بائع کا زید کے حق مین حجت ہوگا۔ ہندہ خرید کرے زید سے کوئی شئے پھر انمین اختلاف ہو ہندہ بیان کرے تو میرے شوہر کا فرستادہ تھا تو نے

اُسکی جانب سے شئ مذکور مجھے دی اُسکی قیمت مجھے دینا لازم نہین ہے زید کہے بلکہ مین نے تیرے ہاتھ وہ شئ فروخت کی اُسکی قیمت تجھے دینا لازم ہے ہندہ کا قول قبول ہوگا۔

جزئیہ ۳۲۱ - زید بکر سے بیان کرے لوگ تیرے ہاتھ اس باغ کو دو ہزار سے خرید کرنا چاہتے ہین بکر جواب دے مین نے باغ تیرے ہاتھ ہزار درم کو فروخت کیا زید بیان کرے مین نے قبول کیا یہہ بیع صحیح ہے درصورتیکہ ہنسی نہین ہوئی ہو اور اگر بکر بیان کرے مین نے دلگی سے کہا تھا اور زید کہے تو نے دلگی سے نہین کہا تھا قول مدعی کا قبول ہوگا

جزئیہ ۳۲۲ اگر کپڑا خریدکرے اس شرط سے کہ دس گز ہے اور وہ آٹھ گز نکلے مشتری اُسے واپس کرنا چاہے وہ تلف ہوجائے دو گز کی کمی مین مشتری کا قول قبول ہوگا

جزئیہ ۳۲۳ - اگر مختلف ہون بائع اور مشتری اصل ثمن مین ایک کہے دو ہم تھے دوسرا کہے دینار یا اختلاف ہو ثمن کی مقدار مین ایک بیان کرے ہزار درہم پر بیع ہوئی تھی دوسرا کہے دو ہزار پر یا اختلاف ہو ثمن کی صفت مین ایک کہے صحاح تھے دوسرا کہے مکسرہ تھے یا ایک کہے کھرے تھے دوسرا کہے کھوٹے تھے اسباب سوداگری کے موجود ہونے کے وقت واجب ہوگا تحالف قبل قبضہ کرنے کے اور اگر اسباب سوداگری بعد قبضہ کرنے کے ہلاک ہوجائے تو موافق حدیث کے تحالف واجب نہ ہوگا اور حلف لیا جائیگا مشتری سے۔ نزدیک امام اعظم اور ابو یوسف کے اور اگر مبیع دو شئ ہون انمین سے ایک ہلاک ہوجائے تو تحالف نہ کرایا جائے گا۔ نزدیک امام اعظم کے اور قول مشتری کا مع الیمین قبول ہوگا اور اگر دعوی کرے بائع کہ بیع بعوض میتہ ہوئی تھی مشتری کہے بعوض دراہم ہوئی تھی قول بائع کا قبول ہوگا کیونکہ وہ بیع کا منکر ہے

جزئیہ ۳۲۴ - بکر طعام معین فروخت کرے اور دعوی کرے کہ مین نے بغیر تولے

ہوے فروخت کیا مشتری دعوی کرے بیع تول کر ہوئی دونون سے تحالف کرایا جائیگا یہی حکم ہے کل اشیا مین جو تول کر فروخت ہوتی ہین اگر اختلاف ہو کپڑے مین بائع کہے مین نے بغیر ناپے ہوے گز کے فروخت کیا اور مشتری بیان کرے مین نے گز سے ناپ کر خرید کیا بائع کا قول قبول ہوگا اگر مشتری بیان کرے مین نے گزون سے ناپ کر خرید کیا فی گز ایک درم بائع کہے مین نے گزون کی قیمت مقرر نہین کی مشتری کا قول قبول ہوگا اور حلف لی جائیگی ۔صاحبین کے نزدیک رد کرا دی جائیگی بکر دعوی کرے اس شئ کا جو دوسرے کے قبضہ مین ہو اور بیان کرے یہہ شئ میری مملوکہ ہے میرے باپ نے اسے میرے ہاتھ میرے زمانہ بالغیت مین فروخت کیا تھا مشتری بیان کرے کہ تو بیع کے وقت بالغ تھا اس کا قول قبول ہوگا کیونکہ وہ ملک کے زائل ہونیکا منکر ہے اور بعض فقہا لکھتے ہین کہ قول مشتری کا قبول ہوگا اور یہی قول ہمارے نزدیک اقرب الی الصواب ہے ۔ **ہکذا فی المحیط**۔

جزئیہ ۳۲۵ اگر مختلف ہون بائع اور مشتری ہلاک مبیع مین بائع دعوی کرے ہلاک کا بعد قبضہ کے مشتری دعوی کرے ہلاک کا قبل قبضہ کے قول مشتری کا قبول ہوگا اگر دعوی کرے بائع کہ مشتری نے مبیع کو ہلاک کر دیا اور مشتری دعوی کرے کہ بائع نے ہلاک کر دیا اس صورت مین بھی قول مشتری کا قبول ہوگا یہہ حکم اس شکل مین ہے کہ مشتری کا مبیع پر قبضہ کرنا ظاہر نہ ہو ۔اگر مشتری کا قبضہ کرنا ظاہر ہو اور مشتری دعوی کرے کہ بائع نے ہلاک کیا اور بائع دعوی کرے مشتری نے ہلاک کیا تو قول بائع کا قبول ہوگا۔

جزئیہ ۳۲۶ مشتری دعوی کرے بیع بات کا بائع دعوی کرے بیع باوفا کا قول بائع کا قبول کیا جائیگا کیونکہ مشتری دعوی کرتا ہے بائع کے زوال ملک کا

اور بائع منکر ہے اور صاحب منافع اور ویناری لکھتے ہین کہ مدعی بیع بات کا قول قبول کیا جائیگا - مگر جبکہ ظاہر حال دال ہو قول بائع پر مثلاً ثمن بہت کم ہو تو بائع کا قول قبول ہوگا مگر بصورتیکہ مشتری دعوی کرے کہ زخ بدل گیا اس شکلمین قول مشتری کا قبول ہوگا کیونکہ وہ استحسان کرتا ہے اصل وظاہر پر مشکل مسئلہ کی یہہ ہے مثلاً بیع مساوی ہزار درم کے اور وہ فروخت کرے چھ سو درم کو قول بائع کا قبول ہوگا اور اگر وہ نو سو درم کو فروخت کرے قول مشتری کا قبول ہوگا بکذا فی الزیادات اور فتوی دیا صاحب ہدایہ نے اس شکل مین کہ بائع دعوی کرے بیع بات کا اور مشتری دعوی کرے بیع وفا کا قول وفی وفا کا قبول ہوگا اور ائمہ بخاری نے فتوی دیا ہے کہ قول مدعی بیع بات کا قبول ہوگا

جزئیہ ۳۲۷ - مشتری شئی مبیعہ واپس کرنا چاہے بسبب عیب کے بائع دعوے کرے کہ یہہ وہ مبیع نہین ہے قول بائع کا قبول ہوگا اگر بائع ثمن واپس کرنا چاہے بسبب خراب ہونے کے اور مشتری بیان کرے یہہ وہ ثمن نہین ہے جو مین نے دیا تھا قول مشتری کا قبول ہوگا اور اگر مشتری گواہ پیش کرے کہ شئی مبیعہ بائع کی قبضہ مین ہلاک ہوگئی اور بائع گواہ پیش کرے کہ مشتری کے قبضہ مین ہلاک ہوگئی گواہ بائع کے اولی ہین اور اگر ان مین سے ایک شخص پہلے گواہ پیش کرے من بعد دوسرا گواہ پیش کرے تو جنسے پہلے گواہ پیش کیے ہین اُسکے گواہ اولی ہین - اور گواہ نہ ہون تو مشتری کا قول قبول ہوگا مشتری دعوے کرے کہ بائع نے مبیع کو آزاد کردیا قبل بیع تو مشتری کا قول قبول ہوگا اور اگر بائع گواہ پیش کرے کہ مین نے آزاد کردیا تھا قبل بیع تو اُسکے گواہ قبول کیے جائینگے -

جزئیہ ۳۲۸ - مشتری بائع سے کہے تو گائے ہنکا لیجا اپنے مکان مین جب مین

آدن تو مجھ کو دینا گائے ہنکانے مین ہلاک ہوجائے اور بائع دعوی کرے قبضہ کرانیکا
مشتری انکار کرے قول مشتری کا قبول ہوگا

جزئیہ ۳۱۹ - اگر مشتری بیان کرے کہ مین نے بائع سے یہہ نہین کہا کہ تو مزدور
مقرر کرکے بھیج سے مین مزدوری دونگا یا یہہ کہ بائع نے شئ مبیعہ مزدور کو
نہین دی مشتری کا قول مع الیمین قبول ہوگا -

جزئیہ ۳۲۰ - کپڑا ایک من روئی خرید کرے بعد چند روز کے وزن کرے تو
من سے کم نکلے مثلاً خرید کرلے کے وقت روئی تر ہو پھر خشک ہوجاے مشتری
اور بائع مین وزن مین اختلاف ہو قول بائع کا قبول ہوگا کیونکہ وہ منکر ہے

جزئیہ ۳۲۱ - اگر مختلف ہون بائع اور مشتری اجارہ کے قبضہ مین مناسب ہی
مشتری کا قول قبول کیا جاے کیونکہ وہ صحت بیع کا مدعی ہے اور دوسرا
فساد کا اگر صحت و فساد مین اختلاف ہو تو فقہا کے نزدیک مدعی صحت کا
قول قبول ہوگا - آمر سے کہے تو نے غلان شئ میرے لیے خرید کی میرے حکم سے
یا مور کہے مین نے وہ شئ تیرے لیے خرید کی بغیر تیرے حکم کے وہ شئ میری ہے
قول آمر کا قبول ہوگا -

جزئیہ ۳۲۲ - خیار تعین کی دو صورتین ہین ایک یہہ کہ کوئی شئ خرید کرے بخیار
پھر اسے واپس کرنا چاہے بائع سے کہے کہ یہہ وہ نہین ہے اور مشتری بیان کرے
یہہ وہی ہے اس شکل مین مشتری کا قول مع الیمین قبول ہوگا - تشریح قاعدہ
یہہ ہے کہ خیار تعین مین نسبت ملک کے قول قبول ہوتا ہے حتی کہ اگر مشتری واپس
کرنا چاہے عیب کی وجہ سے اور بائع بیان کرے یہہ وہ نہین ہے اور مشتری
کہے وہی ہے بائع کے قول کی مع الیمین تصدیق کیجائیگی ایسی بنا پر کہ لائق ہے
کہ قول بائع کا قبول کیا جاے مسئلہ خیار شرط مین بھی اور دوسرا قاعدہ یہہ ہے

کہ قول بائع کا قبول کیا جاے مسئلہ خیار شرط مین بھی اور دوسرا قاعدہ یہہ ہے کہ قول
قابض کا معتبر ہوتا ہے مقبوض کے مقدار اور تعین اور صفت مین مناسب ہے
کہ مشتری کا قول خیار عیب مین قبول کیا جاے جیسا کہ خیار شرط مین قبول ہوتا ہے
حاصل یہہ ہے کہ ایک ہی حکم ہونا چاہیے خیار عیب اور خیار شرط مین دوسرے
یہہ کہ مشتری کا مبیع پر قبضہ نہ ہوا ہو اور وہ مبیع کو جانتا رکھتا ہو مبیع مقبوضہ بائع سے
قبضہ کرنا چاہیے بائع کہے کہ یہہ مبیع وہ نہین ہے اور مشتری کہے یہہ وہی ہے
اس مسئلہ مین امام محمد سے کوئی حکم منقول نہین ہے فقہا لکھتے ہین قول بائع کا
قبول کرنا چاہیے جیسا کہ اگر مشتری اس شی کے مبیع ہونے کا دعوی کرے اور
بائع در اصل مبیع کا انکار کرے اُس شکل مین کہ مشتری کا خیار رہا ہو اور اگر بائع
کو خیار رہا ہو اور بعد مبیع مشتری کا قبضہ ہو گیا ہو بائع مبیع واپس لینا چاہے
اور مشتری کہے یہہ وہی مبیع ہے اور بائع کہے یہہ وہ نہین ہے۔ قول مشتری کا
مع الیمین قبول ہوگا اور اگر قبضہ نہ ہوا ہو اور بائع مبیع لازم کرنا چاہے اور مشتری یہہ
کرے مین نے اسکو خریدا نہین کیا قول مشتری کا قبول ہوگا۔

جزئیہ ۳۲۳۔ مشتری بیان کرے کہ شی مبیع مین وہ صفت نہین ہے جو خریدنے کے
وقت تھی بائع کہے کہ اُسمین وہی صفت ہے بائع کا قول قبول ہوگا اور جبکہ مشتری کا اگر
عیب اس قسم کا ہو جو اتنی مدت مین پیدا ہو سکتا ہے بائع کا یہہ قول قبول ہوگا کہ
فروخت کرنیکے وقت وہ عیب نہ تھا اب پیدا ہوا ہے کیونکہ عیب حادث ہے اُسکی
نسبت زمانہ قریب کی طرف کی جائیگی مگر صورتیکہ مشتری گواہ پیش کرے کہ وہ
عیب قدیم ہے تو اُسکے گواہ قبول ہونگے۔ محمود خرید کرے اونٹ یا گھوڑا
جسکے ایک پاؤن مین زخم ہو اور وہ اچھا ہو کر اُسپر بال بھی نکل آئے ہون اور
مشتری اُسے نہ جانتا ہو چند روز کے بعد اُس زخم سے خون جاری ہوا گر وہ زخم

اتنی مدت میں پیدا نہ ہوسکتا ہو تو مشتری کو واپسی کا استحقاق ہوگا اگر وہ زخم مدت مذکور
میں پیدا ہوسکتا ہو تو قول بائع کا کہ یہ زخم مشتری کے پاس پیدا ہوا ہے قبول ہوگا
عمر قید کرے دوکان اور مکان اور انکی نیو میں دراہم بائع دعوی کرے
وہ دراہم بیع سے پہلے بائع کا قول قبول ہوگا۔ مجمع الفتاوی

جنس تیسرا ۳۴ ۳۴ ۳۴

انکار کرے تو قول بائع کا مع الیمین قبول ہوگا اگر مشتری کے پاس بینہ نہ ہو کہ عیب مذکور بائع کے پاس تھا۔

جزئیہ ۳۲۵ - اگر دونوں میں اختلاف ہو ثمن کی مقدار میں بعد قبضہ کرنے مبیع اور اسکے ہلاک ہو جانے کے امام اعظم اور ابی یوسف علیہما الرحمۃ کے نزدیک مختلف نہ کرائینگے بلکہ مشتری کا قول قبول ہوگا اور امام ثانی اور امام محمد علیہما الرحمۃ کہتے ہیں دونوں سے مختلف کرائینگے اور بیع اس قیمت پر فسخ کرا دیجائیگی جسکو مالک بیان کرے اور اوپر سے مختلف کی جائیگی یہی ہے اگر کسی وجہ سے شے مبیع مشتری کے قبضہ سے نکل گئی ہو یا متغیر ہو گئی ہو یا ایسا کوئی امر پیدا ہوا ہو کہ مشتری اسکے واپس کرنے پر قادر نہ ہو سکے۔

جزئیہ ۳۲۶ - اگر مشتری مبیع میں عیب پائے اور اسکے واپس کرنا چاہے اور مول لینے کے وقت ہر عیب سے برات کرلی گئی ہو پھر بائع اور مشتری میں اختلاف ہو بائع دعوے کرے یہ عیب بیع کے وقت موجود تھا اور برات میں داخل تھا مشتری دعوی کرے یہ عیب حادث ہے اور برات میں داخل نہ تھا امام اعظم اور ابو یوسف کے نزدیک اس اختلاف کا کچھ نتیجہ نہیں کیونکہ عیب ثابت ہو گیا تو قدیم و حادث دونوں کو شامل ہوگی پس بائع بری ہو جائیگا اور مشتری کلی طور ساقط ہو جائیگا اور امام محمد کے نزدیک بائع کا قول قبول ہوگا اور اس سے حلف عیب کے علم کی قسم لیجائیگی اور اگر بائع اور مشتری مختلف ہوں بائع دعوے کرے یہ عیب ہر عیب کی برات شرط تھی اور مشتری انکار کرے تو مشتری کا قول مع الیمین قبول ہوگا اور اگر مدعی اپنے دعوی پر بینہ قائم کرے تو مشتری کا حق فسخ کی نسبت باطل ہو جائیگا اور اگر ہو برات عام اور بائع اور مشتری عیب میں مختلف ہوں مشتری دعوے کرے یہ عیب حادث ہے بائع دعوی کرے یہ عیب وقت عقد موجود تھا

قول بائع کا قبول ہوگا نزدیک امام محمد کے اور نزدیک امام ابو یوسف کے نزدیک مشتری کا قول قبول ہوگا اور ابو یوسف کے نزدیک اس اختلاف کا کچھ فائدہ نہیں کیونکہ بات عام شائع ہے قدیم اور حادث کو اور اگر کہے انا بری من کل عیب نہ داخل ہوگا عیب حادث اجماعاً التشریح اوپر ہم بیان کر آئے ہیں کہ ہر کلام کا مصداق زمانہ حال ہوتا ہے مگر کسی قرینہ سے تو یہ قول بائع کا کہ انا بری من کل عیب اسکا مطلب یہ ہے کہ جو عیب اسوقت موجود ہے اس سے میں برات کرتا ہوں پس آئندہ عیب حادث داخل نہیں ہو سکتا ہے اور اگر دونوں میں اختلاف ہو حادث ہیں تو قول مشتری کا قبول ہوگا اور ایسا ہی حکم ہے برات عام ہونے کے نزدیک ابو حنیفہ کے اور امام محمد کے خلاف حکم دیتے ہیں اور ایسا ہی حکم ہے اگر بائع اور مشتری عیب کے زیادہ ہونے میں مختلف ہوں تو قول مشتری کا قبول ہوگا۔

جزئیہ ۳۲۷۔ ایراد مجہول کا نقیض ہے نزدیک ابی حنیفہ کے مشتری پر ثمن واجب کرتا ہے بائع پر اور بائع دعوی کرتا ہے ایسا کا اور مشتری انکار ہے قول منکر کا قبول ہونا ہے مشتری کا قول قبول ہوگا۔

جزئیہ ۳۲۸۔ سوال۔ اگر خریدکرے شئی کیلی یا موزونی اور بائع تولیہ سے اس میں کیل یا وزن کرا دے روبرو مشتری کے بعد مشتری دعوی کرے اسکے کم ہونے کا کیا اسکا دعوی سماعت کیا جائیگا یا نہیں۔ جواب۔ درصورتیکہ مشتری اقرار کرے کل مبیع کے قبضہ کرنے یا بھر جانے اس شئی کا جسپر عقد ہوا تھا مشتری کا قول مقدار مقبوضہ میں مع امین قبول ہوگا اور تولیہ کا قول قبول نہ ہوگا۔

جزئیہ ۳۲۹۔ اگر زید خرید کرے کسی شئی کو اور اقرار کرے اسکے دیکھنے کا روبرو گواہوں کے اور بعد قبضہ کرنے کے دعوے کرے کہ میں نے اسکو نہیں دیکھا تھا اور پھر واپس کرنا چاہے کیا حکم ہے اس مسئلہ میں۔ جواب

اگر مشتری دعوی کرے اس اقرار کے بعد کہ مین نے اُسکے عیبون اور اُس مبیع کو دیکھا تھا اور مین نے دیکھنے کا اقرار کیا تھا لیکن مین نے معائنہ نہین کیا تھا اور بائع اسکے قول کی تکذیب کرے حلف لیجائیگی بائع سے مشتری کے اقرار پر کہ وہ اقرار معائنہ کے بعد ہوا تھا اگر بائع حلف کرے تو مشتری کے انکار پر التفات نہ کیا جائیگا اور اگر نکول کرے تو مشتری کو حق واپسی ہوگا۔

جزئیہ ۳۴۰ - سوال - اگر بائع اور مشتری مین اختلاف ہو مبیع کے وصف مین مشتری دعوی کرے کہ بائع نے بیان کیا تھا کہ یہہ شئی ثنائیہ ہے مثلاً اور بائع دعوی کرے کہ مین نے یہہ نہین کہا تھا مگر وہ شئی اس بلدہ کی ہے اس صورت مین کس کا قول قبول ہوگا - جواب - قول بائع کا مع الیمین قبول ہوگا کیونکہ وہ حق فسخ کا منکر ہے - قاری الہدایہ مشتری دعوی کرے کہ جو دراہم مین نے دیے ہین وہ مبیع کا ثمن ہے اور دلال دعوی کرے تو نے وہ دراہم میری مزدوری کے دیے مشتری کا قول قبول ہوگا - **تشریح** - عاقدین مین جب نزاع ہو تو کئی صورتین ہین اول دعوی صحت - دوسرے دعوی بطلان سوم دعوی فساد - قاعدہ یہہ ہے کہ جب ایک مدعی بطلان کا ہو دوسرا صحت کا تو مدعی بطلان کا قول قبول ہوتا ہے مگر مسئلہ مفصلہ ذیل مین - بکر خرید کرے گھی جو کُپّہ مین ہو پھر مشتری کُپّہ کو واپس کرے جسکا وزن دس رطل کا ہو بائع بیان کرے کہ یہ کُپّہ دوسرا تھا جسکا وزن پانچ رطل تھا قول مشتری کا قبول ہوگا کیونکہ کُپّہ مفوض کے تعین مین اختلاف ہے اس شکل مین قول قابض کا قبول ہوگا خواہ امین ہو یا ضمان دینے والا اگر اختلاف گھی مین ہو تو یہہ اختلاف درحقیقت ثمن مین ہے لہذا اسمین بھی مشتری کا قول قبول ہوگا کیونکہ وہ منکر ہے زیادتی کا۔

جزئیہ ۳۴۱ - اگر مشتری دعوی کرے کہ مین نے بائع کے ہاتھ شی مبیع ثمن سے

کمتر کو فروخت کی قبل ثمن دینے کے اور بائع دعوی کرے اقالہ کا مشتری کا قول قبول ہوگا باوجود اسکے کہ وہ فساد عقد کا دعوی کرتا ہے اور اسکے عکس مین دونونسے حلف کرایا جائیگا اور اگر دونون مین اختلاف ہو عیب کے قدیم ہونے مین بائع کا قول قبول ہوگا اور اگر دونون مین اختلاف ہو خیار کی شرط کرنے مین پس کہا گیا کہ قول اُس شخص کا جو صحیح کا نفی کرتا ہے قبول ہوگا کیونکہ اصل اُسکا عدم ہے اور کہا گیا کہ قول اُسکا قبول ہوگا جو اُسکا دعوی کرتا ہے کیونکہ وہ عقد کے لزوم کا منکر ہے

جزئیہ ۳۴۲- متعاقدین مین سے ایک دعوے کرے بیع تلجیہ کا اور متعاقدین مین اختلاف ہو ایک دعوی کرے کہ بیع تلجیہ ہوئی دوسرا اسکا انکار کرے اور بیان کرے کہ بیع بہ رغبت ہوئی منکر تلجیہ کا قول قبول ہوگا کیونکہ ظاہر اُسکا شاہد ہے پس قول اُسکا مع الیمین قبول ہوگا۔ شرح مختصر الطحاوی مین لکھا ہے کہ اس مسئلہ مین امام اعظم اور صاحبین کا خلاف ہے امام اعظم کے قول کے مطابق قول مدعی جواز عقد کا قبول ہوگا اور صاحبین کے نزدیک قول اُس شخص کا قبول ہوگا جو مدعی بیع تلجیہ کا ہے اور عقد فاسد قرار پائیگا۔

جزئیہ ۳۴۳- اگر بائع اور مشتری مختلف ہون بیع کے قبضہ کرنے مین بائع کہے تو نے اسکا قبضہ کیا مشتری کہے مین نے قبضہ نہین کیا مشتری کا قول قبول ہوگا کیونکہ بائع دعوی کرتا ہے وجود قبض اور اقرار ثمن کا اور مشتری اُسکا انکار کرتا ہے اور عدم قبض اصل ہے اور وجود عارض ہے پس مشتری استدلال کرنے والا اصل پر قرار پائیگا اور بائع دعوی کرتا ہے امر عارض کا اس شکل مین ظاہر نا ہوگا مشتری کے پس اُسکا قول مع الیمین قبول ہوگا اسیطرح سے اُسکے بعض پر قبضہ کرے اور دونونمین اختلاف ہو قدر مقبوض مین تو بھی مشتری کا قول قبول ہوگا اور اگر ثمن کے قبضہ کرنے مین اختلاف ہو تو بائع کا قول قبول ہوگا۔

جزئیہ ۳۴۴ - ہلاک ہوا ایک شئے دوسرے کے بعد اور بائع و مشتری میں اختلاف ہوا
ہو بائع کہے فلان پہلے ہلاک ہوئی اور مشتری کہے فلان شئے پہلے ہلاک ہوئی اگر ثمن دونوں کا
برابر ہو تو کچھ خلاف کا نہ ہوگا اور اگر دونوں کا ثمن برابر نہ ہو مثلاً ایک کا ثمن زیادہ
ہو اور دوسری کا کم اور دعوی کرے بائع اس شئے کے پہلے ہلاک ہونے کا جسکا ثمن
کم ہے اس مسئلہ میں امام یوسف کے دو قول ہیں پہلا یہ ہے کہ دونوں سے حلف
لیا جائیگا اگر ایک نکول کرے دوسرے کا دعوی ثابت ہو جائیگا اور اگر دونوں حلف
کریں اس حکم دیا جائیگا اس اصل کا جسمیں دونوں ساتھ ہی ہلاک ہوئے ہوں یعنی مشتری
پر نصف قیمت ثمن دونوں ہشیار مذکور کو لازم ہوگا - ثم بعد ابو یوسف نے اس
قول سے رجوع کی اور اتفاق کیا امام محمد کے قول سے اور امام محمد کے نزدیک
قول مشتری کا مع الیمین قبول ہوگا صورت مذکورہ میں کیونکہ دونوں متفق ہیں
اصل دین میں اور مختلف ہیں مقدار ثمن میں اور قاعدہ کلیہ یہ ہے کہ جب اختلاف ہو
قرض کی مقدار یا جنس یا نوع یا صفت میں تو قول منکر کا قبول ہوتا ہے مع الیمین
کیونکہ صاحب دین دعوی کرتا ہے زیادتی کا اور مدیون منکر ہے قول منکر کا
مع الیمین قبول کیا جاتا ہے اور جو گواہ پیش کرے اسکے گواہ قبول ہونگے اور
اگر دونوں گواہ پیش کریں تو بائع کے گواہ قبول ہونگے -

جزئیہ ۳۴۵ - مروی ہے امام ابو یوسف سے وہ عیوب جن سے قطع تولیہ میں
مطلع ہوتی ہیں انکا ثبوت فقط حضور مشتری میں کافی ہے - صاحبین سے یہ منقول ہے
کہ ثبوت انکا حضور بائع مشتری میں ہونا چاہیے بلکہ ثبوت ایسے عیب کا جس کا
حدوث اتنی مدت میں ہو سکتا ہے بائع کے یہاں شرط ہو حق رد کے لیے تو قاضی
بائع سے پوچھیگا آیا یہ عیب تیرے یہاں تھا اگر وہ کہے ہاں تو قاضی بیع رد کرا دیگا
مگر یہ کہ بائع دعوی کرے رضا و ابرا کا اور اگر بائع کہے نہیں تو اسکا قول قبول ہوگا

مگر جبکہ مشتری گواہ پیش کرے کیونکہ مشتری دعوی کرتا ہے بائع پر رد کا اور بائع منکر ہے۔

جزئیہ ۳۴۷۔ مشتری و بائع میں اختلاف ہوا تغیر اور عدم تغیر میں بائع کہے کہ متغیر نہیں ہوئی مشتری بیان کرے کہ متغیر ہوگئی بائع کا قول قبول ہوگا اگر دونوں مختلف ہوں فسخ اور اجازت میں انمیں سے ایک بیان کرے ہمنے بیع کو فسخ کیا اور دوسرا کہے جائز کیا ہمنے بیع کو پس یہ اختلاف نہیں خالی ہے اس سے کہ مدت خیار ہوگا یا بعد گزرنے مدت خیار کے پس اگر مدت خیار میں ہو تو قول اس شخص کا قبول ہوگا جو فسخ کا دعوی کرتا ہے اور اگر اختلاف بعد گزرنے مدت خیار ہو پس ایک انمیں سے کہے کہ مدت گزر گئی بعد فسخ کے اور دوسرا کہے بعد اجازت کے پس مدعی اجازت کا قول قبول ہوگا۔ اور اگر دونوں مختلف ہوں فسخ اور اجازت کی نسبت مدت خیار میں پس قول اس شخص کا قبول ہوگا جسکے ساتھ ہو عام اس سے کہ دعوی کیا ہو فسخ یا اجازت کا۔

جزئیہ ۳۴۸۔ دعوی کرتا ہے ایک شخص کہ اس نے خریدا ہے اس مکان کا اور بیان کرتا ہے کہ [illegible] خریدا ہے اس کو باپ سے اور قبضہ کیا تو اسوقت نابالغ تھا علیہ بیان کرے کہ اسوقت بالغ تھا اور اس بیع پر راضی نہیں ہوا مشتری کا قول قبول ہوگا اور اگر بالغ دعوی کرے میں نے صغرسنی میں بیع کی تھی مشتری دعوی کرے تو نے بالغ ہونے کے بعد بیع کی ہے بائع کا قول قبول ہوگا۔

جزئیہ ۳۴۹۔ وصی کوئی شئی ترکہ میں سے فروخت کرے ورثاء دعوی کریں وصی نے غبن فاحش سے فروخت کیا مشتری دعوی کرے کہ مثلی قیمت پر فروخت کیا مشتری کا قول قبول ہوگا اور اگر بائع کا غبن ظاہر ہوا اور وہ حالت افاقہ میں ہو اور بیع کے وقت افاقہ کا منکر ہو بائع کا قول قبول ہوگا۔

جزئیہ ۳۴۹ - بکر اقرار کرے ثمن پر قبضہ کرنے کا پھر بیان کرے مین نے قبضہ نہین کیا اور مشتری سے حلف طلب کرے اس مسئلہ مین اسکے قول کی تصدیق کیجائیگی اور مشتری سے حلف لیا جائیگا کتاب استحلاف خواہرزادہ مین لکھا ہے کہ حلف نہ لیا جائیگا بموجب قیاس تناقض کی وجہ سے امام اعظم اور امام محمد کے نزدیک اور ابو یوسف کے نزدیک اسکی تصدیق کیجائیگی اور حلف لیا جائیگا باین الفاظ باللہ مالیس لہا بیع کیذا القدر من الثمن -

جزئیہ ۳۵۰ - زید چار پایہ عمرو سے خریدے اور اسپر قبضہ بھی کرلے بعدہ بکر دعوی کرے کہ یہ چار پایہ میرا ہے مشتری اقرار کرے کہ چار پایہ مدعی کا ہے اور بائع مشتری کے قول کی تصدیق کرے اور مشتری بائع سے ثمن واپس لیتا چاہے بائع بیان کرے مین نے تو اسکی تصدیق اسوجہ سے کی تھی کہ تو نے وہ چار پایہ مدعی کو بہہ کیا تھا بائع کا قول قبول ہوگا تاتارخانیہ - ابو یوسف فرماتے ہین کہ اول بائع سے حلف لیا چاہیے کیونکہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اذا اختلف البیعان فالقول ما قالہ البائع حضرت سرور عالم نے بائع کو خاص کیا ہے اس سے مستفاد ہوتا ہے کہ بائع سے پہلے حلف لیا جاہیے

کتاب الصرف

جزئیہ ۳۵۱ - اگر بکر زید کے دینار بعوض دس دراہم کے اور بائع مشتری بدلین پر قبضہ کرلین بعدہ بائع دراہم زیوف لیکر آئے اور بیان کرے کہ چند دراہم زیوف ہین انمین مشتری انکار کرے اور بیان کرے یہ ان دراہم مین کے نہین ہین اس مسئلہ کی کئی صورتین ہین اول یہ کہ اگر بائع نے قبل اسکے اقرار کیا ہو کہ مین نے کھرے دراہم پر قبضہ کیا یا بیان کرے کہ اپنے حق پر قبضہ کیا ہے

راس المال پر قبضہ کیا یا کہے بھر پائے دراہم یا کہے قبضہ کیا دراہم پر یا کہے قبضہ کیا اور کچھ بیان نہ کرے شکل اول وثانی وثالث ورابع مین بائع کا دعوی ثابت ہوگا۔ اور مشتری سے حلف طلب نہ کیا جائیگا اور پانچوین شکل مین بائع کا قول قبول ہوگا اور مشتری کو ثبوت پیش کرنا ہوگا کہ مین نے کھرے دراہم بائع کو حوالہ کیے یہہ حکم استحسانا ہے۔ اور قیاسا یہی حکم ہے چھٹی شکل مین۔ اور وہی یہہ ہے کہ بائع کہے مین نے قبضہ کیا اور کچھ بیان نہ کرے اور اگر بائع بیان کرے کہ وہ دراہم ستوقہ یا رصاص ہین اسکا قول بارہون شکلون مین قبول نہ ہوگا اور یون ہی پانچوین شکل مین بھی حکم ہے اور چھٹی شکل مین قول قبول ہوگا۔ خانیہ۔

جزئیہ ۲۵۳۔ بائع ثمن پر قبضہ کرے اور مہر اجرت پر اور قرضخواہ اپنے دین پر اور کوئی صراف سے نہ کہوا سے پھر ہر ایک دعوے کرے کہ جس شی پر قبضہ کیا وہ ناقص ہے بیضے بیان کرے وہ سماع ہے اور حاکم کے روبرو حاضر کرکے قسم سے اپنا بقیہ حق ثمن کی نسبت طلب کرے اور اسے قسم کو واپس کردے اور قسم اٹھا کرے اور کہے کہ مین نے دراہم کھرے دیے تھے اور مین نہین جانتا ہون کہ آیا یہی دراہم انہین سے ہین قول قابض یا دافع کا قبول ہوگا۔ صاحب تنویر نے اس حکم کو یون بیان کیا ہے کہ بکر کرایہ سے لے چارپایہ بغداد جانے کیلیے وس درم اور زر کرایہ چارپایہ کے مالک کو حوالہ کردی پہنچنے پر بعض دراہم واپس کرے اور بیان کرے کہ یہہ زیوف ہین یا ستوقہ مالک چارپایہ کا قول قبول ہوگا کیونکہ وہ اپنے حق کے بھر پانے کا منکر ہے اور اگر دراہم کے قبضہ کرنیکا اقرار کرے تو قول اسکا زیوف کی نسبت قبول ہوگا کیونکہ زیوف اسکے حق کی جنس سے ہین پس ناقص نہ پایا جائیگا اور ستوقہ مین قول قبول نہ ہوگا بسبب تناقض کے اور اگر اقرار کرے اجرت باقی کے بھر پانیکا یا دراہم کھرے ہونیکا پس اسکا قول قبول ہوگا۔

جزئیہ ۳۵۳ مشتری بائع کو دراہم حوالہ کرے اور وہی ثمن ہو متاع کا پھر بائع آئے اور بعض ثمن مشتری کو اس بیان سے واپس کرنا چاہے کہ وہ معاملہ سے مین رائج نہین ہین مشتری انکار کرے کہ یہہ وہ دراہم نہین ہین جو مین نے تجھ کو حوالہ کیے تھے دو حال سے خالی نہین یا یہہ کہ بائع نے ثمن کے قبضہ کرنیکا اقرار کیا ہے اگر ثمن کے قبضہ کرنے کا اقرار کیا ہے تو اسکا قول قبول نہ ہوگا اور مشتری پر خراب دراہم کا عوض دینا لازم ہوگا اور اگر بائع درخواست کرے کہ مشتری سے حلف لیا جائے کہ مجھے علم نہین ہے کہ وہی دراہم ہین جو مین نے دیے تھے قاضی کو مناسب ہے کہ اس درخواست کو قبول کرے اور مشتری کو علم پر حلف دے اگر وہ حلف کرے تو خصومت اٹھ جائیگی اور بائع سے منازعت باقی نہ رہیگی اور اگر نکول کرے تو قاضی کو سزاوار ہے کہ ثمن مشتری کو واپس کرا دے اور اگر بائع نے ثمن کے قبضہ کرنیکا اور نہ اس حق کا جو مشتری پر اس تسلیم کی سبب سے حاصل ہوئے اقرار یا یہہ دراہم کے قبضہ کرنیکا تلا اور یہہ بیان کیا ہو کہ وہی ثمن کی بابت ہے یا عوض کی صورت اس شکل مین بائع کا قول قبول ہوگا کیونکہ وہ اپنے حق کے بھر پانے کا انکار کرتا ہے اور اس سے پہلے کوئی کلام بائع سے صادر نہین ہوا جو اس دعوی کا مناقض ہو پس اسکا قول مانا مین قبول ہوگا یہہ حکم اس شکل مین ہے کہ مشتری انکار کرے کہ یہہ دراہم میرے نہین ہین - یہہ تمام حکم اس شکل مین ہے کہ بائع واپس کرے زیوف یا بنہرجہ یہکہ پس اگر مستوفہ ہون تو بائع کا قول قبول نہ کیا جائیگا اور وہ مشتری پر رد نکرائے جائینگے کیونکہ وہ اپنے کلام کا مناقض ہے لیکن بائع کے اقرار دراہم کے قبضہ کرنیکی شکل پس ظاہر ہے کیونکہ مستوفہ دراہم کی قسم مین سے نہین ہین اور اسنے پہلے دراہم کے قبضہ کرنے کا اقرار کیا ہے پھر کہا وہی مستوفہ ہین پس اپنے کلام کا مناقض قرار پائیگا اور اسیطرح اس

اقرار مین کہ اجرت پر قبضہ کیا یا حق پر طریق اولیٰ اور مبیع مین تو کہا نہین لیکا اور زوجہ نے مہر مین لیکا
جزئیہ ۲۵۴ ۔ تشریح کتاب صحاح مین مذکور ہے کہ بہرجہ ہر شئے کے باطل
کو کہتے ہین اور یہی مشہور ہے ۔ مغرب مین منقول ہے کہ بہرجہ اون دراہم کو کہتے ہین
جسپر چاندی ناقص ہو اور ابن الاعرابی نے لکھا ہے کہ بہرجہ اسکو کہتے ہین جسکا سکہ
خراب ہو اور ردی اور باطل بھی مستعمل ہے اور لیثی نے کہا کہ بہرجہ نون کے
ابن اعرابی سے منقول ہے اور باقی اہل لغت بہرج کہتے ہین کذا فی المغرب ۔ اور
زیوف وہ دراہم ہین جنکو معاملات مین واپس کر دیتے ہون اور جسپر چل سکے نہ لیتے
ہون اور بعض لکھتے ہین کہ زیوف وہ دراہم ہین جو بہرجہ سے رواجت مین کم ہون
لیکن زیوف کو ارباب بیت المال نہین لیتے اور بہرجہ وہ ہین جسکو تجار واپس
کر دیتے ہون اور ستوق وہ ہین جو بہرجہ سے بھی زائد ناقص ہوتے ہین اور
عرف سے مذکور ہے کہ ستوق وہ دراہم ہے جسمین تانبا غالب اکثر ہو چاندی سے
رسالہ وسفیہ مین مرقوم ہے کہ بہرجہ وہ ہین جسمین تانبا غالب ہو اور معاملات مین
انہین چلنے نہ پاتے ہین ۔ اگر دراہم ستوق ہون تو انکا لینا حرام ہے کیونکہ وہ حکم مین پیسے کے
اصل کلام یہ ہے کہ زیوف کل کھوٹے دراہم سے اچھے ہوتے ہین اسکے بعد
بہرجہ اور اسکے بعد ستوق ۔ پس زیوف منزلہ دراہم کے ہین اگر صراف لیتے ہین
اگر بعض بہرجہ وہ ہین جنکو کل صراف واپس کر دیتے ہین لیکن اسمین چاندی تانبے
زیادہ ہوتی ہے اور ستوق منزلہ زغل کے ہے جسمین تانبا زائد تر ہوتا ہے
چاندی سے ۔ جب سب کی تعریف معلوم ہو گئی تو انکا حکم بھی جاننا چاہیے اگر دراہم
زیوف ہون یا بہرجہ تو قول قابض کا قبول ہوگا ۔ اگر قابض نے اقرار اپنے حق کے
پانے یا کھرے ہونے کا نہ کیا بلکہ مطلق دراہم کے پانے کا اقرار کیا ہو پھر دعوی
کرے کہ بعض دراہم زیوف ہین قول قابض کا قبول ہوگا اور دراہم واپس کرا دے

جائینگے اگر دراہم کے اقرار کرنے کے بعد ستوتہ ہونیکا دعوی کرے تو اسکا قول قبول ہوگا اور دراہم واپس نہ کرائے جائینگے۔

کتاب الکفالۃ

جزئیہ ۳۵۵۔ مکفول عنہ غائب ہو پس کفیل دعوی کرے طالب پر کہ میں نے جن ہزار درہم کی کفالت کی تھی فلان غائب کی جانب سے وہ قیمت ہے شراب کی طالب اسکا انکار کرے اور دعوے کرے کہ وہ قیمت غلام کی تھی قول طالب کا قبول ہوگا

جزئیہ ۳۵۶۔ زید مخاطب عمرو حاضر ضامن ہو شب تک اور بیان کرے کہ اگر عمرو کل تک تیرے سپرد نہ کروں تو وہ مال میرے ذمہ سے بعدہ انتقلت ہو کفیل دعوی کرے کہ میں نے مکفول عنہ کو سپرد کر دیا اور طالب دعوی کرے کہ نہیں سپرد کیا قول طالب کا قبول ہوگا اور کفیل پر مال کا دینا واجب ہو جائیگا

عمرو بکر کا حاضر ضامن ہوا اور کہے کہ اگر میں بکر کو کل تیرے سپرد نہ کروں تو جو شئی اسپر لازم ہے وہ میرے ذمہ لازم ہو جائیگی اور عمر کو حاضر نہ کرے اور طالب دعوی کرے اور اسکی مطلوب تصدیق کرے اور کفیل انکار کرے قول کفیل کا مع الیمین علی العلم قبول ہوگا۔ بکر خالد سے بیان کرے کہ تو فلان شئی فروخت کر زید کے ہاتھ قیمت اسکی میرے ذمہ ہے۔ بائع دعوے کرے کہ میں نے فروخت کی فلان شئی زید کے ہاتھ ہزار درم پر اسکی مشتری تصدیق کرے اور کفیل دونوں کی تکذیب کرے قول طالب و مطلوب کا استحساناً قبول ہوگا۔

جزئیہ ۳۵۷۔ زید کہے عمرو سے کہ جو شئی تیری بکر کے ذمہ ہے وہ میرے ذمہ پر ہے اور اسکو طالب قبول کرے مطلوب بیان کرے کہ طالب کے میرے ذمہ ہزار درم ہیں اور طالب بھی کہے کہ میرے ہزار درہم مطلوب پر ہیں اور کفیل کہے کوئی شئی

مطلوب کے ذمہ پر نہین ہے قول مطلوب کا قبول ہوگا اور کفیل کو ہزار درہم دینا پڑینگے
اگر مدیون دوسرے سے کہے کہ تو فلان شخص کے وہ ہزار درہم جو مجھ پر قرض ہین ادا
کر دے اُسکا مین ضامن ہون - مامور کہے کہ مین نے ہزار درہم ادا کر دیے آمر
اُسکی تصدیق کرے اور طالب انکار کرے اور حلف کرے کہ مین نے مامور سے
کچھ وصول نہین پایا - طالب کا قول قبول ہوگا - قاضیخان

جزئیہ ۳۵۸ - اگر ولیت ہلاک ہوجاے کفیل بری ہوجائیگا - اور کفیل کا قول
ولیت کی ہلاکت مین قبول ہوگا - اور اگر مدعی علیہ دعوی کرے کہ مین مسافر ہون اور
مدعی منکر ہو قول مدعی کا قبول ہوگا کیونکہ اقامت شہر کی دلالت کرتی ہے مقیم
ہونے پر -

جزئیہ ۳۵۹ - کفیل گواہ بناے لوگون کو کہ مین بکر کی جانب سے حاضر ضامن
ہون اور طالب حاضر نہو - اگر کفیل اور طالب اثنا کفالت پر متفق ہون تو کفالت
صاحبین کے نزدیک صحیح نہوگی اور اگر دونون متفق ہون اقرار کفالت پر کہ
جسکی نسبت خطاب و قبول واقع ہوا تو کفالت صحیح ہے اگر دونون مختلف ہون تو
قول اُس طالب کا قبول ہوگا - جو مدعی ہے کہ یہہ قول اقرار کفالت ہے اور صاحبین
خطاب و قبول دونون پاے گئے ہین اور کفیل سے مواخذہ کیا جاسکتا ہے
الزیلعی الوسائل - طالب اور صبی مین اختلاف ہو بعد بلوغ کے طالب کہے جب تو
کفیل ہوا تھا بالغ تھا صبی کہے مین بالغ نہ تھا قول صبی کا قبول کیا جاے گا -
صاحب حدیقہ نے تاتارخانیہ سے اس مسئلہ کو نقل کیا ہے - اگر کوئی شخص دعوی
کرے کہ مین حالت جنون مین کفیل ہوا تھا یا مین غشی کی حالت مین تھا اور طالب
انکار کرے اور کہے کہ تو کفالت کے وقت تندرست تھا - اسکی دو صورتین ہین
ایک یہہ کہ کفیل کو جنون لاحق ہوتا ہو یا بیہوشی اور یہہ مشہور و معروف ہو اس

صورت مین قول کفیل کا قبول ہوگا اور دوسری صورت یہہ کہ کفیل کو بہوشی یا جنون لاحق ہوتا ہو
اور مشہور نہ ہو تو اسکا قول قبول ہوگا اور اگر اختلاف ہو طالب و کفیل مین کفیل کہے
میں مکفول عنہ کا مکان نہین جانتا ہون اور طالب کہے تو جانتا ہے۔ اگر مکفول عنہ پیشہ
خاص رکھتا ہو اور تجارت کیلیے شہر خاص مین جاتا ہو اور وقت بھی جانیکا معلوم ہو
ایسی صورت مین قول طالب کا قبول کیا جائیگا اور کفیل کو قاضی حکم دیگا اُس شہر مین
جائے اور اُسکو حاضر کرنیگا اور اگر امور مذکورہ معروف نہ ہون تو قول کفیل کا
قبول ہوگا۔

جزئیہ ۳۶ - حاضر نہ لانے مین یہہ شرط کیجاے کہ اگر مکفول عنہ کو کل حاضر نہ کرون
تو جو مال تیرا مکفول عنہ پر ہے وہ مین ادا کرونگا اور مقدار مال کی نہ بیان کرے
یہہ کفالت صحیح ہے پس درصورتیکہ کل کے دن کفیل مکفول عنہ کو حاضر نہ کرے اور
طالب اور کفیل اور مکفول عنہ مال کی مقدار مین مختلف ہون تو کفیل کا قول قبول ہوگا
کیونکہ وہ منکر ہے زیادتی کا۔ اگر کفیل کفالت بالنفس مین شرط کرے کہ اگر کل
مین مکفول عنہ کو حاضر نہ کرون تو مین سو درم دونگا اور یہہ نہ کہے کہ وہ سو درم
جو تیرے مکفول عنہ کے ذمہ پر ہین وہ مین دونگا اس شکل مین وہ دیکھینگے کہ آیا جس
اقرار کیا ہے اُس سو درم کا جو مکفول عنہ کے ذمہ ہے اور اُسی کی کفالت بھی
کی ہے یا نہین اگر اسکا اقرار ثابت ہو جائے تو وہ کفیل تصور کیا جائیگا اور اگر
کفیل کہے کہ طالب کا مکفول عنہ پر کچھ نہین ہے اور یہہ اقرار طالب کے لیے سود مند
کیا گیا ہے اور طالب کہے کہ مکفول عنہ پر میرے سو درم ہین اسکی تو نے کفالت
کی تھی اس شرط سے کہ اگر کل مین مکفول عنہ کو حاضر نہ کرون تو سو درم دونگا اس
مسئلہ مین قیاس مقتضی ہے کہ کفیل کو کچھ نہ دینا پڑے اور قول کفیل کا قبول کیا جاے
اور یہی مذہب ہے امام محمد رحمۃ اللہ کا اور ایک قول امام ابو یوسف رحمۃ اللہ کا

بھی ہے۔

جزئیہ ۳۶۱ - قاضی کو حتی المقدور کفیل ثقہ لینا چاہیے اور اگر مدعی علیہ کہے کہ مجھے ثقہ کفیل نہیں ملتا اسکا قول قبول ہوگا اور مدعی کو حکم دیا جائیگا کہ اُسکے ہمراہ رہے اور اگر طالب و کفیل مین اختلاف ہو شخص مکفول شدہ کی قیمت مین تو کفیل کا قول قبول ہوگا۔

جزئیہ ۳۶۲ - اگر اقرار کرے کہ مین فلان شخص کی جانب سے ضامن ہوا ہون جسمین ایک مہینے کی مدت ہے اور مقرلہ کہے کہ مدت نہین ہے تو ضامن کا قول قبول کیا جائے گا۔

جزئیہ ۳۶۳ - زید دعوی کرے سو دینار کا عمرو پر اور یہ بیان کرے کہ وہ کھرے ہیں یا کھوٹے یا اشرفیان ہین اور اپنی جانب سے بکر کو کفیل بالنفس دے کفیل کہے اگر مین مکفول عنہ کو کل حاضر نہ کرون تو وہ مین دون گا یہ دونون کفالتین صحیح ہین امام اعظم ابو حنیفہ اور ابو یوسف کے نزدیک اور امام محمد فرماتے ہین کفالت بالمال صحیح نہین ہے کیونکہ قرض خواہ اور مکفول عنہ کی یہ خواہش نہین۔ صاحبین کی دلیل یہ ہے کہ مال کے کی لفظ مصرف بالام ہے تو اس شکل مین اسی سے خاص مراد لینا بھی ہو سکتا ہے تو دعوی صحیح نہ ہوگا یا متبادر بیان کرے اور جس شکل مین مراد کو بیان کردے تو وہ ملحق ہوجائیگا اصل دعوی کے ساتھ اور ظاہر ہوجائیگی صحت کفالت اولی کی اُسپر مرتب ہوگی کفالت ثانیہ اور نسبت بیان کے کفیل کا قول قبول ہوگا جبکہ وہ دونون مختلف ہون کفالت کے وجود اور عدم مین۔

کتاب الحوالۃ

جزئیہ ۳۶۴ - ایک شخص کے دوسرے پر ہزار درہم قرض ہون اور اُسکے

کسی اور پر ہزار درہم قرض ہون اور مدیون اول اپنا قرضہ کا حوالہ اپنے مدیون پر کرے
من بعد محتال الہ محتال علیہ سے مال کا قبضہ کرے اور محیل قابض سے کہے تیرا مجھ
قرضہ مجھ پر نہ تھا مین نے تجھے حکم دیا تھا مال پر قبضہ کرنیکا بطور وکالت اور رقم وصول شدہ
واپسی کا طالب ہو قابض کہے بلکہ میرے ہزار درہم تجھ پر قرض تھے تو نے اسکا
حوالہ دیا اپنے مدیون پر قول محیل کا قبول ہوگا کیونکہ قابض دین کا دعوی کرتا ہے
اور محیل منکر ہے اگر محتال علیہ مال حوالت ادا کرکے محیل سے بیان کرے کہ تیرا
کچھ قرضہ مجھ پر نہین ہے۔ مین نے تیرا قرض تیرے حکم سے ادا کر دیا اور مین نے پانے کا
تجھ سے مستحق ہون محیل کہے نہین بلکہ تجھ پر میرے ہزار درہم واجب الادا تھے
محتال علیہ کا قول قبول ہوگا۔ اگر محتال لہٗ غایب ہوا اور محیل محتال علیہ سے اپنے
مال کا قبضہ کرنا چاہے اور بیان کرے کہ مین نے شخص غایب کو جو حوالہ دیا تھا
وہ بطور وکالت تھا مجھ پر قرضہ نہین ہے۔ ابو یوسف فرماتے ہین محیل کے قول کی
تصدیق نہ کیجائیگی اور نہ اسکے گواہ لیے جاینگے کیونکہ قضا علی الغایب لازم آتی ہے
اور یہہ جائز نہین ہے اور امام محمد فرماتے ہین محیل کا قول وکالت مین قبول
ہوگا۔

جزئیہ ۳۶۵۔ ایک شخص اپنے ذمہ کا قرضہ اپنے مدیون کے ذمہ پر اُدا دے
پھر طالب اُس سے تقاضا کرے مطلوب کہے مین نے حوالہ کر دیا اب تو مجھ سے
کیون مانگتا ہے بلکہ محتال علیہ سے لے اور محتال غایب ہو طالب کہے اگرچہ تو نے
حوالہ دیا تھا لیکن مین نے قبول نہین کیا طالب کا قول قبول ہوگا۔ مدیون اپنے قرضہ
ذمگی کا محمود پر حوالہ دے اور محمود بعد اس حوالہ کے غایب ہو جائے پھر محتال لہ
کہے کہ محتال علیہ نے مجھ سے کہا کہ محیل کا میرے ذمہ کچھ نہین ہے تو اپنا قرضہ
اصل مدیون سے طلب کر ابو یوسف فرماتے ہین کہ محتال لہ کو محیل سے مطالبہ کرنا

جائز نہین ہے اور اگر محتال علیہ حاضر ہوا اور حوالہ سے انکار کرے اور اُسکے پاس گواہ بھی نہون اسکا انکار بمنزلہ فسخ حوالہ تصور کیا جائیگا اور اُسکا قول قبول ہوگا۔

جزئیہ ۳۶۶ - اگر اجنبی ادا کرے ثمن اور یہہ نہ بیان کرے کہ مین نے مشتری کی جانب سے ادا کیا ہے یا محتال علیہ کی جانب سے۔ اس صورت مین قول اجنبی کا قبول کیا جائیگا جسکی جانب سے ادا کرنا وہ بیان کریگا تسلیم کیا جائیگا اگر اجنبی مرجائے یا غائب ہوجائے اُس شکل مین محتال علیہ کی جانب سے اُس اجنبی سے ادا کرنا تصور کیا جائیگا۔ قاضیخان۔

جزئیہ ۳۶۷ - زید عمرو سے چار پایہ سو درم کو خرید کرکے اُسپر قبضہ کرے اور بائع کو ثمن کا حوالہ دیدے محمود پر اسکے بعد مشتری چار پایہ مین عیب پائے اور اُسے حسب فیصلہ قاضی واپس کردے اس شکل مین مشتری اپنے مال کا بائع سے واپس لینے کا مستحق نہ ہوگا۔ اور لیکن بائع اس ثمن کا محتال علیہ پر حوالہ لے سکتا ہے عام اس سے کہ محتال علیہ حاضر ہو یا غائب اور بائع کا یہہ قول کہ مین نے محتال علیہ سے کچھ نہین پایا قبول ہوگا اور اسیطرح اس شکل مین بھی حکم ہے کہ اگر چار پایہ کو مشتری نے بغیر فیصلہ قاضی واپس کیا ہو۔ قاضیخان۔

جزئیہ ۳۶۸ - جامع صغیر مین مذکور ہے اگر محتال لہ محتال علیہ سے زر مطلوب کا قبضہ کرے اور حیل بیان کرے محتال لہ سے تو نے جس مال پر قبضہ کیا وہ میرا مال ہے اور تو میرا وکیل ہے قول محیل کا قبول کیا جائیگا۔ اگر اختلاف ہو محیل اور محتال علیہ مین محتال علیہ کہے مین نے تیرا دین تیرے حکم سے ادا کیا مجھے تجھ سے لینے کا حق ہے اور محیل کہے تو نے میرے مال سے جو تیرے ذمہ تھا میرا دین ادا کیا قول محتال علیہ کا قبول کیا جائیگا۔ اگر اختلاف ہو طالب و مطلوب مین بعد مرجانے محتال علیہ کے طالب کہے اُسنے کچھ نہین چھوڑا اور مطلوب کہے کہ ترکہ چھوڑا قول طالب کا مع الیمین قبول

ہوگا۔ **خلاصہ**۔ محتال لہٗ کہے کہ مین نے اپنا وہ مال جو تیرے ذمہ تھا اور تو نے اُسکا حوالہ دیا تھا وصول کرلیا۔ محیل دعوی کرے کہ تو نے میرے جانب سے وکالتہً قبضہ کیا قول محیل کا قبول کیا جائیگا اگر محتال علیہ دعوی کرے کہ مین نے تیرا دین ادا کیا اور مین تجھ سے لینے کا مستحق ہون اور محیل کہے تو نے ادا کیا جو میرا دین تیرے ذمہ تھا قول محتال علیہ کا قبول کیا جائیگا۔

جزئیہ ۳۶۹۔ محیل دعوی کرے کہ محتال علیہ بعد ادا کرنے دین کے مرا اور محتال لہٗ دعوی کرے کہ قبل ادا کرنے دین کے مرگیا اور میرا حق تلف ہوگیا اب مجھ کو تجھ سے وصول کرنیکا حق ہے قول محتال لہ کا قبول کیا جائیگا کیونکہ وہ اصل سے استدلال کرتا ہے اگر مشتری ثمن کا حوالہ دیدے اور شخص اجنبی مشتری کی جانب سے تبرعاً ثمن ادا کردے تو محتال علیہ مشتری سے کچھ پانے کا مستحق نہین ہے اور اگر شخص اجنبی محتال علیہ کی جانب سے تبرعاً ثمن ادا کردے اس شکل مین محتال علیہ زر حوالہ پانے کا مستحق ہے اور اگر اجنبی کچھ بیان نہ کرے تو اُسکا قول قبول ہوگا۔

فتاوی بزازیہ۔ اگر اختلاف ہو درمیان محیل اور محتال لہٗ کے محتال لہ دعوی کرے کہ محتال علیہ مرگیا اور وہ مفلس تھا اور محیل دعوی کرے کہ وہ مالدار تھا کتاب مبسوط مین مرقوم ہے کہ قول محتال لہٗ کا مع الیمین علی العلم قبول ہوگا کیونکہ وہ اصل پہ استدلال کرتا ہے **شرح مختصر الوقایہ**۔

کتاب القضاء

جزئیہ ۳۷۰۔ امام محمد سے منقول ہے اگر قاضی یتیم کا مال فروخت کرے مشتری مبیع کو بسبب عیب کے واپس کرے اور قاضی کہے کہ مین نے ابرا کیا تھا قول قاضی کا بلا یمین قبول کیا جائیگا۔ جو دعوی یتیم پہ کیا جاے اور یتیم منکر ہو تو یتیم پہ

حلف عائد نہ ہوگا کیونکہ مین یتیمون کی ولایت قاضی کو ہوتی ہے اُنمین رد دعوی مدعی بحکم قاضی ہوتا ہے اور قاضی سے اُسکے حکم مین حلف نہین لیا جاتا ہے۔

جزئیہ ۱۷۰۲۔ قول قاضی معزول کا نہ قبول ہوگا مگر اُس صورت مین کہ قابض اقرار کرے کہ معزول نے وہ شئے میرے حوالہ کردی کیونکہ قابض دعوی کرتا ہے اپنے مالک ہونیکا قول اسکا قبول ہوگا اور شئے مذکورہ کا قابض کیلیے حکم دیا جائیگا باعتبار ظاہر کے اور ایسا ہی حکم ہے اس مسئلہ مین ہی کہ کوئی شخص اقرار کرے کہ فلان شخص نے فلان شئے پر میرا قبضہ کرادیا اگر اسکے خلاف پر گواہ پیش کیے جائین تو قول مقبوض کا نہ قبول ہوگا۔ اگر قاضی معزول ہوجاے اور بیان کرے کہ مین نے فلان شخص کیلیے فیصلہ قصاص کا کیا تھا یا اور کسی حق کا اور مین گواہی دیتا ہون اُنکی معزول کے قول کی تصدیق نہ کیجاے گی مگر بکہ دوسرے گواہ گواہی دین۔

جزئیہ ۱۷۰۳۔ جامع صغیر مین مرقوم ہے کہ قاضی معزول ہوجاے اور زید سے کہے کہ مین نے تجھ سے ہزار درم لیکر عمرو کو دیدیئے اسوجہ سے کہ عمرو کا ہزار درم کا مین نے تجھ پر فیصلہ کیا تھا اور زید بیان کرے کہ تو نے مجھ سے ظلماً ہزار درم دلاے قول قاضی کا قبول ہوگا۔ اور عمرو سے تاوان نہ دلایا جائیگا۔ کیونکہ فعل قاضی کا حالت قضا مین ہوا ہے اور قول قاضی کا حالت قضا مین حجت ہوتا ہے اور قاضی کا دوسرے شخصون کو دلا دینا جائز و صحیح ہے۔ ماخوذ منہ دعوی کرے قاضی پر کہ تو نے مجھ سے مال ظلماً لیا قاضی ہونیکے قبل یا عہدہ قضا سے معزول ہونے کے بعد اس مسئلہ مین قاضی کا قول اپنی ذات سے تاوان ساقط ہونے پر قبول ہوگا۔ اور ایسا ہی حکم ہے اس مسئلہ مین بھی کہ قاضی کہے کہ مین نے تیرا ہاتھ کاٹنے کا فیصلہ کیا تھا بغیر کسی حق کے یا کہے کہ مین نے حکم دیا تھا تیرے ہاتھ کاٹنے کا بسبب فلان شخص کے حق کے معین الحکم اگر منکر ہو وہ شخص جسکی نسبت قاضی نے فیصلہ کیا ہے اپنے دعوی کرنے کا اُس کے

اجلاس مین اور قاضی کہے تو نے میرے اجلاس پر دعوی کیا تھا اور مین نے تجھ سے ثبت طلب کیا تھا اور تو نے ثبوت پیش کیا اسوجہ سے فیصلہ کر دیا قاضی کا قول قبول کیا جاے گا اگر قاضی قضاۃ کے عہدہ پر قائم ہو اور معزول نہ ہوا ہو معین الحکام

جزئیہ ۲۷۳ - اگر زید گواہ پیش کرے کہ فلان قاضی نے میرے ہزار درم کا فیصلہ کیا اور قاضی کہے مین نے فیصلہ نہین کیا گواہون کی گواہی نامنظور کیجائیگی اور امام محمد کے نزدیک گواہی قبول کیجائیگی میرے نزدیک فی زماننا امام محمد کے قبول پر فتوی دینا چاہیے کیونکہ اکثر قضاۃ ہمارے زمانہ مین ایسے ہین جن کے قول پر اعتماد نہین ہو سکتا اور یہہ مسئلہ میری راے کی تائید کرتا ہے اور جو مسئلہ ہدایہ کی کتاب قضا کے آخر مین مذکور ہے وہ یہہ ہے کہ اگر قاضی کہے کہ مین نے فیصلہ کیا عمرو کے حق مین رجم کا یا ہاتھ کاٹنے کا اور دوسرے کہے عمرو کا ہاتھ کاٹ یا رجم کر اسور کو جائز ہے قاضی کے حکم کی تعمیل کرے اور امام محمد نے اس قول سے رجوع کی اور فرمایا کہ نہین قبول کرینگے ہم قول قاضی کا جبتک کہ دلیل نہ ملے اور اکثر مشائخ نے اسی قول کو پسند کیا ہے اس سبب سے کہ ہمارے زمانہ کے اکثر قاضیون کا حال خراب ہوگیا ہے مگر یہہ حکم کتاب قاضی مین نہین ہے کیونکہ اسکی اکثر حاجت پڑتی ہے اور امام ابونصر فرماتے ہین اگر قاضی عالم وعادل ہو تو اسکا قول قبول کیا جائیگا اگر قاضی عادل جاہل ہو تو اس سے رجم کی شرط اور ہاتھ کاٹے جانے کی چھپینگے اگر وہ اسکی طرح بیان کردے تو اسکے قول کی تصدیق کی جائیگی اور اگر بیان نہ کرے تو اسکے قول کی تصدیق نہ کیجاے گی اور اگر قاضی جاہل وفاسق یا عالم فاسق ہو تو اس کے قول کی تصدیق بغیر معائنہ سبب حکم جائز نہیں ہے جامع الفصولین

جزئیہ ۲۷۴ - اگر مدعی علیہ کے پاس طلبنامہ قاضی کا پہنچے اور مدعی علیہ

کہے مین اس نام ونسب کا نہین ہون مدعی علیہ کا قول قبول کیا جائیگا اور مدعی کو بینہ پیش کرنا ہوگا کہ وہی شخص اس نام ونسب کا ہے اور اسے مسئلہ مین اگر وہ شخص کہے کہ مین فلان بن فلان ہون اور میرے قبیلہ مین دوسرا شخص زندہ ہی میرے نام ونسب کا تو قاضی حکم دیگا اُسکے ثابت کرنے کا اگر وہ ثابت کر دے تو خصومت دفع ہوجائیگی **بزازیہ**۔

جزئیہ ۳۷ - بکر دعوے کرے کہ قاضی معزول نے میرے فلان لڑکے کو ظلماً قتل کیا اور قاضی کہے مین نے قتل کا حکم اُسکے اقرار یا گواہونکی گواہی کی بنا پر صادر کیا قول قاضی کا بلا یمین قبول ہوگا - محیط السرخسی - **تشریح** - امام ابوحنیفہ سے روایت ہے قاضی تین قسم کے ہوتے ہین ایک وہ جنکا قول مفصل ہو یا مجمل قبول کیا جاتا ہے وہ متقی ہین - دوسرے وہ جنکا قول مفصل ہو تو قبول کیا جاتا ہے اور مجمل نہین قبول ہوتا ہے وہ قاضی متقی غیر فقیہہ ہین تیسرے وہ جنکا قول نہ مفصل قبول کیا جاتا ہے نہ مجمل وہ قاضی ہین جو نہ متقی ہون نہ فقیہہ - تاتارخانیہ **نقلہ صاحب حدیقہ**۔

جزئیہ ۳۸ - اگر قاضی بیان کرے کہ زید نے اقرار کیا کہ مجھ پر ہزار دینار قرض ہین یا بکر کو عمداً یا خطا قتل کرنیکا اقرار کیا قاضی کے قول کی تصدیق کیجائیگی اور اُسکا قول قبول کیا جائیگا اور فیصلہ نافذ ہوجائیگا اس مسئلہ کی دو صورتین ہین ایک یہہ کہ قاضی زید کا ایسا اقرار بیان کرے جس سے رجوع صحیح ہے - مثلاً سرقہ - یا صدز نا - یا شرب خمر - اور دوسرے زید کے ایسے اقرار کو بیان کرے جس سے رجوع صحیح نہین ہے مثلاً قصاص - حد قذف - اموال - طلاق - جمیع حقوق عباد - صورت اولی مین قول قاضی کا نہ قبول کیا جائیگا بالاجماع کیونکہ قاضی کے سامنے اگر وہ انکار کرجاتا تب بھی اُسکا فیصلہ نافذ نہ ہوتا اور صورت ثانیہ مین قاضی کا

قول قبول کیا جائیگا کیونکہ قاضی امین ہے اور متہم نہین ہے اور قول امین کا قبول کیا جاتا ہے اور اگر قاضی خبر دے ثبوت حق کی جو بینہ سے ثابت ہوا ہو اور کہے کہ گواہ پیش ہوے تھے اور اُنکی تعدیل کی گئی تھی اسوجہ سے مین نے اُنکی گواہی قبول کی تھی قاضی کا قول قبول کیا جائیگا اور اسکا فیصلہ نافذ ہوجائیگا کیونکہ جو چیز بینہ سے ثابت ہوچکی ہے اگر اُسمین کوئی فریق رجوع کرے تو صحیح نہین ہے بخلاف شکل اقرار کے۔

جزئیہ ۳۷۷ - اگر متخاصمین منکر ہون حاکم کے فیصلہ کرنیسے اور وہ کہے کہ مین نے تم دونون کا فیصلہ کردیا ہے اگر یہ قول اُسکا عدالت مین صادر ہوا ہے تو اُسکے قول کی تصدیق کیجائیگی اور اگر اُسنے عدالت کے برخواست ہونیکے بعد کہا ہو تو اُسکے قول کی تصدیق نہ کیجائیگی حدیقۃ المفتی۔

کتاب الوکالۃ

جزئیہ ۳۷۸ - بکر اپنی زوجہ سے کہے - شوتو وکیلی من وہر چہ خواہی کن زوجہ کہے اگر وکیل توام خویشتن را سہ طلاق باز داشتم - شوہر بیان کرے کہ میرا مقصود ہر چہ خواہی کن سے طلاق نہ تھا شوہر کا قول قبول کیا جائیگا اگر کوئی قرینہ کلامیہ طلاق پر دال نہ ہو اگرچہ یہہ کلام طلاق کے ذکر کے وقت شوہر نے کیا ہو - زید عمر سے کہے تیرا وکیل میرے پاس آیا تھا اور تیرا پیام پہنچایا اور بیان کیا کہ عمر نے فلان کپڑا طلب کیا ہے اور اُسکی قیمت دریافت کی ہے - مین نے قیمت بیان کرکے کپڑا بھیجدیا عمر کپڑا پہنچنے سے انکار کرے اور وکیل دعوی کرے پہنچا دینے کا - شیخ امام ابو بکر محمد بن فضل لکھتے ہین اگر عمرو اقرار کرے کہ میرے وکیل نے تجھ سے لیا لیکن مجھے نہین پہنچایا عمرو کو کپڑے کی قیمت کا

تاوان مناہوگا اور اگر عمرو انکار کرے وکیل کے قبضہ کرنیکا تو عمرو کا قول قبول ہوگا اور اُسپر تاوان عائد نہ ہوگا۔

جزئیہ ۹۷ ۳۔ زید عمرو کو وکیل کرے شئ غیر معین کے خریدنے کے لیے اور اُسے ثمن حوالہ کرے۔ وکیل سول لے۔ اسکی کئی شکلین ہین۔ اگر موکل نے وکیل کو سو درم کی شئ خریدنے کا حکم دیا ہو اور وکیل سو درم کو خرید کرے لیکن دراہم کی نہ موکل کی جانب اور نہ دوسرے کی طرف نسبت کرے تو وکیل کو بیان کرنا ہوگا اگر وہ بیان کرے کہ مین نے دراہم سے نیت کی ہے وہ دراہم جو مجھے آمر نے دیے تھے اسکے قول کی تصدیق کی جائیگی۔ اور خرید نا آمر کے لیے قرار پائیگا اور اگر وکیل کہے کہ مین نے دوسرے دراہم کی نیت تھی تو خریدنا وکیل کے لیے قرار پائیگا اور اگر بیان کرے کہ مین نے آمر کیلیے نیت کی تھی تو مول لینا آمر کیلیے قرار پائیگا۔ اگر وکیل خریدنے کی نسبت کرے آمر کے دراہم کی جانب تو مول لینا آمر کے لیے قرار پائیگا وکیل نے قیمت مین وہی دراہم دیے ہون یا دوسری اور وکیل کی اسمین تصدیق نکیجائیگی کیونکہ اُسنے خرید کیا ہے موکل کے لیے قیمت مین وہی دراہم دیے ہون یا دوسرے۔ مگر جس شکل مین اسکی موکل تصدیق کرے۔ یہہ احکام اُس شکل مین ہین اگر آمر و وکیل مین نزاع ہو یعنی وکیل کہے مین نے اپنی ذات کے لیے خرید کیا اور آمر کہے تونے میرے لیے خرید کیا یا وکیل کہے مین نے آمر کیلیے خرید کیا اور آمر کہے میرے لیے نہین خرید کیا۔ اور اگر دونون ایک دوسرے کی تصدیق کرین کہ خرید کے وقت وکیل کی کچھ نیت نہین تھی امام ابی یوسف فرماتے ہین باعتبار ثمن دینے کے حکم صادر کیا جائیگا یعنی اگر وکیل نے آمر کے مال سے ثمن دیا ہے تو خرید کرنا آمر کے لیے تصور کیا جائیگا خواہ وکیل نے عقد کی اضافت اپنے مال کی جانب کی ہو یا آمر مال کیطرف اور امام محمد فرماتے ہین کہ سول لینا وکیل کے لیے قرار پائیگا۔

جزئیہ ۳۸۰ - وکیل بہ قضاء دین اگر قرضہ ادا کردے بلا تحریر برأۃ اور گواہ ہو تو اسپر تاوان عائد نہ ہوگا مگر جس شکل مین موکل نے اُس سے کہا ہو کہ قرضہ نہ ادا کرنا مگر گواہون سے - اگر وکیل دعوے کرے کہ مین نے گواہ بنائے اور موکل اسکا منکر ہو قول وکیل کا قبول کیا جائیگا کیونکہ وہ دعوی کرتا ہے اپنے فرض منصبی کے ادا کرنیکا - اگر وکیل کرے اپنا قرضہ وصول کرنے کے لیے جو وکیل کے باپ کے ذمہ ہو یا اُسکے بیٹے یا غلام کے یا اُس شخص کو وکیل کرے جسکی شہادت اُسکے حق مین شرعاً جائز نہین اور وکیل کہے کہ مین نے قرضہ وصول کیا لیکن وہ میرے پاس سے ہلاک ہوگیا قول وکیل کا قبول کیا جائیگا اور اگر موکل کہے وکیل سے کہ فروخت کرتو اور زر ثمن کے عوض مین کوئی شئی رہن رکھ لے یا کفیل ٹھہرالے وکیل اُسکو فروخت کرے بغیر رہن یا کفیل کے یہہ بیع نہین جائز ہے اگر دونون مین اختلاف ہو اشتراط رہن اور کفالت مین موکل کا قول قبول ہوگا اور اگر موکل کہے کہ مین نے تجھے اس قیمت پر فروخت کرنے کا حکم نہین دیا تھا تو قول آمر کا قبول ہوگا -

جزئیہ - ۳۸۱ - زید وکیل کرے بکر کو ودیعت کے قبضہ کرنے کیلیے اور امین کہے مین نے ودیعت موکل یا اسکے وکیل کو دیدی امین کے قول کی تصدیق کیجائے گی -

تشریح - جو شخص ودیعت یا عاریت کے قبضہ کرنے کے لیے مقرر کیا جائے وہ موکل کے مرجانے سے معزول ہوجاتا ہے - وکیل کہے کہ مین نے موکل کی حیات مین ودیعت یا عاریت پر قبضہ کرکے موکل کو حوالہ کردیا - وکیل کے قول کی تصدیق کیجائے گی وکیل بالقبض ودیعت امین کہے کہ مین نے تجھ کو ودیعت حوالہ کردی اور وکیل انکار کرے امین کے قول کی تصدیق اپنی ذات پر سے تاوان ساقط ہونے مین کی جائیگی اور اس سے وکیل پر تاوان عائد نہ ہوگا - وکیل کرنا ضمان اور قبضہ کرنے کے لیے جائز ہے خواہ طالب حاضر ہو یا غائب صحیح ہو یا مریض بخلاف وکالت بالخصومت کے امام اعظم کے نزدیک

وکیل معزول ہوجاتا ہے موکل کے مرجانے سے نہ مطلوب کے مرنے سے وکیل اگر بیان کرے کہ مین نے قبضہ کیا اپنے موکل کی زندگی مین اور موکل کے سپرد کردیا اسکی قول کی تصدیق نہ کیجائیگی۔ صاحب جامع الفصولین کے قول کے مطابق تصدیق کی جائے گی۔

جزئیہ ۲۰۸۲۔ زید دعوی کرے مال کا اور مدعی علیہ کہے مرا وادنی نیست کیونکہ مین نے تیرے وکیل کو دیدیا اور مدعی علیہ اسکے ثبوت پہ قادر نہ ہو پھر کہے مین نے تجھ کو دیدیا مدعی علیہ کا قول قبول نہ ہوگا مگر درصورتیکہ اپنے دونون کلامون مین تطبیق کردے۔ مثلاً بیان کرے مین نے تیرے وکیل کو دیا بعد تونے وکالت کی انکار کیا پھر مین نے تجھ کو دیا قول دافع کا قبول کیا جائیگا۔ اگر بیان کرے مین نے تجھ کو دیدیا پھر کہے تیرے وکیل کو دافع کا قول قبول کیا جائیگا۔ اگرچہ وہ اپنے کلام کی توفیق نہ کرے۔ جامع الفصولین۔ اگر وکیل کو کپڑا دے کہ قیمت اسکی فروخت کرکے زید کو حوالہ کرے پھر زید سے قیمت کا مطالبہ کرے اور زید اسکے پانے سے انکار کرے اور بائع بیان کرے زید کو قیمت دیدی اگر بائع نے بلا اجرت فروخت کیا ہو تو قول اسکا قبول ہوگا اور ضمان عائد نہ ہوگا وکیل بالخصومۃ بیان کرے کہ مدیون سے مین نے تیرے حق کا قبضہ کیا اور مجھ سے وہ ضائع ہوگیا یا مین نے طالب کو دیدیا اقرار اسکا صحیح ہے اور مدیون بری ہوجائیگا اور وکیل سے قسم لیجائیگی اسی طرح وکیل بالبیع کا قول مع الیمین قبول ہوگا درصورتیکہ وہ دعوی کرے کہ مین نے ثمن موکل کو دیدیا۔ موکل کہے مین نے تجھ کو غلام نقد فروخت کرنیکا حکم دیا تھا اور تو نے قرض فروخت کیا وکیل کہے تونے مطلقاً حکم دیا تھا قول امر کا قبول ہوگا۔ جامع الفتاوی۔

تشریح۔ یہہ دو قاعدہ کلیہ ہین جنسے بہت سے مسائل نکلتے ہین۔ قاعدہ اول۔ وکیل کا قول ہر دعوی مین مع الیمین قبول ہوگا مگر وکیل بقبض الدین درصورتیکہ دعوی کرے کہ

مین نے موکل کی حیات مین دین پر قبضہ کرکے موکل کو دیدیا تھا دوسرا قاعدہ یہہ ہے کہ وکیل جو قرض ادا کرنے کے لیے مقرر کیا گیا ہو بیان کرے کہ مین نے قرض ادا کر دیا اسکا قول قبول ہوگا جیسا کہ مدیون کا قول قبول ہوتا ہے۔

جزئیہ ۳۸۳ - وکیل دعوی کرے بیع کا اور بیان کرے کہ تو نے جس شئی کے فروخت کا حکم دیا تھا مین نے اُسے اُسقدر قیمت کے مقابلہ پر فروخت کر ڈالا وکیل کا قول قبول کیا جائیگا قبل ازین کہ وہ قبول ہو چکے۔

جزئیہ ۳۸۴ - ہشام نے نوادر مین امام محمد سے نقل کیا ہے زید عمرو کو حوالہ کرے دراہم اور حکم دے ہر مہینے مین میرے اہل وعیال پر ۱۵ درہم خرچ کر۔ عمر بیان کرے مین نے ۱۵ درہم ایک مہینے مین خرچ کیے موکل کہے تو نے پندرہ درہم سے کم خرچ کیے قول دافع کا قبول ہوگا۔

جزئیہ ۳۸۵ - ہندہ بکر کو وکیل کرے کہ وہ اُسکا نکاح زید کے ساتھ کر دے بمقابلہ چار سو درم کے اور وکیل اُس عورت کا نکاح کر دے اور ہندہ سال بھر شوہر کے پاس رہے پھر شوہر دعوی کرے کہ وکیل نے بعوض ایک دینار کے میرے ساتھ نکاح کر دیا اور وکیل اسکی تصدیق کرے تو ہندہ کو اختیار ہے چاہے اُتنے ہی مہر پر نکاح کو جائز رکھے یا فسخ کر دے۔ درصورت فسخ شوہر پر مہر مثلی لازم ہوگا جسقدر کہ ہو اور نفقہ عدت کا شوہر پر نہ لازم ہوگا کیونکہ جب ہندہ نے نکاح فسخ کر دیا تو معلوم ہوا کہ نکاح موقوف میں داخل ہوا ایسی شکل مین مہر مثلی لازم ہوتا ہے اور نفقہ نہین واجب ہوتا ہے اور اگر شوہر انکار کرے تو اسکا بھی وہی حکم ہے کہ قول عورت کا مع الیمین قبول کیا جائیگا ایسی شکل مین احتیاط واجب ہے کیونکہ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ عورت سے اولاد ہوتی ہے اور وہ انکار کرتی ہے اُس مقدار مہر سے میرے وکیل نے نکاح کیا تھا اور قول اسکا قبول ہوتا ہے اور نکاح فسخ

کرا دیا جاتا ہے اور ایسا ہی حکم ہے اگر کوئی ولی نکاح کر دے اور عورت بالغہ ہو اس مسئلہ کو ابن مؤید نے نقل کیا محیط سرخسی سے ۔

جزئیہ ۳۸۶ - زید دعوی کرے کہ عین جانب فلان غائب وکیل ہون دین وصول کرنے کے لیے اور مدیون اُسکی تصدیق کرے تو مدیون کو قرضہ ادا کرنے کا حکم دیا جائیگا کیونکہ مدیون نے اقرار کیا ہے اُسکے وکیل ہونیکا اور مدیون نے جو دیا ہے وہ خالص اُسکا حق تھا کیونکہ دیون ادا ہو جاتے ہین اپنے مثل سے حتی اگر مدیون دعوی کرے کہ مین نے دین ادا کر دیا اسکی تصدیق کیجائیگی بمجرد دعوی کے اگر غائب حاضر ہوکر وکیل کی تصدیق کرے تو حکم مسئلہ کا تمام ہو جائیگا یعنی وکیل کا قبضہ کرنا عین قبضہ دائن کا تصور کیا جائیگا اور اگر غائب حاضر ہوکر وکیل کی تکذیب کرے تو مدیون کو دوبارہ دین کا ادا کرنا پڑیگا اور قول غائب کا مع الیمین قبول ہوگا اور مدیون رجوع کریگا وکیل سے اگر مال اُسکے قبضہ مین موجود ہو کیونکہ غرض مدیون کی وکیل کے قبضہ کرانے مین اپنی برات ہے اور وہ حاصل نہین ہوئی اور مال ضایع ہوگیا ہو تو مدیون کو حق رجوع نہ رہیگا کیونکہ مدیون نے درصورتیکہ وکالت کی تصدیق کی تو گویا اُسکے قبضہ کا باعتبار حقیقت اقرار ہوا اور مقر قبضہ کرانے مین مظلوم ہے اور یہہ دوسرے پر ظلم نہین کرسکتا ہے ۔ **ہدایہ**

جزئیہ ۳۸۷ - زید بکر کو ہزار درہم حوالہ کرکے حکم دے شئ معین خریدنے کا اور وکیل کے قبضہ مین درہم قبل لینے ثمن کے ہلاک ہو جائے اسکی دو شکلین ہین اگر درہم خریدنے کے قبل ہلاک ہوگئے ہون پھر وکیل خرید کرے اُس شئ کو جسکی خرید کرنے کا موکل نے حکم دیا تھا نافذ ہو جائیگا مول لینا وکیل پر اگر ہلاک ہوگئے ہون بعد خریدنے کے تو مول لینا موکل کیلیے قرار پائیگا اور وکیل زید شن کی موکل رجوع کریگا یہہ حکم اُس شکل مین ہے کہ موکل وکیل دونون متفق ہون ہلاک ہو جانے

دراہم مین قبل خرید کرنے کے یا اُسکے بعد لیکن اگر دونون مختلف ہون اُسمین قول آمر کا مع الیمین اُسکے علم پر قبول ہوگا اور اگر نہ ہلاک ہوے ہون دراہم بلکہ وکیل نے بائع کو دیدیے ہون

جزئیہ ۲۸۸۹ - وکیل بالبیع دعوی کرے کہ مین نے مبیع فروخت کرکے سپرد کردی اور ثمن پر مین نے قبضہ کیا اور وہ ہلاک ہوگیا یا کہے مین نے موکل کو دیدیا قول وکیل کا قبول ہوگا - اگر موکل کہے فروخت کرا دیکھیل لے یا اُسکے عوض کوئی شی رہن رکھ لے تو وکیل کو اُسکے خلاف کرنا جائز نہین ہے اور اگر وکیل بیان کرے تو نے مجھ کو یہہ حکم نہین دیا تھا قول آمر کا قبول ہوگا -

جزئیہ ۲۸۸۹ - بکر حامد کو وکیل کرے اپنے کل حقوق کی خصومت کرنے کے لیے اور مخاصم ہو اور مخاصم زید کو معین نہ کرے یہہ توکیل جائز ہے اور اگر وکیل و موکل مین نزاع ہو استقراض مین تو قول موکل کا قبول ہوگا کیونکہ وکیل اُسکو ترضہ ادا کیا چاہتا ہے اور اُسے یہہ حق نہین ہے کیونکہ وکیل بالخصومت کو ہبہ اور صلح روا نہین اسلیے ہبہ اور صلح من قبیل خصومت نہین ہین دلوالجی مین لکھا ہے اگر کوئی شخص کسی سے کہے مین نے فلان کو ہزار درم قرض دیے اور تجھ کو مین نے وکیل کیا کہ اُسپر قبضہ کرے اور تو نے قبضہ کرلیا اور استقراض بیان کرے مین نے وکیل کو دیدیا اور وکیل انکار کرے موکل کا قول قبول ہوگا اور امام ابی یوسف سے منقول ہے کہ وکیل کا قول قبول ہوگا کیونکہ موکل اُسکے امین ہونے کا اقرار کرتا ہے اور امین کا قول قبول ہوتا ہے اور وکیل سے یہہ حلف نہ کرایا جائیگا مین نہین جانتا کہ قرض خواہ نے دین وصول پایا کیونکہ نیابت یمین مین نہین جاری ہوتی بخلاف وارث کے کہ اُس سے علم پر حلف لیا جاتا ہے کیونکہ وارث کیلیے حق ثابت ہوتا ہے تو گویا حلف اصالۃً ہوا نہ نیابتاً - حدیقہ المفتی نقلا عن التاتارخانیہ

جزئیہ ۳۹۰ - دعوی کرے بکر کہ فلان شخص نے میری فلان چیز غصب کی تھی اور وہ مرگیا اور گواہون سے اپنا دعوی ثابت کردے - قاضی تلاشی کرے اور شئی مغصوبہ کو ایک چیز وارث کے قبضہ مین برآمد ہوا اور دوسرا چیز دوسری وارث غائب کے وکیل کے قبضہ سے اور وارث حاضر اقرار کرے کہ یہ شئی مجھ کو میراث مین ملی ہے ہر سے بابت کی قاضی فیصلہ کریگا وارث حاضر پر اور شئی بقبوضہ کے دلانیکا حکم صادر کریگا اور جو چیز کہ وکیل کے قبضہ مین ہے اُسکے دلانیکا حکم صادر نہ کریگا - کیونکہ فیصلہ علی الغائب جائز نہین ہے اور اگر کل شئی وارث حاضر کے قبضہ مین ہو تو قاضی کل شئی کے دلانیکا حکم کریگا اگر غائب حاضر ہوکر بیان کرے کہ یہ شئی میرے بھائی کے قبضہ مین تھی یا امانت والے کی تھی تو غائب کا قول قبول ہوگا -

جزئیہ ۳۹۱ - خالد اور اُسکے لڑکون سے اُس سامان مین اختلاف ہو جو خالد کے مکان مین ہو لڑکے بیان کرے یہ سامان ہمارا ہے اور خالد کہے میرا ہے قول خالد کا قبول ہوکر سامان اُسکا قرار پائیگا اور فرزند بجز اُن کپڑون کے جو اُنکے جسم ہے دوسرے سامان کے مستحق نہ ہونگے - اگر فرزند یا زوجہ زید کی وفات کے بعد بیان کرے کہ سامان مین نے باپ کے بعد پیدا کیا ہے یا زوجہ کہے کہ یہ سامان مین نے شوہر کے مرنے کے بعد حاصل کیا ہے - قول فرزند اور زوجہ کا قبول ہوگا اگر فرزند اقرار کرین کہ سامان انتقال کی روز باپ کے مکان مین موجود تھا اسپر بینہ قائم کرین تو بھی قول اُنکا معتبر کہ قرار پائیگا فرزندون کا یہ قول کہ یہ مال ہمارا ہے قبول نہ ہوگا -

جزئیہ ۳۹۲ - ہندہ زید کے ہمراہ مکان مین رہتی ہو اور وہ اُس سے دعوی کرتا ہو اور اُس سے اولاد بھی ہو پھر ہندہ زید کی زوجہ ہونے سے انکار کرے - ابو یوسف فرماتے ہین کہ اگر اُسنے زید سے اولاد ہونیکا اقرار کیا ہے تو اب اُسکا انکار کرنا زوجیت سے صحیح نہین ہے بلکہ زید کی زوجہ قرار پائے گی اور ایسا ہی قول عورت کا

قبول ہوگا درصورتیکہ وہ بیان کرے لڑکا اُسکا نہین ہے اگرچہ باہم مخالطت ہو۔

جزئیہ ۳۹۳ - زید دعوی کرے مال کا بکر پر کسی سبب سے اور بکر انکار کرے زید کہے بکر نے مجھ کو خط لکھدیا ہے اور بکر اُس خط کا انکار کرے قاضی مدعی علیہ کو حکم دے لکھنے کا اور وہ لکھے اگر دونون خط شابہ ہون اور ایک ہی کاتب کے لکھے ہوے معلوم ہوتے ہون قاضی اسپر حکم صادر نہ کریگا کیونکہ اس مسئلہ کا قیاس مسئلہ متصلہ ذیل پر نہین ہوسکتا ہے اگر مدعی علیہ بیان کرے یہہ خط میرا ہے اور مین نے لکھا ہے لیکن اُس مال کی نسبت نہین ہے جسکا مدعی نے دعوی کیا ہے اس صورت مین قول مدعی علیہ کا قبول کیا جائیگا اور مال کا دینا لازم نہ ہوگا اور ائمہ بخارا نے فرمایا کہ وہ خط حجت ہوگا اور اس بنا پر قاضی فیصلہ کریگا اور ابو العلا الینشا پوری نے اپنے فتاوی مین اس مسئلہ کی نسبت لکھا ہے کہ اگر مدعی علیہ تمسک لکھے کسی شخص کے نام پر فیصلہ صادر ہوگا اُسکے بموجب مدعی علیہ پر جبکہ وہ تحریر مثل اُس تحریر کے ہو جسے معاملات مین لوگ استعمال کرتے ہین اور اس بنا پر داد و ستد کرتے ہین اور اگر کاغذ کا انکار کرے تو حلف لی جائیگی - اور نکول کرنے کی صورت مین مدعی کے حق مین فیصلہ کیا جائیگا - جامع الفصولین -

جزئیہ ۳۹۴ - پنجابہ نے تاریخ عام پڑھ دیکھا اور پھر دعوی کرے یہہ جدید ہے اور مالک پنجابہ کہے یہہ قدیم ہے قول مدعی جدید کا قبول ہوگا -

جزئیہ ۳۹۵ - خاکروب کسی کے مکان مین ہو اور اُسکی گردن پر جا در ہو خاکروب دعوی کرے کہ چادر میری ہے مکان کا مالک دعوی کرے کہ میری ملک ہے قول مالک مکان کا قبول ہوگا - مزدور کے پاس تھیلا ہو اور وہ زید کے مکان مین رہتا ہو زید دعوی کرے کہ تھیلا میری ملک ہے اور مزدور دعوی کرے کہ میری ملک ہے قول مزدور کا قبول ہوگا -

جزئیہ ۳۹۶ - اگر کوئی شخص کہے کہ کل اشیا جو میرے قبضہ مین ہین عمرو کی ہین اور عمرو حاضر ہو کر اُن اشیا کو اُسکے قبضہ سے لینا چاہے اور دعوی کرے ایک شئ معین کا جو مقر کے قبضہ مین ہو کہ یہہ میری ہے تو اقرار مین داخل ہے مقر بیان کرے کہ اس شئ کا مین اقرار کے بعد مالک ہوا ہون مقر کا قول قبول ہوگا۔ شوہر اپنی زوجہ کے مال مین تصرف کرتا ہو اور وہ مرجاے اور ورثا دعوی کرین کہ شوہر بلا اجازت عورت کے تصرف کرتا تھا اور شوہر دعوی کرے کہ مجکو اُسنے اجازت دی تھی شوہر کا قول قبول ہوگا۔ زوجہ اپنے شوہر پر دس دینار قرض کرے حالت صحت مین پھر وہ مرجاے اور دعوی کرین ورثا زوجہ کے شوہر پر دس دینار کا شوہر کہے کہ زوجہ نے مجھ پر تبرع کیا تھا شوہر کا قول قبول ہوگا۔

قسمیہ

جزئیہ ۳۹۷ - سوال - دعوی کرے بکر کہ مین نے خالد کو فلان چیز یا درہم دیے اور سبب دینے کا نہ بیان کرے اور مدعی علیہ منکر ہو اور کہے کہ تو مستحق واپس لینے کا نہین ہے اور قائم کرے مدعی بینہ اور گواہ گواہی دین دینے شئ یا دراہم کی اور سبب دینے کا نہ بیان کرین کیا یہہ بینہ قبول کیا جائیگا اور اگر مدعی علیہ بیان کرے کہ بکر نے مجھ کو ودیعتًا دیا تھا تا مین اُسکو زید کے پاس پہنچا دون اور مین نے زید کو پہنچا دیا اور زید کا انتقال ہوگیا ہو اور مدعی اسکی تکذیب کرے اور کہے کہ تو نے مجھ سے خرید کی یا قرض لے اس شکل مین کسکا قول قبول کیا جائیگا جواب۔ اگر مدعی سپرد کرنے شئ کا دعوی کرے اور اس سے واپسی کا خواہان ہو اور مدعی علیہ بیان کرے تو واپس لینے کا مستحق نہین ہے اور حلف کرے مدعی علیہ دعوی سے بری ہو جائیگا اگر مدعی سپرد کرنے کا بینہ قائم کرے نہ قبول کیا جائیگا کیونکہ مدعی علیہ سپرد کرنے کا انکار نہین کرتا ہے۔ بلکہ استحقاق واپسی کا منکر ہے جبکہ

مدعی علیہ نے حلف کرلیا اس دعوی پر تو وہ بری ہوجائیگا اور اگر مدعی علیہ مدعی کے
دعوی کا اقرار کرے اور مدعی نے وہ شئی امانت رکھائی ہو اور مدعی علیہ نے
واپس کردی ہو مدعی علیہ کا قول مع الیمین قبول کیا جائیگا اور اگر مدعی علیہ کہے کہ
مجھ کو وہ شئی اسلیے دی کہ مین فلان شخص کو دیدون اور مین نے دیدی اگر مدعی علیہ
کی مدعی تصدیق کرے تو مدعی علیہ کا قول مع الیمین قبول کیا جائیگا خواہ فلان شخص
تصدیق کرے یا تکذیب یا وہ زندہ ہو یا مرگیا ہو اگر مدعی تکذیب کرے مدعی علیہ کی
اور کہے کہ مین نے تجھکو قرض دیا تھا یا مین نے بیع کی تھی اگر مدعی علیہ مدعی کی
تصدیق کرے تنہا اور اگر تکذیب تو قول مدعی کا مع الیمین قبول کیا جائیگا۔ سوال
کرے کوئی شخص اپنے خط سے ایک کاغذ اس مضمون کا کہ فلان شخص کا فلان شخص فلان
قبیلہ کا اُسکے ستّر ہزار درہم میرے ذمہ قرض ہین کیا حکم ہے اس تحریر کا۔ جواب
وہ تحریر بمنزلہ اقرار ہوگی اور وہ درہم اُسکے ذمہ لازم ہوجائینگے اور اگر اسکو سمجھ
نہ سکے تو قول کاتب کا مع الیمین قبول ہوگا۔ بکر دعوی کرے باغ کی زمین کا بربنا
ارث۔ اور گواہ پیش کرے اپنے دعوی پر اور قاضی زمین کا فیصلہ مرتب کرے
پھر اختلاف ہو درمیان مدعی اور مدعی علیہ کی نسبت درختون اور کنوین اور
گواہ نہ ہون کسکا قول قبول ہوگا۔ اس صورت مین بعض کے نزدیک مدعی کا قول
قبول ہوگا اور بعض کے نزدیک مدعی علیہ کا۔ اگر قابض کہے یہ شئی میری نہین ہے
یا میری ملک نہین ہے یا میرا حق اس شئی مین نہین ہے یا وہ شئی میری نہ تھی اور
وقت کہنے کے کسی قسم کی منازعت نہ ہو میرا اُس شئی کا کوئی دعوی کرے اور
قابض کہے کہ وہ شئی میری ہے قابض کا قول قبول کیا جائیگا اور متناقض اس مقام
مانع نہوگا کیونکہ اقرار اُسکا نہین ثابت کرتا ہے کسی کے حق کو کیونکہ اقرار مجہول
کے لیے باطل ہے۔

جزئیہ ۳۹۸ - زید مکان مین رہتا ہو اور دعوی کرے کہ مین کرایہ پر کو دیا کرتا تھا پھر دعوی کرے کہ مکان میرا ہے زید کا قول قبول کیا جائیگا - اور یہہ کہنا کہ کرایہ پر دیا تھا نہ تصور کیا جائیگا - اقرار پر کے مکان ہونیکا -

جزئیہ ۳۹۹ - اگر دعوی کرے قرضے کا اور گواہ پیش کرے جو گواہی دین کہ مدعی نے اسقدر مدعی علیہ کو دیا اور یہہ نہ بیان کرین کہ مدعی علیہ نے قبضہ کیا پس مدعی علیہ کا قبضہ ثابت ہوجاے گا مثل شہادت بیع اور شہادت شرا کے بس قول قابض کا قبول کیا جائیگا اگر وہ کہے کہ مین نے امانۃً قبضہ کیا تو مدعی کو فرضہ پر گواہ پیش کرنا ہونگے -

جزئیہ ۴۰۰ - مراہق یا مراہقہ جنکا بالغ یا نابالغ ہونا تمیز نہ ہوسکے اور وہ دعوی کرین بالغ ہوجانے کا اُن کے قول کی تصدیق کی جائے گی اور حکم بالغ ہونے کا دیا جائیگا کیونکہ بلوغ نہین معلوم ہوتا ہے مگر اُن کے بیان سے اگر بالغ ہونے کو بیان کرین اور ظاہراً جنکے موافق ہو اُنکے قول کی تصدیق کی جائے گی جیسے عورت حیض کے دعوے مین تصدیق کیجاتی ہے کبر اقرار کرے کہ مین بالغ ہون پس وصی متروک تقسیم کردے اگر اقرار کے وقت وہ مراہق ہو تو وہ تقسیم جائز ہوجائیگی اور من بعد اگر وہ بیان کرے مین بالغ نہ تھا اُس کا یہہ قول قبول نہ ہوگا اور اگر مراہق نہ ہو اور معلوم ہو کہ اُس کے مثل کو احتلام نہین ہوتا تو تقسیم وصی کی جائز نہ ہوگی اور وصی کے قول کی تصدیق نہ ہوگی اگر بیان کرے تقسیم کے وقت وہ بالغ تھا (قت) اس مسئلہ سے ظاہر ہوا کہ بارہ سال کی عمر کے بعد اقرار بلوغ کی صحت کے لیے ایک اور بھی شرط ہے وہ یہہ ہے کہ مثل اُسکا محتلم ہوتا ہو (قط) اس مسئلہ مین اگر نہ ہو مراہق اس قسم کا کہ مثل اُسکا محتلم نہ ہوتا ہو تو اقرار بلوغ صحیح نہ ہوگا اور قبل بارہ برس کے سن کے اُسکا اقرار البتہ صحیح نہ ہوگا اور بارہ سال کی عمر کے بعد اگر مثل اُسکا محتلم ہوتا ہو تو اقرار بلوغ صحیح ہے ظاہر ہوا اس مسئلہ (قض سے) کہ مراہق کی تصدیق کیجائیگی

نسبت بلوغ کے۔

جزئیہ ۴۰۱ ۔ سوال کیا گیا امام محمد سے نسبت اُس لڑکے اور لڑکی کے جنکا سن پندرہ برس سے کم ہو اور لڑکا سبزہ آغاز ہوا اور لڑکی موئے زہار نکل آئے ہون اور خلعت بھی پوری ہوگئی ہو اور وہ بیان کرے کہ ہمکو احتلام ہوا۔ امام محمد نے فرمایا اُسکے قول کی تصدیق نہ کیجائے گی اور دوسری روایت مین ہے کہ قول قبول ہوگا اور ایک روایت مین ہے کہ لڑکے کی تصدیق کیجائیگی نہ لڑکے کی۔

جزئیہ ۴۰۲ ۔ اگر کسی شخص کا محتلم ہونا دریافت نہ ہوسکے اور وہ دعوی کرے محتلم ہونیکا اُسکے قول کی تصدیق کیجائیگی دونون صورتونمین خواہ اس اقرار سے نفع ہو یا ضرر۔

جزئیہ ۴۰۳ ۔ اگر اختلاف ہو دائن اور مدیون مین دائن کہے کہ مین نے واپس کیا تھا بطریق فسخ قبضہ اور مدیون کہے بطور ودیعت مدیون کے قول کی تصدیق کیجائے گی۔ اگر دائن و مدیون متفق ہون دین پر قبضہ کرنے مین بعدہ دائن دعوی کرے فسخ قبضہ کا تو یہہ منکر قرار پائیگا اور اُسکے قول کی تصدیق ہوگی۔

جزئیہ ۴۰۴ ۔ زید عمرو کے مکان مین جائے اور اُسکے پاس مال ہو یا عمرو کے مکان سے باہر نکلے اور اُسکے شانہ پر سامان ہو عمرو دعوی کرے کہ یہہ مال میرا ہے تو نے میرے مکان سے لیا ہے ابو یوسف لکھتے ہین اگر زید عمرو کے مکان مین آتا جاتا ہے اور مال جو اُسکے پاس ہے وہ معلوم ہو مثلاً وہ شخص حمال ہو جو زیتون وغیرہ کا بار کیا کرتا ہو اور اُسکے شانے پر زیتون وغیرہ ہو یا وہ فروخت کیا کرتا ہو زیتون وغیرہ کو اور آتا جاتا ہو فروخت کرنے کے لیے اس صورت مین زید کا قول قبول کیا جائیگا کیونکہ قبضہ اُسکا ظاہر ہے اور ظاہر حال بھی اُسکے موافق ہے اگر وہ مال معلوم نہ ہو اس صورت مین قول عمرو کا قبول کیا جائیگا اور امام اعظم فرماتے ہین دونون شکلونمین مالک مکان کا قول قبول ہوگا اور زید کا قول اُسکے ملبوس مین قبول ہوگا۔ اگر ملبوس مثل اُس ملبوس کے ہو

جسے ہمیشہ وہ استعمال کرتا ہے۔

جزئیہ ۴۰۵ ۔ مدعی دعوی کرے کہ مدعی علیہا پردہ نشین نہین ہے اور وکیل مدعی علیہا کا دعوی کرے کہ میری موکلہ پردہ نشین ہے اس صورت مین اگر قاضی کے نزدیک عورت مذکورہ کا حاضر ہونا حلف کے لیے ضروری ہو تو دعوی سے کچھ فائدہ نہ ہوگا اور نہ بینہ قائم کرنیسے قاضی اُسکو حلف کے لیے حاضر ہونیکا حکم دیگا اگر یہ اُس عورت کے اولیا اس امر کا انکار کرین اگر قاضی کے نزدیک اس مدعی علیہا کا واسطے ادائے حلف کے حاضر ہونا ضروری نہ ہوا اور وہ عورت پردہ نشین ہو پس اگر عورت باکرہ یا شرفا کی اولاد مین ہو اور وکیل مخدرہ ہونے کا مدعی ہو تو قول وکیل کا بغیر بینہ کے قبول ہوگا اور مدعی کو مخدرہ نہ ہونے پر گواہ پیش کرنا ہونگے اور اگر وہ عورت متوسط لوگون کی اولاد مین ہو اور ثیبہ ہو تو قول مدعی کا مع الیمین قبول کیا جائیگا۔ اور مخدرہ ہونا ثابت کرنا پڑے گا۔

جزئیہ ۴۰۶ ۔ ایک شخص کا پرنالہ دوسرے کے مکان مین ہو اُن دونون مین اختلاف ہو پانی مین مالک مکان کو چاہیے کہ پانی نہ بہنے دے تا وقتیکہ وہ گواہ اس مضمون کے نہ پیش کرے کہ مجکو اُس مکان مین پانی بہانے کا حق ہے اور مالک پرنالہ بنفس پرنالہ سے کسی شئے کا مستحق نہ ہوگا۔ فقیہہ ابولیث نے بیان کیا کہ اگر پرنالہ قدیم ہو تو صاحب پرنالہ کو پانی بہانے کا حق ہوگا اور امام محمد نے کتاب الشرب مین لکھا ہے کہ زید کی زمین پر نہر ہو اور اُس مین پانی بہایا جاتا ہو اس کے بعد اُن دونون مین اختلاف ہو پانی کے مالک کا قول قبول ہوگا کیونکہ درصورتیکہ نہر مین پانی بہایا تو نہر پانی سے مشغول ہوگی پس نہر مستعمل ہو ہوجاے گی اور پانی کے مالک کا قبضہ متصور ہوگا بخلاف پرنالہ کے کیونکہ موضوع مسئلہ کا یہہ ہے کہ اختلاف کے وقت پرنالہ مین پانی نہو حتی کہ اگر اُس مین پانی ہو تو پرنالہ کا حکم نہر کا دیا جائیگا اور اگر گواہ گواہی دین کہ ہمنے دیکھا

کہ پرنالہ مین پانی بہتا تھا یہہ شہادت قبول نہ ہوگی کیونکہ پانی کا بہنا کبھی بغیر حق ہوتا ہے
اور اگر گواہ گواہی دین کہ مدعی کو پانی بہانیکا حق ہے پس اگر وہ بیان کرین کہ یہی
پانی برسات کا ہے تو اُنکی گواہی قبولگی اور اگر بیان کرین کہ ہمیشہ غسل اور وضو کا پانی
بہایا جاتا تھا اسکا بھی یہی حکم ہے اور اگر بیان نہ کرین جب بھی اُنکی گواہی قبول ہوگی
اور مالک مکان کا قول اس امر مین کہ پانی غسل یا برسات یا وضو کا بہایا جاتا تھا
مع الیمین قبول ہوگا کیونکہ اصل حق گواہونکی شہادت سے ثابت ہوچکا صفت مجہول
رہگئی تھی وہ مالک مکان کے بیان کرنیسے ظاہر ہوگئی اور اگر گواہ نہ ہون تو مالک سے
حلف طلب کیا جائیگا۔ اگر وہ حلف کرجائے تو بری ہوجائیگا اور اگر نکول کرے تو اُسپر فیصلہ صادر کیا جائیگا

دعوی نسب

جزئیہ ۴۰۷۔ فتاوی مہدیہ مین تنویر اور اُسکی شرح اور ردالمحتار کے حوالہ سے
لکھا ہے اگر ایک لقیط کا دعوی کرے پس اگر شوہر اُسکی تصدیق کرے یا قائف اُسکی
طرف سے گواہی ادا کرے یا عورت بینہ قائم کرے۔ یا ایک مرد اور دو عورتین شہادت
ادا کرین ولادت پر تو اُسکا دعوے صحیح ہوگا ورنہ صحیح نہ ہوگا۔ اور فرق اس شکل
اور شکل مرد کے دعوی قبول کرنے مین درصورتیکہ اُس کے پاس بینہ نہ ہو یہہ ہے
کہ شکل ثانی مین رفع عار ہوتی ہے لقیط سے اور یہہ عورت کے دعوی مین پایا نہین جاتا
پس عورت کا قول بلا بینہ قبول نہ ہوگا اسلیے عورت کا قول درصورت تصدیق کرنے
شوہر یا گواہی ادا کرنے قائف کے قبول ہوگا۔

جزئیہ ۴۰۸۔ اگر لڑکا پیدا ہونے کے وقت حرکت کرے یا روئے تو اُسے غسل
اور کفن دینگے اور اُسپر نماز پڑھینگے اور وہ وارث ہوگا اور اُسکا مستحق شرعی وارث
بنے گا اور ان کا قول میراث کی نسبت قبول نہ ہوگا مگر دو مرد وں کی گواہی یا ایک مرد اور

دو عورتوں کی شہادت سے امام اعظم کے نزدیک۔ اور صاحبین فرماتے ہیں کہ اس شکل میں عورت کا قول قبول ہوگا اگرچہ ایک عورت عادل کیوں نہ ہو اور صاحبین کا قول صحیح ہے کذا فی فتاوی قاضی خان۔

جزئیہ ۹ ۴۱۰ - اگر عورت کہے کہ فلاں میرا باپ ہے اور اسکی تصدیق نہ کیجائیگی مگر بینہ سے یا مدعی علیہ اسکی تصدیق کرے۔ اور اگر دعوی کرے کہ فلاں میرا بیٹا ہے اگر فلاں اپنا نابالغ الصغیر بیان کرسکتا ہے تو اسکا یہی حکم مذکور بالا دیا جائیگا۔ اور اگر فلاں صغیر ہو جو اپنا نابالغ الصغیر بیان نہ کرسکتا ہو تو مدعی کے قول کی تصدیق کیجائیگی۔ قول الحسن۔

جزئیہ ۱۰ ۴۱۱ - اگر مجہول النسب ہونے میں اختلاف ہو اسکی نسبت مصنف قول الحسن لکھتے ہیں کہ میری نظر سے یہ مسئلہ کتب فقہ میں نہیں گزرا مگر میرے نزدیک اسکا قول مقبول ہوگا کیونکہ وہ مسلمانوں کے نسب نامہ کا اور حلال ہے کہ قول اسکا قبول ہو جو مسلمان ہو غلام کے نسب کا مولی ہی کیونکہ ظاہر ہے کہ غلام اجنبی پیدا ہوا ہے مجہول النسب ہو جیسا کتابکا فی سے باب العتق میں اسطرف اشارہ کیا گیا ہے

جزئیہ ۱۱ ۴۱۲ - عورت دعوی کرے زوجیت کا نکاح سے اور مرد انکار کرے دعوی کرے ولادت کا تو اسی سے ثابت ہوگا اور دعوی کا قول قبول ہوگا کذا فی تتارخانیہ القنوی۔ اور اگر مرد دعوی کرے کہ یہ لڑکا ہندہ کے بطن سے نکاح سے پیدا ہوا اور ہندہ دعوی کرے کہ یہ لڑکا اس سے زنا سے پیدا ہوا ہندہ کا قول قبول ہوگا اور لڑکے کا نسب مرد سے ثابت ہوگا۔ کذا فی فتاوی عالمگیری۔

جزئیہ ۱۲ ۴۱۳ - لونڈی لڑکا جنے اور دعوی کرے کہ یہ لڑکا مولی سے پیدا ہوا ہے مدعی اسکا انکار کرے اور لونڈی سے پاس بینہ نہ ہو تو امام اعظم کے نزدیک مولی سے حلف طلب کیا جائیگا اور صاحبین کے نزدیک حلف لیا جائیگا اور اگر زید دعوی کرے کہ عمرو میرا باپ ہے اسکا قول تصدیق نہ کیا جائیگا مگر بینہ سے یا مدعی علیہ کے تصدیق کرنے سے۔ اور اگر تصدیق مدعی علیہ کا دعوی کرے تو اسکا تصدیق کیا جائے گا۔ کذا فی فتاوی القردی۔

کتاب الاقرار

جزئیہ ۴۱۲ - ایک شخص بیان کرے مین نے فلان شخص کو مکان مین کھا پھر مین نے اسکو نکال دیا اور رہنے والا کہے بلکہ وہی مکان میرا ہے مقر کا قول بموجب قول امام اعظم علیہ الرحمۃ کے قبول ہوگا اور ابی یوسف اور امام محمد فرماتے ہین مقر لہ کا یہہ قول کہ جبکہ مقر نے نہین رکھا بلکہ گھر میرا ہے مع الیمین قبول ہوگا اور اسی بنا پر اگر بیان کرے کہ مین نے یہہ چارپایہ عاریت سے دیا فلان شخص کو اور وہ چارپایہ پر سوار ہوا پھر مین نے چارپایہ واپس لیا اور اسیطرح سے اگر کہے کہ فلان درزی نے میرا کرتہ نصف درہم پر سیا پھر مین نے اس سے قبضہ کرلیا درزی کہے نہین بلکہ وہ میرا کرتہ ہے یا مین نے تجھکو عاریت دیا تھا اور اگر بیان کرے کہ یہہ میرا کرتہ نصف درہم پر سیا اور یہہ ہے کہ مین نے اس سے قبضہ لیا - اس کا مین کرتہ درزی کو واپس دلایا جائیگا بالاجماع - اور اگر بیان کرے کہ اس مکان مین سکونت پذیر تھا اور مکان میرا ہے اور بکر انکار کرے مکان کا فیصلہ بحق ساکن صادر کیا جائیگا - اور اگر کہے زید نے اس مین زراعت کی یا مکان بنایا یا باغ لگایا زمین میری ہے اور کل مقر کے قبضہ مین ہو اور زید کہے بلکہ زمین میری ہے مقر کا قول مع الیمین قبول ہوگا کیونکہ اقرار زراعت اور ضابطت قبضہ کا اقرار نہین ہے اگر کہے مجھ پر گیارہ دینار یا گیارہ درہم واجب ہین تو ہر ایک مین سے گیارہ گیارہ لازم ہوجائینگے اور اگر کہے مجھ پر محمد کے بضع نصون ہین تو اسکو دس لازم ہونگے کیونکہ بضع کا اطلاق تین سے کم پر نہین ہوتا ہے اور اگر کہے عشرۃ دراہم ونصف تو اسکا قول بنسبت نصف کے قبول ہوگا یہانتک اگر وہ بیان کرے کہ مین نے اس سے ایک درہم کی نیت کی تھی تو اسکا قول قبول ہوگا اور اگر وہ کہے مین نے درہم کے کمتر کی نیت کی تھی یا اس سے اکثر کی تو اسکا قول قبول ہوگا امام محمد فرماتے ہین کہ ہمارے شہر مین درہم کا وزن سبعہ ہوتا ہے نہ اس سے کم اور نہ زیادہ - مگر یہہ کہ کمی وزیادتی ونقصان فوراً بیان کیا جاے اور وہ معروف الوزن ہو اور مقر کہے میرا اسپر درہم ہے جسکا وزن نصف درہم ہے

اسنے قول مین تصدیق کیا جائیگا اور اگر قاضی کے روبرو ہزار کا اقرار کرے اور قاضی کے
ذمہ ہزار ثابت کرے پھر مدعی قاضی کے پاس دوسری مجلس مین دعوی کرے اور مقر
انکار کرے ہزار کا اور طالب دعوی کرے دو مالون کا مطلوب دعوی کرے کہ وہی ایک
ہزار ہے مطلوب کا قول قبول ہوگا۔

جزئیہ ۴۱۴۔ اگر زید عمرو کو قاضی کے پاس لے جاے اور دعوی کرے ہزار کا
اور عمرو ہزار کا اقرار کرے پھر زید عمرو کو قاضی کی دوسری مجلس مین بلاے اور
پانسو کا دعوی کرے اور عمرو پانسو کا اقرار کرے طالب کہے کہ تو نے میرے لیے
ہزار اور پانسو کا اقرار کیا مطلوب کہے تیرے مجھپر ہزار ہین مطلوب کا قول قبول ہوگا
اسی طرح اگر مدعی دوسری مجلس مین دو ہزار کا دعوی کرے اور مقر دو ہزار کا اقرار کرے
پھر طالب دعوی کرے تین ہزار کا اور مطلوب کہے طالب کے مجھپر دو ہزار ہین مطلوب کا
قول قبول ہوگا اور اسکا اقرار ثانی اقرار اول سے رجوع سمجھا جائیگا۔

جزئیہ ۴۱۵۔ زید کہے کہ مین نے بکر کے ہاتھ فروخت کی ہزار درہم کو جو میرے پاس
ودیعت تھی اس کے بعد کہے کہ مین نے اسکا قبضہ نہین کیا اسکا قول قبول ہوگا اور
اگر اقرار کرے قبض اور تسلیم وصول پانیکا۔ اسکے بعد تسلیم کے وصول ہونیسے انکار کرے
اور مشتری سے حلف طلب کرے موجب قیاس اُس سے حلف نہ لیا جائیگا اور
یہی قول ابی یوسف اور امام محمد رحمتہ اللہ علیہ کا ہے کیونکہ استحلاف کبھی ہوتا ہے
دعوی صحیحہ کے بعد اور تسلیم قبض کی شکل مین حلف طلب نہین کیا جاتا اور استحساناً حلف لیا جائیگا اور
یہی قول ابی یوسف کا ہے اور امام محمد لکھتے ہین کہ مقر کا قول قبول ہوگا۔

جزئیہ ۴۱۶۔ اگر اقرار کرے اپنی ذات پر چارپایہ کا تو اسکی قیمت دینا پڑیگی
اور اگر وہ چارپایہ لاکر بیان کرے کہ یہہ وہی چارپایہ ہے اسکا قول قبول ہوگا۔ اگر
گھوڑا لاے یا تاتاری اسپ باگدھا یا اونٹ اسکا قول قبول ہوگا اور اسکے سوا مین

قبول نہ ہوگا اور اگر بیان کرے مجھ پر ثوب ہروی ہے خالد کا من اجدلا ثوب ہروی یہہ قول اسکا نزدیک کل کے قبول ہوگا اور اگر کہے کہ مجھ پر ثوب ہے اور یہہ نہ کہے کہ کونسا کپڑا ہے اور کپڑا لاے عام اس سے کہ وہ کہنہ ہو یا جدید من اجد وہ بری ہوگا اور قیمتکہ وہ دوسرا نہ لاے ایک شخص کہے کہ مجھ پر فلان شخص کے ہزار درہم ہین ثمن مبیعہ کے یا کہے قرض کے اسکے بعد کہے کہ وہ زیوف یا بہرجہ۔ ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ وہ دعوی زیوف یا بہرجہ کی نسبت تصدیق نہ کیا جائیگا۔ اُس کا یہہ کلام کہ زیوف اور بہرجہ اُس کلام سے متصل ہو یا منفصل۔ مگر یہہ کہ بیع پر دونون سے حلف لیا جائیگا درصورتیکہ اسباب سودا گری موجود ہو۔ ابی یوسف اور امام محمد فرماتے ہین کہ وہ اس دعوی مین کہ وہی زیوف ہین یا بہرجہ تصدیق کیا جائیگا درصورتیکہ یہہ کلام متصل ہو اور نہ تصدیق کیا جائیگا اگر کلام منفصل ہو بسبب سکوت کے اسی طرح اس مسئلہ کا حکم ہے۔ اگر کہے مجھ پر کر کے ہزار درہم کھرے ہین ثمن مبیعہ کے ثمن کے اور کہے محمود کے مجھ پر ہزار درہم ہین اور سبب بیان نہ کرے اسکے بعد کہے کہ وہی زیوف ہین یا بہرجہ۔ فقیہہ ابوجعفر علیہ الرحمۃ فرماتے ہین کہ کتاب اصل مین اس مسئلہ کو بیان نہین کیا ہے اور مشائخ کا اسمین اختلاف ہے بعض فرماتے ہین کہ اسمین وہی اختلاف ہے جسکو ہمنے بیان کیا اور بعض فرماتے ہین کہ اُس کے زیادتی مین اجماعاً تصدیق کرینگے۔

جزئیہ ۱۷ - مسعود کہے کہ مین نے فلان غائب سے قبضہ کیا اُسکے بعد کہے کہ وہی زیوف ہین اُسکا قول قبول ہوگا اور اگر کہے کہ وہ ستوقہ ہین تو اُس کا قول قبول نہ ہوگا۔ اور اگر مقر اپنے اقرار کے بعد قبل اسکے کہ وہ کچھ کہتا مرجاے اُس کا وارث کہے کہ وہی زیوف ہین اُسکے قول کی تصدیق نہ کیجائیگی عمرو کہے حامد کے میرے پاس ہزار درہم ودیعت ہین اسکے بعد کہے کہ وہی زیوف ہین تصدیق کیا جائیگا۔ اور اگر کہے

لہین نے فلان سے ہزار غصب کیے پھر کہے وہی زیوف ہین یا بہرجہ اُسنے یہہ کلام متصل کہا ہو یا منفصل اُسکا قول قبول ہوگا اور ابی یوسف کی روایت کے بموجب قرض نہین غصب کے ہی اور غصب مین نہ تصدیق کیا جائیگا۔ اگر کلام منفصل ہو جیسا قرض کی نسبت مگر یہی روایت غیر مشہور ہے اور اگر غصب کا اقرار کرے اور اسکے بعد کہے وہی ستوقہ ہے یا رصاص تصدیق کیجائیگی جبکہ کلام اُسکا متصل ہو اور اگر کلام منفصل ہو تو اُسکی تصدیق نہ کیجائیگی اور اگر کہے میرے پاس فلان شخص نے ہزار ودیعت رکھائے اسکے بعد کہے وہی زیوف ہین یا بہرجہ اُسکا قول قبول کیا جائیگا عام اس سے کہ کلام متصل ہو یا منفصل اور اگر وہی ستوقہ ہین یا رصاص اُسکی تصدیق کیجائیگی۔ درصورتیکہ کلام متصل ہو اور منفصل ہونے کی شکل مین تصدیق نہ کیجائیگی ایک شخص کہے کہ مین نے یہہ شئے فلان کی کمر سے ہزار ستوقہ کو امام اعظم فرماتے ہین کہ اسکو کمر سے درہم لازم ہوجائیگی اور ابی یوسف سے منقول ہے کہ اسکی تصدیق کیجائیگی اور بیع فاسد ہوجائیگی۔

جزئیہ ۴۱۸ - اگر یکبرا اقرار کرے کہ محمود کا مجھپر کرہ حنطہ ہے بابتہ ثمن مبیعہ کے یا قرضہ کے پھر کہے وہی زیوف رویہ ہین کہا گیا اُسکا قول قبول ہوگا کیونکہ کھوٹا ہونا عیب نہین ہے اسی طرح سے جو پیزین کیل یا وزن کیجاتی ہین بجز دراہم اور دنانیر کے اور اگر اقرار کرکے دس مپیون کا بابتہ ثمن مبیعہ کے یا قرضہ کے اسکے بعد کہے وہی بازار مین نہین چلتے ہین نہ تصدیق کیجائیگی امام اعظم کے نزدیک اور ابی یوسف اور امام محمد فرماتے ہین اُسکی تصدیق کیجائیگی قرضہ مین اگر کلام متصل ہوا و بیع مین نہ تصدیق کیجائیگی۔ ابی یوسف کے قول کے مطابق اور امام محمد رحمۃ اللہ فرماتے ہین کہ اُسکی تصدیق کیجائیگی اور اُسکو مبیعہ کی قیمت لازم ہوجائیگی اگر وہ ہلاک ہوگئی ہو اور اگر بیان کرے مین نے فلان شخص کے دس فلوس غصب کیے یا میرے پاس دس فلوس امانت رکھائے اسکے بعد بیان کرے وہی کاسد ہین اُسکا قبول ہوگا۔ مسلم الیہ راس المال کے قبضہ کرنے کا اقرار کرے اسکے بعد دعوی کرے

کہ وہی زیوف ہین اگر اُسنے اقرار کیا ہو کھرے پر قبضہ کرنے یا اپنے حق کے قبضہ
کرنے یا راس المال کے بھر پانیکا یا دراہم کے بھر پانیکا یا راس المال پر قبضہ کرنیکا
اُسکا یہہ قول کہ وہی زیوف ہین نہ قبول ہوگا اور اگر دراہم پر قبضہ کرنے کا اقرار کیا ہو
زان بعد دعوی کرے زیافہ کا قیاس کے مطابق رب السلم کا قول قبول ہوگا اور
مسلم الیہ کو بینہ قائم کرنا پڑیگا اور استحسان مین قول مسلم الیہ کا مع الیمین قبول ہوگا
اور رب السلم کو اس مضمون کے بینہ قائم کرنے ہونگے کہ مین نے دراہم کھرے دیے۔

جزئیہ ۴۱۹ - اگر اقرار کرے صحت مین کہ فلان شخص کے میرے پاس ہزار درہم
ودیعت ہین پھر کہے مرض موت مین کہ وہ ہزار درہم معین ہین ہم اُسکے قول کی تصدیق
کرینگے اور مالک ودیعت کو دائن پر ترجیح دینگے اور اگر مرض موت مین اقرار کرے
اپنی زوجہ کے مہر کا تصدیق کیا جائیگا۔ زوجہ کے تمام مہر مثلی پر اور اگر اقرار کرے
زمین کا جسپر زراعت ہو یا درخت یہہ اقرار مین داخل ہونگے اور اگر بینہ قائم کیا
جاوے قبل فیصلہ کر یا بعد فیصلہ کے کہ زراعت مقر کی تھی تو مقر تصدیق کیا جائیگا اور
درخت مین تصدیق کیا جائیگا۔ اور اگر کہے کہ مین نے لیے تجھ سے ہزار درہم ودیعۃً
اور مقرلہ بیان کرے کہ تو نے غصب کی مقرلہ کا قول قبول ہوگا اور مقر ضامن قرار پائیگا
اگر اپنے وارث کیلیے اقرار کرے اور من بعد مرجاے اور مقرلہ اور مقر کے ورثا
مین اختلاف ہو مقرلہ کہے کہ وہی اقرار صحت مین ہوا تھا وہ صحیح ہے ورثا کہین
کہ وہ مرض مین ہوا۔ ورثا کا قول قبول ہوگا اور اگر دونون گواہ پیش کرین تو مقرلہ کے
گواہ اولی ہین اور اگر مقرلہ کے پاس گواہ نہ ہون تو اُس کو یہہ حق ہے کہ مقر کے
ورثا سے حلف لے۔

جزئیہ ۴۲۰ - اگر زید اقرار کرے کہ فلان بن فلان کا اسقدر مجھ پر ہے پس ایک
شخص اُسی نام ونسب کا آئے اور مال مقرلہ کا دعوی کرے مقر بیان کرے کہ مین نے

اقرار دوسرے شخص کے لیے کیا ہو از روے قضا اُسکی تصدیق کیجائیگی اور اُسپر فیصلہ صادر نہ کیا جائیگا۔ جامع الفتاوی۔ جو شخص دوسرے کو تمام حقوق شرعیہ سے بری کردے اور اُسپر ایک تحریر ہوجاے اُسکی نسبت پھر بری کرنے والا دعوی کرے کہ میرا حق قصر ایام تاریخ براۃ کے بعد واجب ہوا ہے۔ اور مقر لہ انکار کرے اور کہے کہ وہی براۃ کے قبل تھا جو براۃ سے ساقط ہوگیا کس شخص کا قول قبول ہوگا۔ جواب۔ اگر مقر بالبرآت ثابت نہ کرے تاریخ اس دعوی کی جو متاخر ہو براۃ کی تاریخ سے وگرنہ منکر کا قول مع الیمین قبول ہوگا فاری الہدایہ۔

جزئیہ ۴۲۱۔ مریض اپنے وارث کے لیے اقرار کرے دین کا نہیں جائز ہے اور ودیعہ مستہلکہ میں جائز ہے اور بیان ہوا باب ثالث میں۔ (ح) شکل اسکی یہہ ہے کہ بیان کرے میرے باپ نے مرض میں ہزار درہم دوسرے کی ودیعت رکھے یا اپنی صحت میں اور دو گواہوں کے اور انتقال کے وقت اُسکے ہلاک ہوجانیکا اقرار کیا تصدیق کیا جائیگا کیونکہ اگر سکوت کرے اور مرجاے اور نہ معلوم ہو کہ اُسنے کیا کیا تو اُسکے مال سے قرضہ دلایا جائیگا اور جب اُسنے اقرار کیا ہلاک ہوجانے کا تو بطریق اولی اُسکا قول قبول ہوگا اور اگر پہلے اقرار کرے اُسکے تلف ہونیکا اپنے قبضہ سے سن بعد نکول کرے یمین سے اور مرجاے اس شکل میں متوفی کے وارث پر کچھ لازم نہ آئے گا۔

جزئیہ ۴۲۲۔ مریض کا دین دوسرے شخص پر واجب ہو بابتہ مبایعہ اُسکے بدن کے یا دین ہو یا مثل اُسکے۔ مریض اُسکے قبضہ کرنیکا اقرار کرے تصدیق کیا جائیگا برات میں نہ اپنی ذات اور نہ اپنے مال پر حق وجوب میں۔

جزئیہ ۴۲۳۔ زید کہے کہ فلان شخص کی مجھ پر کوئی شئے ہے تو اُسے لازم ہے کہ بیان کرے ایسی شئے جسکی قیمت ہو کیونکہ وہ اپنے ذمہ وجوب کو بیان کرتا ہے اور

جس چیز کی قیمت نہین ہوتی ہے وہ ذمہ پر واجب نہین ہوتی ہے ۔ پس جس شکل مین
اسکے سوا بیان کرے تو اس سے رجوع سمجھا جائیگا ۔ مولف لکھتا ہے کہ اسکا قول
مع الیمین قبول ہوگا اگرچہ مقر لہ اسکے اکثر کا دعوی کرے ۔ کیونکہ یمین منکر ہے
اور اسی طرح اگر کہے زید کا مجھ پر حق ہے اور اسیطرح اگر کہے کہ مین نے غصب کی
یکر سے کوئی شئی لازم ہے کہ بیان کرے ، وہی شئی حال ہے جسمین رد کرنا ٹوک واقع
ہوتی ہو عادۃً اس شکل مین غاصب کا قول مقبول ہوگا اور اگر کہے کہ فلان کا مجھ پر مال ہے
اسکو حکم دیا جائیگا مال کی تصریح کرے کیونکہ وہی محل ہے اسکا قول قلیل و کثیر مین قبول
ہوگا کیونکہ کل قلیل و کثیر مال ہے کیونکہ مال اُسے کہتے ہین جس سے انسان مالدار
ہوجائے مگر درہم کے اقل مین تصدیق نہ کیجائیگی کیونکہ عرف مین وہ مال شمار نہین
ہوتا ہے اور اگر کہے زید کا مجھ پر ہے یا میری جانب تو اُسنے دین کا اقرار کیا اور
اگر کہے وہی و دیعت ہے تو اسکا یہہ کلام اقرار سے متصل صادر ہوا ہو تو اُس کی
تصدیق کیجائیگی ۔ کیونکہ لفظ احتمال رکھتی ہے مجاز کو اس لیے وہی مقر اسکی مخالفت کے
ضامن قرار پاتا ہے اور مال محل ضمان ہے ۔ اور اگر اقرار کرے کہ مین نے متاع فروخت
کی تو قول مقر کا الخ قبول ہوگا اور اگر کہے کہ مین نے اُس سے زید کیا مگر مین نے
اسکا قبضہ نہین کیا تو اسکا قول بالاجماع قبول ہوگا اور اگر کہے مجھ پر ہزار مین متاع کی
ثمن کے یا کہے کہ مین نے ہزار درہم قرض لیے اسکے بعد کہے کہ وہی زیوف ہین
اور مقر لہ کہے کھرے ۔ تو اسے کھرے لازم ہوجائینگے بموجب قول امام اعظم کے
اور صاحبین کہتے ہین اگر اسکا کلام متصل ہو تو تصدیق کیا جائیگا اور اگر منفصل ہو تو
تصدیق نہ کیا جائیگا اور اسی خلاف پر اگر کہے وہی ستوقہ یا رصاص ہین یا کہے
مگر وہی زیوف ہین ۔

جزئیہ ۴۲۴۴ ۔ اگر اقرار کرے کہ فلان شخص نے زراعت کی اس زمین پر یا بنایا

اس مکان کا یا انکار سکے دعوے کا۔ اور یہہ کل مقر کے قبضہ مین ہون اور فلان شخص انکا دعوی کرے اور مقر کہے بلکہ وہ میرے ہین مین نے تجھ سے بیچا ہی تھی تو نے مدعی کی یا تو سے اجرت لیکر مدعی کی مقر کا قول الخ قبول ہوگا جیسا کہے میرے لیے درزی سے یہہ کپڑا سیا نصف درہم کی اجرت پہ اور یہہ نہ کہے کہ مین نے اس سے قبضہ بھی کیا ہے اقرار قبضہ کا ہے اور مقر کا قول قبول ہوگا۔ ہدایہ۔ عمرو بیان کرے کہ میرے ہزار درہم جو بکر پر قرض تھے وہ محمود نے بکر کی جانب سے مجھکو دیدیے اور مقر (یعنی محمود) انکار کرے اور کہے کہ میرا مال تھا میرے تو نے قبضہ کرلیا قول مقر کا مع الیمین قبول ہوگا اور قاضی اسکے واپس کرنیکا حکم صادر کریگا اور اسی طرح عمرو اگر اقرار کرے جو ہزار درہم مجھ کو محمود نے دیے وہ میری امانت تھی اور محمود انکار کرے تو محمود کا قول قبول ہوگا کیونکہ وہ منکر ہے۔ ہدایہ

جزئیہ ۴۲۵ وصی اقرار کرے کہ میت کا مال جو میرے پاس ہے وہ ایک وارث کے یہہ مال کل وارثون کے لیے قرار پائیگا اور جس مقدار کا وصی نے ایک وارث کے واسطے اقرار کیا ہے وہ ایک کو نہ دلایا جائیگا بلکہ کل ورثا مین مشترکہ قرار پائیگا اگر وصی امین ہے اور قول امین کا قبول ہوتا ہے لیکن صرف اپنی ذات کی برات کی نسبت نہ دوسرے کے دلانے کی بابت۔ اسیطرح اگر امانت نہیں دعوی کرے وصی سے اپنے مال واپس پانیکا تو اس شکل مین بھی وصی کا قول اسکے حق ارث مین قبول ہوگا خلاف اس سے کہ وہ اقرار کرے کہ مین نے بالغ وارثون کو دیدیا ہے یا وہ مال مجھکو نہین ملا لیکن وصی کا قول نہ قبول ہوگا حق کبار کے اسقاط کی نسبت کیونکہ اس نے صغیر کے حق کا اقرار کرلیا ہے اور ترکہ کا ہے اور مشترک ہے ان سب مین المبسوط والمنتقی الحیل۔

جزئیہ ۴۲۶ اگر غائب اقرار کرے کہ فلان شخص کا مین نے مکان غصب کرلیا اور بیچا

کو وہی بصرہ مین ہے تصدیق کیا جائیگا کیونکہ مکان محل ہے پس مکان کے بیان کی نسبت اُسکا قول قبول ہوگا۔ پس اُسے لازم ہے کہ مقرلہ کو مکان سپرد کردے اگر اس پر قادر ہو اور اگر عاجز ہو مثلاً مکان خراب ہوگیا ہو یا کسی اور کے قبضہ مین ہو جو زید کے قبضہ مین ہے اور زید انکار کرے قول مقر کا نزدیک امام اعظم کے قبول ہوگا اور ابی یوسف کے نزدیک دوسرے کا قول تصدیق کیا جائیگا اور تاوان عائد نہوگا اور امام محمد کے نزدیک مکان کی قیمت کا تاوان دینا ہوگا یہ خلاصہ بحث ہے اس پر کہ فیصلے نزدیک عقار کی قیمت کا تاوان نہین دلایا جاتا ہے اور امام اعظم کے نزدیک عقار کی قیمت کا تاوان دلایا جاتا ہے اور اگر ہزار درہم کا کسی ادائی کی مدت مقرر ہو اقرار کرے مثلاً بیان کرے کہ فلان شخص کے دس دراہم مجھ پر ہین مگر اُنکی ادائی کا ایک مہینا مقرر کرے اور مقرلہ کہے نہین بلکہ اُنکی ادائی فی الفور واجب ہے مقرلہ کا قول قبول ہوگا کیونکہ یہہ اقرار ہے اپنی ذات پر اور دعوی مدت کا دوسرے پر ہے پس اُسکا اقرار مقبول ہے اور اُسکا دعوی نہ قبول کیا جائیگا مگر حجت سے اور مقرلہ سے حلف لیا جائیگا مدت کی نسبت کیونکہ وہی منکر ہے اور قول منکر کا مع الیمین قبول ہوتا ہے یہہ خلاصہ اس مسئلہ کے اگر اقرار کرے اور بیان کرے کہ مین نے قبل ہوا فلان شخص کی جانب دس درہم کا ایک مہینے کے لیے اور مقرلہ کہے نہین بلکہ نہین ہوا تو اُسکا فی الفور مقر کا قول نزدیک امام اعظم اور امام محمد کے قبول ہوگا کیونکہ اس مقام پر ظاہر مقر کا شاہد ہے کیونکہ کفالت مین عادۃً مدت مقرر کیجاتی ہے بخلاف دین کے۔

جزئیہ ۴۲۷ - اگر محمود کہے مین نے تجھ سے ہزار لیے اور اُنکو ہلاک کردیا اور تو حربی دارالحرب مین یا کہے مین نے تیرا ہاتھ کاٹا مقرلہ کہے نہین بلکہ کاٹا تو نے اور مین مستامن یا ذمی تھا دارالاسلام مین مقر کا قول قبول ہوگا اور مقرلہ کو ہاتھ کاٹنے اور ہزار درہم تلف کرنیکا تاوان دینا پڑیگا بخلاف مقر امام اعظم اور ابی یوسف کے

نزدیک - اور امام محمد اور زفر کے نزدیک اُسے کچھ تاوان دینا نہ پڑیگا - اور اسی پر
اگر زید بیان کرے کہ مجھ پر ہزار درہم ہین اور وزن نہ بیان کرے اگر بیان کرے
کہ فلان شخص کے ہزار درہم گم کر ہین ہزار درہم تول کر دینا پڑینگے اور عدد کا بیان کرنا
لغو قرار پائیگا - اور اہل بلدے کا وزن کرنے کی نسبت جو رسم و رواج ہو اُسی مطابق حکم
صادر کیا جائیگا اور ہمارے ملک اور خراسان اور عراق مین وزن سبعہ ہے تشریح
وزن سبعہ یہ ہے کہ ہر درہم سات مثقال کے ہون اگر ان شہرون مین اقرار کیا گیا ہے تو
اسکو یہی وزن لازم ہوجائیگا اور اگر اقرار کیا گیا ایسے شہر مین جسمین معاملہ کرتے ہین دراہم کو
وزن کرکے جنکا وزن سبعہ سے کم ہے اُسکا اقرار اُسی وزن پر محمول ہوگا کیونکہ مطلق
کلام کی اضافت کیجاتی ہے متعارف پر حتی کہ اگر دعوی کرے وزن کا جسکا وزن بلدے
وزن سے کمتر ہو نہ تصدیق کیا جائیگا اور اگر بلدے مین اوزان مختلفہ ہون تو اعتبار
کیا جائیگا جسکا وزن زیادہ رواج ہو جیسا بغداد مین مختلف وزن کے دراہم کا رواج ہے
اور اگر دونون کا رواج بھی مساوی ہو تو اُسکا قول محمول کیا جائیگا اقل پر کیونکہ
اقل یقینی ہے اور زیادتی مشکوک ہے اور وجوب زیادتی بھی مشکوک ہے اور
اگر دونون کا رواج مساوی نہ ہو اور اُسکے ثبوت مین شک ہو تو شک سے کچھ
ثابت نہ ہوگا اور اگر زیادتی بیان کرے جو اُس وزن سے شہر مین مروج ہے
زیادہ نہ ہو یا اُس سے کم ہو مثلاً بیان کرے مجھ پر ہزار درہم ہین وزن خمسہ کے
اگر کلام متصل ہو تو قبول کیا جائیگا - ورنہ قبول نہ ہوگا اور اسی طرح اگر کہے بکر کے مجھ پر
ہزار درہم شتا تیل ہین اُسکو وہی لازم ہوجائینگے کیونکہ اُسنے وزن معروف پر زیادتی
کی ہے اور اقرار زیادتی کی نسبت متہم نہین ہے - اُسکا قول قبول ہوگا -
جزئیہ ۴۲۸ - اگر مالک مال دعوی کرے ہلاک کر دینے کا اور امین اُسکی تصدیق
کرے اور نہ تکذیب من بعد صلح کرے کسی شئی کے مقابلہ پر یہ صلح کل فقہا کے نزدیک جائز ہے

پس اگر بعد اس کے دونون مین اختلاف ہو - ایک نے کہا کہ میں نے تجھ سے بیان کیا تھا کہ وہ میت ہلاک ہو گئی یا میں نے تجھے واپس کر دیا یہ کہنا صحیح نہین ہے مالک مال کا قول قبول ہوگا اور صلح باطل نہ ہوگی فتاوی قاضی خان -

جزئیہ ۴۲۹ - اگر دونون مین اختلاف ہو صلح ہونے کے بعد ایک نے کہا کہ میں نے دعوی برات کر لینے کے بعد صلح ہوئی طالب کہتا ہے کہ نہین ہوا طالب کا قول قبول ہوگا اگر یہ کہ مطلوب بینہ قائم کرے یہ حکم بتاتارخانیہ سے اور یہ صورت کے قول پر ہے جو ہم نے قبیل کتاب المزارعت نقلا مفتی الاسکوب -

جزئیہ ۴۳۰ - ایک جماعت کسی سے صلح کرے اور ان مین ایک مراہق بھی ہو مراہق بالغ ہونے کا اقرار کرے اور بعض ورثا بیان کریں کہ وہ بالغ نہین ہے یہ صلح باطل نہین ہے بعض فقہا لکھتے ہین کہ بھی کے قول کی تصدیق کیجائیگی اگر دو تین برس کا ہو اور اس سے کم مین بالغ ہونا نادر ہے -

کتاب المضاربۃ

جزئیہ ۴۳۱ - مختصر المحیط مین لکھا ہے دونون مختلف ہون عموم مین رب المال کہے مین نے تجھ کو مال حوالہ کیا خاص طعام مین مضاربت کرنے کے لیے عامل کہے تو نے کپڑے تجارت معین نہین کی اگر یہ خلاف تصرف کرنے کے قبل ہو تو مضاربت کو عام تصرف کرنا جائز نہ ہوگا اور اگر تصرف کرنے کے بعد ہو عامل کا قول استحسانا قبول ہوگا اور موجب قیاس رب المال کا - اور یہی قول زفر اور حسن کا ہے - اور اگر متفق ہون عقد خاص میں اور جنس مین اختلاف ہو رب المال کہے بیچ گندم کی اجازت دی تھی رب المال کا

قبول قبول ہوگا اور اگر مضارب بیان کرے تو نے مجھے اجازت دی تھی نقد اور قرض فروخت کرنے کی رب المال کہے مین نے تجھ کو نقد فروخت کرنے کی اجازت دی تھی۔ مضارب کا قول قبول ہوگا اور رب المال کے گواہ۔ اور اسی طرح اگر کہے مین نے تجھ سے کہا تھا کہ فلان شئے خرید کر عامل کہے تو نے مجھ سے کہا عام چیزین خرید کرنیکو اسی طرح اگر دونون مین اختلاف ہو سفر سے منع کرنے مین ظاہر الروایت مین عامل کا قول قبول ہوگا اور مطابق روایت نوادر ضمان دینا ہوگا۔

جزئیہ ۴۳۲ - رب المال اپنا مال حوالہ کرے اور اسمین نفع حاصل ہو عامل بیان کرے وہی قرضہ ہے رب المال بیان کرے بضاعت ہے یا مضاربت فاسدہ یا صحیحہ رب المال کا قول قبول ہوگا۔ اگر مال مضارب کے قبضہ مین ہلاک ہوجاے بعد اس قول کے تو اُسپر تاوان اصل و نفع کا عاید ہوگا کیونکہ وہی شخص اُس چیز کا دعوی اپنی ذات کے لیے کرتا ہے جو اُسکے پاس امانت ہے ہرگاہ کہ ہمنے رب المال کا قول قبول کیا تو عامل امین ٹھہریگا اور امانت کا منکر۔ اور امانت مین تاوان دلایا جاتا ہے انکار کی وجہ سے۔ **کذا فی محیط السرخسی**۔ اگر درہم مبنکی مقدار معلوم ہو بطور مضاربت حوالہ کیے جائین تو جائز ہے اور اُسکی مقدار اور صفت مین مضارب کا قول مع الیمین قبول ہوگا۔

جزئیہ ۴۳۳ - مضارب و رب المال مین اختلاف ہو نفع تقسیم کرلینے کے بعد مضارب بیان کرے کہ راس المال کے قبضہ کرنے کے بعد ہمنے نفع تقسیم کیا رب المال راس المال کے قبضہ کرنے سے انکار کرے رب المال کا قول قبول ہوگا اور اگر دونون مین اختلاف ہو رب المال کہے کہ مین نے تیرے لیے ثلث نفع اور دس درہم کی شرط کی تھی مضارب کہے ثلث کی مضارب کا قول قبول ہوگا۔ اگر رب المال کہے کہ مین نے تیرے لیے ثلث نفع کی شرط کی تھی۔ مضارب بیان کرے نہین بلکہ تو نے میرے واسطے ثلث کی شرط کی تھی رب المال کا قول قبول ہوگا۔ اگرچہ اسمین فساد عقد نکلتا ہے کیونکہ وہی اُس زیادتی کا انکار

کرتا ہے جبکا مضارب کو دعوی ہے۔

جزئیہ ۴۳۴ - اگر رب المال بیان کرے کہ مین نے تیرے لیے نصف نفع کی شرط کی تھی مضارب کہے تو نے میرے لیے سو درہم کی شرط کی تھی یا کچھ شرط نہین کی تھی مجھے اجرت مثلی ملنا چاہیے - رب المال کا قول قبول ہوگا کیونکہ مضارب اجرت کا دعوی کرتا ہے رب المال اور وہ انکار کرتا ہے اور اگر رب المال کہے مین نے تجھ کو بضاعۃً حوالہ کیا مضارب بیان کرے نہین بلکہ مضاربۃً بالنصف ہے - رب المال کا قول قبول ہوگا کیونکہ وہ مضارب کو نفع کا مستحق بناتا ہے اپنی جانب سے اسی طرح اگر مضارب کہے کہ مین نے تجھ سے قرض لیا رب المال بیان کرے کہ مین نے بضاعۃً یا مضاربۃً دیا رب المال کا قول قبول ہوگا اگر رب المال کہے کہ مین نے تجھ کو قرض دیا مدفوع الیہ کہے نہین بلکہ وہ مال مضاربۃً دیا مضارب کا قول قبول ہوگا۔

جزئیہ ۴۳۵ - اگر رب المال بیان کرے کہ راس المال دو ہزار درہم ہین اور تہائی تیرے لیے ثلث نفع کی شرط کی تھی مضارب کہے نہین بلکہ راس مال ہزار درہم ہین اور تو نے میرے لیے نصف نفع کی شرط کی تھی اور مضارب کے قبضہ مین دو ہزار درہم ہین اور وہ اقرار کرے کہ وہی مضاربت کا مال ہے راس مال مین رب المال کا قول مع الیمین قبول ہوگا مضارب تین ہزار درہم لیکر آئے اور بیان کرے کہ منجملہ اسکے ہزار درہم ودیعۃً یا بضاعۃً بلکہ مجھ پر دین ہے اسکا قول قبول ہوگا۔

جزئیہ ۴۳۶ - زید کے پاس دو ہزار درہم ہین اور وہ مالک سے بیان کرے کہ تو نے مجھ ہزار درہم حوالہ کیے مین نے اسمین ہزار درہم نفع حاصل کیا رب المال کہے وہ سب راس مال ہے مضارب کا قول قبول ہوگا اور اگر مضارب کہے تو نے مجھ کو ہزار درہم مضاربۃً حوالہ کیے اور مین نے ہزار درہم نفع حاصل کیا رب المال کہے نہین بلکہ مین نے تو بضاعۃً دیے تھے رب المال کا قول قبول ہوگا۔

جزئیہ ۴۳۷ اور اگر رب المال بیان کرے کہ راس مال زید کرنے کے قبل ضائع ہوگیا مضارب بیان کرے نہیں بلکہ بعد زید کرنے کے رب المال کا قول قبول ہوگا کیونکہ وہ دعوی کرتا ہے رب المال پر ثمن واپس لینے کا اور رب المال انکار کرتا ہے۔

فتاوی بزازیہ۔

جزئیہ ۴۳۸ - مضارب کے پاس دو ہزار درہم ہوں اور رب المال سے بیان کرے تو نے مجھے ہزار درہم حوالہ کیے رب المال بیان کرے نہیں بلکہ میں نے دو ہزار بحیثیت مضاربت حوالہ کیے رب المال کا قول امام اعظم کے نزدیک قبول ہوگا اور اسی طرح روایت کی گئی ہے ابی یوسف سے پھر انھوں نے اس سے رجوع کی اور فرمایا کہ مضارب کا قول قبول ہوگا اگر وہ شخص جسکے قبضہ میں مال ہو بیان کرے تو نے مجھے مال مضاربۃً بالنصف حوالہ کیا میں نے تمہیں ہزار درہم نفع حاصل کیا رب المال کہے میں نے تجھ کو بضاعۃً حوالہ کیا تو نے ہزار درہم نفع حاصل کیا رب المال کا قول قبول ہوگا۔ نقلہ ابن المؤید من **الخلاصہ**

جزئیہ ۴۳۹ - رب المال کہے دس ہزار درہم قرض میں اور قابض مضاربت کا دعوی کرے اگر یہ اختلاف تصرف کے بعد ہے تو رب المال کا قول قبول ہوگا اور گواہ بھی اُسکے اور مضارب ضامن ہوگا اور اگر اختلاف تصرف کے قبل ہے تو قابض کا قول قبول ہوگا اور ہرضمان عاید نہ ہوگا اور اگر دونوں میں اختلاف ہو اُس نفع کی مقدار میں جو انھوں نے شرط کی ہے تو مضارب کا قول قبول ہوگا۔

جزئیہ ۴۴۰ - سوال - رب المال بکر کو اسلیے مال حوالہ کرے کہ اس سے تجارت کرے بحیثیت مضاربت بکر تجارت کرے اور دوبارہ سفر کرے مال چوری جائے رب المال دعوی کرے کہ میں نے دوبارہ سفر کرنے کی اجازت نہیں دی مضارب کہے تو نے مجھے سفر کرنے سے منع نہیں کیا کسکا قول قبول ہوگا۔ جواب جب رب المال مضاربت مقید کا دعوی کرے اور مضارب مطلق مضاربت کا۔ مضارب کا قول مع الیمین قبول ہوگا تاوقتیکہ رب المال

مضاربت مقید کی نسبت گواہ پیش نہ کرے ویسا ہی سوال مذکور ہے مین مضارب یعنے بکر کا قول قبول ہوگا۔ سوال۔ عامل مال لیکر سفر کرے اور اسباب تجارت خرید کرے اور اُسکو زید کے ہمراہ روانہ کرے رب المال کے پاس اسباب راستہ ہی مین ہلاک ہوجاے تو کیا حکم ہے جواب۔ عامل پر ضمان عائد نہ ہوگا کیونکہ اُسکو یہہ حق ہے کہ مال مضاربت کو ودیعت رکھاے اور اُسکا قول قبول ہوگا کیونکہ مالک نے عامل کو اُسکی اجازت دی تھی مگر جبکہ مالک بتعنت قائم کرے کہ اُسنے سفر سے منع کیا تھا۔ سوال۔ عامل کے پاس مال مضاربت ہوا اور وہ مرجاے رب المال یا اُسکے ورثا مال اور نفع کا عامل کے ورثا پر دعوی کرین اور وہ دعوے کرین کہ ہمارے مورث نے رب المال کو مال مضاربت اور اُسکا نفع حوالہ کردیا کیا اُسکا قول قبول ہوگا۔ جواب۔ اگر مضارب مرجاے اور مال مضاربت کی نسبت کچھ بیان نہ کرے اس شکل مین مضارب کے ترکہ سے وہ مال دلایا جائیگا اور اُسکے ورثا کا قول قبول ہوگا اگرچہکہ وہ ثابت کرین کہ مال مالک کو واپس کردیا گیا یا مضارب نے مرنے کے پہلے بیان کیا کہ مین نے مال مضاربت اور اُسکا نفع مالک کو دیدیا۔ فتاوی الہدایہ

جزئیہ ۱۴۴۴ اگر مضاربت فاسدہ ہوئی ہو تو مضارب کو اُسپر عمل کرنا جائز نہین ہے مضارب نفقہ اور نفع مقررہ کا مستحق نہ ہوگا بلکہ اُسکو اجرت مثلی دلائی جائیگی تمام اس سے کہ مضاربت مین نفع ہوا ہو یا نہ ہوا اور کل نفع کا رب المال مستحق ہوگا اور نقصان بھی اُسی کے ذمہ عائد ہوگا اور مضاربت فاسدہ مین مضارب کا قول ہلاک اور ضائع ہونے مین مع الیمین قبول ہوگا۔ اسیطرح ذکر کیا گیا ہے ظاہر الروایت مین اور مال مضارب کے قبضہ امانتاً سمجھا جائیگا اور طحاوی نے بیان کیا ہے اور لکھا ہے کہ مضارب پر تاوان عائد نہ ہوگا بموجب قول امام اعظم علیہ الرحمۃ کے اور صاحبین کے نزدیک مضارب کو تاوان دینا ہوگا جیسا اجیر مشترک کا حکم ہے کہ اگر مال اُسکے قبضہ مین ہلاک ہوجاے۔ بدایع

کتاب الودیعۃ

جزئیہ ۴۴۴۲ - فقیہہ ابواللیث اور ہمارے بعض اصحاب نے فرمایا اگر امین کہے ودیعت جاتی رہی اور مجھ کو نہیں معلوم کیونکر جاتی رہی تو اسکا قول قبول ہوگا اور اسپر تاوان عائد ہوگا اور اسی پر فتوی ہے

جزئیہ ۴۴۴۳ - امین مرجاے اور امانت نہندہ اور اسکے ورثا مین اختلاف ہو - امانت نہندہ بیان کرے کہ امین مرگیا اور کچھ بیان نہین کیا اور متولی کے نزدیک ہین امانت پانیکا مستحق ہون ورثا کہین کہ اسکی وفات کے بعد امانت موجود تھی - ابن الشجاع لکھتے ہین ہمارے اصحاب کے قول کے قیاس پر طالب کا قول قبول ہوگا اور متولی کے مشروکہ پر تاوان عائد نہ ہوگا اور بر بنا قیاس قول امام اعظم ورثا کا قول مع الیمین قبول ہوگا کیونکہ ورثا قائم مقام متولی کے ہین امین بیان کرے کہ مین نے امانت اپنے قاصد کے ہاتھ تیرے پاس بھیجدی اور نام بتاے اس شخص کا جو امانت نہندہ کے عیال مین ہو یہہ قول اسکا مانند اس قول کے متصور ہوگا کہ مین نے تجھے واپس کردی اور اگر بیان کرے کہ مین نے امانت تیرے پاس اجنبی کے ہاتھ روانہ کی - اس شکل مین ضامن قرار پائیگا مگر یہہ کہ مالک ودیعت اقرار کرے مجھے پہنچ گئے - اور اگر امین امانت نہندہ کے مرنے کے بعد کہے کہ مین نے وصی کو واپس کردیے - اسکا قول مع الیمین قبول ہوگا اور تاوان عائد نہوگا

جزئیہ ۴۴۴۴ محمود بکر سے بیان کرے تو نے میرے پاس امانت رکھائی ہزار درہم اور وہ ضائع ہوگئے طالب کہے تو جھوٹا ہے بلکہ تو نے مجھ سے غصب کیے امین کا قول قبول ہوگا - اور اگر رب المال کہے مین نے تجھے قرض دیے امین کہے تو نے میرے پاس امانت رکھائے یا بیان کرے کہ مین نے تجھ سے امانتا لیے اور وہ ضائع ہوگئے اسکا قول قبول ہوگا اور ضمان عائد نہ ہوگا - زید بکر کے پاس ہزار درہم امانت رکھے اور اسکے امین پر ہزار درہم دین ہون پھر بکر زید کو ہزار درہم دے اور چندروز بعد ان مین اختلاف ہو طالب کہے مین نے امانت لی اور تجھ پر دین باقی ہے امین کہے

مین سے قبض مین دیدے اور امانت ضایع ہوگئی امین کا قول قبول ہوگا اور اس پر کچھ تاوان عائد نہوگا کیونکہ وہی دانا ہے۔

جزئیہ ۴۷۵ - امین امانت سے بیان کرے کہ مین نے تجھے امانت واپس دی اور مرجائے امانت رکھنے والا کا قول مقبوض کی مقدار مین مع الیمین قبول ہوگا کیونکہ یہہ امانت من حیث الظاہر دین ہے پس امانت رکھنے والا کا قول مع الیمین قبول ہوگا جماعت بکر کو دراہم اسلیے حوالہ کرے کہ وہ اسکی جانب سے خرچ ادا کردے بکر دراہم رومال مین باندھکر اپنی آستین مین رکھ لے پھر مسجد مین جائے اور دراہم اُسکے پاس سے جاتے رہین اور نہ معلوم ہو کہ کیونکر جاتے رہے اور صاحب مال اُسکی تصدیق نہ کرے فقہا لکھتے ہین کہ وہ ضامن قرار نہ پائیگا اور نظیر اُسکی یہہ ہے۔ اگر امین کہے کہ امانت جاتی رہی اور مجھے نہین معلوم کیونکر جاتی رہی اُسکا قول بلا دینے ضمان کے مع الیمین قبول ہوگا اگر امانت رکھنے والا امانت طلب کرے امین کہے کہ مین اسوقت نہین دیسکتا ہون شیخ امام ابوبکر بلخی علیہ الرحمہ فرماتے ہین اگر امانت امین سے اسقدر فاصلہ پر ہو کہ اُسکے حوالہ کرنے پر قادر نہ ہو یا وقت تنگ ہو تو ضمان عائد نہوگا اور اُسکا قول قبول ہوگا۔

جزئیہ ۴۷۶ - امین کو تاوان دینا ہوگا بسبب جہل کے جس شکل مین وارث ودیعت کو نہ جانتے ہون لیکن اگر وارث جانتے ہون اور امین کو علم ہو کہ وہ جانتے ہین تو بے امین بلا بیان مرجائے تاوان عائد نہوگا۔ اور اگر وارث بیان کرے مجھے ودیعت کا علم ہے اور طالب انکار کرے اگر وارث ودیعت کی توضیح کرے اور بیان کرے کہ وہ ودیعت فلان فلان شئے ہے اور مجھے اُسکا علم ہے اور وہ ہلاک ہوگئی وارث کے قول کی تصدیق کی جائیگی مگر ایک مسئلہ مین وہ یہہ ہے کہ وارث نے چور کو ودیعت کی خبر دی تو وارث پر اسلیے تاوان ہوگا کہ اُسنے مال کی حفاظت نہین کی اور اگر مال کی حفاظت کرتا تو اُسپر تاوان عائد نہوتا۔

جزئیہ ۴۴۷ - قدوری مین لکھا ہے اگر امین کہے کہ میرے مکان مین آگ لگی مین نے امانت دوسرے کو ضرر نہ دیدی امام اعظم اور ابی یوسف کی نزدیک تصدیق نہ کیا جائیگا اور منتقی مین لکھا ہے اگر اسکا علم ہو کہ مکان مین آگ لگی تو اس کا قول قبول ہوگا ورنہ قبول نہ ہوگا اور اصل مین ہے اگر دونون مین اختلاف ہو ایک کہے مین نے تجھ سے ہزار درہم ودیعۃ لیے اور وہ ضائع ہوگئے دوسرا کہے تو نے غصب کر لیے مقر پر تاوان عائد ہوگا اور اگر کہے تو نے مجھ کو والہ کیے یا ودیعت رکھائے دوسرا کہے تو نے غصب کر لیے اسپر تاوان عائد نہ ہوگا اور اگر کہے تیرے پاس ہزار درہم امانت ہین وہ مجھے واپس کر دے مقر لہ کہے تو جھوٹا ہے وہ میرے ہین مقر لہ کا قول قبول ہوگا - اور اگر بیان کرے تیرے پاس کپڑا مانگنے تھا تو نے ہین کر مجھے واپس کر دیا یا جا - یا تیرے پاس تھا تو اسپر سوار ہوا اور مین بعد مجھے واپس کر دیا مقر لہ کہے تو جھوٹا ہے وہ میرا ہے ہمارے ہین کے نزدیک اس مسئلہ اور مسئلہ اولی مین ایک حکم ہے اور ہمارے قول امام اعظم مقر کا قول قبول ہوگا - زید بکر کے پاس ہزار درہم ودیعت رکھائے بکر اسمین تصرف کرکے دو سو واپس کر دے اور حلف کرے کہ امانت مین سے میرے پاس کچھ نہین ہے اسکا قول قبول ہوگا اور وہ ضامن نہ ہوگا -

جزئیہ ۴۴۸ - مضارب قبل اپنے مرنے کے بیان کرے کہ مین نے مال مضاربت بکر کے پاس امانت رکھا اسکے بعد مضارب مرجائے اس پر اور اسکے ورثا پر تاوان عائد نہ ہوگا - اور اگر بکر اپنے پاس امانت رکھنے سے انکار کرے تو اسکا قول مع الحلف قبول ہوگا اور اسپر اور اسکے ورثا پر کچھ تاوان عائد نہ ہوگا اور اگر قبل اس بیان کے کہ میرے پاس کوئی شی ہے مرجائے تو نہین معلوم ہوتا ہے کہ مضارب نے اسکے پاس کوئی شی رکھائی ہے مگر اسکے قول سے مضارب کے قول کی تصدیق نہ امین پر کیجائے گی اور نہ اسکے ورثا پر - اور اگر مضارب مرجائے اور عمر جی القائم ہو - اور بیان کرے کہ مین نے

وہی مضارب کی حیات مین اُسے واپس کر دیا عمرو کا قول قبول ہوگا اور اُسپر اور میت پر
ضمان عائد نہ ہوگا - اگر کہے اُسکی مجھ پر کوئی شئ نہین تھی پھر اُسکا دعوی کرے اُسکا قول دوسرے مقابلہ مین
انکار پر تصدیق کیا جائیگا اور ضمان واجب نہ ہوگا درصورتیکہ ہلاک ہوجائے اور اگر کہے
کہ مین نہین جانتا ہون ضائع ہونے کو یا ضائع نہین ہوئی اُسپر ضمان عائد نہ ہوگا اور اگر
کہے ضائع ہوگئی تو اُسکا قول قبول ہوگا اور اگر کہے کہ میرے مال مین سے کچھ نہین گیا
اور امانت ضائع ہوگئی تو اس شکل مین بھی تاوان اسپر عائد نہ ہوگا اور اگر کہے امانت
جاتی رہی اور مجھے علم نہین ہے کیونکر جاتی رہی اُسکا قول قبول ہوگا اور اگر ابتدا سے کہے
نہین معلوم ہے مجھے ودیعت کیونکر جاتی رہی فقہا کا اسمین اختلاف ہے صحیح یہہ ہے
کہ اُسپر تاوان عائد نہ ہوگا - زید امانت رکھاے دو مضاربون مین سے ایک کو پاس
اسکے بعد امانت مُنہدہ بلا بیان مرجاے ضمان اُن دونون پر عائد ہوگا پس اگر شخص
زندہ کہے امانت متوفی کی حیات مین اُسکے قبضہ مین ضائع ہوگئی اسکے قول کی تصدیق
نہ کیجائیگی کیونکہ وہی زندہ دوسرے کے مرجانے کے بعد اجنبی متصور ہوتا ہے زندہ کا
قول کہ وہ ضائع ہوگئی قبول نہ ہوگا کیونکہ اگر اُن دونون مین سے ایک کے قول کو
قبول کرین تو ممکن ہے کہ شخص زندہ سے معاوضہ لین اور شخص مذکور اُس معاوضہ کو
متوفی سے واپس نہین لے سکتا ہے اور وہ دونون علتین مقتضی ہین کہ وہ وارث میت کا
جو اُسکے عیال مین ہو اُسکا دعوی کرے بعد وفات مورث تو اُسکے قول کی تصدیق
کیجائیگی کیونکہ امین بسبب انکار کے ضامن قرار پاتا ہے اگر دعوی کرے کہ میرے
قبضہ سے ضائع ہوگیا نہ تصدیق کیا جائیگا پس اسیطرح اگر اُسکا شریک اُسکے ضائع ہونیکا
دعوی کرے یا وارث جو متوفی کے عیال مین نہ ہو دعوی کرے ہلاک ہونیکا تو تصدیق
کیا جائیگا اور جو شخص اُسکے عیال مین ہو اگر وہ امین ہو تو اُسکے قول کی تصدیق
کیجائیگی - اگر امین بدون بیان کرنے کے مرجاے تو امانت اُسکے ترکہ مین دین متصور ہوگی

اور وارث اسکے دعوے کرنے میں تصدیق کیا ہو تو گواہ کی گواہی ساقط ہوگی اور مستودع اپنی یا شریک امانت
امین کے قسم کھا کر ہو تو امانت ثابت مورث کے قبضہ میں تھی اور ہلاک اسکے
قبضہ میں متصور ہوگی اور ہلاک یا واپس کرنے میں اسکا قول قبول ہوگا ۔ ذخیرہ
جزئیہ ۴۷۵ ۔ سوال ۔ زید دعوی کرتا ہے امین سے اور ثابت کرتا ہے کہ میں نے اسکے مورث کے
پاس امانت رکھی اور وارثان کا کہ کریں اور مستودع کے ترکہ میں کچھ امانت برآمد نہ ہو اور
مدعی گواہ پیش کرے تو کیا حکم صادر ہوگا ۔ جواب ۔ اگر امانت ہندہ نے بینہ قائم کیا ہو
امانت رکھنے پر اور امین نے بلا بیان مرگیا ہو اور اُسنے وصیت میں امانت کا ذکر نہ
کیا ہو اور نہ اسکی کیفیت وارثوں سے بیان کی ہو تو امانت کا تاوان مستودع کے
ترکہ پر عاید ہوگا اگر گواہ پیش ہوئے ہوں شی امانت کی قیمت پر تو قاضی اُسقدر مستودع کی
ترکہ سے دلا دیگا اور اگر اُسکے پاس گواہ نہ ہوں تو ورثا کا قول مع یمین قبول ہوگا
اور ورثا کا یہ قول کہ ہمارے مورث نے امانت واپس کر دی قبول نہ ہوگا کیونکہ اُن پر
ضمان لازم ہو چکا ہے بجز اپنے قول کے بری نہ ہونگے تاوقتیکہ بینہ نہ قائم کریں کہ
مورث نے بحیات میں واپس کر دی ۔ فتاوی الہدایہ ۔
جزئیہ ۴۷۶ ۔ سوال ۔ امین اور عامل نے موت کے وقت گواہ بنایا ہو کہ انھوں نے
مال اُسکے مالک کو واپس کر دیا یا ہمارے قبضہ سے وہ ہلاک ہوگیا کیا ورثا بری
ہوجائینگے ۔ جواب ۔ اگر مرجائے وہ شخص جسکے پاس مال ودیعت ہو یا قرض ہو
یا سوا اسکے ہو جو امانت ہو اسکا قول مالک کو واپس کرنے یا اُسکے تلف ہونے
یا نقصان ہونے قبول ہوگا
جزئیہ ۴۷۷ ۔ دلال کو کپڑا بیچ کرنے کے لیے حوالہ کیا جائے اور اس سے دوکاندار
مال بعوض قیمت معلوم کے بیان کرے مالک کو تا اُسے قیمت بتلائے دلال بیان
اور وہ بھی اُسکے اور کپڑے کو دوکان میں نہ پائے ۔ دوکاندار بیان کرے

تو کپڑا لے گیا دلال کہے مین نہین لے گیا بلکہ تیرے پاس کپڑا چھوڑ گیا دلال کے قول کی تصدیق کی جائے گی کیونکہ وہی امین ہے اور اگر دونون متفق ہون کہ دوکاندار نے کپڑا اُس سے ثمن معلوم پر خرید کر لے لیا دوکاندار کو اُسکی قیمت کا تاوان دینا پڑیگا اور بمجرد دعوی دینا ہوگا اور اگر دونون ثمن پر متفق نہون تو دوکاندار پر تاوان عائد نہوگا قیمت کا دعوی کرے واپس کر دینے یا اُسکے ہلاک ہوجانیکا مالک تلف کر دینے کا دعوی کرے امین کا قول قبول ہوگا۔

جزئیہ ۴۵۲ - اگر امین مرجائے بلا بیان اور اُسکے ورثا کہین کہ امانت موجود تھی امین کی وفات کے بعد وہ ہلاک ہوگئی مالک اُسکی تصدیق کرے یہ صحیح ہے کیونکہ ودیعت ظاہر مین دین قرار پائیگی تو لہذا مین ورثا کی تصدیق نہ کیجائیگی اگر امین مرجائے اور اُسکے ورثا کہین کہ امانت اُسنے اپنی حیات مین واپس کر دی اگر انھون نے امین سے واپس کر دینے کو سنا ہے تو ورثا کے قول کی مع الیمین تصدیق کیجائیگی اُن کے علم پر اگر واپس کر دینے کو اس سے سنا نہین سنا ہے تو ورثا کی تصدیق نہ کیجائیگی امین کہے مالک سے کہ مین نے اُن مین سے کچھ واپس کر دی اسکے بعد وہ مرجائے مالک نے جو امین سے سماعت کیا ہے اُسمین مالک کی تصدیق کیجائیگی جامع الفصولین فی الفصل الثالث والثلاثین - امین بلا بیان مرجائے و تاوان عائد ہوگا یعنی اگر امین مرجائے اور ورثا کو ودیعت کا حال معلوم نہ ہو تاوان دیگا یعنی جس شکل مین مرجائے اور ودیعت کا حال معلوم نہ ہو لیکن جس شکل مین وارث ودیعت کو جانتے ہون اور امین جانتا ہو کہ میرے وارثون کو اسکا علم ہے اور اسکے بعد امین مرجائے تو تاوان عائد نہوگا امین امانت دہندہ سے کہے تو نے امانت پر قبضہ کیا میرے مکان مین امانت دہندہ اسکا انکار کرے امین کا قول مع الحلف قبول ہوگا اور اگر امین نکول کرے تو ضمان عائد ہوگا یا امین کہے کہ ودیعت جاتی رہی ضائع ہوگئی اور مجھے نہین معلوم کہ کب جاتی رہی

یا بیان کرے کہ مین نے ودیعت کو آگ مین جلا دیا تھا اور گر گئی ان شکلو نمین امین پر
ضمان عائد نہ ہوگا اسیطرح سے اگر وہ بیان کرے کہ مین نے اُسی اپنے مکان مین رکھا تھا
اب اُسکا مقام بھول گیا۔ اگر امانت رہندہ امین سے کہے کہ ودیعت مجھکو حوالہ کردی امین کہے
کہ مین نے حوالہ کردی اور مجھ اسکی تکذیب کرے اور ودیعت ضایع ہوجاے امین کی
مع الحلف تصدیق کیجائیگی۔

جزئیہ ۴۵۳۔ قاضی ابو البشر نے لکھا ہے اگر امین کہے کہ مین نے اُسکو امانت
رکھا اپنے کے پاس اور اُسنے مجھے واپس کردی میرے پاس سے وہ ہلاک ہوگئی
اور امانت رہندہ اسکی تکذیب کرے امانت رہندہ کا قول قبول ہوگا اور امین بضمان
عائد ہوگا کیونکہ اُسنے تاوان کے وجوب کا اپنی ذات پر اقرار کرنے کے بعد دعوے
برات کا کیا ہے اسکا قول قبول نہ ہوگا تا وقتیکہ گواہ پیش نہ کرے اسیطرح اگر کہے کہ
مین نے اپنے کے ہاتھ بھیجدیا اور امانت رہندہ انکار کرے امانت رہندہ کا قول
قبول ہوگا اور اسیطرح سے اگر بیان کرے کہ مین نے تیرے قاصد کو حوالہ کردی
اور امانت رہندہ انکار کرے قاصد کی کا امین پر تاوان عائد ہوگا اور امانت رہندہ کا
قول قبول ہوگا اور امین تاوان کا قاصد پر رجوع نہین کرسکتا درصورتیکہ اُسنے
امانت رہندہ کے قاصد ہونے کی تصدیق کی ہو اور اگر امین بیان کرے کہ مین نے
تجھ کو واپس کردیا اپنے ہاتھ سے یا اُس شخص کے ہاتھ سے جو میرے عیال مین ہے
امانت رہندہ اسکی تکذیب کرے امین کا قول مع الیمین قبول ہوگا اگر امین اقرار کرے
کہ مین نے اُسکو استعمال کیا اسکے بعد اُسکے مقام پر رکھدیا اور وہ ہلاک ہوگئی اُسکے
قول کی تصدیق نہ کی جائیگی۔

جزئیہ ۴۵۴۔ منتقی مین لکھا ہے اگر امین کہے کہ امانت ضائع ہوگئی دس دن ہوے
امانت رہندہ گواہ پیش کرے کہ وہ اُسکے پاس دو دن ہوے موجود تھی امین کہے

کہ مجھے وہ ملگئی پھر ضائع ہوگئی اسکا قول قبول ہوگا۔ اور تاوان لازم نہ ہوگا۔ اور اگر پہلے کہے میرے پاس امین ہے پھر بیان کرے وہ مجھے ملگئی اور ضائع ہوگئی تو تاوان دینا پڑیگا۔ لسان الحکام۔ امین دعوی کرے کہ میں نے امانت مالک کو دیدی مالک اور ماذون دونوں اسکے قول کی تکذیب کریں امین کا قول بر امانت میں قبول ہوگا نہ وجوب ضمان میں وہ غلام جسے مولی نے امانت کے واپس کرنے کی اجازت دی ہو اگر وہ واپس کرنیکا دعوی کرے اور امین اور امانت پہنچادہ دونوں اسکی تکذیب کریں درصورتیکہ امانت موجود ہو تو غلام کا قول قبول ہوگا اور اگر تلف ہوگئی ہو تو اسکا قول قبول ہوگا۔ مگر اس شکل میں کہ امین بیان کرے تو نے مجھے حکم مالک امانت زید کو حوالہ کردے میں نے زید کو حوالہ کردی مالک آمر کی تکذیب کرے مالک کا قول قبول ہوگا اور امین پر ضمان لازم ہوگا اور یہ خلاف ہے ابن ابی لیلی کی اصل میں امام محمد نے لکھا ہے کہ امین اور امانت پہنچادہ میں اختلاف ہوا امین کہے کہ ہلاک ہوگئی یا میں نے تجھے واپس کردی مالک کہے تو نے ہلاک کردی امین کا قول مع الیمین قبول ہوگا۔

جزئیہ ۵۵ ۴۔ امانت پہنچادہ امین سے کہے کہ تو نے بعد میں امانت کے ہلاک کیا امین بیان کرے بلکہ تو نے آپ ہلاک کیا یا دوسرے نے تیری اجازت سے امین کا قول قبول ہوگا اگر امین کہے کہ میں ضائع ہوگئی اسکے بعد بیان کرے کہ میں نے تجھے واپس کردی لیکن تجھے وہم ہوا امین کے قول کی تصدیق کیجائیگی اور ضامن قرار پائیگا کیونکہ دعوی ہلاک سے واپس کرنے کی نفی کرتا ہے اور ہلاک کی نفی واپسی کے دعوی سے ہوتی ہے اس شکل میں یہ لازم آتا ہے کہ جس شئے کو ثابت کرچکا ہے اسکی نفی کرتا ہے اور جس شئے کی اسنے نفی کی ہے اسے ثابت کرتا ہے اور یہی تناقض ہے امین کا دعوے واپسی اور ضائع ہونے کا

سماعت نہ ہوگا کیونکہ متناقض کا قول قبول نہین ہوتا ہے۔ اگر امین اور مالک دونون
مختلف ہون امین بیان کرے وہ ہلاک ہوگئی یا مین نے تجھے واپس کردی اور مالک
کہے تو نے اُسے ہلاک کردیا اگر یہہ قول خلاف سے قبل ہو تو امین کا قول قبول
ہوگا اور اگر اُسکے بعد ہو تو مالک کا قول قبول ہوگا اور وہ شکلین جنمین امانت کے
ہلاک ہوجانے سے ضمان لازم آتا ہے اُنمین بھی اگر درمیان امین اور امانت دہندہ کے
اختلاف واقع ہو تو یہی حکم ہے۔

کتاب العاریۃ

جزئیہ ۴۵۶ - زید عمرو سے بیان کرے مین نے تجھ سے چارپایہ عاریت لیا اور
اُسکو چارہ گھاس کھلائی مالک چارپایہ بیان کرے نہین بلکہ تو نے چارپایہ غصب
کرلیا اگر مقر اُسپر سوار نہ ہوا ہو تو اُسکا قول قبول ہوگا اور ضمان عائد نہ ہوگا اور
اگر سوار ہوا ہو تو اُسکا قول قبول نہ ہوگا اور ضمان عائد ہوگا اور اگر مالک بیان کرے
کہ مین نے تجھے کرایہ سے دیا دوسرا کہے نہین بلکہ تو نے عاریت دیا راکب کا قول
مع الیمین قبول ہوگا اور اُسپر ضمان عائد نہ ہوگا۔ ایک شخص دوسرے سے بیان کرے
تو نے چارپایہ مجھے عاریت دیا اور مین نے اُسکو نفقہ دیا دوسرا کہے تو نے غصب
کرلیا اگر اُسپر سوار نہ ہوا ہو تو اس شکل مین ضمان عائد نہ ہوگا۔ اگر بیان کرے کہ مین
اُس پر سوار ہوا تو اُسپر ضمان عائد ہوگا کیونکہ وہی سبب ضمان ہے۔ اور اگر بیان کرے
کہ مین نے تجکو کرایہ سے دیا راکب کا قول مع الیمین قبول ہوگا۔

جزئیہ ۴۵۷ - زید عمرو کا چارپایہ اس گمان سے خالد کو دے کہ خالد نے
عمرو سے مانگ لیا ہے اور عمرو اس چارپایہ پر قبضہ کرنے کی اجازت دیچکا ہے
عمرو مالک چارپایہ اسکا انکار کرے اسکا قول مع الیمین قبول ہوگا اور زید عمرو کو

ضمان دیگا اور تاوان کا مالک سے رجوع نہین کر سکتا کیونکہ یہہ اسکی تصدیق کریگا ہے بزازیہ وجامع الفصولین۔ اگر مستعیر و مستعیر دونون متفاوت ہون امام یا مکان یا اس شہر مین جسکا عادت پر عمل کیا جاتا ہے مالک چارپایہ کا قول قبول ہوگا **لسان الحکام**

جزئیہ ۴۵۸۔ اگر معیر و مستعیر دونون مین اختلاف ہو نفع مین معیر دعوی کرے ایسے انتفاع کا جو کار خاص کے ساتھ زمانہ مخصوص مین مقید ہو مستعیر دعوے کرے مطلق انتفاع کا معیر کا قول مقید مین قبول ہوگا کیونکہ اصل اعارت مین معیر کا قول قبول ہوتا ہے اسیطرح اسکی صفت مین بھی قبول ہوگا قاری الہدایہ۔ باپ اپنی دختر کو ایسا جہیز دے جو اسکے مثل زفیون کو دیا جاتا ہے اسکے بعد کہے مین نے عاریۃً دیا مگر چند اشیاء اسکے قول کی تصدیق نہ کیجائیگی مگر وصورتیکہ جہیز دینے کے وقت لوگون کو گواہ بنائے کہ مین عاریت دیتا ہون لہاذا اسکے قول کی تصدیق کیجائیگی کیونکہ وہی واقف ہے تاوقتیکہ ملاک کا اقرار نہ کرے اسکا قول قبول ہوگا مولانا رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ ہمارے زمانہ مین یہہ ہے اگر باپ شریف ونجیب ہے تو اسکا قول عاریت مین قبول نہ ہوگا اور اگر اوسط درجہ کا آدمی ہے تو اسکا قول قبول ہوگا خلاصہ فقط واللہ اعلم عبد الغنی فی مجموعہ

جزئیہ ۴۵۹۔ اگر مستعیر تصرف کرے اور دعوی کرے کہ مالک نے مجھے تصرف کرنیکا اذن دیا تھا مالک انکار کرے مالک کا قول قبول ہوگا مگر جبکہ مستعیر ثبوت پیش کرے

کتاب الہبہ

جزئیہ ۴۶۰۔ سات شکلون مین ہبہ سے رجوع نہین ہو سکتا ہے۔ قرابتہ۔ ہلاکت۔ صلہ زوجیت۔ عوض کا وصول پانا۔ شئی موہوبہ کا موہوب لہ کے قبضہ سے نکل جانا۔ عین مین زیادتی یا اسکا مستہلک ہوجانا۔ واہب یا موہوب لہ کا مرجانا۔ اور اگر موہوب لہ کہے کہ شئی موہوبہ ہلاک ہوگئی اسکا قول قبول ہوگا اور عین عاید نہوگا اور اگر واہب و موہوب لہ مختلف ہون

ہبہ سے رجوع کرنے کے وقت واہب بیان کرے کہ یہ تھا موہوب لہ کے صدقہ تھا بچے حق رجوع نہین ہے واہب کا قول قبول ہوگا خزانہ۔

جزئیہ ۴۹۱ - اگر ہدیے درہم و دینار لڑکون کو دیے جاوین یا روپیہ پیسے سے ستقرض کیا جائیگا اگر وہ بیان کرے کہ وہی صغیر کو ہبہ ہے تو صغیر کا قرار پائیگا۔ اسیطرح اگر باپ اپنی دختر کے زفاف کی دعوت دامادکے مکانمین ترتیب دے اور لوگ ہدیہ دین اسکا بھی وہی حکم ہے اور اسیطرح حکم ہے اگر معطی شوہر کا دوست یا عزیز یا رشتہ دار کا نائب یا عزیز ہو مگر معطی انکار کرے اور بیان کرے کہ فلان شخص کو ہدیہ دیا معطی کا قول قبول ہوگا بعض فقہا لکھتے ہین کہ ہر شکل مین ہدیہ باپ کی ملک ہوگی کیونکہ اُسنے دعوت ولیمہ کی ہے بعض کا قول ہے کہ ہدیے لڑکے کے قرار پائینگے کیونکہ لڑکے کے لیے دعوت ولیمہ کی تھی اور معطی کا قول ہدیہ دینے کے وقت کہ مین نے باپ کو ہدیہ دیا معتبر ہوگا کیونکہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ باپ معزز و شریف ہوتا ہے اور معطی اُس سے کہتا ہے کہ یہ آپکے خدمت گزاردون کے لیے ہے حالانکہ اس سے اسکی ذات خاص مقصود ہوتی ہے اور اعتماد اُس حکم پر ہے جو ہمنے پہلے بیان کیا۔

جزئیہ ۴۹۲ زید بکر سے بیان کرے تو نے مجھے ہزار درہم ہبہ کیے بعد سکوت کے بیان کرے کہ مین نے اُسپر قبضہ نہین کیا اسکا قول قبول ہوگا کیونکہ ہبہ کے اقرار سے قبضہ کا اقرار نہین ہوتا ہے۔ اگر موہوب لہ دعوی کرے ہلاک کا تو اسکا قول بغیر یمین قبول ہوگا اور جو زیادتی موہوب مین ہوگئی اُسمین قول واہب کا قبول ہوگا لیکن عمارت بنانے اور سلائی کرنے اور اُسکے مثل مین موہوب لہ کا قول قبول ہوگا یکدی قبضہ مین مکان ہو اور وہ خالد سے کہے تو نے وہی مکان مجھے صدقہ دیا مین نے اُسپر قبضہ کرلیا اور خالد بیان کرے نہین بلکہ تو نے بغیر میرے اذن کے قبضہ کرلیا بکر کا قول قبول ہوگا۔

جزئیہ ۴۶۳ - ایک شخص بعد مراجعت سفر سے آنے کے اُس شخص کے لیے جسکے پاس
پہنچا ہے اور اُس سے کہے کہ تو اگلو درمیان اپنے اور اپنی زوجہ اور اولاد کے
تقسیم کردے اگر یعطی سے استفسار کرنا ممکن ہو تو اُسکا قول قبول ہوگا اور اگر استفسار
ممکن نہ ہو تو جو اشیاء مرد کے استعمال کے لیے مخصوص ہیں وہ اُسکی قرار پائینگی اور جو اشیاء
عورتوں کے استعمال کے لیے خاص ہیں وہ اُسکی قرار پائینگی اور جو دونوں کے استعمال
کے لیے مخصوص ہیں اُسکی دو شکلیں ہیں ایک یہہ کہ یعطی شوہر کے شناسا میں سے ہو
یا عورت کے شناسا میں سے یعطی جسکے شناسا میں سے ہوگا اُسی کا ہدیہ قرار پائیگا۔
جزئیہ ۴۶۴ - بکر زید کے غلام کو لونڈی ہبہ کرے اور غلام اُسکا قبضہ کرے سن لعد
واہب رجوع کرنا چاہے اور مولی غائب ہو - اگر شی موہوبہ قبضہ مولی میں موجود ہو
تو رجوع نہ ہوسکیگا کیونکہ اگر مال حاضر کے قبضہ میں ہوتا تو اُس سے مخاصمت کی
جاسکتی اور اگر مال غلام کے قبضہ میں ہو اور وہ ماذون ہو تو واہب رجوع
کرسکتا ہے اور اگر محجور ہو تو رجوع نہ کرسکیگا اگر غلام و واہب دونوں مختلف ہیں
[illegible] واہب کا قول قبول ہوگا کیونکہ سبب رجوع ہبہ ہے اور وہ
ثابت ہے اور غلام اسکو باطل کرنا چاہتا ہے اُسکا قول قبول نہ ہوگا اور اگر گواہ
پیش کرے تو وہ بھی قبول نہ ہونگے - کذا فی البزازیہ و فتاوی عالمگیری جلد چہارم
باب رجوع ہبہ صفحہ ۱۳۶ مطبوعہ دہلی -
جزئیہ ۴۶۵ - زوجہ مرجائے شوہر زوجہ کے ورثا میں اختلاف ہو مہر میں شوہر
دعوی کرے کہ زوجہ نے اپنی صحت میں مہر مجھے ہبہ کردیا ورثا دعوی کریں مرض
موت میں ہبہ ہوا شوہر کا قول قبول ہوگا - مگر یہہ روایت جامع الصغیر کے مخالف ہے
اعتماد اسی روایت پر ہے کیونکہ ورثا تصدیق کرتے ہیں کہ مہر شوہر پر واجب تھا
اور اُسکے ساقط ہونے میں اختلاف کرتے ہیں قول منکر سقوط کا قبول ہوگا کیونکہ

یہ حادثہ ہے اقرب زمانہ کی طرف منسوب کیا جائے گا۔ جمع الفتاوی نقلہ۔ فی الحدیقہ۔
جزئیہ ۴۶۶ - واہب رجوع کرنا چاہے موہوب لہ کہے میں تیرا بھائی ہوں یا بیان کرے میں تجھ کو وصی بھیجا ہوں یا تو نے مجھے صدقہ دیا قیاس یہ ہے کہ موہوب لہ کا قول قبول کیا جائے منتقی میں کہا ہے اگر واہب رجوع کرنا چاہے موہوب لہ دعوی کرے کہ شئی موہوبہ ہلاک ہوگئی موہوب لہ کا قول بلا یمین قبول ہوگا اگر واہب شئی کو معین کردے اور یہ کہے کہ یہی موہوبہ ہے موہوب لہ کو اسپر حلف دیا جائیگا۔ خانیہ نقلہا صاحب الحدیقہ۔ واہب بیان کرے تو نے رجوع کی شرط کی تھی موہوب لہ بیان کرے میں نے شرط نہیں کی تھی موہوب لہ کا قول مع الیمین قبول ہوگا۔ جامع الفقہ عبد الغنی۔ ایک شخص مرجائے اور بعض ورثا بخط برادر کعین کا دعوی کریں کہ مورث نے ہمکو اپنی صحت میں وہبہ کرکے اس پر قبضہ کرا دیا تھا بقیہ ورثا کہیں کہ مرض میں ہوا تھا اسکا قول جو دعوی کرتا ہے ہبہ کا مرض میں قبول ہوگا۔ فی آخر فصل ما یتعلق بالنکاح و المہر والدین فتاوی قاضیخان نقلہ غانم البغدادی۔

کتاب الاجارہ

جزئیہ ۴۶۷ - اگر آجر دعوی کرے قصد رجوع کا مستاجر دعوی کرے کہ تفسیر میں غلطی ہوئی۔ مولانا رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مناسب ہے آجر کا قول قبول کیا جائے کیونکہ وہی متکلم ہے اسکا قول بیان میں قبول کیا جائیگا۔ یا اسلیے کہ قول ابتدائے عقد ہے ظاہر اپس قول مدعی ابتدا کا قبول ہوگا۔

جزئیہ ۴۶۸ اگر ان دونوں میں اختلاف ہو مثلاً آجر کہے کہ میں نے زمین زراعت شدہ ٹھیکہ سے دی۔ مستاجر بیان کرے اس زمین پر زراعت نہ تھی اس مسئلہ میں آجر کا قول قبول ہوگا کیونکہ آجر با دعائے دعوی مذکور ٹھیکہ سے انکار کرتا ہے بخلاف متبایعین کے

درصورتیکہ دونون مین اختلاف مفسد عقد ہین حکم شرط اس صورت مین مدعی صحت کا قول قبول ہوگا کیونکہ مدعی فساد عقد کا انکار نہین کرتا ہی کہ اگر ایک اُنمین سے عقد کا منکر ہو تو قول منکر کا قبول ہوگا۔ قاضی الامام علی السغدی فرماتے ہین کہ حالت موجودہ پر حکم دیا جائیگا اگر فی الحال زمین پر زراعت ہو تو اُس مدعی کا قول جو زمین پر زراعت ہونے کا دعوی کرتا ہے قبول ہوگا۔

جزئیہ ۴۶۹۔ غاصب مکان کرایہ سے دے اسکے یہ مغصوب منہ کہے کہ مین نے تجھ کو حکم دیا تھا کرایہ سے دینے کا غاصب کہے مجھ سے تو نے حکم نہین دیا تھا مغصوب منہ کا قول قبول ہوگا اور اگر غاصب کرایہ پر شی مغصوب دے اور اُسکی مدت گزر جائے مغصوب منہ بیان کرے کہ مین نے اُسکی مدت ختم ہونے کے پہلے اجازت دی اُسکا قول تا وقتیکہ مہینہ نہ قائم کیا جائے قبول نہ ہوگا۔ صراف زید سے دراہم اجرت لیکر پرکھے اور اُسمین کھوٹے اور ستوقہ نکلین اور صراف تمیز نہ کرے اور دراہم دینے والا بیان کرے کہ یہ وہ نہین ہین جو تو نے مجھ سے لیے تھے اجیر کا قول مع الیمین قبول ہوگا کیونکہ وہ کھرے لینے کا منکر ہے یہ حکم اُس شکل مین ہے کہ مالک دراہم نے حق کے بھربانے کا اقرار نہ کیا ہو یا اقرار کھرے دراہم بانیکا نہ کیا ہو اگر اقرار مذکورین سے کیے ہون بعدہ بعض دراہم بسبب کھوٹے ہونیکے واپس کرنا چاہے دافع انکار کرے تو اسکا قول قبول نہوگا۔

جزئیہ ۴۷۰۔ عمرو اپنا مکان محمود کو کرایہ سے دیکر اُسکی کنجی محمود کو حوالہ کر کے کہے کہ تو قبضہ کرلے اور وہ قبضہ کرے اور اُسکی مدت ختم ہونے کے بعد محمود آکر بیان کرے کہ مین نہ دروازہ کھولنے پر قادر ہوا نہ اُسمین رہا۔ مالک مکان بیان کرے نہین بلکہ تو قدرت پاکر اُسمین رہا۔ فقہا فرماتے ہین اگر اجر نے متاجر کو اُس قفل کی کنجی جو اُسمین پڑا ہوا ہو دی ہو تو مالک مکان کا قول قبول ہوگا اور اگر ایسا نہ ہو تو متاجر کا

قول قبول ہوگا اور اُسے کرایہ نہ دینا پڑیگا اور اگر کچھ ایک زمانہ تک گم ہو جائے
من بعد اُسکے ہاتھ لگے تو مستاجر پر زمانہ گزشتہ کا کرایہ دینا پڑیگا کیونکہ مکان اُسکو واپس کیا جانا
صحیح ہے اگرچہ وہ امین کی کوتاہی پر نہ ہوا ہو سبب اپنے قصور کے بکر محمود کو بوجھ
حوالہ کرے کہ فلاں بلدہ میں دلال کو پہنچا دے محمود اُسکے کہنے کے موجب
پہنچا دے دلال محمود سے کہے بوجھ کا وزن زیادہ تھا اب اس سے کم نکلا بقدر کمی
زر اجرت نہ دونگا بعد اسکے دونوں میں اختلاف پڑے۔ دلال بیان کرے کہ میں نے
کل مزدوری ادا کر دی محمود مزدوری کے بھر پانے سے انکار کرے مزدوری وصول
ہونے میں محمود کا قول قبول ہوگا اور درمیان محمود اور دلال کے نزاع باقی نہ رہیگی
بلکہ مالک اور محمود میں خصومت قائم ہوگی اور اگر آجر و مستاجر میں اختلاف واقع ہو آجر
بیان کرے کہ میں نے مکان و زمین کرایہ پر دی اور وہی خالی تھی اور دوسرا کہے
نہیں بلکہ مکان خالی تھا اور زمین مزروعہ تھی یہ جائز نہیں ہے فقہا کا اختلاف ہے
بعض لکھتے ہیں کہ قول آجر کا قبول ہوگا امام ابو علی النسفی فرماتے ہیں حالت موجودہ
ملاحظہ کی جائیگی۔ اگر زمین خالی یا مکان خالی ہو قول مستاجر کا قبول ہوگا اور اگر زمین پر
زراعت ہو تو قول آجر کا قبول ہوگا۔ کہ گاوبان کو گائے چرانے کے واسطے
سپرد کرے پھر گاوبان شب کو آئے اور دعوی کرے کہ میں نے گائے واپس
کر دی اور اُسے قریہ میں داخل کر دیا مالک اُس سے اپنی گائے طلب کرے اور
گائے دستیاب نہ ہو چند دن کے بعد گائے صحرا کی نہر میں مری ہوئی ملے۔ فقہا لکھتے ہیں
کہ اگر اہل قریہ کا یہ رواج ہو کہ اُنمیں گائیں داخل کر دیجاتی ہیں گاوبان کا یہ قول
مع الیمین کہ میں نے گائے قریہ میں داخل کر دی قبول ہوگا اور اگر گاوبان مشترک
ہوں اور وہ ایک موضع میں گائیں چرائیں اور گائے ہلاک ہو جائے اُس کا
مالک بیان کرے کہ میں نے تجھ سے یہ شرط کی تھی کہ اُسے دوسرے موضع پر چرانا

اور گاوبان سے مالک کے مکان میں گائے داخل کرنے کا حال

گا دیان بیان کرے نہین بلکہ تو نے مجھ سے یہہ شرط کی تھی کہ گا ئے اسی حد تک تھی مانی جائے گا ئے کے مالک کا قول قبول ہوگا۔ اور اگر چرواہے اور بکری کے مالک مین اختلاف ہو مالک بیان کرے تو نے جب اُسے ذبح کیا تو وہ زندہ تھی چرواہا بیان کرے نہین بلکہ جب مین نے ذبح کیا تو مردہ تھی چرواہے کا قول قبول ہوگا اور اگر گا ئے کے مالک اور بکری کے چرواہے اور گا دیان سے یہہ شرط کی تھی کہ اگر بکری یا گا ئے ہلاک ہو جائے تو گا دیان یا چرواہا اسکی نشانی پیش کرے یہہ شرط صحیح نہین ہے اور ہلاک ہو جانے مین گا دیان اور چرواہے کا قول قبول ہوگا اگر وہ نشانی نہ پیش کرے۔

جزئیہ ۷۱ ۴ ۔ چرواہا اگر بکریون کو باہم خلط کر دے اگر وہ تمیز پر قادر ہو تو اُسے تاوان ملائے گا۔ اور چرواہے کا قول تعین چار پایہ کی نسبت قبول ہوگا اور اگر چارپایہ آپسمین ملجائین اور چرواہا اُسکی تمیز پر قادر نہ ہو تو اُنکی قیمت کا تاوان چرواہے کو دینا ہوگا اور قیمت کی مقدار مین اُسی کا قول قبول ہوگا۔

جزئیہ ۷۲ ۴ ۔ اگر زید حجام کو ایک دانت اکھیڑنے کے لیے اجرت پر بلائے حجام دانت اکھیڑے زید کہے مین نے یہہ دانت اکھیڑنے کو نہین کہا تھا اسکا قول قبول ہوگا اور حجام کو دانت کی دیت براحت دینا پڑے گی اور وہی ہر دانت کے عوض مین دیت کا بیسواان حصہ ہے۔ تھا۔ درزی کو کرتہ سینے کے لیے کپڑا حوالہ کرے درزی اکہری قبا سیے اُسکے مالک کو اختیار رہے اگر چاہے کپڑا اُسکے پاس رہنے دے اور قیمت کا تاوان لے یا قبا لے لے اور اُسے سلائی مثلی دے جو سلائی مقررہ سے زیادہ نہو اور اگر دونون مین اختلاف ہو کپڑے کا مالک کہے مین نے تجھسے کہا تھا کرتہ قطع کر درزی کہے نہین بلکہ تو نے مجھے حکم دیا تھا قطع کرنے کا کپڑے کے مالک کا قول قبول ہوگا اور اگر کپڑے کے مالک نے حکم دیا ہو درزی کو کرتہ قطع کرنے کا

درزی یا نجار سے جسنے اس مستاجر اور مستاجر ہی کا ایک ہی حکم ہے۔

جزئیہ ۴۴ ۴۴ ۴۴

ہلاک ہو جانے کے بعد بیع مین اختلاف ہو تو اُسکے نزدیک دونون سے حلف لیا جائے گا اور امام محمد کے نزدیک زیادتی کرایہ پر اگر حلف لیا جائے تو دو عقدون مین سے ایک ثابت نہ ہوگا اور منفعت بدون عقد کے باقی رہیگی اور حلف لینا مفید نہ ہوگا اور اگر دونون زر کرایہ مین بعد گزرنے کل مدت کرایہ کے تھوڑی مدت کے اختلاف کرین تو اُنسے حلف لیکر عقد کرایہ باقی تعین فسخ کر دیا جائیگا اور مستاجر کا قول جسقدر مدت گزری سے اُسمین قبول ہوگا۔

جزئیہ ۴۷۵ - بکر دو خصمون سے چارپایہ کرایہ پر لے چارپایہ کے مالکون مین اختلاف ہوا ایک کہے بکر کو دس درہم کرایہ سے دیا دوسرا کہے کہ نہین پندرہ درہم کرایہ پر دیا بکر کہے کہ تم نے دس درہم کرایہ سے دیا مصنف کتاب لکھتے ہین اگر یہ اختلاف سوار ہونے کے قبل ہو تو قول اُس شخص کا جو دعوی کرتا ہے پندرہ درہم کا اُسکے حصہ مین قبول ہوگا اور اگر اختلاف سوار ہونے کے بعد ہو تو قول بکر کا کرایہ مین قبول ہوگا۔

جزئیہ ۴۷۶ - محمود زید کے چارپایہ پر بعد ادتک سوار ہو چکا تو زید نے چارپایہ عاریت دیا تھا مالک چارپایہ کہے مین نے ایک درہم کرایہ سے دیا راکب کا قول قبول ہوگا کیونکہ مالک چارپایہ نفع حاصل کرنے کا دعوی کرتا ہے اور راکب انکار کرتا ہے اگر زید بکر کے چارپایہ پر مقام بیرہ تک سوار ہو کر جائے اور دعوی کرے کہ مجھے مالک نے چارپایہ عاریۃً دیا مقام مذکور تک اور مالک بیان کرے مین نے ایک درہم کرایہ سے دیا تجھے موضع دیانہ تک اگر چارپایہ زندہ وصحیح ہے تو راکب کا قول قبول ہوگا اور اُسے کچھ دینا نہ پڑیگا۔ اور اگر چارپایہ ہلاک ہو گیا ہو تو مالک چاہیگا قول قبول ہوگا اور راکب کو اُسکی قیمت کا تاوان دینا ہوگا کیونکہ راکب مقام دیانہ سے تجاوز کرنیکا مقر ہے اور مدعی ہے اذن کا اور مالک اذن کا انکار کرتا ہے۔

جزئیہ ۷۷۴ - اگر درزی اور کپڑے کے مالک میں اختلاف ہو درزی کہے میں نے سیا اور مالک کہے نہیں نے سیا اگر وہ کپڑا مالک کے مکان میں ہے تو مالک کا قول مع الیمین قبول ہوگا اور درزی سلائی پانے کا مستحق نہ ہوگا۔ اور اگر کپڑا درزی کے قبضہ میں ہو یا دونوں کے قبضہ میں ہو تو درزی کا قول مع الیمین قبول ہوگا اور وہ سلائی پانیکا مستحق ہوگا۔

جزئیہ ۷۷۵ - رنگریز کو کپڑا رنگنے دے اسکے بعد کپڑے کے مالک اور رنگریز میں اختلاف ہو رنگائی میں رنگریز کہے رنگائی ایک درہم ہے مالک بیان کرے رنگائی دو درہم ہے اور اگر دونوں کے پاس گواہ نہ ہوں تو دیکھینگے کہ رنگائی سے کپڑے کی قیمت کتنی بڑھ گئی ہے۔ اگر ایک درہم یا اس سے زیادہ بڑھ گئی ہے تو رنگریز کا قول قبول ہوگا اور اسکو ایک درہم دلایا جائیگا۔ یہ حلف لینے کے بعد کہ قسم ہے خدا کی میں نے کپڑا دو دانق کی رنگائی سے نہیں رنگا اور اگر رنگنے میں کپڑے کی قیمت دو دانق سے کم بڑھی ہو تو کپڑے کے مالک کا قول قبول ہوگا رنگریز کے دعوی پر حلف اور کرنے کے بعد۔ اور اگر کپڑے میں رنگائی کی وجہ سے نصف درہم کی قیمت بڑھ گئی ہو تو رنگریز کو اس حلف دینے کے بعد کہ قسم ہے خدا کی میں نے دو دانق کے عوض میں نہیں رنگا نصف درہم دلایا جائیگا اگر رنگ اس قسم کا ہو جس سے کپڑے کی قیمت کم ہوگئی ہے تو کپڑے کے مالک کا قول قبول ہوگا۔

جزئیہ ۷۷۶ - درزی کو کپڑا دیا جاوے تا وہ قبا بھری ہوئی سی دے اور اسی استر اور روئی حوالہ کی جائے اور درزی قبا سیئے اسکے بعد ان میں اختلاف ہو کپڑے کا مالک کہے یہ میرا استر نہیں ہے۔ اس شکل میں درزی کا قول مع الیمین قبول ہوگا۔

جزئیہ ۷۷۷ - اگر دھوبی کو کپڑا ایک درہم دھولائی سے دیا جاوے دھوبی

مالک کو ایک کپڑا دیکر بیان کرے یہہ کپڑا تیرا ہے اور مالک کہے کپڑا میرا ہین ہے بنا بر قول امام اعظم دھوبی کا قول قبول ہوگا اسیطرح اگر دھوبی دعوی کرے کہ یہہ کپڑا مالک کو دیدیا کیونکہ امام اعظم کے نزدیک دھوبی امین ہے اور یون ہی اجیر مشترک کا حکم ہے۔ امام اعظم کے قول پر فتوی ہے۔ اگر اسباب مزدور کو دیا جائے کہ فلان موضع مین پہنچا دے مزدور بوجھ اٹھا لے اسباب کا مالک بیان کرے کہ میرا یہہ اسباب نہین ہے اور مزدور بیان کرے کہ وہی تیرا اسباب ہے ابو یوسف فرماتے ہین مزدور کا قول مع الیمین قبول ہوگا اور اسکو مزدوری نہ ڈالی جائیگی۔

جزئیہ ۴۸۱ - ایک شخص زمین کرایہ پر دے پھر امین اختلاف واقع ہو مثلاً جب مین نے جب اُست ٹھیکہ پر لیا تو غیر مزروعہ تھی مالک زمین کہے مزروعہ تھی شیخ امام بکر بن فضل رحمۃ اللہ فرماتے ہین مالک زمین کا قول قبول ہوگا بخلاف متابعین کے اور قاضی امام علی سغدی رحمۃ اللہ فرماتے ہین ٹھیکہ زمین ہین اعتبار حالت موجود حکم دیا جائیگا اگر زمین خالی ہے تو قول اسکا قبول ہوگا جو دعوی کرتا ہے کہ حقہ کے وقت زمین خالی تھی۔ اگر مزروعہ ہے تو قول مالک زمین کا قبول ہوگا جیسا بھکی مین اگر دونون مختلف ہون پانی کے جاری ہونے یا اُسکے بند ہونے مین مولانا رضی اللہ عنہ فرماتے ہین قول اُسکا مقبول کیا جائیگا جو دعوی کرتا ہے کہ زراعت نہ تھی زمین ٹھیکہ مین دو روایتین ہین صحیح یہہ ہے کہ وہ جائز ہے اور حکم خالی کرنے اور تفویض کرنے کا صادر ہوگا۔

جزئیہ ۴۸۲ - ایک شخص اپنا مکان سال بھر کے لیے کرایہ سے دے اور مدت مذکورہ گزر جائے اور مالک مکان اُسے صاف کرکے خود رہے کرایہ دار کہے کہ میرے اسمین دو درہم تھے تو نے مکان صاف کرکے راہ تہ مین پھینکدیے اور مین تجھ سے اسکا تاوان پانے کا مستحق ہون اور مالک مکان انکار کرے تو اسی کا قول قبول ہوگا

جزئیہ ۳ ۴ ۵ زید جولاہے کو سوت حوالہ کرکے کہے کہ ایک رطل سوت اپنے پاس سے اسمین ملا دے اس شرط پر کہ مین سوت کی قیمت اور بنائی کی مزدوری اتنے درہم دونگا یہہ جائز ہے اور اگر ان دونون مین کپڑے سے کٹ جانے کے بعد اختلاف ہو جولاہا کہے مین نے سوت ملا دیا مالک کہے نہین اگر مالک کے سوت کا وزن معلوم ہوا اور دونون متفق ہون کہ مالک کا سوت ایک من تھا اگر کپڑا موجود ہے تو تولا جائیگا۔ اگر زیادہ نکلے اور مالک بیان کرے کہ یہہ زیادتی منڈی کی ہے اور جولاہے کہے یہہ زیادتی اس سوت کی ہے جو مین نے ملایا ہے۔ فقہا علیہ الرحمۃ لکھتے ہین جولاہے کا قول قبول ہوگا کیونکہ مانڈا اتنا وزن نہین بڑھا سکتا ہے اور اگر قاضی ماہرین سے اسے دریافت کرے تو احسن ہے پس اگر ماہرین بیان کرین کہ مانڈا اتنا وزن زیادہ نہین کرتا ہے تو جولاہے کا قول مع الیمین قبول ہوگا اور اگر جولاہا حلف کرے تو مالک سے دراہم معینہ جولاہے کو دلاکر کپڑا دلایا جائیگا اور اگر ماہرین کہین کہ منڈی سے اسقدر زیادتی ہوسکتی ہے تو مالک کا قول مع الیمین قبول ہوگا پس اگر وہ حلف کرے تو اسکو اختیار دیا جائیگا چاہے جولاہے سے اپنے سوت کا تاوان لے اور کپڑے سے دست بردار ہوجائے یا کپڑا لے لے اور جولاہے کو اسکے حساب سے بنوائی دے اور اگر کپڑا قبل وزن معلوم ہونے کے مالک کے پاس سے تلف ہوجائے تو مالک کا قول مع الیمین مقبول ہوگا کہ مجھے نہین معلوم کہ جولاہے نے سوت ملایا اور اگر وہ حلف کرے تو اسکو کپڑے کی بنوائی دینا پڑیگی نہ سوت کی قیمت اسکے بعد زمین تقسیم کیا جائیگا اس کپڑے کے مثل کی بنوائی اور ایک رطل سوت کی قیمت پر اور ایک رطل کی قیمت اسمین سے کم کردیجائیگی اور حاکم شہید کے نزدیک بہتر یہہ ہے کہ اس رقم مین سے اسکا عشر حصہ بھی نکال ڈالا جاوے جو زیادتی عمل کی وجہ سے چھوڑ دیا ہے یہہ حکم اس شکل مین ہے کہ اختلاف ہو اور واقع کے سوت کا وزن معلوم ہو اور

اگر وزن معلوم نہ ہو تو قول واقع کا مع الیمین قبول ہوگا اور وہی کپڑے کا مالک ہی عام اس سے کہ کپڑا موجود یا تلف ہوگیا ہو اس مسئلہ مین ماہرین سے دریافت نکرینگے کیونکہ وہ صادق اور کاذب کی شناخت نہین کر سکتے ہین اور مسئلہ زرگر اور رنگین مین یا دوتی کی شناخت ماہرین سے کرانا لازم ہے درصورتیکہ وہ شناخت کر سکتے ہون - اور ایسا ہی مذکور مسئلہ مین ہمنے بیان کیا ہے درصورتیکہ ایک شخص کپڑا تفویض کرکے حکم دے اپنے پاس سے روئی ملا دینے کا - فتاوی **قاضی خان** - اگر دھنیے کو جبہ اور روئی حوالہ کرکے کہا جائے کہ اپنے پاس سے تھوڑی روئی ملا دے - دھنیا جبہ مین دس استار روئی بھر کر لائے اور آمر سے بیان کرے تو نے دس استار روئی مجھے دی تھی مین نے دس استار روئی اپنے پاس سے ملا دی جبہ کا مالک کہے مین نے تجھ کو دس بارہ استار روئی دی اور تو نے پانچ استار روئی ملائی دھنیے کا قول قبول ہوگا -

جزئیہ ۴۸۴ - زید ایک مکان کرایہ سے لے دھوبی کے رکھنے کے لیے اسے اختیار ہے اگر چاہے تو ہزار رکھے درصورتیکہ دونون کے رکھنے مین ایک ہی قسم کی مضرت ہو اور اگر مستاجر کہے کہ مین نے تجھ سے دھوبی رکھنے کی شرط کرائی آجر انکار کرے آجر کا قول قبول ہوگا اگر نمود پنکچی اور اسکا مکان مع اسباب کے مدت مقررہ کیلیے کرایہ معین پر لے اور دونون پانی کی مقدار کے بعد ہونے مین اختلاف کرین مستاجر کا قول قبول ہوگا اور اگر نفس پانی کے پینہ ہونے مین اختلاف ہو تو حالت موجودہ پر حکم صادر کیا جائیگا - اور اگر زراجرت کی مقدار مین اختلاف ہو آجر کہے کہ دو درہم ہین کفیل بیان کرے ایک درہم ہے مستاجر بیان کرے نصف درہم مستاجر کا قول قبول ہوگا - کفیل کو اپنی ذات خاص پر درہم کے نصف کی زیادتی کا اقرار کرنا جائز ہے اور مستاجر کی ذات پر جائز نہین کفیل کا قول مدعی کی زیادتی مین قبول ہوگا بسبب منکر ہونے کے - ایک شخص بلیچہ کرایہ پر لیکر راہ مین

ڈالدے سن بعد اپنا مُنھ پھیرے اور مزدور کو پکارے اور اُس مقام سے نہ ہٹے پھر بیلچہ نہ پائے اگر زیادہ عرصہ تک مُنھ نہیں پھیرے رہا ہے حتی کہ اُسکا ضائع کنندہ قرار پاتا تو اُس پر تاوان عائد نہ ہوگا اور اُسی کا قول مع الیمین قبول ہوگا درصورتیکہ آجر اُسکی تکذیب کرے۔

جزئیہ ۴۸۵ - مکان مین رہنے کے بعد مستاجر و آجر مین اختلاف ہو رہنے والا بیان کرے تو نے مجھے بغیر کرایہ مکان نہین رکھا اُسکا قول مع الیمین قبول ہوگا اور مالک مکان کے گواہ۔ اور علی ہذا القیاس دوکان کا بھی یہی حکم ہے۔ زید عمرو کو مکان دس درہم کرایہ سے دے اور مکان کا جا مدینہ سے مستحق نکلے اور دعوی کرے کہ مین نے مکان آجر کو تفویض کرکے حکم دیا تھا کہ اُسے کرایہ پر دینا کرایہ مجھے ملنا چاہیے اجر یعنی زید بیان کرے کہ مین نے مکان اُس سے غصب کرکے کرایہ کو دیا کرایہ کا مین مستحق ہون مالک مکان کا قول قبول ہوگا۔

جزئیہ ۴۸۶ - اجیر مشترک مثل دھوبی وغیرہ کے اگر دعوی کرے کہ مین نے واپس کردیا تصدیق کیا جائیگا تاوقتیکہ اس پر بینہ قائم نہ کرے اسیطرح ہشام نے امام محمد سے روایت کی ہے اور یہہ حکم اُس شخص کے قول کے مطابق ہے جو اجیر مشترک کے قبضہ کو قبضہ ضمان قرار دیتا ہے اور امام اعظم کے نزدیک قول اجیر مشترک کا مثل امین کے مقبول ہوگا۔ کذا فی المحیط۔ اور نوازل کی کتاب نکاح مین لکھا ہے اگر کرایہ نہ بیان کیا جائے تو عرف مین جو کرایہ دیتے ہین وہی دینا پڑیگا اور اگر کرایہ کی مقدار مین اختلاف ہو تو دافع کا قول قبول ہوگا۔

جزئیہ ۴۸۷ - مکان چھوڑ دینے کے بعد آجر و مستاجر مین اختلاف ہو مکان کے تختون اور الماریون کی نسبت مستاجر کا یہہ قول کہ مین نے انھین بنایا ہے قبول ہوگا مگر درصورتیکہ رواج اسکے خلاف ہو اور اگر دونون مین اختلاف ہو کسی مجری

یا اُس لکڑی مین جو چھت مین لگی ہوئی ہے تو مالک مکان کا قول قبول ہوگا اور اسطرح جو اینٹین کہ فرش کے مثل بچھی ہوئی ہون یا اینٹون کے ٹکڑے اور جوشی مرکب ہو اُسکا بھی یہی حکم ہے لیکن لکڑیان رکھی ہوئی اور کچی اینٹین اور چونا اور دروازہ رکھا ہوا ستاجر کا قرار پائیگا کنوئین اور کھڑکی کھدی ہوئی اور تنور مین مکان کے مالک کا قول قبول ہوگا۔ اگر مکان کے مالک نے مستاجر کو مکان مین کچھ بنانے کا حکم دیا ہو اور یہہ اجازت ہو کہ زر کرایہ سے اُسکے بجرا لیا جاوے اُس کل مین اگر دونون بنا مین متفق ہون اور اُسکی مقدار مین مختلف ہون مکان کے مالک کا قول قبول ہوگا اور اگر مالک بنا اور اُسکے بنانے کے حکم دینے سے انکار کرے تو مالک مکان کا قول قبول ہوگا اور اگر مکان مین دو پٹ کا دروازہ نصب ہوا اور ایک پٹ اُسکا گر گیا ہو اور ان دونون مین اُن پٹون کا گرے ہوے پٹ مین اختلاف ہو مکان کے مالک کا قول قبول ہوگا بشرطیکہ معلوم ہو کہ اُسنے مکان کرایہ سے دیا اسی طرح اگر مکان بنا گرے تو اُسکے نقش و نگار مطابق ہون کل مکان کے نقش و نگار بلکہ ایک زمین کرایہ معین پر لے تاکہ اُسمین اینٹین اور ظروف گلی لگائے مستاجر اور مالک زمین مین اختلاف ہو بھٹی کی نسبت مالک زمین بیان کرے کہ مین نے بھٹی بنائی اور مستاجر بیان کرے کہ مین نے بنائی مستاجر کا قول قبول ہوگا اور بھٹی کے سوا دوسری عمارت مین مالک زمین کا قول قبول ہوگا۔

جزئیہ ۴۸۸۔ زید مالک کشتی پر دعوی کرے کہ اسنے مجھے اس غرض سے دس درہم مزدوری پر لیا کہ مین اُسکی کشتی کا سکان تھا بنے رہون مقام ترمذ سے مقام امد تک اور مالک کشتی دعوی کرے کہ مین نے زید کو اپنی کشتی پر ترمذ سے امد تک پانچ درہم کرایہ سے بٹھایا۔ اس شکل مین ہر ایک کا قول دوسرے کے مقابلہ مین قبول ہوگا اور ایک کو دوسرے سے مزدوری و کرایہ نہ دلایا جائیگا۔

اور گروہ دونوں گواہ پیش کریں تو ملاح کے گواہ قبول ہونگے اور مالک کشتی کو کرایہ نہ دلایا جائیگا اور ملاح کو مالک کشتی سے دس درہم دلائے جائینگے - اگر زید دعوی کرے بکر پر کہ میں نے تجھ کو مقام ترمذ سے بلخ تک بکر کو دس درہم کرایہ سے دیا اور بکر دعوی کرے کہ مجھ کو زید نے ملازم رکھا تا کہ میں خچر کو فلان شخص کے پاس جو بلخ میں رہتا ہے پہنچا دوں - ہر ایک کا قول دوسرے کے مقابلہ میں مع الیمین قبول ہوگا اور کرایہ واجب نہ ہوگا اگر دونوں گواہ پیش کریں تو مالک خچر کے گواہ مرجح ہونگے کہ ملاح کو دس کرہ دام حوالہ کرے تا کہ کشتی پر بار کرے اور ہر کرہ کا کرایہ مثلاً ایک درہم مقرر کرے بعد اسکے کہ ملاح موضع شرط تک پہنچا دے مالک طعام بیان کرے کہ میرا طعام گم ہوگیا اور ملاح انکار کرے مالک طعام کا قول قبول ہوگا اور ملاح کو چاہیے کہ وہ اسکو اسپ دے اور بقدر اسکے کرایہ کے یہ اس شکل میں ہے کہ کرایہ نہ دیا گیا ہو اور اگر کرایہ دیدیا گیا ہو تو قول ملاح کا قبول ہوگا اور مالک طعام سے کہا جائیگا کہ تو اپنے طعام کو کیل کر جسقدر تیرے طعام میں گم ہوگیا ہے اسکا ضمان کرایہ سے دلایا جائیگا -

جزئیہ ۵ - اجیر مشترک کو ہیں ضمان حفاظت کرنے کے لیے تفویض کرے اور وہ ہلاک ہوجائے حفاظت کے حال میں بعد اسکے کہ وہ ہلاک ہوگئی ہیں اسکی اجرت پانے کا مستحق ہوں مالک ہیں کہ وہ ایک ہیئت سے بعد ہلاک ہوگئی مالک کا قول مقبول ہوگا کیونکہ وہ اجرت کے لازم ہونیکا انکار کرتا ہے اور ایسا ہی حکم ہے اگر مستعرض مدت گزر جانے کے بعد میں لیکر آئے اور مستعرض بیان کرے کہ یہ نہیں ہے جسکی حفاظت کی میں نے اجرت ٹھہرائی تھی بلکہ وہ دوسری ہے پس اسکا قول انکار اجرت میں قبول ہوگا اور قول مستعرض کا اس امر میں کہ یہ وہی عین ہے جسکی حفاظت کے لیے اجرت ٹھہرائی گئی تھی قبول ہوگا کیونکہ وہ مستعرض قابض ہے اور بنسبت

مستقرض کے زیادہ عالم ہے

جزئیہ ۴۹۰ - رنگ ساز یا رنگریز مکان کرایہ کو لیکر اسمین ایک زمانہ تک رہے پھر اُسکے چھوڑ دینے کے بعد مکان کے مالک اور کرایہ دار مین اختلاف ہو کہ جس شئی مین جو رنگساز یا رنگریز حسب عادت بناتے ہین کرایہ دار کہے کہ مین نے اُسے بنایا مکان کا مالک بیان کرے کرایہ دینے کے وقت وہ موجود تھی مطابق قیاس موجر کا قول مع الیمین قبول ہوگا اور استحساناً مستاجر کا قول قبول ہوگا اور اگر اختلاف ہو مکان کی بنا یا بنا کی اُس لکڑی مین جو چھت مین یا اُسکے استال مین نصب ہو تو مکان کے مالک کا قول مع الیمین قبول ہوگا اور اگر اختلاف ہو اُس لکڑی کی نسبت جو مکان مین رکھی ہو یا جو دروازہ مکان مین رکھا ہو یا خشتک خام اینٹین یا پختہ اینٹین یا چونہ ان شکلون مین مستاجر کا قول مع الیمین قبول ہوگا۔

جزئیہ ۴۹۱ - سوال - کہ ایک شخص کو اجرت دے کہ وہ ملاح کے ساتھ جائے کشتی مین یا بار بندجہاز مین پہنچا دے اسکے بعد دونون مین اختلاف ہو الفراغ کا مستاجر دعوی کرے عدم الیفا کا موجر ایفا کا دعوے کرے کس شخص کا قول مقبول ہوگا۔ جواب مستاجر کا قول مع الیمین قبول ہوگا اور موجر کے گواہ کیونکہ وہ ایفا کا دعوی کرتا ہے اور مستاجر منکر ہے۔ سوال۔ مستاجر اور چارپایہ کے مالک مین اختلاف ہو مستاجر بیان کرے کہ مین نے چارپایہ کرایہ کو لیا جو بوجھ چاہون اُسپر بار کرون اور جس شخص کو چاہون سوار کرآون موجر بیان کرے تو نے کرایہ کو لیا تھا اسباب بار کرنے اور خود سوار ہونے کے لیے کس شخص کا قول قبول ہوگا جواب موجر کا قول مع الیمین قبول ہوگا مگر جس شکل مین بینہ قائم کیا جائے **فتاوی الہندیہ**

جزئیہ ۴۹۲ - زید اپنے قرض خواہ کو شانہ حوالہ کرے اور اُسے شانہ کی حفاظت کرنے کے لیے اجارہ پر لے اور مدت کے بعد۔ قرض خواہ شانہ لانے

اور جو مدت تمام ہوگئی ہے اسکی اجرت طلب کرے مستاجر بیان کرے کہ یہ میرا شانہ نہیں ہے مستاجر کا قول اجرت میں قبول ہوگا اور اُسے اجرت دینا پڑے گی کیونکہ وہ عین کی حفاظت کرنے اور وجوب اجرت کا منکر ہے اور قرض خواہ کا قول تعین شانہ میں قبول ہوگا اور وہ شانہ سپرد کر دینے سے بری الذمہ بھی ہو جائیگا کیونکہ قابض زیادہ عالم ہوتا ہے فقہا کہتے ہیں کہ قابض کا قول شئی مقبوضہ کی مقدار اور اسکی صفت وتعین میں قبول ہوگا۔ یہ مشکل اُسکے خلاف ہے کہ اگر مشتری شئی مبیعہ کو بسبب عیب واپس کرنا چاہے بائع بیان کرے کہ یہ شئی مبیعہ نہیں ہے بائع کے قول کی تصدیق کیجائیگی نہ مشتری کا قول باوجودیکہ وہ قابض ہے مناسب یہ ہے کہ اسکی یوں توضیح کیجائے کہ مالک کا قول تعین میں قبول ہوگا درصورتیکہ ملکیت پائی جائے ورنہ قابض کا قول قبول ہوگا مثل تعین مغصوب کے۔

جزئیہ ۴۹۳ بچہ والا مشترک ہو اور بکری سب غرق ہو جانے یا درندہ کے پھاڑ ڈالنے یا بلندی پر سے گر پڑنے یا مثل اُسکے ہلاک ہو جائے بکری کا مالک کہے کہ میں نے تجھ سے شرط کی تھی کہ تو بکری کو فلاں جگہ چرانا نہ اُس مقام پر جہاں تو نے چرانا ہر والا بیان کرے تو نے شرط یہ کی تھی کہ بکری اُس موضع میں چرائی جاوے جہاں میں نے چرانی بالاجماع مالک بکری کا قول قبول ہوگا اور چرواہے پر تاوان عائد ہوگا اور چرواہے کے گواہ قبول ہونگے حتی کہ چرواہے پر تاوان عائد نہ ہوگا۔ امام اعظم کے نزدیک اور ایسا ہی حکم ہے اگر چرواہا خاص ہو اور حسب مذکورہ بالا اختلاف ہو تو مالک کا قول بتصدیق کیا جائیگا اگر دھوبی سے یہ شرط کی گئی ہو کہ آج ہی کام سے فراغت کرا دو اور وہ فراغت نہ کرے اور دوسرے دن کپڑا تلف ہو جائے آنحضرت نے جواب دیا

کہ دھوبی پر تاوان عائد ہوگا اور اگر دونون مین اختلاف ہو کپڑے کا مالک کہے بدان شرط دادم کہ دہ روز تمام کن - اور مدت گزر گئی اور مین تجھ سے ضمان لینے کا مستحق ہون دھوبی کہے نہین بلکہ تو نے بلا قید مجھے حوالہ کیا تا مین دھو دون اور مدت کی تعین نہین کی مناسب ہے کہ دھوبی کے قول کی تصدیق کیجائے کیونکہ وہ شرط اور ضمان کا منکر ہے اور آجر اسکا مدعی ہے اگر دھوبی سے یہہ شرط کیجائے کہ آج کپڑا دھو دے یا مثل اس عمل کے اور دھوبی اس روز کپڑا نہ دھوے اور بعد چند روز کے کپڑا دھو دے لایق ہے کہ دھولائی اُسے نہ دلائی جاوے کیونکہ عقد اجارہ باقی نہین رہا اور اسکا حکم مثل اس مسئلہ کے ہے کہ کپڑے سے انکار کرے اور زمان بعد وہ کپڑا جو انکار کے بعد دھویا ہے لائے دھولائی نہین واجب ہوتی ہے اگر عقد کے باطل ہونے کے بعد دھوے اور یہہ بیان ہو چکا کیونکہ وہ بسبب انکار غاصب ہوجاتا ہے اور اگر دھوبی کپڑے کو انکار کے قبل دھوے تو دھولائی واجب ہوجائیگی **جامع الفصول**۔

جزئیہ ۴۹۴۔ غاصب کرایہ سے دے چند سال کے لیے اسکے بعد مالک اجازت دے یہہ اجازت زمانہ ماضیہ سے متعلق نہ ہوگی اگر مالک کہے کہ مین نے غاصب کو اجازت دی کرایہ پر دینے کے وقت اس شکل مین مالک کے قول کی تصدیق کیجائیگی اور غاصب کے قول پر التفات نہ کیا جائیگا۔ زید چار پایہ دس درم کرایہ کو لے بغداد تک اور موجر کو حوالہ کردے بغداد مین پہنچنے کے بعد موجر بعض درہم متاجر کو واپس کرکے بیان کرے کہ یہہ زیوف ہین یا ستوقہ رب المال کا قول مقبول ہوگا کیونکہ وہ اپنے حق کے ایفا کا انکار کرتا ہے اور اپنے قول مین متناقض نہ قرار پائیگا اور موجر کا قول ستوقہ مین قبول نہ ہوگا اور اگر اقرار کرے اجرت یا اپنے حق کے بھر پانے کا یا درہم کے کھرے ہونیکا تو موجر کا قول مقبول ہوگا

اگر مقترض مستقرض کو قبالہ حوالہ کرے اور وہ قبالہ کوئی شے رہن رکھکر حفاظت کرے تو مستقرض اجرت پانیکا مستحق نہ ہوگا اور اگر مستقرض قبالہ کی حفاظت کے لیے کرایہ سے رہا نہیں ہے کیونکہ حفاظت قبالہ کی اپنے حق کے زندہ کرنے کے واسطے ہے اور اگر وہ شے جسپر قبالہ لیٹا ہوا تھا ہلاک ہوجاے اور سال بھر کے بعد دونون مین اختلاف ہو مقرض بیان کرے کہ فی الحال ہلاک ہوگئی مستقرض بیان کرے کہ سال بھر ہوا ہلاک ہوئے قول مستاجر مستقرض کا قبول ہوگا کیونکہ وہ اجرت کی زیادتی کا انکار کرتا ہے۔

جزئیہ ۴۹۵۔ مستاجر موجر کو سال بھر کا کرایہ حوالہ کرے اور مستاجر دو مہینے کے بعد مرجاے مستاجر کے ورثا موجر سے دس مہینے کا کرایہ مانگے موجر بیان کرے مین نے مکان بعوض کرایہ وصول شدہ دو مہینے کرایہ پر دیا اور مستاجر کو بقیہ سال بھر مسلح کردیا تھا ورثا کہین سال بھر کے کرایہ پر دیا تھا موجر کا قول قبول ہوگا کیونکہ وہ مالک ہوچکا ہے کرایہ کا مستاجر کے ورثا اُسکے حق کو باطل کرتے ہین اگر دونون مین اختلاف ہو مدت کے گزرنے مین تو مستاجر کا قول مقبول ہوگا۔ **قینہ**۔

جزئیہ ۴۹۶۔ درزی کو کپڑا اور استر حوالہ کیا جاے کہ اُسکی قباسی دے درزی کپڑا سی کر لاے کپڑے کا مالک بیان کرے کہ استر میرا نہین ہے درزی کا یہ قول مع الیمین کہ وہی استر ہے قبول ہوگا اور کپڑے کے مالک کو اختیار ہے اگر چاہے استر کو لے لے۔

جزئیہ ۴۹۷۔ مکان کا مالک کرایہ دار کو تعمیر کرنے کا حکم دے اس شرط سے کہ جو اسمین صرف ہو وہ کرایہ مین محسوب کرلے اگر ان دونون مین اختلاف ہو مستاجر کہے تو نے مجھ کو تعمیر کا حکم دیا اور مین نے تعمیر کی موجر کہے مین نے تجھ کو تعمیر کا حکم نہین دیا مکان کے مالک کا قول مع الیمین قبول ہوگا یہ حکم اُس شکل مین ہے

کہ مشکل الحال نہ ہو جیسے اُس کام کے کاریگر مختلف بیان کرین بعض کہین اس قسم کی تعمیر کے اخراجات کرایہ دار کے ذمہ عادۃً ہوتے ہین اور بعض کہین نہین بلکہ مالک کے ذمہ ہوتے ہین اس شکل مین دعوی معتبر ہوگا مع الیمین اور اگر اُس فن کے ماہرین بالاجماع اُن دونون مین سے ایک کے قول کے ساتھ اتفاق کرین تو اُسکا قول قبول ہوگا۔ اگر موزہ ساز اور موزہ کے مالک مین اختلاف ہو موزہ کا مالک کہے تو نے بلا اجرت موزہ بنایا موزہ ساز بیان کرے مین نے ایک درہم بنوائی سے بنایا دونون سے حلف لیا جائیگا موزہ ساز سے اس مضمون کا قسم ہے خدا کی مین نے بلا بنوائی موزہ نہین سیا اسکے حلف کرنے کے بعد موزہ کے مالک سے حلف لیا جائیگا قسم ہے خدا کی مین نے موزہ ساز سے موزہ کے سینے کی بنوائی ایک درہم نہین ٹھہرائی ہے اسیطرح سے تمام صنعتون کا حکم ہے اور تمام کتب مین جابجا بیان کیا گیا ہے کہ صانع کا قول قبول ہوگا اور اُسپر مزدوری لازم نہ ہوگی اور دونون سے حلف لینا بیان نہین ہوا ہے۔ کتاب الاستحلاف مین جو مذکور ہوا وہ حکم بر بنا قیاس ہے اور اسکے سوا اور کتب مین جو بیان ہوا ہے وہ استحساناً ہے۔ مجمع الفتاوی۔

جزئیہ ۴۹۸ - زید محمود کو حکم دے کہ کپڑا زعفرانی یا کسم کا رنگ دے محمود دوسرا رنگ رنگے پھر دونون مین اختلاف ہو۔ کپڑے کا مالک کہے مین نے سرخ کپڑا رنگنے کو کہا تھا رنگریز بیان کرے تو نے مجھے کپڑا زعفرانی رنگنے کو کہا تھا کپڑے کے مالک کا قول مع الیمین قبول ہوگا درزی بکر کے مکان مین کپڑا سیے اور اُن دونون کا کپڑے مین اختلاف ہو مکان کے مالک کا قول قبول ہوگا کیونکہ کپڑا اگرچہ صورۃً درزی کے قبضہ مین ہے لیکن معنًا مالک کے قبضہ مین ہے۔

جزئیہ ۴۹۹ - اگر مزدور پر کپڑے کا پشتارہ بار ہوا اور وہ بزاز کے مکان مین ہوا اور دونون پشتارہ مین اختلاف کرین اگر پشتارہ اس قسم کا ہو جسمین کپڑا رکھکر

مزدور اٹھاتے ہین تو قول مزدور کا قبول ہوگا اور اگر ایسا نہ ہو تو قول مالک مکان کا قبول ہوگا۔ لسان الحکام۔ اگر اجیر اور مکان کے مالک مین اختلاف ہو اجیر کہے مین نے کپڑا واپس کر دیا کپڑے کا مالک انکار کرے اجیر کا قول امام اعظم کے نزدیک قبول ہوگا کیونکہ اجیر اُسکے نزدیک قبضہ مین امین ہے اور اُسکا قول مع الیمین قبول ہوتا ہے لیکن اُسکا دعوی احوط پر تصدیق نہ کیا جائیگا صاحبین کے نزدیک کپڑے کے مالک کا قول قبول ہوگا۔ زید عمرو سے مکان یا حمام ایک مہینے کے لیے کرایہ لے اور دو مہینے رہے تو دو مہینے کا کرایہ دینا پڑیگا۔ کذا ذکر عامۃ الروایات اور اگر مکان یا حمام اُسکی زندگی کی وجہ سے دوسرے مہینے مین منہدم ہو جائے اور کرایہ دار کا یہ قول کہ وہ پہلے مہینے مین منہدم ہوا قبول ہوگا اور اُسپر ضمان عاید نہ ہوگا

جزئیہ ۵۰۰۔ درزی اور کپڑے کے مالک مین اختلاف ہو کپڑے کا مالک بیان کرے مین نے تجھ کو حکم دیا تھا کہ پیلے کا درزی کہے کرتہ سینے کا یا کپڑے کا مالک رنگریز سے بیان کرے مین نے تجھے سرخ کپڑا رنگنے کا حکم دیا تھا تو نے زرد رنگنے کا حکم دیا تھا کپڑے کے مالک کا قول قبول ہوگا۔ اسیطرح اگر کپڑے کی صنعت کا انکار کرے مالک کپڑے سے حلف لینگے کیونکہ مالک اُس شے کا انکار کرتا ہے اگر اقرار کرتا تو وہی لازم ہو جاتی اور حلف لینے کی شکل مین درزی ضامن قرار پائیگا۔ ہدایہ۔ مستاجر کے تھوڑا منتفع ہونیکے بعد دونون مین اختلاف ہو مثلاً کرایہ دار کچھ مدت مکان مین رہے یا چار پایہ پر تھوڑی مسافت طے کرے اسکے بعد اختلاف پڑے تو مدت گزشتہ مسافت مین مستاجر کا قول مع الیمین قبول ہوگا اور دونون سے حلف لیکر عقد کرایہ باقی مین فسخ کرا دینگے۔ اگر دونون مین اختلاف بعد مدت اجارہ گزرنے کے بعد یا اُس مقام پر پہنچنے کے بعد جہان تک چار پایہ کرایہ سے لیا تھا تو دونون سے حلف نہ لیا جائیگا

اور مستاجر کا قول مقدار بدل مین مع الیمین قبول ہوگا اور موجر پر حلف وارد نہ ہوگا۔ اور اگر خلاف استحقاق مین ہو تو مستحق علیہ کا قول قبول ہوگا۔

جزئیہ ۵۰۱۔ اگر دونون اجرت کی مقدار مین اختلاف کرین اور اسکے پاس گواہ نہون کپڑے کے مالک کا قول مع الیمین قبول ہوگا اسیطرح حکم برنگ جو قیمت دار ہو اور اگر رنگ سیاہ ہو تو کپڑے کے مالک کا قول مع الیمین قبول ہوگا موافق قاعدہ امام اعظم علیہ الرحمۃ کے کیونکہ اُن کے نزدیک سیاہی سے کپڑے مین نقصان آجاتا ہے اسیطرح جس رنگ سے کپڑے مین نقصان آجاتا ہے اور اگر کاریگر اور مستاجر اصل اجرت مین مختلف ہون جیسے دھوبی موزہ ساز۔ رنگریز کے۔ کپڑے اور موزے کا مالک بیان کرے تو نے بلا قیمت میرے لیے اُسے بنایا کاریگر کہے نہین بلکہ مین نے ایک درہم اجرت سے بنایا کپڑے اور موزے کے مالک کا قول مع الیمین قبول ہوگا امام اعظم کے نزدیک اور اُنپر اجرت لازم نہوگی ابو یوسف فرماتے ہین کہ اگر وہ شخص آزاد ثقہ ہو تو اجرت لازم ہوگی ورنہ لازم نہوگی۔ امام محمد فرماتے ہین اگر اُس نے کوئی کام پیشہ کے لیے اختیار کیا ہے تو اُسکا قول قبول ہوگا اور اگر پیشہ کے لیے اختیار نہین کیا ہے تو اُسکے مقابل کا قول قبول ہوگا اور اسیطرح حکم ہے اگر دونون متفق ہون کہ اجرت کی شرط نہین کی تھی لیکن کاریگر کہے مین نے اجرت پر عمل کیا کپڑے کا مالک کہے مین نے تجھ سے کچھ شرط نہین کی تھی اور تو کچھ پانے کا مستحق نہین ہے۔

کتاب الغصب

جزئیہ ۵۰۲۔ زید عمرو کے چارپایہ پر بوجھ لادے بغیر اُسکی اجازت وحکم کے

چارپایہ کے پیٹھ پر ورم ہوجائے مالک چارپایہ کی پیٹھ چیرے اگر اُس سے نقصان آجائے یا چارپایہ ہلاک ہوجائے اور مالک کہے چارپایہ مرگیا یا ورم سے نقصان آگیا حاصل کہے نہین بلکہ پیٹھ چیرنے سے حاصل غاصب کا قول قبول ہوگا کیونکہ وہ ضمان کا انکار کرتا ہے۔ نزازیہ۔ اسیطرح اگر چارپایہ مرجائے اور اُن دونون مین اختلاف ہو تو اُس شخص کا قول جسنے چارپایہ پر بوجھ لادا ہے مع الیمین قبول ہوگا اگر حلف کرے تو چارپایہ کے ضمان سے بری ہوجائیگا اور ضمان نقصان سے بری نہوگا۔

جزئیہ ۵۰۳۔ غاصب کپڑا لاکر بیان کرے مین نے یہہ غصب کیا مالک کہے نہین بلکہ تونے دوسرا کپڑا ہردی یا مردی غصب کیا۔ غاصب کا قول قبول ہوگا نیز عمرو پر دعوے کرے تونے مجھ سے جبہ غصب کرلیا غاصب کہے کہ مین نے ابرہ غصب کیا غاصب کا قول قبول ہوگا اور اگر بیان کرے کہ مین نے تجھ سے جبہ غصب کیا اسکے بعد کہے کہ بیان یہہ میری ہے یا اسمیرا ہے یا کہے کہ مین نے تجھ سے انگشتری غصب کی مگر اسکا نگینہ میرا ہے یا کہے مین نے تجھ سے یہہ مکان غصب کیا پھر کہے بنا میری ہے یا کہے مین نے تجھ سے زمین غصب کی اسکے بعد بیان کرے کہ درخت میرے ہین ان شکلون مین اسکا قول تصدیق کیا جائے گا خلاصۃ الفتاوی۔ غاصب دعوی کرے کہ مین نے کپڑا رنگا مالک دعوی کرے کہ غاصب نے مجھسے رنگا ہوا کپڑا غصب کیا یا دیوار کی بنا یا تلوار کے حلیہ مین اختلاف ہو مالک کا قول قبول ہوگا۔

جزئیہ ۵۰۴۔ اگر دعوی کیا جاے کہ عمرو نے مسلم کی شراب پھینک دی مسلم بیان کرے مین نے اُسے سرکہ ہوجانے کے بعد پھینک دیا قول متلف یعنی پھینکنے والے کا قبول ہوگا قنیہ۔

جزئیہ ۵۰۵۔ چارپایہ مغصوبہ مرجائے اور غاصب ومغصوب منہ مین اختلاف ہو

غاصب سے کہے کہ مین نے چارپایہ تجھکو واپس کردیا اور تیرے پاس ہلاک ہوگیا مالک چارپایہ سے کہے نہین بلکہ چارپایہ تیرے پاس بسبب سوار ہونیکے ہلاک ہوگیا اور ہر ایک کے پاس گواہ نہون مالک چارپایہ کا قول قبول ہوگا جیسا کہ مالک سے کہے کہ مین نے تیرے حکم سے کہا یا اور مالک مال انکار کرے قول مالک کا قبول ہوگا اور اگر کپڑے کے مالک اور غاصب مین اختلاف ہو کپڑے کی قیمت مین اور کپڑے کو غاصب نے ہلاک کردیا ہو غاصب کا قول مع یمین قبول ہوگا اور کپڑے کے مالک کے پاس گواہ نہون اور غاصب گواہ پیش کرے کہ کپڑے کی قیمت اتنی اور مالک اسکی تکذیب کرے اور غاصب سے حلف طلب کرے تو اس سے حلف لیا جائیگا اور غاصب کے گواہ قبول نہونگے ہمارے مشائخ کہتے ہین مناسب ہے غاصب کے گواہ قبول کیے جائین اسکی ذات سے حلف ساقط ہونے کے لیے جیسا امین دعوی کرے واپس کرنیکا تو اسکا قول قبول ہوگا تاتارخانیہ۔

کتاب الشفعہ

جزئیہ ۵۰۶ مشتری سے کہے مین نے یہ مکان جسکو مدعی بسبب شفعہ لینا چاہتا ہے سال بھر ہوا خریدکیا اور مدعی کو خریدکرنیکا علم ہوا اسنے حق شفعہ طلب نہین کیا قاضی مدعی سے استفسار کریگا کہ کب مشتری نے یہ مکان خریدکیا اگر مدعی بیان کرے کہ مین نے علم ہونے کے وقت حق شفعہ طلب کیا یہ کہنا اسکا صحیح قرار پائیگا اور یہی اسکو کافی ہوگا اور اگر مشتری بیان کرے کہ علم کے وقت حق شفعہ شفیع نے طلب نہین کیا شفیع کا قول قبول ہوگا اگر شفیع بیان کرے کہ مجھے سال بھر ہوا بیع کا علم ہوا اور مین نے شفعہ طلب کیا مشتری کہے کہ تو نے طلب نہین کیا مشتری کا قول قبول ہوگا

اور اگر شفیع بیان کرے کہ مجھے خرید کرنیکا علم نہین ہوا مگر اب شفیع کا قول قبول ہوگا اور مشتری کو یہہ بینہ قایم کرنا چاہیے کہ شفیع کو اسکے قبل بیع کا علم ہوا اور اُسنے شفعہ طلب نہین کیا اور اگر مشتری کہے کہ شفیع نے شفعہ طلب نہین کیا یہانتک کہ وہ مجھ سے ملا اور شفیع کہے کہ مین نے شفعہ طلب کیا مشتری کا قول قبول ہوگا اور حلف لیا جائیگا خدا کی قسم ہے شفیع نے شفعہ طلب نہین کیا وہ مجھ سے ملا اور شفیع سے استفسار کیا جائیگا کہ کب تجھ کو علم ہوا اگر وہ بیان کرے کل یا آج کے دن اس ساعت سے قبل اُسکا قول قبول نہ ہوگا مگر درصورتیکہ گواہ پیش کرے۔

جزئیہ ۵۰۔ زید دعوی کرے شفعہ کا جوار کے سبب سے دوسرے شفیع کے قبل اور دوسرے شفیع کو معلوم نہ ہو کہ بسبب جوار شفعہ ہوتا ہے مدعی علیہ انکار کرے اور بیان کرے کہ اسکو شفعہ نہین ہے مدعی علیہ کا قول قبول ہوگا اور اُس سے حلف لیا جائیگا کہ قسم ہے خدا کی نہین ہے اس شخص کو میرے جانب سے شفعہ اس مکان مین اگر مدعی علیہ حلف ادا کرے تو اس سے حلف اُسکے مذہب کے موافق لیا جائیگا اور مدعی کا حق فوت ہوجائیگا۔ دو شخص آپسمین بیع کرین شفیع حق شفعہ طلب کرے بائع و مشتری کی حضوری مین بائع کہے ہمارے درمیان بیع معاملت ہوئی اور اسکی مشتری تصدیق کرے شیخ الامام ابو بکر محمد بن الفضل فرماتے ہین بمقابلہ شفیع اُن دونون کے قول کی تصدیق نہ کیجائیگی مگر درصورتیکہ بیع ایسی کمتر قیمت پر ہوئی ہو کہ مبیعہ کے مثل کی بیع ایسی قیمت پر نہین ہوتی ہے تو وہ بیع معاملہ قرار پائیگی اور شفیع کو حق شفعہ نہ ہوگا مثل اس اختلاف کے کہ بائع و مشتری بیع کرین بائع کہے کہ مین نے بیع معاملہ کی مشتری بیان کرے نہین بیع بہ خوشی ہوئی اگر بیع ایسی قیمت پر ہوئی ہو کہ مبیعہ کے مثل کی بیع اس قلیل قیمت پر نہین ہوتی ہے تو بائع کا قول قبول ہوگا اور اگر ایسا نہو تو مشتری کا قول قبول ہوگا۔ اگر زید مکان خرید کرے اپنے لڑکے

صغیر کے لیے اور شفیع مکان کو بسبب شفعہ لینا چاہے اور بائع و مشتری مختلف ہون شفیع کے
قیمت مین قول زید کا قبول ہوگا۔

جزئیہ ۵۰۸ - مشتری و شفیع دونون قیمت مین اختلاف کرین مشتری کا قول مع الیمین
قبول ہوگا۔ نقلہ المولی خانم بغدادی من الوجیز۔ اگر عمارت کو منہدم کر دے اور اختلاف
مشتری اور شفیع کا عمارت کی قیمت مین مشتری کا قول مع الیمین قبول ہوگا اور اُسکے
گواہ بھی قبول ہونگے سب قیاس قول امام اعظم اسیطرح امام محمد نے لکھا ہے اور
ابی یوسف لکھتے ہین مطابق امام اعظم گواہ شفیع کے قبول ہونگے من الوجیز۔

جزئیہ ۵۰۹ - ایک شخص مکان خرید کرے اسکے بعد شفیع حاضر ہو کر مکان لینا چاہے
مشتری بیان کرے مین نے اُسمین یہہ بنا بنائی شفیع کے نہین بلکہ تو نے خرید کیا اسکو بنا تھا
مشتری کا قول قبول ہوگا اسیطرح اگر زمین خرید کرے اسکے بعد شفیع حاضر ہوا اور
اُسپر درخت ہون اور اُن دونون مین اختلاف ہو طریقہ مذکورہ پر مشتری کا قول
قبول ہوگا درصورتیکہ وہ ظاہر کی تکذیب نکرتا ہو اور اگر ظاہر کا مکذب ہو مثلاً مشتری بیان
کرے کہ مین نے اُس زمین پر کل درخت لگائے مشتری کا قول قبول نہ ہوگا اور اگر
بیان کرے کہ مین نے خرید کی ہیں دن ہوے اور اُسپر مین نے درخت لگائے اسکا
قول قبول ہوگا درصورتیکہ وقت بیان ظاہر کے تکذیب نکرے اور اگر مشتری بیان
کرے کہ مین نے بنا بمقابلہ پانسو درہم خرید کی بعد اسکے مین نے زمین خرید کی یا بیان کرے
مین نے پہلے زمین خریدی بغیر بنا کے اسکے بعد بنا خریدی کی دوسرے عقد مین تجھ کو
بنا مین شفعہ نہین ہے اور شفیع کہے نہین بلکہ تو نے بنا خریدی کی عقد واحد مین مطابق
قیاس مشتری کا قول قبول ہوگا اور استحسانا شفیع کا قول قبول ہوگا کیونکہ مشتری
شفعہ کا انکار کرتا ہے بنا مین بسبب تفریق عہدہ کے بعد موجود ہونے سبب شفیع کی
ظاہرا مشتری کا قول قبول نہ ہوگا اور اگر مشتری بیان کرے مجھ کو پہلے بنا ہبہ کی من بعد

مین نے زمین خرید کی مشتری کا قول قبول ہوگا اسی طرح اگر مشتری کہے مین نے
نصف خرید کیا مین نے نصف خرید لیا اور ہمارا شفیع ہو بیان کرے تو نے کل ایک
عقد مین خرید کیا شفیع کا قول استحسانا قبول ہوگا۔ اور اگر مشتری دعوی کرے مین نے
کل خرید کیا ایک عقد مین اور شفیع دعوی کرے کہ اسنے متفرقا خرید کیا مشتری کا
قول قبول ہوگا اور بائع سے بیان لیا جائیگا جو کہے بیچا ہے کو یہ بیچا ہے مکان کا مالک اس کے
واسطے کے دعوی کرے کہ میرے پدر نے خریدکیا فلانی مکان ہزار درہم کو اور شفیع کہے
نہین بلکہ خریدکیا تو نے کل مکان ہزار درہم کو مشتری کا قول بھی قبول ہوگا اور
شفیع بائع سے کل مکان لینے کا مستحق ہوگا۔ اور اگر بائع بھی مشتری کے ہمراہ اسنے
انکار کرے ان کا قول بھی انہین قبول ہوگا اور اگر بائع مشتری سے قول کی تصدیق
کرے تو بھی مشتری کا قول قبول ہوگا اور شفیع کے قول کی تصدیق یا ابطال سے
مین کچھ بحث نہین کیونکہ مشتری کا قول شفیع کے مکان سے نہین ظاہر ہوتی ہے شفیع کے
حق مین ان دونون کے قول یکساں ہے

مسئلہ ۱۰۱۵ اگر شفیع مشتری خریدار سے شفیع دعوی کرے کہ اسنے مکان کا ایک
حصہ قسم کردیا اور مشتری اسکی تکذیب کرے مشتری کا قول قبول ہوگا۔ قاضیخان۔
شفیع کہے مجھے جب علم ہوا مین نے شفعہ طلب کیا مشتری بیان کرے نہین بلکہ تو نے
تاخیر کی طلب مین شفیع کا قول قبول ہوگا شفیع بیان کرے کہ مجھے فلان دن اور
فلان زمانہ مین علم ہوا اور مین نے شفعہ طلب کیا مشتری بیان کرے تو نے شفعہ
طلب نہین کیا مشتری کا قول قبول ہوگا مشتری بیان کرے کہ مین نے زمین خریدکی
اور بائع نے مجھے بنا ہبہ کی شفیع بیان کرے کہ تو نے بنا بھی خریدکی شفیع کا قول
قبول ہوگا بزازیہ۔ خریدار و مشتری مین اختلاف ہوا اس مکان کی نسبت جسمین وہ
سکونت پذیر ہون مشتری کا قول قبول ہوگا اگرچہ دلیل ملک کی ظاہر ہے کیونکہ ظاہر

استحقاق کو کافی نہین ہے اور جار کو چاہیے کہ مشتری کو حلف دے لیکن بیع قطعی پر امام محمد کے نزدیک اور علم بیع پر ابی یوسف کے نزدیک اور اسی پر فتوی ہے دو جار مین سے ایک کا قول نسبت اُس دیوار کے جو جار کے مکان پر ہو مثلاً تحت اُسکے زید کا علاقہ ہو اور زید اپنا حق شفعہ دیدے تصدیق کیا جائیگا۔

جزئیہ ۱۱۵ - مشتری دعوی کرے دو ہزار درہم کا اور شفیع ہزار کا مشتری کا قول مع الیمین قبول ہوگا اور اگر بائع و مشتری و شفیع کے درمیان اختلاف ہو اور مکان بائع کے قبضہ مین ہو یا مشتری کے اور ثمن ادا نہ کیا گیا ہو بائع کا قول قبول ہوگا اور دونون کو حلف دیا جائیگا اور بیع فسخ کرائی جائیگی بیع کیونکہ اختلاف بیع مین ہے اور بیع قائم ہے۔ شفیع اگر چاہے تو اُس قیمت پر لے جسے بائع بیان کرے کیونکہ وجوب بائع کے ایجاب سے ہوا ہے پس اُسکا قول قبول ہوگا من الایضاح والمحیط والجامع معین الحکام فتاوی ابی اللیث مین لکھا ہے اگر مشتری شفیع کی طلب شفعہ کا انکار کرے تو اُسکا قول مع الیمین قبول ہوگا۔ بعد اسکے دیکھینگے اگر مشتری اسکا انکار کرے کہ شفیع نے خبر بیع سننے کے وقت شفعہ طلب نہین کیا۔ تو مشتری سے حلف لیا جائیگا علم پر کیونکہ شفیع سماعت بیع کے وقت شفعہ طلب کر سکتا ہے۔ اور اگر مشتری انکار کرے کہ شفیع نے مجھ سے ملاقات کرنے کے وقت شفعہ طلب نہین کیا اس شکل مین حلف لیا جائیگا بیع قطعی پر اور اگر شفیع بیان کرے مین نے وقت علم ہونے کے شفعہ طلب کیا شفیع کا قول مع الیمین قبول ہوگا اور اگر شفیع بیان کرے کہ مجھے فلان روز خریدنے کا علم ہوا اور مین نے اُسیوقت شفیع طلب کیا اور مشتری بیان کرے تو نے شفعہ طلب نہین کیا مشتری کا قول قبول ہوگا اور اگر مدت قریبہ بیان کیجاے مثلاً شفیع بیان کرے کہ دس دن ہوے مجھے شفعہ کا علم ہوا اور ہنگام علم مین نے شفعہ طلب کیا اور مشتری بیان کرے تو نے شفعہ طلب نہین کیا علم ہونے کے وقت۔ مشتری کا قول قبول ہوگا اور اگر مشتری کہے

علم ہوا تجھے اُسوقت کے پہلے جسمین تونے شفعہ طلب کیا اور تونے شفعہ طلب نہین کیا شفیع کا قول قبول ہوگا اگر مدعی علیہ ان سب کا انکار کرے مثلاً کہے مدعی کو شفعہ نہین ہے میرے طرف مدعی علیہ کا قول قبول ہوگا نقلہا من الخانیہ۔

جزئیہ ۵۱۲- بائع اور مشتری دونون متفق ہون کہ بیع مین بائع کو خیار شرط تھا اور شفیع انکار کرے امام اعظم اور امام محمد کے نزدیک ان دونون کا قول قبول ہوگا اور ابو یوسف کی دو روایتونمین سے ایک روایت کے مطابق قول شفیع کا قبول ہوگا جامع الصغیر مین لکھا ہے کہ بائع دعوی کرے اور مشتری اور شفیع اسکا انکار کرین تو مشتری کا قول قبول ہوگا نوادر مین لکھا ہے کہ بائع کا قول قبول ہوگا اور یہی بر بنا قیاس ہے اسی طرح اگر مشتری خیار کا دعوی کرے اور بائع اور شفیع انکار کرین اور اگر مکان خریدا جاے اور شفیع مشتری سے بیان کرے کہ اس مکان کو تیرے ہاتھ فروخت کرنیوالے بیان کرے تونے حق شفع ہبہ کردیا شفیع کہے مجھے بیع کا علم نہین ہوا شفیع کا قول مع الیمین قبول ہوگا۔ خانیہ نقلہا صاحب الحدیقہ۔

جزئیہ ۵۱۳- شفیع کے لیے اشہاد شرط نہین ہے حتی کہ اگر شفیع مواثبت طلب کرے اور اسپر گواہ نہ بنائے طلب صحیح ہوگی فی مابینہ وبین اللہ تعالی لیکن اشہاد شفعہ کے اظہار کے لیے ہے عند الخصومت۔ درصورتیکہ فریق ثانی انکار کرے لیکن جائز ہے کہ مشتری نہ تصدیق کرے شفیع کی طلب مین یا فی الفور اسکی تصدیق کرے اس مسئلہ مین شفیع کا قول قبول ہوگا اور قاضی کے روبرو اسکے اظہار کے گواہ ہونے ضرورت و احتیاج پڑے گی۔

جزئیہ ۵۱۴- جو اختلاف رجوع کرتا ہے ثمن کی طرف پس وہ نہین خالی ہے یا یہ کہ ہوگا جنس ثمن یا اسکی مقدار یا اسکی صفت مین اگر اختلاف ثمن کی جنس مین ہو مثلاً مشتری کہے مین نے خریدا سو دینار کو اور شفیع بیان کرے بلکہ ہزار درہم کو مشتری کا قول

قبول ہوگا اور شفیع کو گواہ پیش کرنا ہون گے کہ مشتری نے ہزار درہم کو خرید کیا۔ کیونکہ شفیع دعوے کرتا ہے تملیک کا مشتری پر بعوض اوس جنس کے اور مشتری انکار کرتا ہے قول منکر کا مع الیمین قبول ہوتا ہے اور اگر بائع شفیع کے قول کی تصدیق کرے مثلاً بیان کرے کہ میں نے فروخت کیا ہزار کو اس شکل مین دیکھینگے اگر بائع نے ثمن پر قبضہ نہین کیا ہے تو بائع کا قول قبول ہوگا اور شفیع مبیع خریدیگا ہزار کو عام اس سے کہ مبیع بائع کے قبضہ مین ہو یا مشتری کے اور ثمن بائع کو دیا ہو کیونکہ بائع اگر ثمن پر قبضہ نہین کیا ہو تو مالک ہوگا اوس ثمن کا پس قول اوسکا مقدار ثمن مین قبول ہوگا اور اگر بائع نے ثمن پر قبضہ کرلیا ہو۔ تو اوسکی تصدیق کرنے پر التفات نکیا جائیگا اور مشتری کا قول قبول ہوگا کیونکہ اگر بائع ثمن پر قبضہ کرلے تو اوسکا حق مبیع مین باقی نہین رہتا ہے اور وہ ایمنی ہوجاتا ہے یہ حکم اس شکل مین ہے کہ بائع و مشتری کے پاس گواہ نہون یا شفیع اور مشتری کے پاس نہ ہون۔ حسن نے ابی حنیفہ سے روایت کی ہے اگر مبیع بائع کے قبضہ مین ہو اور بائع ثمن کے وصول ہونیکا اقرار کرے اور گمان کرے کہ ہزار درہم ہے بائع کا قول قبول کیا جائیگا کیونکہ مبیع اگر بائع کے قبضہ مین ہے تو اوسکی ملکیت اوسپر ہے کی ثمن کی مقدار مین اوسی کا قول قبول ہوگا۔

جزئیہ ۵۱۵ - اگر زید ایک مکان بعوض اسباب خریدکرے اور ان دونون نے قبضہ نہ کیا ہو کہ اسباب ہلاک ہوجائے بیع فسخ ہوجائیگی یا مشتری نے مکان پر قبضہ کیا ہو اور بائع کو اسباب نہ تفویض کیا ہو کہ وہ ہلاک ہوجاے بیع فسخ ہوجائیگی اور شفیع کو حق شفعہ باقی رہیگا بمقابلہ اسباب کی قیمت کے اور اگر بائع و مشتری مین اسباب کی قیمت مین اختلاف ہو بائع کا قول مع الیمین قبول ہوگا کیونکہ شفیع دعوی کرتا ہے ملک کا اور مشتری انکار کرتا ہے اگر ایک انہین سے گواہ پیش کرے تو اوسکے گواہ قبول

ہونگے اور اگر دونون ساتھ ہی گواہ پیش کرین تو بائع کا قول نزدیک ابی یوسف کے
اور امام محمد رحمۃ اللہ کے قبول ہوگا اور یہی قول امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا ہے۔

جزئیہ ۵۱۶ - اگر مشتری مکان عمارت منہدم کردے تو ساقط ہوجائیگی شفعہ
عمارت کی قیمت کی قدر پھر اُن دونونمین اختلاف ہو عمارت کی قیمت مین لیس تہین
خالی ہے یا یہہ کہ اُن دونون مین اختلاف ہوگا عمارت کی قیمت مین اور دونون متفق
ہون کہ زمین بغیر عمارت کے قیمت ہزار درہم ہے یا دونون مختلف ہون عمارت کی قیمت
اور زمین بغیر عمارت کی نسبت ساتھ ہی اور اگر دونون مین سے عمارت کی قیمت
مین اختلاف ہو تو مشتری کا قول مع الیمین قبول ہوگا کیونکہ شفیع دعوی کرتا ہے
مشتری پر زیادتی سقوط کا اور وہ اسکا انکار کرتا ہے اور اگر دونون مین اختلاف ہو
عمارت اور زمین بغیر عمارت کی قیمت مین ساتھ ہی تو زمین بغیر عمارت کی اُسوقت کی قیمت
لیلی جائیگی اور عمارت کی قیمت مین قول مشتری کا قبول ہوگا

جزئیہ ۵۱۷ - اگر مشتری و شفیع مین اختلاف ہو ثمن کی صفت مین مشتری بیان کرے
کہ مین نے خریدا بثمن معجل پر شفیع بیان کرے نہین بلکہ تو نے مؤجل لیا ثمن واجب
مشتری کا قول قبول ہوگا کیونکہ فی الحال ثمن کا ادا ہوجانا اصل ہے اور مدت
عارض ہے مشتری استدلال کرتا ہے اصل پر پس اُسکا قول قبول ہوگا کیونکہ
عاقد جبکہ دو سریسے مبیع کی قیمت ٹھہراتا ہے تو اُسے زیادہ علم ہوتا ہے دوسرے اور
مدت ثابت ہوتی ہے بالشرط شفیع دعوی کرتا ہے مشتری پر شرط مدت کا اور مشتری
انکار کرتا ہے تو اُسی کا قول قبول ہوگا مشتری مکان خریدکر اور بیان کرے
کہ مین نے عرصہ خریدا علاوہ ہزار درہم کو اور بنا ہزار درہم کو شفیع بیان کرے تو نے
دونون کو ساتھ ہی خریدکے شفیع کا قول قبول ہوگا اور اُنمین سے جو گواہ پیش
کرے اُسکے گواہ قبول ہونگے اور اگر دونون ساتھ ہی گواہ پیش کرین اور دونو

دونون وقت نہ بیان کرین مشتری کے گواہ نزدیک ابی یوسف کے قبول ہونگے اور امام محمد کے نزدیک شفیع کے گواہ قبول ہونگے ابی یوسف فرماتے ہین اگر مشتری دعوی کرے کہ مین نے مکان مین بنا بنائی اور شفیع سے مکان کو تو نے خرید کیا اسمین بنا تھی مشتری کا قول قبول ہوگا کیونکہ مشتری نے بنا کے خرید کرنے کا اقرار نہین کیا ہے اور شفیع مشتری پر بنا کی استحقاق کا دعوی کرتا ہے اور مشتری انکار کرتا ہے -

جزئیہ ۵۱۸ - اگر دو مکان خرید کیے جاوین اور اُنکے شفیع ملاصق ہون مشتری کہے کہ مین نے پہلے ایک مکان خرید کیا بعد دوسرا اور مین دوسرے مین شریک ہون شفیع کہے نہین بلکہ مول لیا تم نے اُن مکانون کو ایک صفقہ مین اور مجھ کو اُن مکانون مین شفعہ ہے شفیع کا قول قبول ہوگا - اور اگر اُنمین سے ایک گواہ پیش کرے تو اُسکے گواہ قبول ہونگے اور اگر دونون ساتھی گواہ پیش کرین تو اسمین ابی یوسف اور امام محمد کا اختلاف ہے جسکو پہلے ہم بیان کر آئے ہین امام محمد سے روایت کیگئی ہے کہ ایک شخص مکان خرید کرے اور شفیع شفعہ طلب کرے مشتری بیان کرے کہ مین نے نصف کو خرید کیا من بعد دوسرا نصف - تیرا نصف اول مین شفعہ ہے شفیع بیان کرے نہین بلکہ تو نے خرید کیا کل صفقہ واحدہ مین اور کل مین استحقاق ہے شفیع کا قول قبول ہوگا - پس اگر مشتری بیان کرے کہ مین نے ربع خرید کیا پھر مین ربع تجھ کو بیچا شفعہ ہے شفیع کہے نہین بلکہ تو نے تین ربع خرید کیے من بعد ایک ربع شفیع کا قول قبول ہوگا اگر مشتری بیان کرے مین نے صفقہ واحدہ مین خرید کیا شفیع بیان کرے تو نے خرید کیا نصف من بعد نصف اور مین نصف کا مستحق ہون شفعہ کی وجہ سے مشتری کا قول قبول ہوگا اور شفیع کل مکان لے سکتا ہے یا اسکو چھوڑ سکتا ہے کیونکہ شفیع تفریق صفقہ کا ارادہ کرتا ہے اور اسمین شرکت کا ضرر ہے شفیع کا قول قبول ہوگا

اگر درصورتیکہ سبینہ قائم کرے۔

جزئیہ ۵۱۹ - ایک مکان ہزار درہم کو خرید کرے اور دونون قبضہ کرلین شفیع اُس مکان کو بسبب شفعہ خریدنا چاہے بائع و مشتری بیان کرین کہ بائع کو خیار تھا اور بیع نافذ نہین ہوئی تجھ کو شفعہ نہین پہنچتا ہے شفیع خیار کا انکار کرے بائع اور مشتری کا قول قبول ہوگا اور شفیع کو ثبوت پیش کرنا ہوگا کہ بیع قطعی ہوئی نزدیک ابی حنیفہ اور امام محمد کے اور یہی ابی یوسف کی دو روایتون سے ایک روایت ہے اور ابی یوسف سے دوسری روایت یہہ ہے کہ شفیع کا قول قبول ہوگا اور اگر بائع و مشتری دونون تصدیق کرین کہ ثمن دنانیر تھے شفیع دعوی کرے کہ ثمن دراہم تھے اُن دونون کا قول قبول ہوگا اور اگر بائع غائب ہو اور مکان مشتری کے قبضہ مین ہو اور شفیع مشتری سے مکان لینا چاہے مشتری کہے کہ بائع کو بیع مین خیار تھا اور اُسکی شفیع تکذیب کرے مشتری کا قول قبول ہوگا اگر متعاقدین مین اختلاف ہو اُس عقد مین جو اُنھون نے کیا ہے بائع خیار کا دعوی کرے مشتری کہے اُسمین خیار نہین ہے مشتری کا قول قبول ہوگا اور شفیع مکان کو لیگا باعتبار روایت مشہور اور ابی یوسف سے روایت کی گئی ہے کہ بائع کا قول قبول ہوگا اور اگر مشتری دعوی کرے کہ مین نے ثمن موجل پر مکان خرید کیا بائع دعوی کرے تعجیل ثمن کا بائع کا قول قبول ہوگا بخلاف اُس شکل کے کہ بائع بیع کا انکار کرے اور مشتری بیع کا دعوی کرے بائع کا قول قبول ہوگا کیونکہ بائع زوال ملک کا دعوی کرتا ہے اور اگر شفیع مکان بیع شدہ کو بسبب شفعہ لینا چاہے اور بائع و مشتری بیان کرین بیع فاسد تھی تجھ کو حق شفعہ نہین ہے شفیع بیان کرے بیع جائز ہے اور مجھے شفعہ ہے اور اسکا حکم اس اختلاف کے بنا پر ہے کہ بائع کو شرط خیار رہو تو امام اعظم اور امام محمد اور ابی یوسف کی ایک روایت کے بموجب عاقدین کا قول قبول ہوگا

اور شفیع کو حق شفعہ نہ پہنچے گا اور دوسری روایت ابو یوسف سے یہ ہے کہ شفیع کا قول قبول ہوگا اور اسکو شفعہ پہنچیگا ابو یوسف ان میں صحت فساد کے اختلاف کا اعتبار کرتے ہیں اسی اختلاف متاخرین سے ہے اور اگر متاخرین میں اختلاف صحت و فساد میں تو مدعی صحت سے اسکا قول قبول ہوگا اسی طرح اس مقام پر بھی علم کا قاعدہ کلیہ یہ ہے کہ اختلاف اصل صحت ہے اور فساد عارض اور ایک عبارت کے اختلاف شفیع و بائع و مشتری کا جو کچھ اوپر بیان کیا گیا اسی میں ہے اور قاعدہ کلیہ یہ ہے کہ شفیع بسبب دعوی کرنے حق متصل اور صحت کے بائع و مشتری پر دعوی حق تعلق کا کرتا ہے اور وہ دونوں اسکے دعوی کرنے عیب و فساد کے انکار کرتے ہیں قول ان دونوں کا قبول ہوگا [illegible] شرح تحفۃ الفقہاء

کتاب القسمت

جزئیہ ۱۲۰ ۔ قاضی سے درخواست کی جائے کہ جو کچھ میں اور تم دونوں کا مشترک ہے تقسیم کرا دیا جائے قاضی درخواست کنندہ کے ساتھ کے آدمی کو بھیجے گا جو ہمراہ جا کر حدود کا بیان کریں گے ان حدود کا قول قبول کیا جائیگا اگر ایک حد کے بارے میں دونوں کا اختلاف ہو اور بیان کرنے والے اس حد کے انکار کریں ان لوگوں کے دعوی کا لحاظ نہ کیا جائیگا اور مقرر کو حکم دیا جائیگا کہ کل حصہ اپنے حصہ سے دے کر اسے بھی ایک حصہ دار کی شکل میں جتنا اس کا کل میں کا کافی ہو۔

جزئیہ ۱۲۱ ۔ تقسیم میں علم واقع ہونے کی ایک شکل یہ ہے کہ ایک وارث بیان کرے کہ میرا فلاں حق ہے اور دوسرا بیان کرے کہ میرا فلاں حق ہے دوسرا بیان کرے کہ میرا فلاں حق ہے [illegible] بالغ اور [illegible] شکل میں دونوں سے صلح لیا جائیگا اور تقسیم [illegible] دوسری یہ ہے کہ [illegible] حصہ کی نسبت دونا میں سے ایک کے

کہ میں نے اپنے حق کا قبضہ نہیں کیا دوسرا کہے کہ تو نے قبضہ کیا اُن دونوں سے
حلف لیکر تقسیم کرا دیجاے گی۔ تیسرے یہ کہ وہ عقد میں مختلف ہوں دونوں سے
حلف لیا جائیگا چوتھے یہ کہ دونوں میں زیادتی کی نسبت تنازع ہو اور ایک کہے
تو نے اپنے حق سے زیادہ لیا اور زیادتی بعد حصہ پانے کے غصب کرلے۔ دوسرا
بیان کرے میں نے اپنے حق کا قبضہ کیا اور زیادتی نہیں لی دوسرے شخص کا قول
قبول ہوگا اور اسکے مقابلہ میں گواہ اور اگر دونوں سے حلف لیا جائیگا اور
نہ کرائی جائیگی تقسیم پانچویں یہ کہ ہر ایک قبضہ کرنے اور اپنے حق وصول پانے پر
گواہ پیش کرے اسکے بعد ان میں نزاع ہو ایک کہے کہ وہ حق میرا تیرے قبضہ میں ہے
اور تیرا حق میرے قبضہ میں ہے یا کہے کہ ہمنے تقسیم کی اور ہمنے جزو اپنا لیا اور جزو
نہیں لیا اسکا دعوی سماعت نہ ہوگا۔ کیونکہ قبضہ اور حق وصول ہونے پر گواہ پیش
ہوجانے کے بعد کوئی بات نہیں رہتا ہے حتی کہ اگر ان دونوں میں نزاع ہو قیمت
میں اُن میں سے ایک کہے کہ قیمت اسکی اُس قیمت سے جو تو نے قرار دی ہے
زیادہ ہے دوسرا انکار کرے اس شکل میں اسکا قول قبول نہ ہوگا اور نہ اُس کا
دعوی سماعت ہوگا۔ لڑکا اقرار کرے کہ میں بالغ ہوں اور وصی سنوفی نے تقسیم کردی
شیخ ابوبکر محمد بن فضل لکھتے ہیں اگر لڑکا مراہق ہو تو اسکا قول قبول ہوگا اور اسکی
تقسیم کرنا جائز ہوگی اور اگر مراہق نہ ہو اور معلوم ہو کہ اسکا مثل مراہق نہیں ہوتا ہے
تو اسکی تقسیم جائز ہوگی اور نہ اسکا قول قبول ہوگا کیونکہ وہ ظاہری تکذیب کرتا ہے۔

جزئیہ ۵۲۲۔ اگر ایک انمیں سے دوسرے سے کہے تو نے اکاون غلطی سے لیے اور
میں نے انچاس غلطی سے لیے بلکہ تقسیم بالمساوات پچاس پچاس کی ہونا چاہیے
تھی دوسرا کہے میں نے پچاس ہی لیے تو قائل اول کا قول مع یمین قبول ہوگا کیونکہ وہ
منکر حقیقتاً ہے۔ بدائع شرح التحفہ۔

کتاب المزارعت

جزئیہ ۵۲۳ زید کو زمین اور تخم پر بٹا مزارعت جائز دے اور عامل زراعت کرے اور غلہ پیدا ہو زراعت کرنیوالا کہے تو نے نصف غلہ مجھے دینے کی شرط کی تھی مالک زمین کہے مین نے تجھے ثلث غلہ دینے کی شرط کی تھی مالک زمین کا قول مع الیمین قبول ہوگا کیونکہ وہ زیادتی اجرت کا انکار کرتا ہے ہمارے نزدیک اُن دونون سے حلف نہ لیا جائیگا کیونکہ تحالف کا فائدہ فسخ ہے اور فسخ حاصل ہونے کے بعد فسخ ممکن نہین۔ اگر دونون مین قبل زراعت کے اختلاف ہو تو دونون سے حلف لیا جائیگا اور مزارعت رد کرائی جائیگی اور زراعت کرنے والے سے پہلے حلف لیا جائیگا اور اگر اُن مین سے ایک شخص نکول کرے تو اُسپر فیصلہ کیا جائیگا۔ اور اگر تخم عامل کا ہو اور زمین مین زراعت پیدا ہو اور دونون مین طریقہ مذکورہ پر اختلاف ہو عامل کا قول مع الیمین قبول ہوگا اور دونون سے حلف نہ لیا جائیگا۔ اور اگر دونون مین اختلاف قبل زراعت کرنے کے ہو دونون سے حلف لیا جائیگا اور عقد مذکور رد کرا دیا جائیگا ایک شخص دوسرے کو زمین اسلیے سپرد کرے کہ وہ اپنے تخم اور بیل سے زراعت کرے اس شرط پر جو پیداوار ہو وہ دونون کے درمیان بانٹی اور اُس مین پیداوار ہو مالک تخم بیان کرے مین نے شرط کی تھی تجھ سے بیس قفیز پیداوار دینے کی دوسرا کہے بلکہ تو نے پیداوار مین سے نصف دینے کی شرط کی تھی، مالک تخم کا قول قبول ہوگا۔ اور اگر بعد زراعت کرنے زمین کے کچھ پیداوار ہو مالک زمین کہے مین نے نصف پیداوار کی تیرے لیے شرط کی تھی مالک زمین کہے تو نے مجھ سے بیس قفیز کی شرط کی تھی مجھے زمین کا محاصل تجھ سے لینا ہے زراعت کرنے والے کا قول قبول ہوگا کیونکہ زمین کا مالک دعوی کرتا ہے مالک تخم پر زمین کے محاصل کا اور وہ انکار کرتا ہے اور اگر اُن مین یہ اختلاف قبل زراعت کرنے کے ہو

مالک زمین کا قول قبول ہوگا اگرچہ وہ عقد کا مدعی ہے کیونکہ دوسرا اُسپر زمین کی استحقاق منفعت کا دعوی کرتا ہے اور مالک اُسکا انکار کرتا ہے ایک شخص دوسرے کی زمین پر زراعت کرے بعد اُسکے تیار ہوجانے کے مالک زمین کہے مین نے زمین تجھے اجارہ پر دی اور تونے میرے تخم سے زراعت کی زراعت کرنے والا کہے کہ مین نے تجھ سے ٹھیکہ پر لیکر اپنے تخم سے زراعت کی مالک تخم کا قول قبول ہوگا اور اگر زراعت کرنیکے بعد اقرار کرے اور کہے مین نے اُس زمین پر غصبًا زراعت کی مقر کا قول قبول ہوگا کیونکہ وہ دوسرے شخص کے استحقاق پیداوار کا انکار کرتا ہے۔

جزئیہ ۵۲۴ - زید کی زمین مزروعہ پر درخت ہون جنکی جڑین پھیل کر دوسرے کی زمین پر درخت اُگین اور یہہ بغیر سینچے ہوے کسی شخص کے خود بخود نکلین یہہ اصل مالک کی قرار پائینگی - اگر مالک زمین تصدیق کرے کہ ان درختون کی جڑون سے نکلے اور اگر وہ تکذیب کرے تو صاحب زمین کا قول قبول ہوگا اور اگر مالک زمین نے اُنھین سینچا ہو اور اس سبب سے درخت اُگے ہون تو وہ درخت مالک زمین کے قرار پائینگے۔ فتاوی قاضیخان۔

جزئیہ ۵۲۵ - زید بکر کو زمین اور قلم درخت حوالہ کرے کہ بلغ لگایا جائے۔ انکو دی مٹیان تیار ہونے کے بعد بکر کہے مین نے یہہ قلم درخت چرائے اور اس زمین پر اپنے قلم درخت سے باغ لگایا اور اُسے اُکھاڑنا چاہے زمین کا مالک تکذیب کرے عامل کا یہہ قول کہ مین نے چرائے قبول ہوگا اور اُسکا یہہ قول کہ مین نے اپنے پاس سے باغ لگایا تصدیق نہ کیا جائیگا کیونکہ سزاوار یہہ تھا کہ قول مذکور تصدیق کیا جاتا کیونکہ مالک زمین باغ لگانے والے کی تصدیق کرتا ہے اور درخت اُسکے قبضہ مین ہین لیکن یہہ دال ہے اُس مسئلہ کی صحت پر جو فتاوی مین بیان ہوا وہ یہہ ہے کہ درصورت تیار ہوجانے زراعت کے مالک زمین کہے تو میرا اجیر تھا تونے میرے تخم سے زراعت کی

زراعت کرنے والا بیان کرے میں نے زمین ٹھیکہ پر لی اور اسنے تخم سے زراعت کی
زراعت کرنیوالے کا قول قبول ہوگا۔ اور اگر عامل کی مدت ختم ہوجاے اور غلہ تیار نہو عقد
باقی رہیگا عامل کے قبضہ میں زراعت کے تیار ہونے تک بغیر زراعت اور اگر زراعت
کرنیوالا اوسط سال میں فرار ہوجاے تو مالک زمین نے جو زراعت کرنے والے پر صرف کیا ہے
اُسکے واپس لینے کا مستحق ہوگا اور زراعت کرنے والے کا قول مقدار نفقہ میں اُسکی
علم پر مع الیمین قبول ہوگا۔ مستاجر زمین پر زراعت کرے یہہ مزارعت نہ ہوگی اور پیداوار
مستاجر کی قرار پائیگی اگر زمین زراعت کے واسطے مقرر ہو کیونکہ عامل نے زراعت
بتاویل اجارہ کی تھی اور اگر اجارہ کے وقت کچھ معلوم نہو اسکے بعد عامل دعوی کرے
کہ میں نے زمین پر زراعت کی تھی یا عامل کا قول قبول ہوگا جو مکان غلہ رکھنے کے لیے
مقرر ہو اُسمیں نہ رہے اسکے بعد دعوی کرے میں مکان میں غصباً رہا اسکے قول کی
تصدیق نہ کیجائیگی اور یہہ فعل اُسکا اجارہ قرار پائیگا۔ فی فتاوی **قاضی خان**۔

جزیہ ۵۲۶۔ اگر دونوں میں جواز زراعت اور اُسکے فساد میں اختلاف ہو ایک
دعوی کرے نفقہ کا دوسرا دعوی کرے چند قفیز مشخصہ کا مدعی فساد کا قول قبول ہوگا
قبل زراعت کے اُسکے بعد مالک تخم کا قول جو دعوی کرتا ہے فساد یا جواز کا۔ مالک
کہے کہ میں نے تیرے لیے نصف زراعت اور دس قفیز کی شرط کی تھی اور عامل کہے
نصف کی شرط ہوئی تھی عامل کا قول قبول ہوگا۔ وجیز لفظہا غانم البغدادی۔

کتاب الحیطان

جزیہ ۵۲۷۔ کوچہ غیر نافذ جسمیں پانچ شخصوں کے مکانوں کا حق مرور ہو اُنمیں سے
ایک شخص اُسپر چھت بناے اور دعوی کرے کہ میری چھت ہے اور ہر ایک اُن میں سے
دعوی کرے وہ چھت میری ہے اگر چھت کا راستہ ایک کی ملک میں ہے یا ایک شخص کا

اسباب اُسمین رکھا ہو تو چھت اُسکی قرار پائیگی اور اُسکا قول مع الیمین قبول ہوگا اور اگر چھت کا راستہ اُن مین سے ایک مدعی کی ملک مین نہ ہو اور اُسکا اسباب اُس مین ہو تو وہ اُس کی ملک قرار پائیگی اور ہر ایک کو چاہیے کہ بقدر اپنے حصہ کے درصورتیکہ گواہ نہ ہون حلف لے اور جو اُنمین سے گواہ پیش کرے چھت اُسکی ملک قرار پائے گی اور اگر سب سات ہی گواہ پیش کرین تو ہر ایک کے حق مین فیصلہ کیا جائیگا اُس شئی کا جو دیکھے قبضہ مین ہے - قاضی خان فی دعوے الحائط والطریق - ابی یوسف کہتے ہین اُس چھتے کی نسبت جو دو دیوارون پر ہو ایک دیوار اُن مین سے چھتے کے مالک کی ہو اور دوسری شخص غیر کی - اور مالک چھتے کی لکڑیان بھی رکھی ہون چھتے کا مالک اور مکان کا مالک نزاع کرے پس اگر دونون دیوار مین نزاع کرین تو دیوار مالک چھتے کی قرار پائیگی اور یہی امام محمد نے اشارہ کیا ہے اور بعض مشائخ لکھتے ہین کہ اُس دیوار کا فیصلہ مالک مکان کے حق مین کیا جائیگا اور اگر دونون متفق ہون کہ دیوار مکان کے مالک کی ملک ہے لیکن اُن مین لکڑیون کی جگہہ کی بابت اختلاف ہو مالک مکان کہے تو اپنی لکڑی نکال لے ہمارے اصحاب کا ظاہر مذہب یہہ ہے کہ قول مالک مکان کا قبول کیا جاوے اور زفر اُسکے مخالف ہے -

کتاب الذبائح

جزئیہ ۱ ۵ ۲ - زید گوشت خرید کرنا چاہے اُس سے بکر بیان کرے کہ یہہ گوشت خریدنہ کر کیونکہ ذبیحہ مجوس کا ہے قصاب سے خرید کر کیونکہ ذبیحہ مسلم کا ہے اور قصاب عادل ہو کراہیت بموجب قول ابی حفص کے زائل ہو جائیگی اور نزدیک دوسرے مشائخ کے کراہیت زائل نہوگی - تاتارخانیہ منقولہ فی الحدیقہ - کا فرکا قول قبول ہوگا اگر بیان کرے مین نے گوشت خرید کیا مسلم یا کتابی سے پس حلال ہے یا مجوسی سے خرید کیا

پس حرام ہے کافر کا قول مقبول ہوتا ہے ۔ ملائکہ مین بھی بسبب ضرورت کے کیونکہ معاملات کثیرالوقوع ہین ۔ صدر الشریعہ

کتاب الاضحیۃ

جزئیہ ۵۲۹ ۔ اگر بائع و مشتری مختلف ہون مشتری بیان کرے کہ مین نے خرید کیا قربانی کے لیے بائع اسکا انکار کرے اگر یہہ اختلاف زمانہ قربانی مین ہو تو مشتری کا قول قبول ہوگا درصورتیکہ جو قربانی کرتے ہین اُن مین سے یہہ بھی ہو ۔ قاضیخان فی البیوع ۔ اگر کہے الاضحیۃ ہے بالکوفۃ کذا ۔ یہہ حقیقت تضحیہ پر محمول ہوگا اُسکی قربانی کرنے پر کوفہ مین جزا مرتب ہوگی اور اگر اُس سے یوم اضحیٰ مراد لیا ہے تو تصدیق کیا جائیگا اور اگر کہے نہ دیکھونگا ہلال کوفہ مین مراد اس سے یہہ ہے کہ چاند ہوتیکے وقت کوفہ مین نہ ہونگا ۔ اگرچہ اُس نے چاند دیکھنے کی کوفہ مین حقیقۃً نیت کی ہو ۔

کتاب الکراہت

جزئیہ ۵۳۰ ۔ مولی اپنے غلام سے کہے اگر آج کے روز تو مکان مین داخل نہ ہو تو آزاد ہے ، وہ دن گزر جائے غلام کہے کہ مین مکان مین داخل نہین ہوا اور مولی بیان کرے کہ مکان مین داخل ہوا مولی کا قول قبول ہوگا اگرچہ ظاہر حال غلام کے موافق ہو اگر ایک مسلمانون کی جماعت سے ملے بوکھا اکھاتی اور پانی پیتی ہوئی انمین سے ایک شخص کھانا کھانے اور پانی پینے کی دعوت دے اور اُن مین سے دوسرا شخص ثقہ بیان کرے تو جانتا ہے یہہ گوشت مجوس کا ذبح کیا ہوا ہے اور اس پانی مین شراب ملی ہے اور روٹی دینے والا بیان کرے کہ ذبیحہ مجوس کا نہین ہے اور پانی مین شراب نہین ملی ہے بلکہ وہ حلال ہے اُنکی حالت دیکھی جائیگی اگر وہ عادل ہون تو جس نے حرام ہونے کو بیان کیا ہے

اُسکے قول پر التفات نہوگا اور اگر وہ متہم ہون تو اُس شخص کو اُسکے قول پر عمل کرنا چاہیے کھانا چاہیے عام اس سے کہ مخبر حُر ہو یا غلام مرد ہو یا عورت کیونکہ دیانات مین ایک شخص ثقہ کا قول قبول ہوتا ہے اور اگر وہ دونون شخص جنھون نے بیان کیا ہے کہ وہ حلال ہے غلام ثقہ ہون اور جو شخص حلال ہونیکا دعویٰ کرتا ہے ایک ہو اُسکے کھانے مین قباحت نہین کیونکہ خبر دینے مین غلام اور حُر دونون برابر ہین دو شخصون کے قول کو ترجیح ہے اور اگر وہ دونون شخص جو دعوی کرتے ہین کہ وہ حرام ہے غلام ثقہ ہون اور جو شخص بیان کرتا ہے کہ وہی حلال ہے ایک ہو تو اُسے کھانا مناسب نہین ہے کیونکہ قول دو شخص کا مقدم ہے۔

کتاب الشرب

جزئیہ ۱ ۳ ۵ - امام محمد نے کتاب شرب مین بیان کیا ہے اُس نہر کی نسبت جو زید کی زمین مقبوضہ مین ہو اور اُسمین پانی بہتا ہو اور دونون مین اختلاف ہو نہر کے پانی مین مالک کا قول قبول ہوگا۔ مدائع فی الدعویٰ - زید دعوی کرے بکر کی زمین پر میری نہر ہے اور زمین کا مالک انکار کرے اور پانی نزاع کے وقت مدعی کی زمین کی جانب بہتا ہو مدعی کا قول قبول ہوگا - اور اگر نزاع کے وقت مدعی کی زمین کی طرف پانی نہ بہتا ہو تو اس شکل مین قول اُس مالک زمین کا جسپر نہر ہے قبول ہوگا - قاضیخان - اگر گواہ گواہی دین کہ اُس نہر مین وضو اور غسل برسات کا پانی ہمیشہ بہتا ہے یہ گواہی جائز ہے اور اگر گواہ وہ بیان نہ کرین مکان کے مالک کا قول قبول ہوگا اور اگر گواہ نہون تو مالک مکان سے حلف لیا جائیگا اور حکم صادر کیا جائیگا نکول کی صورت مین - بزازیہ - بند آب دو زمینون کے درمیان مین ہو ایک اُن مین سے دوسرے کی نسبت اعلی ہو اور بند آب پر درخت ہون اور یہ معلوم نہ ہو کہ کس نے درخت لگائے ہین پس اگر پانی زمین سفلی مین رکتا ہو بغیر بند آب کے تو مالک علیا کے قول کی تصدیق کیجائیگی اور

بندآب پر موجود رہتے ہیں وہ اُسکے قرار پائینگے - اگر پانی زمین سفلی میں بندآب کی وجہ سے
رکتا ہو تو موجود رہتے بندآب پر ہیں وہ دونوں میں نصف نصف قرار پائینگے مگر وہ رہتے ہیں
دوسرا ثبوت پیش کرتے کہ وہ درخت میرے ہیں "انا رخانیہ"

جزئیہ ۳۴ ۵ - اگر نہر کھودے زمین میں عامر کے حکم سے امام اعظم کے نزدیک
نہر کے لیے حریم نہیں ہے اور صاحبین کے نزدیک نہر کیلئے حریم ہے اور اس مسئلہ میں
امام اعظم اور صاحبین کا اختلاف ہے اسکی دلیل یہ ہے کہ امام اعظم کے نزدیک نہر کیلئے
حریم نہیں ہے ظاہر حال مالک زمین کا شاہد ہوگا پس اسکا قول قبول ہوگا اور صاحبین کے
نزدیک نہر کیلئے حریم ہے ظاہر نہر کے مالک کا قول شاہد ہوگا اور اسکا قول قبول ہوگا
بعض فقہا لکھتے ہیں کہ جو خلاف صاحبین اور امام اعظم کا بیان ہوا اسکی بنا مسئلہ مذکورہ
صحیح نہیں ہے اور وہی فقہا لکھتے ہیں کہ نہر کے لیے حریم بالاجماع حریم ہے اور اسمیں اختلاف
نہیں ہے کیونکہ کنواں اور چشمہ میں حریم بالاجماع ہے اور روایت کی گئی ہے اس
علیہ وسلم کہ حضرت نے کنوئیں اور چشمہ کے لیے حریم قرار دی اور کہا کہ کنواں اور چشمہ کیلئے عطن
اور بغیر حریم کے ان دونوں سے نفع حاصل نہیں ہو سکتا ہے کیونکہ نہر کو حریم کی ضرورت
مثل کنواں اور چشمہ کے بلکہ اُسے اندضرورت ہے جبکہ شرع نے کنواں اور چشمہ کا حریم
مقرر کر دیا تو نہر کا حریم مقرر کرنا بدرجہ اولی ثابت ہوا یہ دال ہے کہ اختلاف بنا کی اس
اصل پر صحیح نہیں ہے اور یہ اختلاف ابتداً قرار دیا جائیگا صاحبین کے قول کی دلیل
یہ ہے کہ نہر کے لیے حریم ہے بالاتفاق تو ظاہر حال نہر کے مالک کا شاہد ہوگا اور ظاہر پر
عمل کرنا چاہیے تاوقتیکہ اسکے خلاف پر دلیل قائم نہ کیجائے - اسی بنا پر چشمہ اور
کنوئیں کے مالک کا قول قبول ہوگا اور اس شکل کا بھی وہی حکم ہوگا - ابی حنیفہ کی دلیل
یہ ہے اگر بندآب برابر ہو زمین کے تو ظاہر ہے کہ بندآب مالک زمین کا ہوگا کیونکہ
اگر نہر کے لیے حریم ہوتا تو مرتفع ہوتا پس ظاہر نہر کے مالک کا شاہد ہوگا گویہ کہ مالک زمین

اُسکے منہدم کرنیکا مجاز نہوگا کیونکہ حریم مین نہر کے مالک کا تعلق ہے اور ہدم کی شکل مین وہ تعلق باطل ہوجائیگا اور جائز ہے کہ انسان اپنی ملک مین تصرف کرنیسے باز رکھا جائے وجہ تعلق کی وجہ سے۔

کتاب الاشربہ

جزئیہ ۵۲۳۔ اگر بیان کرے کہ مین نے شراب کو دودھ سمجھا تھا یا کہے کہ مجھے اُسکے شراب ہونیکا علم نہین ہوا اُسکا یہ قول قبول نہ ہوگا کیونکہ شراب بو اور مزے سے پہچانی جاتی ہے بخلاف گھونٹ لینے کے اور اگر بیان کرے کہ مین نے شراب کو سرکہ سمجھا تھا اُسکا یہ قول قبول ہوگا کیونکہ دوسری شی مین بعد علیان اور شدت کے شراب کی بو اور اثر اُسکا مزا پیدا ہوجاتا ہے۔ قاضیخان۔ **تشریح** شراب اور سور کی قیمت یون معلوم ہوتی ہے کہ جو شخص اہل ذمہ مین سے ایمان لایا ہو یا مسلمانون مین سے تھا جس نے توبہ کی ہو اُس سے دریافت کرنا چاہیے اور اگر اس مین اختلاف ہو مشتری کا قول قبول ہوگا۔ تاتارخانیہ نقلا ابن **مودود**۔

کتاب الصید

جزئیہ ۵۲۴۔ زید و عمر کے مکان مین شکار گھسیلین اسکے بعد اُن مین اختلاف ہوا اور دونون اصل اباحت مین متفق ہون اور شکار پر کسی کو غلبہ نہ ہو تو شکار پکڑنے والے کا قرار پائیگا عام اس سے کہ اُس نے شکار ہوا یا درخت یا دیوار پر سے پکڑا ہو کیونکہ وہی آخذ ہے نہ مالک مکان بمصداق فرمان رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ شکار کا مالک آخذ ہے اور اگر اُن دونون مین اختلاف ہو مالک مکان کہے مین نے تیرے قبل سامان شکار کے پکڑنے کا مہیا کیا تھا یا اُسکے وارثا یہی تقریر کرین اور شکار پکڑنے والا انکار کرے دیکھا جاویگا آیا وہ ہوا سے پکڑا گیا اس شکل مین واضع کا قرار پائیگا کیونکہ وہ ضعیف اور ہوا پر کیا قبضہ نہیں ہے اور اگر شکار مالک مکان کی

دیوار یا مالک درخت پر گر پڑا جائے تو وہ مالک کا قرار پائے گا کیونکہ دیوار اور درخت اُسکے قبضہ مین ہے اسیطرح اگر اُن مین اختلاف ہو ہوا پر سے پکڑنے مین قول مالک مکان کا قبول ہوگا کیونکہ اصل یہہ ہے کہ جو چیز مکان مین ہوتی ہے وہ مالک مکان کے قبضہ مین ہوتی ہے۔ فی آخر الفصل الثانی من لسان الحکام۔

کتاب الرہن

جزئیہ ۵۲۵- اگر کپڑا رہن ہوا اور راہن اُسے فک رہن کرے وہ پھٹا ہوا ہو کہے یہہ کپڑا مرتہن کے پاس قبل اُسکے پہننے کے پھٹ گیا یا اوسکے جسم سے اوتارنے کے بعد پھٹ گیا ہو مرتہن بیان کرے نہین بلکہ پہنے سے پھٹ گیا مرتہن کا قول قبول ہوگا اور راہن کے گواہ اور اگر راہن کہے کہ مرتہن نے کپڑا نہین پہنا نہ اوتکے پاس پھٹا مرتہن بیان کرے اوسکا کہا اور اگر پاس پھٹ گیا

جزئیہ ۵۲۶- اگر مرتہن کے پاس کوئی شئ رہن رکھی جائے پھر ان دونون مین اختلاف ہو راہن کہے شئ مرہونہ مرتہن کے پاس ہلاک ہوگئی مرتہن کہے تو نے شئ مرہونہ یہہ [illegible] رکھنے کے قبضہ کرلیا اور تیرے قبضہ سے وہ ہلاک ہوگئی راہن کا قول معہ [illegible] قبول ہوگا اور اگر مرتہن کہے شئ مرہونہ ہلاک ہوگئی راہن کے پاس قبل اسکے کہ [illegible] اُسپر قبضہ کرتا مرتہن کا قول قبول ہوگا اور راہن کے گواہ۔

جزئیہ ۵۲۷- مرتہن کہے تو نے ان دونون کپڑون کو رہن رکھا مین نے اُن پر قبضہ [illegible] راہن کہے نہین اُن دونون مین سے ایک کپڑا مین نے رہن رکھا راہن کا قول قبول ہوگا۔

جزئیہ ۵۲۸- ایک شخص پہ ہزار درہم قرض ہون وہ طالب کے پاس مال رہن رکھے پھر دونون مین اختلاف ہو راہن کہے کہ پانصد درہم تھے مرتہن کہے ہزار درہم راہن کا قول قبول ہوگا کیونکہ وہ زیادتی تعلق دین بار رہن کا انکار کرتا ہے اگر راہن

دعوی کرے کہ شئی مرہونہ ہزار درہم کی ہے اور مرتہن پانسو کا اور شئی مرہونہ موجود نہ ہو جو ہزار درہم کے مساوی ہے وہ قوت سے ملف لیا جائیگا اور عقد فسخ کرا دیا جائیگا پھر اگر شئی مرہونہ قبل تحالف کے ہلاک ہو جاوے تو مرتہن کا قول قبول ہوگا کیونکہ وہ زیادتی سے مدعا دین کا انکار کرتا ہے۔ قاضی خان۔ اور اگر دونوں مین اختلاف ہو تو راہن کا یہہ قول کہ وہ رہن کے قبل ہلاک ہونیکی قبول ہوگا اور کتاب اصل مین لکھا ہے اگر راہن بمقابلہ مرتہن گواہ پیش کرے کہ مین نے اُسکے پاس رہن رکھا اور اُس نے اُسپر قبضہ کیا اور اُسے گواہ نہ جانتے ہون مرتہن سے شئی مرہونہ کا استفسار کیا جائیگا اور مرتہن کا قول مع الیمین نسبت زمسی قبول ہوگا اور اگر مرتہن اقرار کرے کہ راہن نے میرے پاس کوئی شئی رہن رکھی پھر کہے وہی شئی مرہونہ کپڑا ہے۔ مرتہن کا قول مع الیمین قبول ہوگا۔ **خلاصہ**

جزئیہ ۳۹ ۵ - اگر دونون مین اختلاف ہو شئی مرہونہ کی نسبت راہن بیان کرے یہہ شئی مرہونہ نہین ہے مرتہن بیان کرے بلکہ شئی مرہونہ وہی ہے جو تو نے میرے پاس رہن رکھی ہے مرتہن کا قول قبول کیا جائیگا **قنیہ**

جزئیہ ۴۰ ۵ - سوال۔ مرتہن دعوی کرے کہ مین نے عین مرہونہ واپس کر دی راہن اُسکی تکذیب کرے تو کیا مرتہن کا قول قبول ہوگا۔ جواب۔ مرتہن کا قول مع الیمین شئی مرہونہ کے واپس کرنے مین قبول نہ ہوگا بلکہ راہن کا قول مع الیمین شئی مرہونہ نہ واپس کرنے مین قبول ہوگا۔ قاری الہدایہ۔ اگر راہن و مرتہن مین اختلاف ہو شئی مرہونہ کی قیمت اُسکے ہلاک ہو جانے کے بعد مرتہن کا قول قبول کیا جائیگا۔ اور رہینہ راہن کے۔ اگر راہن کہے مین نے اس عین کو رہن رکھا اور تو نے مجھ سے قبضہ کیا عین مرتہن کے قبضہ مین موجود ہو اور وہ انکار کرے یا مرتہن بیان کرے تو نے وہ دوسری شئی میرے پاس رہن رکھی مرتہن کا قول قبول ہوگا اور رہینہ بھی اُسکے

قبول ہونگے اور راہن کا بیعنہ قبول ہوگا۔ وجیز۔ راہن و مرتہن دونون مین اختلاف ہو راہن کہے کہ شئی مرہونہ تیرے قبضہ مین ہلاک ہوگئی مرتہن کہے کہ مین نے اُسپر بربناء رہن قبضہ کیا۔ من بعد وہ تیرے قبضہ مین ہلاک ہوگئی راہن کا قول قبول ہوگا اور بیعنہ بھی اُسیکا۔ تتمۃ الفتاوی تقلیاً قائم البغدادی۔

جزئیہ ۵۴۱ ۔ ورثا مرتہن کے راہن کو نہ پہچانتے ہون اور شئی مرہونہ کو جانتے ہون تو وہ اقطہ قرار نہ پائیگی بلکہ اُسکی حفاظت کرنا چاہیئے مالک کے حاضر ہونے تک شئی مرہونہ کے تعین اور رد رہن کی مقدار مین منکر کا قول قبول ہوگا

جزئیہ ۵۴۲ ۔ اگر راہن دعوی کرے شئی مرہونہ کے ہلاک کا اور مرتہن نہین ہلاک ہوئی مرتہن کا قول بالیمین قبول ہوگا اور اگر راہن کہیڑا مرہونہ مرتہن سے عاریت لے یا راہن مرتہن کو اُس سے نفع لینے کی اجازت دے اسکے بعد راہن شئی مرہونہ کو مانگ کرائے اور وہ پھٹ گئی ہو پھر اُن دونون مین اختلاف ہو راہن کہے کہ یہہ کہیڑا تیرے قبضہ مین قبل پہننے کے پھٹ گیا یا بعد پہننے اور راہن کو واپس کرنیکے۔ مرتہن کہے نہین بلکہ وہ پہننے مین پھٹ گیا مرتہن کا قول ہوگا۔ یہہ حکم اُس شکل مین ہے کہ دونون پہننے مین متفق ہون اور لیکن اگر مختلف ہون اُس کپڑے کے پہننے مین راہن کہے مین نے اُس کپڑے کو نہین پہنا مرتہن کہے تو نے اُسے پہنا وہ پھٹ گیا راہن کا قول قبول ہوگا۔

کتاب الجنایات

جزئیہ ۵۴۳ ۔ لڑکے کی آنکھ اُسوقت جب وہ پیدا ہوا یا بعد چند روز کے پھوڑ ڈالے۔ پھوڑنے والا کہے جو آنکھ مین نے پھوڑی اُسمین روشنی نہ تھی یا مجھے علم نہین ہے اُسمین روشنی تھی یا نہین۔ اُسکا قول قبول ہوگا اور اُسپر حکومت عدل ہے

اگر دو گواہ گواہی دین کہ وہ آنکھ صحیح تھی اور اُسمین بیماری نہین معلوم ہوتی تھی اور ڈر کا اُس آنکھ سے دیکھتا تھا نصف دیت نفس کی لازم ہوگی ایک شخص کہے مینے اُسی شخص کو تلوار سے مارا اور مجھے نہین معلوم کہ وہ اُسی ضرب سے مرگیا لیکن جبھی مرا اور قتیل کا ولی کہے تیری ضرب سے مرگیا قاتل اُسکے عوض مین قتل کیا جائیگا اور اگر قاتل کہے مرگیا اُسی ضرب سے یا اسباب نے اُسکو کاٹا یا دوسرے شخص کی ضرب سے یا بہت حصاسے مارا۔ ولی کہے بلکہ تیری ضرب سے ضارب کا قول قبول ہوگا اور اسپر نصف دیت لازم ہوگی ایک شخص دوسرے کے دانت کو صدمہ پہنچائے اور اُس سے دانت ہلجائے قاضی مضروب کے لیے ایک سال کا انتظار کریگا اگر مضروب سال کے اندر دانت گرا حاضر ہوا اور بیان کرے تیری ضرب سے دانت گرگیا ضارب کہے دوسرے شخص کی ضرب سے گرگیا مضروب کا قول قبول ہوگا۔ اور اگر مضروب سال کے بعد حاضر ہو تو ضارب کا قول قبول ہوگا۔ **فتاوی قاضیخان**۔

جزئیہ ۴۵ ۔ زید عمرو کو اپنی زوجہ یا لونڈی یا کسی دوسرے محارم کے ساتھ علامت زنا یعنی مساس یا بوسہ و کنار کرتے ہوئے دیکھے تو چاہیے دونون کو قتل کرے درصورتیکہ وہ خوشی و رغبت سے اُن افعال کے مباشر ہون اور اگر خوشی و رغبت سے مباشر نہون تو صرف جبر کرنے والے کو قتل کرنا چاہیے اور بینہ قائم کرنے کی ضرورت نہین ہے یہین اُسکا قائم مقام ہے اصح یہہ ہے کہ اگر وہ دونون ایک فرش یا ایک حجرہ یا ایک مکان مین ہون تو اُنھین قتل کرنا چاہیے یہین قاتل پایا جاوے گا کہا گیا اگر قتل اُس شخص سے سرزد ہو جس سے بعید معلوم ہوتا ہو اور اسکی قتل دونون متہم ہون قاتل کا قول قبول ہوگا۔ کذا فی الفتاوی نقلہ صاحب العدلیہ اگر زید کو دانت اکھیڑنے کا حکم دیا جاتے درد کی وجہ سے اور وہ نہین کرو باجاوے اسکو

دوسرا دانت اکھاڑ دے اسکے بعد دونون مین دانت کے اکھیڑنے مین اختلاف ہوا تو
قول قبول ہوگا اور اگر حلف کرے تو دیت اکھاڑنے والے کے مال سے دلائی جائیگی
کیونکہ اُس نے عمداً دانت اکھاڑا اور قصاص شبہہ سے ساقط ہوجائیگا۔ جامع الشتاق
جزئیہ ۵۴۵۔ اگر کنوان کھودنے والے اور متوفی کے ورثا مین اختلاف ہو
کنوان کھودنے والا کہے کہ وہ عمداً کنوین مین گرا ورثا کہین بلکہ وہ خطاً گرا کنوان
کھودنے والے کا قول قبول ہوگا۔ ابی یوسف کے دوسرے قول کے مطابق اور
یہی قول امام محمد کا ہے اور ابی یوسف کے قول اول کے مطابق ورثا کا قول
قبول ہوگا اُنکے قول اول کی یہ دلیل ہے کہ ظاہر حال ورثا کا شاہد ہے کیونکہ شخص
عاقل عمداً کنوین مین نہین گرتا ہے اور قول اُس شخص کا قبول ہوتا ہے جسکا ظاہر
حال شاہد ہو اور دوسرے قول کی دلیل یہ ہے کہ حاصل اختلاف کا رجوع کرتا ہے
وجوب ضمان کی طرف ورثا دعوی کرتے ہین کنوان کھودنے والے پر ضمان کا
اور وہ انکار کرتا ہے اور قول منکر کا مع الیمین قبول ہوتا ہے جو دلیل ظاہر کی سے
ہوئی وہ دوسرے ظاہر کے معارض ہے اور وہ یہ ہے کہ جو راستہ مین چلتا ہے
وہ کنوان دیکھکر چلتا ہے پس دونون مین تعارض ہوا ضمان اصل کے عدم پر باقی
رہیگا۔ بدائع للکاشانی۔

جزئیہ ۵۴۶۔ ایک شخص بکر کے دانت پر ضرب لگائے جس سے وہ ہل جائے
قاضی اُسے ایک سال کی مدت عطا کریگا تا ضارب کے فعل کا اثر ظاہر ہوجائے اگر اثر
بعد مضروب آئے اور دانت سال کے پہلے گر پڑا ہو پھر ضارب و مضروب مین اختلاف
ہو دانت کے گر جانے کی نسبت قبل سال کے مضروب کا قول قبول ہوگا تا مدت
مفید ہوجائے اور یہ خلاف ہے اُس شکل کے کہ زخم سر مین ہڈی تک پہنچایا جائے
اور وہ منتقلہ ہوجائے یعنی اُس سے سر کی ہڈی ٹوٹ جائے اور اُن دونون مین اختلاف

ضارب کا قول قبول ہوگا کیونکہ سر کا زخم جو ہڈی تک پہنچ جاوے وہ منقلہ نہین ہوتا ہے لیکن تحریک موثر ہوتی ہے دانت کے گرجانے کو پس دونون مسئلہ مین فرق ظاہر ہے اگر دونون مین دانت کے مقدمہ مین اختلاف ہو سال کے گزر جانے کے بعد مدعا علیہ کا قول قبول ہوگا کیونکہ وہی اپنے فعل کے اثر سے انکار کرتا ہے اور جو قاضی نے مہلت عطا کی تھی وہ ختم ہوگئی منکر کا قول قبول ہوگا اور اگر دانت نہ گرے تو مدعا کچھ عائد نہ ہوگا اور ابی یوسف سے منقول ہے حکومت الم کی واجب ہوگی اور اگر دانت نہ گرے لیکن دانت سیاہ ہوجاوے خطا کی شکل مین عاقلہ پر ارش واجب ہوگی اور عمد کی شکل مین ارش ضارب کے مال مین واجب ہوگی اور قصاص واجب نہ ہوگا کیونکہ ایسا کوئی ممکن نہین ہے کہ دوسرے کو ضرب پہنچائے جس سے دانت سیاہ ہوجاوے۔

کتاب الوصایا

جزئیہ ۵۴۷ - اگر زید عمرو کے لیے شئ مقررہ کی وصیت کرے وارث کہے یہ شئ میری ہے ابو القاسم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین وارث کا قول نسبت شئ معلوم کے قبول ہوگا درصورتیکہ وہ شئ معروف نہ ہو اور موصی کو مہینہ قائم کرنا پڑیگا۔

جزئیہ ۵۴۸ - فقیہہ ابواللیث رحمۃ اللہ علیہ کتاب مریض مین لکھتے ہین اگر مریض بیان کرے کہ بکر کا مجھپر حق ہے ورثا اسکی تصدیق کرین ثلث مال کی نسبت تصدیق کیے جاوینگے۔ محمود مرجانے اور اولاد صغار اپنی چھوڑے قاضی اسکا وصی مقرر کرے اسکے بعد حامد دعوی کرے میت پر امانت کا اور زوجہ دعوی کرے مہر کا ابو القاسم فرماتے ہین وصی کو جائز نہین کہ دین اور امانت مین سے کچھ ادا کرے تاوقتیکہ ہر بینہ سے ثابت نہ کیا جائے لیکن اگر عورت دعوی کرے مہر مثلی کا تو مہر مثلی عورت کو دلایا جائیگا درصورتیکہ اسکا نکاح ظاہر و معروف ہو اور جو مہر عادۃً معجل ہوتا ہے

وہ نہ دلایا جائیگا اور مہر معجل سے بہتا زیادہ ہے اُسمین زوجہ کا قول قبول ہوگا۔ ابواللیث فرماتے ہین اگر عورت نے بعد وطی دعوی کیا ہو تو اُسے مہر معجل نہ دلایا جائیگا کیونکہ ظاہر ہے کہ عورت شوہر کو اپنے ساتھ وطی نہین کرنے دیتی۔ تا وقتیکہ مہر وصول نہ کرلے۔

جزئیہ ۴۹ ۵- لڑکا بالغ ہوکر اپنا مال وصی سے طلب کرے وصی بیان کرے کہ مال تیرے پاس سے ضائع ہوگیا وصی کا قول قبول ہوگا کیونکہ وہ امین ہے اور اگر وصی کہے مین نے تیرا مال تجھ پر صرف کیا تصدیق کیا جائیگا لڑکے کے نفقہ مثلی پر۔ اور وصی کا قول جو ظاہر کی تکذیب کرتا ہے اُن مین قبول نہ ہوگا اگر دونون مدت مین اختلاف کرین وصی بیان کرے کہ تیرا باپ دس سال ہوے مرگیا یتیم کہدیا ہو تیرا باپ پانچ سال ہوے مرگیا لڑکے کا قول قبول ہوگا۔ مشائخ نے اسمین اختلاف کیا ہے۔ شمس الائمہ سرخسی رحمۃ اللہ لکھتے ہین کہ وہ قول امام محمد کا ہے لیکن مطابق قول ابی یوسف رحمہ کے وصی کا قول قبول ہوگا اور یہہ چار مسئلہ ہین۔ اول جو مذکور ہوا۔ دوسرے یہہ کہ وصی دعوی کرے کہ میت نے غلام چھوڑے مین نے اُن پر فلان زمانہ تک اسقدر نفقہ صرف کیا پھر وہ غلام مرگئے اور ابن اسکی تکذیب کرے محمد و حسن بن زیاد رحمہما اللہ نے کہا کہ قول وصی کا قبول ہوگا تیسرے یہہ کہ وصی دعوی کرے کہ یتیم کا غلام فرار ہوگیا تھا اور غلام مذکور کو عمرو لایا مین نے اُسکو چالیس درہم انعام دیے اور ابن انکار کرے وصی کا قول بر بنا۔ قول ابی یوسف قبول ہوگا اور مطابق قول امام محمد و حسن بن زیاد رحمہ کے قول ابن کا قبول ہوگا مگر درصورتیکہ وصی دعوی پر ثبوت پیش کرے فقہا کا اسپر اتفاق ہے اگر وصی بیان کرے کہ مین نے زید کو اجرت سے لیا تا غلام لے آئے اُسکا قول قبول ہوگا۔ چوتھے یہہ کہ وصی بیان کرے کہ مین نے تیرے باپ کے انتقال کے بعد ہزار درہم سالانہ تیری زمین کا دس سال تک ادا کیا۔ یتیم بیان کرے کہ میرا باپ پانچ سال ہوے مرگیا بر بنا۔ قول امام محمد ابن کا قول قبول ہوگا کیونکہ وصی دعوی کرتا ہے تاخیر سابقہ کا اور ابن انکار کرتا ہے اور

اور مطابق قول ابی یوسف کے وصی کا قول قبول ہوگا۔

جزئیہ ۵۵۰۔ وصی اپنے مال سے کپڑا خرید کرے صغیر کے لیے یا جو شئی لڑکے استعمال کرتے ہین وصی تبرع کرنے والا قرار نہ پائیگا اور اگر وصی اپنے مال سے میت کو کفن دے اُسمین اُسکا قول قبول ہوگا۔ **فتاوی غانم**۔

جزئیہ ۵۵۱۔ اگر وصی اقرار کرے نفقہ کا یتیم یا منتظم وقف پر اور مال یا بائع اور وقف اُسکے قبضہ مین ہو یا مثل اسکے دوسرا امین جسکے قبضہ مین یتیم کا مال ہو اُسکا قول بلا یمین قبول ہوگا درصورتیکہ وہ ثقہ ہو کیونکہ حلف مین آدمی وصیت قبول کرنے سے پرہیز کرینگے اگر اجورہ پر دے واقف یا منتظم وقف یا وصی وقف یا قاضی یا اُسکا امین اسکے بعد کہے کہ مین نے غلہ کا قبضہ کیا وہ ضائع ہوگیا یا اُسے مین نے موقوف علیہم پر تقسیم کر دیا اور وہ انکار کرین قول اُسکا مع الیمین قبول ہوگا۔ نقلہ صاحب الحدیقہ الفضیہ۔ قاضی کو مناسب ہے کہ امینون سے حساب لے یتیمون کے مال کا جو اُنکے قبضہ مین ہوتا کہ خائن معلوم ہوجائے اور اُسے تبدیل کرے اسطرح متنظمین وقف اوقاف پر اور اُنکے قول نسبت اُن غلون کے مقدار مین جو اُنکے قبضہ مین آئے ہون قبول ہونگے وصی اور منتظم وقف اس حکم مین برابر ہین اور قاعدہ کلیہ ہے کہ قول قابض کا مقدار مقبوضہ مین قبول ہوتا ہے۔

جزئیہ ۵۵۲۔ وصی یا منتظم وقف دعوی کرے کہ مین نے اپنا مال صرف کیا اور اُسکو مال وقف اور یتیم سے واپس لینا چاہے اسے یہ حق نہین ہے یا اپنے دین کا دعوی یتیم یا وقف پر کرے یہ دعوی صحیح نہ ہوگا یہ حکم اُس شکل مین ہے کہ اُس نے اپنے مال سے صرف کیا ہو شخص اجنبی صرف کرے بعض ورثا پر اور بیان کرے کہ مین نے وصی کے حکم سے صرف کیا اور اسکا وصی بھی اقرار کرے یہ علم نہین ہوتا ہے مگر وصی کے قول سے وصی کے صرف کرنیکے بعد اُسکا قول قبول ہوگا۔

جزئیہ ۵۵۳ - باپ کو جائز ہے اپنے طفل کا مال لیکر صرف کرے یا اُس مال سے مضاربت کرے یا کسی کے پاس رکھائے اور وکیل کرے اُسکی خرید و فروخت اور اجارہ پر دینے کے لیے یا مال امانت رکھائے اور مال اُسکے دین اور اپنے دین مین رہن رکھے پس اگر مال ہلاک ہوجائے تو باپ پر ضمان عائد ہوگا بقدر اپنے دین کے اور لائق ہے کہ ان امور پر گواہ بنائے اگر گواہ نہ بنائے تو اُسکی تصدیق کیجائیگی دیانتہً اسی طرح اگر اپنا مال طفل کے مال مین شرکت کرے اور اُسکا مال طفل کے مال سے کم ہو اگر اس نے اسپر گواہ بنایا ہے تو نفع کی جس طرح شرط کی گئی ہے اُسکے موجب ملیگا ورنہ باپ کی تصدیق کی جائیگی از روے دیانت کے نہ قضائہً۔

جزئیہ ۵۵۴ وارث دعوی کرے کہ وصی نے عین سے ترکہ فروخت کیا اور وصی دعوی کرے کہ بیع اُسکے مقدار قیمت ہوئی وصی کا قول قبول ہوگا کیونکہ وہ اصل پر استقلال کرتا ہے فی دعوی الوجیز نقلہ عبد الغنی فی منیۃ۔ کذا فی دعوی خزانۃ الاکمل عن الاشباہ والظہیریہ۔ وصی کا قول قبول ہوگا اُس شے مین جو اُسنے صرف کی ہے مگر جہان شکون مین ایک امین متفق علیہ ہے وہ یہ ہے کہ قاضی یتیم کے ذی رحم محرم کا نفقہ اُسکے ذمہ لازم کردے وصی دعوی کرے پہنچا دینے کا۔ کذا فی شرح المجمع۔ اس حکم کی دلیل یہ ہے کہ یتیم کے دعوی عین سے دو نہین ہے اور وصی کا قول قبول ہوتا ہے اُس مین جو یتیم کے خراج کرنا ہو انتہی۔ پس لایق ہے کہ یتیم کی زوجہ کے نفقہ کا بھی حکم ایسا ہی ہو۔ لیکن یہ ہی یتیم کے مواضع مین سے ہے دو شکون مین اختلاف ہے۔ حاصل یہ ہے کہ وصی کا قول قبول ہوتا ہے مگر چند مسائل مین۔ اول یہ ہے کہ وصی دعوی کرے میت کے دین ادا کرنے کا۔ ثانی دعوے کرے کہ یتیم نے دوسرے شخص کا مال ہلاک کردیا ہین نے اُسکا تاوان ادا کیا۔ ثالث یہ ہے کہ جو غلام سفر کو لایا تھا اُسے انعام دیا بغیر اجازت کے جو کہے یہ کہ مین نے یتیم کی زمین کو خراج اُس زمانہ کا جب وہ

زراعت کی صلاحیت نہین رکھتے تھے ادا کر دیا پانچوین یہہ کہ وصی دعوی کرے یتیم کے محرم پر صرف کرنے کا چھٹے یہہ وصی دعوی کرے کہ مین نے یتیم کو تجارت کرنے کی اجازت دی اور اُسنے قرض لیا اور وہ مین نے ادا کر دیا۔ ساتوین یہہ کہ یتیم یہہ دعوی کرے کہ مین نے اپنے مال سے اُسکے حوائج ضروری کا سرانجام دیا وصورتیکہ اُسکا مال میرے قبضہ مین نہ تھا اور اُسے واپس لینا چاہے۔ آٹھوین یہہ کہ مین نے تجارت کی اور اسمین نفع حاصل ہوا وصی دعوی کرے کہ مین مضارب تھا۔ نوین وصی دعوی کرے میت کے دین ادا کر دینے کا اپنے مال مین سے بعد فروخت کرنے ترکہ اور اسکے ثمن وصول پانے کے قبل ثمن کے قبضہ کرنے کے۔ دسوین یہہ کہ مین نے یتیم کا نکاح ایک عورت سے کر دیا جسکا مہر اپنے مال مین سے ادا کر دیا اور عورت مر گئی یہہ کل مسئلین فتاوی عتابی کے باب وصیت مین بیان ہوئے ہین اور اُسنے ایک ضابطہ بیان کیا ہے وہ یہہ ہے کہ جس شئی پر وصی مسلط ہوا اُس مین وصی کے قول کی تصدیق کیجائیگی اور جس پر مسلط نہ ہوا اُسمین وصی کے قول کی تصدیق نہ کیجائیگی۔ من الاشباہ والنظائر **فی الوصایا**

کتاب الخنثیٰ

جزئیہ ۵۵۵ خنثی کہے مین مرد ہون یا عورت اُسکا قول قبول نہ ہوگا اگر وہ مشکل ہو کیونکہ وہ دعوی کرتا ہے مخالف قضیہ دلیل کا اور اگر مشکل نہ ہو تو مناسب ہے کہ اُسکا قول قبول کیا جائے کیونکہ یہ نسبت دوسرے شخص کے اپنی حالت کا زیادہ تر عالم ہے۔ ہدایہ۔

کتاب الفرایض

جزئیہ ۵۵۶ زید مرجائے اور ہزار درہم دوسرے شخص کے قبضہ مین

چھوڑے قابض بیان کرے میرا باپ مرگیا اور وہ میرا باپ تھا اور اُسنے یہہ ہزار درہم چھوڑے
مقرلہ بیان کرے وہ میرا باپ تھا نہ میرا باپ کے مال سے دونون نصفا نصف مستحق ہونگے
کیونکہ اقرار نہین ثابت ہوتا ہے مگر مقر کے اقرار سے اور اُسنے اقرار نہین کیا مگر نصف کا
اسطرح سے جسکے قبضہ مین مال ہوا اور وہ دعوی کرے کہ مین اُسکا مستحق ہون متوفی کے
نسب کی بنا پر۔ اور اگر قابض اقرار کرے دوسرے وارث کیلیے جو معروف نہو
مقرلہ اُسکی تکذیب کرے بس مقر کا قول قبول ہوگا اور اگر قابض زوجیت کا دعوی کرے
اور دوسرے وارث کے لیے اقرار کرے مقرلہ زوجیت کا انکار کرے قابض کسی شئی کا
پانے کا مستحق نہوگا تاوقتیکہ ثبوت پیش نکرے فرق یہہ ہے کہ قرابت سبب اصلی ہے
استحقاق کے لیے اور زوجیت سبب عارض۔ پس جس شکل مین وہ سبب کا اقرار کرے
اور اپنی ذات کے لیے حق عارض کا دعوی کرے مقر کے قول کی تصدیق نہوگی تاوقتیکہ
ثبوت پیش نکرے لیکن نسب مین وہ دونون برابر ہین جامع الفصولین۔

جزئیہ ۵۵۷۔ ایک شخص مرجائے اُسکی زوجہ بیان کرے کہ متوفی نے مجھے مرض مین
بائنہ کردیا اور مین عدت مین بیٹھی ہون اُسکے ارث پانے کی مستحق ہون ورثا بیان کرین
تجھے متوفی نے صحت مین بائنہ کردیا زوجہ کا قول قبول ہوگا مگر درصورتیکہ ورثا ثبوت پیش
کرین کہ اُسنے صحت مین بائنہ کردیا یہہ خلاف ہے اُس شکل کے کہ اگر زوجہ بیان کرے
کہ مین ایمان لائی اپنے شوہر کی وفات کے قبل اور ثنا کہین بعد وفات کے ورثا کا
قول قبول ہوگا۔ اگر ورثا بیان کرین متوفی نے زوجہ کو اپنے مرض مین بائنہ کردیا
زوجہ کہے کہ میری عدت نہین گزری عورت کے قول کی تصدیق مع الیمین کیجائیگی
اگرچہ مدت طول پکڑ جائے بس اگر عورت نکول کرے تو وارث نہوگی۔ جامع الفصولین

جزئیہ ۵۵۸۔ اور اگر اقرار کرے لڑکا متوفی کے پوتے کا اور بولتا اُسکے قول
کی تصدیق کرے اور کہے کہ یہہ میت کا لڑکا نہین ہے مقر کا قول قبول ہوگا اور

مال اُن دونون مین نصفا نصف قرار پائیگا استحساناً مطابق قیاس مقر کا قول قبول ہوگا اور کل مال اُسکو ملیگا تاوقتیکہ دوسرا شخص نسب پر بینہ نہ قائم کرے اسی طرح اگر متوفی کی دختر کیلئے اقرار کرے اور وہ اُسکے قول کی تصدیق کرے لیکن انکار کرے کہ یہہ متوفی کا لڑکا نہین ہے استحساناً مقر کا قول قبول ہوگا اور اگر عورت اقرار کرے شوہر متوفی کے بھائی کا اور بھائی اُسکی تصدیق کرے اور انکار کرے کہ عورت متوفی کی زوجہ نہین ہے مقر کا قول قبول ہوگا امام اعظم و امام محمد و زفر کے نزدیک۔ اور عورت کو چاہیے کہ اپنی زوجیت کو گواہون سے ثابت کرے اور ابی یوسف کے نزدیک زوجہ کا قول قبول ہوگا اور مال درمیان اُن دونون کے بقدر میراث تقسیم ہوگا اور اگر عورت کا شوہر زوجہ کے بھائی کا اقرار کرے اور بھائی شوہر کے قول کی تصدیق کرے لیکن انکار کرے کہ وہ زوجہ کا شوہر نہین ہے اس مسئلہ مین بھی وہی اختلاف ہے اگر میت دو بیٹے صرف چھوڑے ایک اُن مین سے دوسرے بھائی کا اقرار کرے پس اگر دوسرا بھائی صرف اُسکی تصدیق کرے تو دونون شریک ہونگے میراث مین جیسا کہ ہمنے بیان کیا اور اگر بھائی صرف اُسکی تکذیب کرے پس مال دونون بھائی معروف مین سے پہلے نصف نصف تقسیم کیا جائیگا اور بھائی منکر کو نصف دیا جائیگا اور دوسرا نصف درمیان بھائی مقر اور مقر کے نصفا نصف تقسیم کیا جائیگا نزدیک عامہ علما کے اور نزدیک ابن ابی لیلی کے نصف مال سے تین ثلث کرکے تقسیم کرینگے دو ثلث مقر کو اور ایک ثلث مقر لہ کو۔ اگر ایک شخص مرجائے اور ہزار روپے دوسرے شخص کے قبضہ مین چھوڑے اور قابض کہے کہ مین متوفی کا عینی بھائی ہون اور تو بھی عینی بھائی ہے اور مقر لہ مقر کی بھائی ہونیسے انکار کرے مقر کا قول استحساناً قبول ہوگا۔ بدائع۔

فصل فی القضا بالمواریث

جزئیہ ۵۵۹ - نصرانی مرجاے اور اُسکی زوجہ مسلمہ بیان کرے کہ مین ایمان لاے بعد اُسکے مرجانے کے ورثا کہین تو ایمان لائی قبل مرنے کے ورثا کا قول ہوگا زفر علیہ الرحمۃ فرماتے ہین کہ زوجہ کا قول قبول ہوگا کیونکہ اسلام حادث ہوا اوسکو منسوب کرینگے قریب زمانہ کی طرف۔ ہماری دلیل یہہ ہے کہ فی الحال سبب حرمان ثابت ہے تو بنا حکم حالیہ زمانہ ماضیہ بھی ثابت ہوجائیگا۔

جزئیہ ۵۶۰ - مسلم مرجاے اُسکی زوجہ نصرانیہ ایمان لاکر اُسکی موت کے بعد آئے اور بیان کرے کہ مین ایمان لائی قبل اُسکی وفات کے اور ورثا اسکے عکس کا دعوی کرین ورثا کا قول قبول ہوگا۔ ہدایہ فی القضا۔ ایک شخص مرجاے اور دو لڑکے چھوڑے ایک مسلم دوسرا نصرانی۔ مسلم بیان کرے کہ متوفی قبل اپنی وفات کے ایمان لایا اور مین اسکا وارث ہون نصرانی گویا ہووہ ایمان نہین لایا اور مین اُسکا وارث ہون نصرانی کا قول قبول ہوگا لیکن متوفی پر نماز پڑھائی جائیگی مسلم کے اس بیان سے میرا باپ ایمان لایا۔ حدیقہ نقلا عن **الخانیہ**۔

جزئیہ ۵۶۱ - عورت دعوی کرے مجھے شوہر نے بائنہ کردیا اپنے مرض مین اور وہ مفرور ہوگیا مین وارث ہون ورثا بیان کرین اسنے حالت صحت مین بائنہ کردیا تو وارث نہین ہے زوجہ کا قول قبول ہوگا اور وہ وارث ہوگی اگر وہ مرجاے اور زوجہ بیان کرے کہ مین ایمان لائی بعد اُسکے انتقال کے ورثا کہین تو ایمان لائی انتقال کے پہلے ورثا کا قول قبول ہوگا۔ **زیلعی**۔

کتاب المدانیات

جزئیہ ۵۶۲ - اگر طالب بیان کرے کہ وہ مالدار ہے اور قرضہ ادا کرسکتا ہے اور مدیون کہو کہ مین مفلس ہون تو قضا اس مسئلہ مین کلام فرماتی ہین بعض کہتے ہین مدیون کا قول کہ مین مفلس ہون قبول ہوگا بعض لکھتے ہین اگر

اگر دین اس شئ کا بدل ہو جو مال ہے مثل قرض اور ثمن مبیع کے مدعی مالدار کا قول قبول ہوگا اور یہی روایت کی گئی ہے ابی حنیفہ سے اور اسی پر فتوی ہے اور اگر دین اسکا بدل نہ ہو تو مدیون کا قول قبول ہوگا بعض کتب مین ذکر کیا جائیگا مسئلہ مذکورہ مین اگر مدیون فقیر و نگا ہو جس سے ہو اسکا قول قبول ہوگا اور اگر وہ مالدار وان کا لباس پہنے ہو تو مدعی کا قول قبول ہوگا کیونکہ وہی مالداری کی علامت ہے گذا فی الہدایہ اور فقہا کے شیخ الامام شمس الائمہ ابو محمد عبد العزیز بن احمد الحلوانی نے قول مذکور کو فقیہ ابی جعفر ہندوانی کی جانب منسوب کیا ہے اسی بنا پر اگر مدیون فقرا کا لباس پہنے ہوئے ہو اور دعوی کرے کہ مین فقیر ہون یا مالداروں کا لباس پہنے ہوئے عدالت مین حاضر ہوا ہون تو قاضی اس سے بینہ طلب کریگا اگر بینہ اپنے دعوی پر قائم کرے تو قاضی قبول کریگا اور درصورتیکہ اسکے پاس ثبوت نہ ہو تو مدیون کا قول قبول ہوگا کیونکہ ظاہر اسکا شاہد ہے زوجہ مالدار کا نفقہ طلب کرے اور شوہر مفلسی کا دعوی کرے شوہر کا قول قبول ہوگا بعض فقہا فرماتے ہین کہ جس عقد سے بدل مال واجب ہوتا ہے انمین مدیون کا قول کہ مین مفلس ہون مقبول ہے اور اگر مدیون کا مالدار ہونا پہلے سے معلوم ہو یا اس دین کے وجوب ہونے سے جو طلب سے مال کا بدل ہے اور مطلوب دعوی کرے امر حادث کا اور وہ مال کا ہلاک ہوجانا ہے تو قول اس شخص کا جو استدلال کرتا ہے اصل پر قبول ہوگا

جزئیہ ۳۰۹۵ اگر طالب بیان کرے کہ مفلس مرگیا اور دین مجھ پر عود کر آیا کیونکہ وہ مالدار مرگیا اور اگر بحال اپنے مرجائے طالب کا قول قبول ہوگا روایت کی گئی ابی حنیفہ سے نوادر مین کہ طالب کا قول قبول ہوگا مگر دعوی مفلسی مین اور اسی وجہ سے مطالبہ قبول ہونے تک نہ کیا جائیگا اور اگر مدیون دعوی کرے انمین دیون مین سے کسی طالب انکا کرے طالب کا قول قبول ہوگا۔ یہہ دلیل ظاہر الروایت کے مطابق ہے کیونکہ مطلوب استدلال کرتا ہے اصل پر اور وہی افلاس ہے اور بنی آدم مین افلاس

اصل ہے اور غنا عارض ہے پس طالب امر عارض کا مدعی قرار پائیگا اور مطلوب اصل کا
کرتا ہے اصل پر مطلوب کا قول قبول ہوگا بخلاف دعوی مدت کے کیونکہ مدت نہین ثابت ہوتی
مگر بشرط سے اور شرط عارض ہے پس مدعی مدت امر عارض کا مدعی قرار پائیگا اور دعوی مطلق
اگرچہ بمعنی دعوی مدت کے ہے مگر وہ ثابت ہوتی ہے بغیر شرط کے پس وہ بمنزلہ دعوی مدت
قرار پائیگی اور اگر حق کفیل کا بغیر شرط ثابت ہوجائے تو قول مدعی مدت کا قبول ہوگا اسطرح
عبارت محیط کی ہے۔

جزئیہ ۵۶۴ - اگر مدیون بیان کرے جو مجھ پر لازم ہوا ہے بغیر عقد اور بلا بدل مال ہے
قاضی دریافت کریگا کہ وہ کس سبب سے تجھ پر لازم ہوا ہے اگر وہ جواب دے بدل خلع
یا مال غصب یا نفقہ زوجہ یا اقارب کا ہے یا دیت جنایت یا عوض ہے صلح قتل عمد کا یا مہر
کہ جسکا بعض معجل مقرر ہوا تھا دخول کرنے کے قبل اگر مدیون کی دائن تصدیق کرے تو
مدیون کا قول مع الیمین قبول ہوگا۔ فقر و عسرت مین اور اگر دائن مدیون کی تکذیب کرے
اور بیان کرے وہ ثمن ہے اسباب تجارت کا۔ صاحب قول الحسن لکھتے ہین کہ مناسب و
لایق ہے کہ ان صورتون مین دائن کا قول قبول ہو اور مدیون کو قید کرین۔ بدل الخلع کے
معنی یہہ ہین کہ جس مقدار پر زوجہ نے شوہر سے خلع لیا ہو اُسے شخص اجنبی پر اُتار دیا ہو
پس اگر شوہر دعوی کرے زوجہ پر کہ اُسنے مجھ سے خلع لیا بعوض شی جسکو اپنے ذمہ لازم
کیا یا اجنبی پر۔ اگر خلع واقع ہوا ہو شی پر جو اجنبی پر اُتارا گیا ہو عورت اور اجنبی اسکا
اقرار کرے لیکن عورت بیان کرے کہ مین فقیر یا مفلسہ ہون اور اجنبی بھی ایسا ہی بیان
کرے شوہر بیان کرے کہ وہ دونون مالدار ہین صاحب قول الحسن لکھتے ہین کہ عورت
اور اجنبی کا قول قبول نہ ہوگا (نفقۃ الزوجات والاقارب) کے معنی یہہ ہین زوجہ کو نفقہ
شوہر نے ایک زمانہ تک نہ دیا ہو اور زوجہ نفقہ کا دعوی عدالت مین پیش حاکم کرے
اور حاکم نفقہ کا فیصلہ صادر کرے زوجہ بیان کرے کہ شوہر مالدار ہے اور شوہر کہے

کہ مین مفلس ہون شوہر کا قول قبول ہوگا اور یہی حکم نفقہ اقارب مین بھی ہے (ارش الجنایۃ)
کے معنی یہہ ہین اگر جنایۃ ۔ کی وجہہ سے مال واجب ہوا ہو اور جسکا مقصود کیا ہے وہ ہو کے
کرے جنایت کرنے والے پر اور وہ جنایۃ کی تصدیق کرے یا اُسپر ثبوت پیش کیا جاے
جنایۃ کرنے والا کہے کہ مین مفلس ہون مجنی علیہ بیان کرے کہ وہ مالدار ہے جنایۃ
کرنے والے کا قول قبول ہوگا (صلح عن دم عمد) اسکے معنی یہہ ہین اگر ایک شخص دوسرے کو
عمداً قتل کرے اور اُسکے وارث سے بمقابلہ مال صلح کرے اور قاتل دعوی کرے
کہ مین فقیر ہون اس شکل مین قاتل کا قول قبول ہوگا کیونکہ وہ مال کا بدل نہین ہے
(مہر المثل) اسکے معنی یہہ ہین کہ زید نکاح کرے عورت کے ساتھ بمقابلہ ہزار درہم
اور نہ بیان کرے اُس مین کسیقدر مہر موجل ہے جس شہر مین وہ عورت رہتی ہے
اُسکا رواج دیکھین گے آیا یہہ رسم ہے کہ زوجہ سے دخول کرنے کے قبل کل ہزار
درہم ادا کیے جاتے ہین تو زوجہ مجاز ہے کہ شوہر کو اپنے ساتھ دخل نہ کرنے دے
تا وقتیکہ کل ہزار درہم مہر کے وصول نکرلے زوجہ کا قول اُسکی مقدار مین قبول ہوگا
اور شوہر کا یہہ قول کہ مین مفلس ہون قبول نہ ہوگا اگر اُس شہر کا یہہ رواج ہو کہ مہر مین سے
تھوڑا قبل دخول کے ادا کرتے ہین مثل ہماری شہر کے اور عورت اُسکی نالش حاکم کے
روبرو کرے شوہر بیان کرے کہ مین مفلس و نادار ہون اسکا قول قبول نہ ہوگا اور
عورت کا قول قبول ہوگا اور اگر مہر معجل ادا کردے من بعد اُسکے ساتھ دخول کرے
عورت بقیہ مہر طلب کرے شوہر کہے کہ مین فقیر ہون زوجہ کہے تو مالدار ہے اس
شکل مین شوہر کا قول قبول ہوگا ۔ اور اگر مہر موجل ہوا اور عورت مہر طلب کرے شوہر
کہے کہ مین فقیر ہون اُسکا قول قبول کیا جائیگا حاصل یہہ ہے تاجیل کی دو قسمین
ہین ایک تاجیل بطریق العرف ہے کہ شوہر عورت کے ساتھ بمقابلہ ہزار درہم نکاح کرے
حسبین پانچسو ادا کرنیکی شرط ہو قبل دخول کو اور باقی مابلدش شکل مین اگر شوہر عورت کو پانچسو درہم قبل دخول کے ادا کرنا چاہے تو ادا کردے اور

اور اسکے ساتھ دخول کرے اور زوجہ شوہر سے دوسرے پانچسو طلب کرے شوہر کے
آمین فقیر ہون اسکا قول قبول ہوگا۔ دوسرے تاجیل بطریق التنصیص ہے مثلاً مرد عورت کے
ساتھ ہزار درہم پر نکاح کرے بعد اسکے پانچسو درہم فی الحال ادا کرنے کا وعدہ کرے
اور پانچسو ایکسال تک شوہر پانچسو درہم قبل دخول کے زوجہ کو ادا کرے تو ان دونو
اسکے ساتھ دخول کرے زوجہ ان پانچسو کے دوسرے پانچسو کا شوہر پر دعوی کرے
شوہر کا قول قبول ہوگا۔ تاجیل مرسل اور تاجیل مبہم میں کچھ فرق نہین ہے پس اگر کل مہر
ادا کرنا باقی رہا ہو اور تاجیل سے کچھ مدت کے گذرنے کی وجہ سے ادا کرنے کی حد نہین ہوئی
کیا ہو تو کل مہر فوراً حال ہوجائیگا پس زوجہ کا قول شوہر کے مال ہونے مین قبول ہوگا
یا نہین۔ مناسب ہے کہ عورت کی حالت پر نظر کرکے اور یہ کہ مثل اس عورت کا مہر
معجل رواج مین کسقدر ہوتا ہے اور جو رواج ثابت ہوگا اس مین زوجہ کا قول قبول
ہوگا اور اسکے خلاف مین شوہر کا قول قبول ہوگا۔ فقط۔

بقلم عبد رستم بقلم سید علی رضا بمقام لکھنؤ باتمام رسید شوال ۱۳۰۰ھ

تقریظ ریختہ تکلک عنبرین سلک فاضل کامل زبدۃ الاقران والاماثل
بحر الزاخر سحاب الماطر استاذ اساتذۃ الدہر عمادہا بندۃ العصر مولانا العلام
والحبر الفہام ثانی اعشی وجریۃ ثالث باقر نصیر یعرب زمان قحطان دوران
تاج علوم شریعت وطریقت مولانا الحاج سید شاہ محمد عبدالحق صاحب مدظلہ العالی
المخاطب بشمس العلما۔

یا ایک الذی احیی العلما بعلوم الدین و ملاء قلوبہم من سرورا و جعلہا لہم لحصول النجاۃ فی الدنیا
والنجاۃ فی الآخرۃ سببا و وہبہم بہجتہا جلالۃ وعزا و شرفا وہیبۃ وسمتا ومجدا وادبا۔ ووفقہم
لکمال کرمہ فقاموا فی خدمتہا من انشاعتہا وتدوینہا علی از عم الف اول العرصات زعبا وصلی اللہ
وسلم وبارک علی من اختارہ من الخلق وارسلہ بالہدی ودین الحق وجعل آلہ واصحابہ وعلماء
بعدہ رواۃ وجعل جزاہم یوم القیامۃ خزائن موفورا ورفعہم فی الدارین واصطفلہم واجتبی۔ اما بعد
فقد اعلت نظری واشرفت طرفی اجمالا فی اکثر ابواب ہذا الکتاب الذی یروق الخاطر ویسر الناظر
فوجدتہا کتابا عجبا لاکثر المسائل الفقہیۃ المحتشدۃ الیہا فی نظم الدنیا والدین ورایۃ سیر الاورع
شیخ الہدی فی مطاوی الکتب الکبار للادیس الذی صار لہم الدین الحنفی مذہبا۔ لاغرو فان
سبیل الفقہ لم یزل ینقطع وابداع العلوم الفقہیہ واختراع الفنون الحکمیۃ الزمانیۃ من القوم
الروحانیۃ لم یتنع کیف وموئلہ اوحد الکملاء ومقدام الازکیاء ابو یوسف المصری بحر بن حسن الدہر
وزفر الزمان وابن الیث الاوان الفقیہ الاجل زبدۃ علماء مصر فرنگی محل ذو المفاخر والمجاد
الشیخ محمد حبیب اللہ زید توفیقا وجعل الصواب رفیقا وسدد احوالہ واسعد اماله وصین عن شرور
شوانی الدہر ودمیت حیاتہ دہرا طویلا لنفع المسلمین ختم اللہ لنا ولہ بالحسنی وجعل آخرتنا وآخرۃ

امن الاولی آمین یارب العالمین وصلی اللہ علی خاتم الرسل والانبیاء وآلہ النجباء واصحابہ الکملاء

تقریظ

رشحۂ خامہ اعجاز رہنگامہ فیض متکلم فرہنگ مجسم الفاضل الفائق البحر الخریت الفہامۃ

محیط اسرار کونی والٰہی دانائے سرائر سیدی وسیاہی مرکز دائرۂ کمال محیط

مرکز اجلال توقیع طراز جلالت طغرانگار رایات مولائی ومکرمی جناب

مولانا مولوی میر افضل حسین صاحب رکن مجلس عالیہ عدالت ممالک محروسہ

سرکار نظام الملک آصفجاہ خلد اللہ ملکہ ودولتہ وافاض علی العالمین برہ واحسانہ

یہہ ترجمہ رسالہ قول الحسن کا ہے اول تو رسالہ اسم بامسمی ہے ثانیاً مترجم نے جو ایک جید فقیہہ ہین الحاقات ضروری سے اُسکا حُسن دوبالا کردیا ہے حکام اور وکلا وجمیع طلبہ علم فقہ کے لیے اُن ترجمون سے مفید تر ہے جو اسوقت تک اُردو زبان مین ہوے ۔

تقریظ

نگاشتہ کلک اعجاز سلک فاضل متبحر وکامل متبقر الفاضل الفاضل

والباذل الکامل صراف خزینہ معقول منقول نقاب خزینہ فروع واصول

سابق کلام افخل مقام جناب مولانا مولوی محمد سعید خانصاحب دام ظلہ مفتی

مجلس عالیہ عدالت ممالک محروسہ سرکار نظام الملک آصفجاہ دام دولتہ وملکہ

مولوی حبیب اللہ صاحب نے بہ محنت ومشقت تمام اردو مین مسائل فقہی کو جمع کرکے قول الحسن کا

ترتیب کیا ہو مفید خاص و عام ہے اللہ تعالیٰ انکو جزا نے خیر دے ۔

تقریظ من نتایج طبع جامع معقول و منقول حاوی فروع و اصول مقبول بارگاہ رب ذوالمنن مولوی محمد افضل حسن لکھنوی فرنگی محلی ادام اللہ تعالیٰ

حامداً و مصلیاً محمد افضل حسن لکھنوی فرنگی محلی عفی عنہ عرض پرداز ہے کہ مین نے رسالہ قانون علمِ شریعہ کو اول سے آخر تک کئی بار دیکھا ہر مرتبہ ایک نیا حظ اٹھایا اول تو زبان بردار مولوی حبیب اللہ سلمہ کی یہی دوسری سے تقریر کی یہ صفائی کہ ادنی درجہ کا آدمی بھی سمجھ سکتا ہے اعتقد بھی نوشت خواندانی ہے مضمون کتاب بلا اعانت استاد سمجھ سکتا ہے تفہیم کے لیے وقت بیجا نہین اٹھاتا ہے تیسرے حسن ترتیب الیی کہ آجتک کسی فتاوی یا رسالہ فقہ کی دیکھنے مین نہین آئی ہے اگر برادر مذکور کو اسکا موجد کہین تو بجا ہے ۔ الحاقات ضرور یہ جو کتب متبرہ سے برادر عزیز نے جن جن مقام پر کئی ہین اُس سے کتاب قول الحسن کی رونق ہوگئی ہے اس کتاب کا ادنی یہہ وصف ہے کہ اب وکلاء اور حکام سے حلف وارد کرنے مین غلطی نہ ہوگی اور حلف اُس شخص سے لیا جائیگا جس سے درحقیقت لینا چاہیے تھا اللہ جلشانہ روز بروز مترجم اور مولف کے مرتبہ بڑھائے اور عہدہائے جلیلہ پہنچائے ۔

تقریظ

طراز بستہ قلم جادو رقم فرزانہ محقق آوان یگانہ فرزدق زمان نحریر المعی بمقام لوذعی ثانی زفر ثالث جعفر ادیب روکش سحبان سخنور وصاف بیان جناب مولانا مولوی محمد ہاشم صاحب ہلوی مدظلہ العالی دس الاناء

الارض والسماء وانزل علم الدین وفقهنا به علی لسان سیدنا محمد ذی الاصطفاء والاجتباء
وذالک نعمة انعمنا بها وکذالک یهدی الیه ویجتبی الیه من یشاء صلی الله علیه وسلم وعلی آله
واصحابه ومن اقتدی بهم بخیر الاقتداء الی یوم البعث والنداء وقد رفع العلوم یرفع
دین فان العلم للاسلام وسم ویرفعنا بعلم کان عزا وحظ الفضل خزیان وسم - اما بعد
مدت دراز سے بہت علما ترجیح احد القولین مین متردد تھے کہ یمین کس پر اصالة التقدیر
مین سے وارد ہوتی ہے اور کس کی یمین قبول ہوتی ہے - سو جناب مولوی محمد [illegible]
صاحب نے اسمین سعی کی اور یہہ مشکل حل فرمائی اور سب علما کو یہ نعمت عزیز کر کے
دی مین نے اس کتاب کو بغور دیکھا اور بہت خط حاصل کیا ہے اور بہت عمدہ
کتاب ہے اور ترجمہ حسب محاورہ درست اور صحیح کیا گیا ہے اور ترتیب بہت مفید
اور طرز جدید ہے اور موجب صواب اور موجب ثواب ہے - مین اسکا بہت
شکر ادا کرتا ہون وشکر الله تعالی سعیهم وداعاهم الله تعالی بخیر دارین وعلا الان
الحمد لله رب العالمین وصلی الله علی سیدنا محمد والہ واصحابه اجمعین

تقریظ فارسی ریختہ کلک گوہرین سلک ادیب نامور فرزانہ روشن ضمیر صراف خزینہ سخن گستری نقاب دفینہ خاقانی وانوری ثانی حریر وفرزوق ثالث سحبان وعمق حسان الہند ملک الشعرا ساسای شعشہ ابو القاسم مولوی محمد فضل رب صاحب عرشی غازیپوری شاعر حضور نظام خلد الله ملکہ

الله الله خامہ عطارد رقم فرہنگ آموز معلم اول واول ثانی آموزگار رودگاہ انسوزنہ

زین نوردستان منقول خامه گهرافشان فرزانه فریدون باریار ثانی نجم الدین ویحیی ثالث
این الهام وقسطا مولانا محیب الله فرنگی محلی که از کشایش لب نکیسا زمزم آفرین جان بخش
چکه های خرام خامه نبوی انگیز را بر فرودین نشینیان جنان افشانده که از تنگ کلاه و قبا
نفر دنستان تا دیباروی تماشا آفرین بهر گشته و آزمندان هنر دستگهی را این تنگ شکر
چقدر لب به گلشکر آلای آمده که اگر فراوانی معنی مهرا ے را کلاوه از پیچاپیچ دل گهرآمای کشایم
فکار لب بجراتی از لب بیالودن در آید اما از بی مهریهاے بی مدار سهر که در دشوار پیما
آسان بند و آسانی با آسمان چیوندا ست چه برگویم که ساغر نواگر انباری دلیرانه کام بخشی به
سنگستان یاس اندیشه هاے تیرگی زاے جفای کسی در آمده - برنشیم دلربا ے قانون
سازمندی را ناخن کز لک بار بار کرده اند - داد دادانه دوران داد داد انچه
در چشم کم بینان تهی مغز بستودگی پیکر درکشیده به نکوهیده سیری در شهید ستان نجردان خرد کا
بهم دیده آهنگی نام برآورده است باین رنگار نگ اندوه تیرگی زاے روان انچه از
توسن آسمان رسی اندیشه سپهر سالم خبار را سهی خیز دنگاه نهرنگاهان جادوخرا
توتیای می سپرد سهما انچین پیرائی با دشکیبز اندیشه ودم نافه ریزنا طقه کهن اندازه ها
نوآین نوائی پس از دیر بانگه ردا ی بردری وروشن سخن آرائی کمرنا فرهی بر میان
باستد و بود تا رو بود بی نشانی بسته افشرده انگرهای کانون دری وبهلوی بتابش گرم جا
ستاره فر وغبار سخن در برنشستان سره گفتار بر بندان بے آمیزه تازی بستیار ی راستی
اندیشه کنش بر فروختم تا ما سروش آفرین سرود دست ایزد انگارین نورد ریخته کلک گهربار
مولانا کرا زبهاے لاهوتی سیاحان وچشم شناسان فرتاب ایزدی براین نوآین نوا ے
بار بدی فرسته رود ی ریزد - آری هرچه در شهرستان این کارنامه طلعت ودیعت است
می سزد که گوهرآگین طیلسان بر دوش آرای سومناتیان شمع درگریه دگل درخنده
آور باشد کارنامه این موبدی فرگاه افروز دانش آفرین که در جولانگاه نگاه بهال آرائی

چاپ شهرت نگارد و ناتوان بین شکر شدنی است ایزد نگهبانی پناه چشم زخم تحریف نگارسگالان
کم سواد باد و از عرشی هرزه گرد بادیه پیچ میرزی در پذیرائی این نگاشته بستر گ انهماک
کاهش روان و انزهاق روح از استنکاف در پرستش چالش آور فروغستان آباد باد تبلیغ

وله تاریخ

صد طبله گر هر معانی	ناسفته نبا فکر سفتم

تاریخ کتاب بستطابش
گفت بگو مجیب گفتم
۱۳۰۸ھ

تقریظ قلم مشکین رقم منیر دولت علیه نظامیه ندیم حضرت آصفیه شمه
کارخ شوکت و اجلال - سهیل سپهر دولت و اقبال - کیوان رفعت
برجیس دیدار - سپهر رفعت ناهید پرستار - فرزانه یگانه سخنور معنی آفرین
در علم و فن راسخ فخر آتش و ناسخ خلاق المعانی عالیجناب نواب
داور علیخان بهادر داور جنگ داور الدوله داور الملک بهادر

لسان الملک و مشیر و ندیم خاص الخاص حضور نظام خلد اللہ ملکہٗ و دولتہٗ

فاضل اجل و فقیہہ سے بدل مولوی محمد مجیب اللہ صاحب وکیل درجہ اول کے کتاب مستطاب یعنی قانون حلف جسکو مصنف نے مختلف فتاوای معتبرہ و کتب ہاے مستندہ سے مسائل حلف استنباط و التقاط کرکے دفعہ وار مدون و مرتب کیا ہے آسان کام نہ تھا - اول تو عربی زبان سے اردو نخاوے مین لانا کد وے خشک سے روغن نکالنا اور آتشکدہ سے دریا کا کام لینا تھا - دوسرا کام اُس سے زیادہ مشکل یعنی ہوا کا مٹھی مین اور دریا کا کوزے مین بند کرنا تھا نہ کسی فقیہہ نے مسائل حلف کہین ایک جگہہ کسی کتاب مین مرتب کیا تھا نہ کسی مولف نے بجز دو چار مسائل کے کل جزئیات حلف کو کسی ایک جگہہ فراہم کیا - مصنف نے کس قدر خون جگر کھایا ہوگا اور کتنی کتابون کے درق الٹنے پڑے ہونگے کہ پچیس تیس جزو مین فقط مسائل حلف کو مرتب کرکے پیش نظر رکھدیا ہے انصاف بالاے طاعت ہے یہہ ہے کہ مصنف روشن بیان اسی کام کے لیے دنیا مین آیا تھا کہ شریعت محمدی اور قانون الہی کو زمانہ کے خیال کے مطابق انگریزی آئین کیطرح دفعہ وار مرتب کرکے قبولیت کی میز پر رکھدے آفریدگار یعنی مصنف کو جزاے خیر دے جسنے شریعت محمدی جاری کرنے مین اپنے گران بہا وقت کو صرف کیا ہے اور مسلمانون کو توفیق عمل کہ مسائل حلف مین بغیر اس قانون کے تمسک نہ کرین - قابل قدر مصنف نے جو کام کیا ہے مین امید قوی رکھتا ہون کہ گورنمنٹ نظام حرسہ اللہ الی یوم القیام اُسکی قدردانی درخور لیاقت فرمائیگی اور کسی حالتین ایسے قابل کارآمد لوگون سے غافل نہ رہیگی -

تقریظ ریختہ گلاب عنبرین سلک چشم و چراغ دودمان ایالت نوبہار

حدیقۂ ایالت ندیم دولت سلطانی مُنشیِ حضرت خاقانی فرخ گہر والا نہاد

سعادت مجسّم عقل مشکل عالیجناب نواب محمد آسمٰعیل مرزا المخاطب

بہ اسد یار جنگ بہادر ایڈیکانگ حضور نظام دام دولتہٗ ابن

عالیجناب نواب داور الدولہ داور الممالک بہادر دام اقبالہ تلمیذ رشید

حسان الہند ملک الشعرا ساسان ششم ابو القاسم مولوی فضل رب صاحب

عرشی شاعر حضور نظام

یارب اینکہ می بینم دمی نگرم ندانم کہ درین نگرستن نظارہ کا کدام سخنہاے نظر فریب
وگفتار دلفروز شنا سامی بینم کہ دیدہ از دیدن حروف و مدرکہ از نظارہ معانی نمی شکیبد
باگیزگی محاورہ را نازم یا گرانمایگی نہاد این گوہرین نامہ بر بندرا ستایم۔ ارزش با آن
پایہ کہ سرزمین عرب را بجا کناے ہندکشان کشان آورد و جرئیکہ تازی زفان را بلفاظ
اردو کشید بگویم کہ چسان آورد۔ آسمان را زمین کردن یعنی چنان را چنین کردن
کار ہنرور باشد نہ حوصلہ ہر بشر نامہ نگار چون بہ نبرد گاہ علم دست بہ خنجر زد کلاہ
خویش بر کلاہ صاحبین و ابو جعفر زد۔ مسائل سلف را براہل روزگار نہ آن قدر آسان
کرد کہ آگہی از بضبر مستفتی مدد آید قدرتی باید کہ برخیزد و دامانش از گہر ہاے شاہوار
پُر کند۔ دانم و گمانم نہ کہ گورنمنٹ بہ تربیت جوہرش خود را معطل نخواہد داشت و نگاہ

وصفت ترا بیش ازانکه وسے خواهد لگاشت باشد که خاطر مرا بهتر دریابد و کار کند
و این چنین کس را کم نگارند

تقریظ ریخته خامه گوهرین نشانه خرد مصور فرزانه روشن گهر روشن ضمیر
بدایت جوان عبدالقیس ناپیر صاحب حضور نظام ندیم سلطان بزمیس مقام
عالیجناب محمد اشرف مرزا المخاطب به نواب مظفر یار جنگ بهادر نبیره
عالیجناب نواب داور الدوله داور الملک بهادر دام اقباله و
ضاعف اجلاله شاگرد رشید جناب حسان الهند ملک الشعرا ساسان
ابوالقاسم مولوی فضل رب صاحب عرشی شاعر حضور نظام۔

مولانا سے بست پیشه بلند اندیشه مولوی محمد محیب الله صاحب وکیل درجه اول بفراهم
آوردن مسائل ملف نه چنان کارے کرده که دوش همت خامه آزا برتابد و مدرکه
فرازی پایه انشش را دریابد درک کلک گوهرین گهر هاے ثنایش ریزد خدائے یگانه
از چرخ حوادث و سپهر آفتابش نگاه دارد و دیگامش رساند۔

فرہنگ قانون حلف

باب الالف

امام - پیشوا نماز -

اقتدا - باجماع پیش نماز کی نماز کی باندھنا -

اذان - نماز کی باانگ تعین اوقات کا اسم مصدر ہے جیسے سلام و تسلیم -

افطار - روزہ کھولنا

اطلاق - بالکسر رہا کرنا - رہا کرنا قید سے کھولنا - اور کھلنا -

اشیاء منقول - جو شوہر روزوجہ کے لایق ہو جیسے فرش - ظروف - مویشی - لونڈی غلام حویلی - زمین باغ

استعیار غیر منقول - جو اسباب شوہر روزوجہ مین سے ایک کے لایق ہو جیسے پلنگ - تاج - کتابین - گھوڑہ - زیور - یہ خاص استعمال مرد کے لیئے ہین - اور پہنی کرتے زیور وغیرہ یہ خاص عورت کیلیئے ہین -

احتلام - خواب مین جماع کرنا -

انزال - بکسر اول اوتارنا اور کنایہ ہے مرد یا عورت کی لذت جماع سے نکل جاتی سے

امتداد - لمبا کھینچا ہوا -

استخراج - متعدی چیز زمین سے بعض کو نکالنا اور عالمانہ طور پر اسکی تعریف اصول مین ہے

قسم طلاق وغیرہ کی ساتھ - انشاء اللہ تعالیٰ کہنا

اخرس - گونگا -

استعارہ - وہ کلام ہو جسمین احتمال صدق وکذب نہو اور مترادف تحریر کا ہو -

استخراج - باہر نکالنا کسی کو نکالنا جانا

استیفاء - تمام کرنے کی طلب - وصول کرنا

آخذ - لینے والا -

ایمان - بالفتح جمع ہے یمین کی اور یمین عبارت ہو اوس عقد سے جس سے قوت ہو جاتے ارادہ حالف لینے قسم کھانیوالیکا کسی فعل کے کرنے یا چھوڑنے پر -

آئسہ - وہ عورت ہے جسے پچپن سال حیض نہ آئے

اصح - دو حکمون سے ایک کو اصح کہا تو مراد یہ کہ دوسرا بھی صحیح ہے یعنی اجتہادی مبنی پر یا بسبب نوع عمل کے -

آبق - عبارت ہو لونڈی غلام کے چلی جانی سے ازراہ شرارت اور سرکشی کے یہی تعریف کی ابن کمال نے -

اقرار - اصطلاح شرع مین عبارت ہو غیر شخص کی اوس حق کی خبر کے دینے سے جو غیر پر ثابت اور لازم ہے -

اقالہ - شرع مین عبارت ہے رفع بیع سے یعنے بیع کو بعد اوسکے ثبوت کے زائل کرنا اور مٹا دینا -

ایداع - غیر شخص کو مسلط کرنا ہی اپنے مال کے لیے حفاظ نسلیط ہونا یا لانا -

امانت دہندہ - جو شخص اپنا مال دوسرے کے قبضہ مین رکھا ہے -

امین - امانت دار -

استعارہ - عاریت لینا -

اجارہ - کے معنی لغت مین اجرت کے ہین اور کبھی ایجار کے معنی مین استعمال کیا جاتا ہی اور فقہا کی اصطلاح مین یہ معنی کہ کسی چیز کی منفعت بعوض معین

آجر - وہ شخص ہو کہ کرایہ پر کوئی چیز دے اور اسکو موجر بھی کہتے ہین -

اجیر - وہ شخص ہے جو ذات خود اجرت پر کام کرے

اُجرت - مزدوری -

آمر - حکم کرنے والا -

استار - سارے چار مثقال کا ہوتا ہی اور مثقال ساڑھے چار ماشہ کا ہوتا ہے اسی حساب سے ایک استار ایک تولہ آٹھ

دوربنی کا ہوا۔

اجتہاد۔ اصطلاح فقہا مین عبارت ہے
استنباط کرنا مسائل شرعیہ کا مرہا و قیاس
کلام اللہ و حدیث سے۔

ایلا۔ لغت مین کئی قسم ہے اور شرع مین
وہ قسم جو شوہر نے زوجہ کے ترک قربت
چار مہینے کیواسطے کھائی ہو۔

ام ولد۔ وہ لونڈی ہے جسکے پیٹ سے
مالک کی اولاد ہوئی ہو

اکراہ۔ لغت مین عبارت ہے انسان کو
بر انگیختہ کرنے اوس شے پر جسکو وہ
پسند نکرتا ہو یعنے آدمی سے وہ کام
کراتا جو اوسکو برا معلوم ہو خواہ کراہیت
طبع ہو یا شرعی اور شرع مین اکراہ زبردستی
کرنے والے کے ایسے فعل خواہ دہکانے کو
کہتے ہین جو دہشت ناکی سے دل مین وہ اثر پیدا
کردے کہ جس فعل کو اول شخص اوس سے
چاہے اوسکو بجا لانا ناچاری کرنا پڑے۔

اضحیہ۔ اصطلاح شرع مین عبارت ہے
حیوان مخصوص کے ذبح کرنے سے عبادت کی
نیت سے۔

آخذ۔ لینے والا۔

ہے۔ جمع ہے شراب کی اور
شراب لغت مین عبارت ہے ہر چیز رقیق
مائل سے جو پی جائے چنانچہ پانی اور
دودھ اور شربت اور عرق خواہ حلال ہو
یا حرام نشہ کرے یا نہ کرے اور اصطلاح
شرع مین شراب اوسی کو کہتے ہین جو نشہ کرے
مست اور بیہوش کردے۔

اقوال۔ اوسے کہتے ہین کہ جب ایک
مسئلہ مین دو حکم مختلف مذکور ہون تو
اوسمین سے جو مسئلہ اختیار کیا جائے

امالی۔ جمع املاء کی ہے اور املاء یہ ہے کہ
فقیہ کے گرد اوسکے تلامذہ دوات وقلم کے
ساتھ بیٹھے اور جو کچھ استاد
وہ بولتا گیا یہ لوگ اوسکو لکھتے گئے اسیطرح
متعدد مجالس مین مجموعہ ایک کتاب ہوگئی

نوادر۔ ابن سماعۃ و ابن رستم یعنے ابراہیم
و نوادر ہشام وغیرہ از امام محمد و نوادر ابن شجاع ابو
یوسف وغیرہ پس انکو نوادر یا نوادر اس
وجہ سے کہتے ہین کہ متفرق روایات ہین

یا اسمیں یہ ہے کہ بنا بر مخالفت اصول دین
او وجہ صحیح اہم تفصیل اور جہاں کسی
مسئلہ کے اخیر میں اصحاب ترجیح میں سے
کسی کا قول اسطرح آیا کہ اور یہی اوجہ ہی
تو مراد یہ ہو کہ ازروے دلائل و نظائر دیگر
قیاسات اسکو زیادہ قوت ہو
اوفق ۔ یعنے اصل مذہب سے بحکم یا
موافق پڑتا ہو۔
اشبہ یا اشبہ بالفقہ ۔ یہ بھی اصحاب
کے قول سے زیادہ مشابہ ہے یہ بھی
مشایخ کے ساتھ بولتے ہیں یہ اصحاب
تخریج میں سے دو فقیہہ کا قول ایک ہی
مسئلہ میں باہم مغایر بہ تفصیل و احوال
ذکر کیا اور ان میں سے ایک قول کو صحیح
مرجح نے کہا کہ اشبہ وغیرہ بھی ہے تو
تو مراد یہ ہے کہ ہمارے ائمہ کا
جو طریقہ ہے اوس سے یہ زیادہ مشابہ
ہے یا اسکا قول جو اسکے نظائر
میں سے ۔ اوسمیں زیادہ مشابہ
ہے یا صواب سے مراد ہو یا یہ
یہ الفاظ ترجیح میں سے ہیں ۔

الیق ۔ زیادہ لائق یعنے اصلاح کار و
پرہیزگاری یا اس حال سے لیکر
لائق ہو جیسا محل ہو ۔
استحسنوا ۔ یہ ہو کہ بادنی الفرق
موثر لڑکا چھوڑ دیا کہ خواہ مخواہ
یا اللہ میری ۔

اس مسئلہ کی کوئی روایت کیے
مین نہین ہے مراد

اس سے یہ ہو کہ اس مسئلہ کیلئے کوئی حکم صریح
امام محمد یا امام ابی یوسف کے سوا متقدمین
مین سے کسی کتاب مین نہین ہو ۔
آمہ ۔ دور قدم سر ہو جو امام الروایہ تک پہنچا ہو
احیا الموات ۔ معنے تحقیق و تنجیم یہ ہو کہ
حیات ذات وہ زمین جسکا کوئی مالک نہین ہو
احیا یعنی زندہ کرنیسے مراد یہ ہو کہ زمین
غیر مزروع زراعت کے لائق ہو جاسکے
ارش ۔ اوس مال کا نام ہی جو جنایت اجانی کے
عضو آدمی کے بدلے واجب ہوا اور کبھی دیت
نفس کو بھی کہتے ہین لیکن اکثر استعمال وہی
ہو جسکا بیان ہوا ۔

ارشاد فرمایا - خون بہانے کی جسمانی طبیعت
کی اجازت سے وہ اسکی قیمت ہیں عرف ہوا ہو
جانچنے والا یا جانتا ہے -
امام - سو مراد ابو حنیفہ رح ہیں اور کبھی امام اعظم
بھی کہتے ہیں -
امام تشنہ یعنی امام مع صاحبین رح -
امام ارلعہ - سو مراد امام اعظم و امام ا
و امام شافعی و امام محمد رحمہ اللہ تعالے -
امام ثانی - و امام ثانی - ابی یوسف
امام ربانی - امام محمد رح -

باب البیاء

بالکرہ - زن نا رسیدہ مرد یا کسی اور وجہ سے
بکارت زائل ہونی ہو -
بالغ - جس لڑکے کو احتلام ہو یا عورت کے
حاملہ کرسکے یا ولی کرنے کے وقت اوسکو
انزال ہوا ہو اور اگر انمیں سے کوئی نہ پایا جاوے
تو جب اوسکی پندرہ سال تمام ہو جاوے اور
لڑکی کو جب حیض آجاوے یا احتلام ہو یا حمل
رہجاوے اور اگر انمیں سے کوئی نہ پایا جاوے
تو جب اوسکی پندرہ سال تمام ہو جاوے -
بدینہ - حجت قویہ کو کہتے ہیں فقہا کی عرف
میں گواہوں کیلئے ہو اسلئے ایک گواہ کو
بینہ نہیں بولتے ہیں الا ضمناً -
بہر و عطف - وہ کوان ہو جسکے گرد جانور وغیرہ
سیراب کرکے آسائش دیتے ہیں اور مراد ایک
ہی ہو -
بائع - فروخت کرنے والا -
بیوع - بیع کا لفظ مصدر ہو اسکا تثنیہ اور
جمع نہیں ہوتا ہو مختلف نے باعتبار انواع
بیع اور مبیع اور ثمن کے بیوع کا لفظ استعمال
کیا بیع عبارت ہو ایک چیز کی مبادلہ سے دوسری
چیز کے ساتھ خواہ وہ چیز مال ہو یا نہ ہو اور
شرع میں بیع عبارت ہو باہم لینے سے ایک
مرغوب چیز کو دوسری دوسری مرغوب چیز سے
بیع صحیح یہ ہو کہ رکن بیع یعنی ایجاب و قبول
اور کل مبیع ہر ایک خلل سے سالم ہو -
بیع باطل - جسکے رکن میں خلل ہو جیسے بیع مجنون
بیع فاسد - اوسے کہتے ہیں اگر ایجاب قبول
میں خلل نہ پڑے لیکن اسکے ثمن میں واقع ہوئی
اسطرح کہ ثمن شراب یا سور یا خلل ہو بیع مفسد التیسیر
کہا اسمیں ایسی شرط ہو جو مقتضا عقد کے مخالف ہو
بیع تولیہ - اوسے کہتے ہیں صرف -

لاگت پر فروخت کرے بلا نفع —

بیع کاذب — اوسی کہتے ہین کہ بیع کو جسکے ثمن پر بائع و مشتری راضی ہو جائے بدون لحاظ پہلی قیمت فروخت کرین —

بیع سلم اصطلاح شرع مین عبارہ مدت لی چیز کو بیع کی بلا رعایت مال کی ساتھ —

بیع صرف لغت مین بمعنی زیادت کے ہے اور شرع مین ثمن کا فروخت کرنا ثمن سے صرف جو وہ مبیع جنس کی جنس سے ہو مثلاً چاندی کی چاندی سے اور سونے کی سونے سے —

بیع الوفا — کی صورت یہ ہے کہ کوئی جنس بیع کرے ہزار درہم سے مثلاً اس شرط سے کہ جب بائع مشتری کو ثمن پہیر دے تو مشتری اوسکو جنس بیع پہیر دے اسکو شافعی مذہب مین رہن معاد کہتے ہین اور مصر مین بیع الامانیہ بولتے ہین اور شام مین بیع الاتحالہ کہتے ہین —

بیع التلجیہ — یہ ہے کہ عقد کرد شخص ظاہر کرین اور اوسکا دل مین قصد نر کھین ایسے عقد کی طرف التجا واقع ہوتی ہے دشمن کے خوف سے اور وہ حقیقت مین بیع نہین ہے بلکہ ہزل اور بیہودگی کے مانند ہے معرب مین ہے کہ تلجیہ عبارت ہے اوس امر کے کرنے سے جسکا باطن مخالف ہے اوسکے ظاہر سے فتاوی عالمگیری مین ہے کہ تلجیہ وہ عقد ہے جسکو بضرورت امر ایسا کرتا ہے —

بیع الفضولی — اصطلاح فقہ مین وہ ہے جو اپنے غیر کے حق مین تصرف کرے بدون اجازت غیر کے

بیع موقوف — یہ بیع مالک کی اجازت پر موقوف ہے

بیع — شرط سے شرط بیع مین کی جاتی اگر موافق اور مقتضاے عقد ہے یا تاکید بیع کی تاکید کرتا ہے تو بیع صحیح ہے اور شرط بھی معتبر ہے اور جو امر بلدہ مین متعارف اور مشہور ہے اوسکا شرط کرنا صحیح ہے یا جس سے طرفین کا کچھ فائدہ نہین تو بیع صحیح ہے اور شرط لغو ہے —

بضاعۃ — پونجی — کچھ مال جس سے تجارت کرین

بیت المال۔ اسکس مکان کو کہتے ہین جسمین مال غنیمت اور مال متوفی وغیرہ وغیرہ رکھا جائے اور جسمین مسلمانون کا حق ہو۔

بضع۔ جماع کرنا کس۔ مہر عورت کا طلاق بھائی رضاعی۔ ایک شخص دوسرے کی ماں کا دودھ پیے یہ دونون آپسمین رضائی بہائی کہلائینگے۔

باب التا

تمول۔ بہت مالدار ہونا۔

تخریج۔ باہر نکال لانا۔

ترغیب۔ بخشش کرنے پر واجب و فرض نہونیکی نظر ثواب بخشش کرنے۔

تحلیل۔ یہ کہ عورت مطلقہ دوسرے شخص سے نکاح کرے اور وہ اس سے جماع کرنے کے بعد طلاق دیدے

تعلیق۔ ایک چیز کا دوسری چیز کے ساتھ تعلق کرنا۔

تغلیظ۔ ایک چیز کو دوسرے کی چیز پر سخت کرنا۔

توام۔ ایک بطن سے دو بچے پیدا ہون عام اس سے کہ دونون لڑکے ہون یا ایک لڑکا دوسرا لڑکی یا ایک لڑکی دوسرا لڑکا۔

تعیین۔ دو چیز ہے کہ اوس سے امتیاز اسنے غیر سے اس حیثیت کہ اسمین غیر مشارک نہو۔

تعریف۔ عبارت ہے ذکر کرنا شے کا اسطرح کہ مستلزم ہو اوسکے پہچاننے سے دوسری شے کا پہچاننا

تفسیر دہی۔ اصل مین کشف اور اظہار ہے اور شرع مین معنی آیہ کے توضیح کرنا اور اوسکا شان نزول اور قصہ اور وہ سبب جسپر کہ وہ نازل ہوئی بیان کرنا۔

تراوف۔ اطلاق ہونا دو معنون پر ایک اوسمین سے اشد ہے صدق پر اور دوسرا متحد ہے مفہوم مین بحیثیت اول دونونمین فرق ہو۔

تصرف۔ خرچ کرنا۔ دخل دینا۔

ترجمہ۔ ایک بات کو دوسری زبان مین بیان کرنا۔

تدبیر - آزادی کو معلق کرنا اپنی موت پر۔
تخصیص - خاص کرنا۔
تفہیم - سمجھنا مفہوم کا فہم سامع میں بواسطہ لفظ۔
تولیت - والی کر دینا کسی کے ذمہ کام ڈالنا۔
تحالف - دو شخصوں کا باہم حلف کرنا۔
تحلیف - قسم دلانا۔
تعلیق - قسم یہ ہو کہ اگر ایسا ہے تو تو آزاد ہو۔
تغیر - وہی انتقال ایک شے کا ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف
ترکہ - لغت میں وہ ہے جو شخص چھوڑ مرے اور باقی رہے اور اصطلاح شرع میں ترکہ وہ ہے جسے انسان چھوڑے اور اوسمیں غیر کا حق متعلق نہو۔
تعزیر - وہی سزا دینا ہو۔

باب الجیم

جبل - پہاڑ۔
جنون - عقل بسطرح مختل ہو کہ افعال واقوال اوس سے عقل سے مطابق صادر نہوں مگر شاذ و نادر۔
جہد بلیغ - مقدور بھر کی تعریف اوسکی یہ ہو کہ اوس زمانہ کے لوگوں میں سے کوئی موجود نہو جسکے سامنے وہ نہ سپا یا گیا ہو۔
جوار - ہمسائگی۔
جماع - عورت سے صحبت کرنا۔
جنین - اوس لڑکے کو کہتے ہیں جو ماں کے پیٹ میں ہو۔
جنایات - لغت عربیہ میں برے کام کا کرنا ہی جنایت مصدر ہے جمع اوسکی جنایات ہے اور شرع میں جنایت اوس فعل حرام کا نام ہے جو مال یا جان میں واقع ہو۔
جنایت علی النفس - قتل کو کہتے ہیں اور جنایت علی الاطراف کو قطع و بستی ہیں جانی - جنایت کنندہ۔

باب الحاء

حج ۔ بفتح و کسر اول لغت عرب میں بغیم الشان چیز کی طرف قصد کرنے کو کہتے ہیں اور شرع میں قصد کرنا بیت اللہ کا صفت مخصوصہ کے ساتھ مخصوص وقت میں ۔

حدث ۔ نجاست حکمیہ کا نام ہے جو صلوٰۃ وغیرہ کو مانع ہے ۔

حفظ ۔ نگاہ رکھنا ۔

حذف ۔ گرا دینا ۔

حمل ۔ بچے کے سبب سے پیٹ کا بوجھ

حاملہ ۔ مونث حمل

حریت الاصل ۔ جو شخص ابتدا سے آزاد ہو ۔

حجرہ ۔ گھر کا کونا چھوٹا گھر ۔

حرمت مصاہرت ۔ جو مرد عورت سے نکاح کرنے سے حرام ہو جائے

حلف ۔ قسم

حالت ۔ قسم کھانے والا ۔

حائش ۔ گنجائش بسبب خلاف کرنے

حصانت ۔ بفتح و کسر ہ عبارت ہے پاکیزگی سے

حوالہ ۔ لغت میں بمعنی نقل اور زوال ہے اور اصطلاح شرع میں حوالہ عبارت ہو دین کی نقل کرنے سے معنی محیل کے ذمہ سے محتال علیہ کے ذمہ کیطرف ۔

حیطان ۔ جمع ہے حائط کی اور حائط کے معنے دیوار کے ہیں اور حائط کی جمع حیاط اور حوائط بھی آئی ہے ۔

حق المرور ۔ راہ چلنے کا حق دوسرے کی ملک میں ۔

حق الشرب ۔ نہر میں پانی لینے کا حصہ معین ہو ۔

حق السیل ۔ پانی اور بدرد اور پرنالہ کے جاری ہونے کا حق جو گھر سے باہر کو نکلے اور اونچی کا پانی جو باہر کیطرف گرے ۔

حریم ۔ گرداگرد چشمہ و کنوان و نہر کا ہر ایک کے ضرورت ہے شرع میں حد مقرر ہے ۔

حدود ۔ جمع ہے حد کی اور حد اصطلاح شرع میں عبارت ہے عقوبت مقدرہ سے جو واجب لیعنے فرض ہوئی ہے بحیثیت

حق خدا افعال قبیحہ سے باز رکھنے کے لیئے
تشریع عقوبت عبارت ہے اوس درد
اور تکلیف سے جس کا انسان مستحق ہوتا ہے
بسبب گناہ کے دنیا مین۔

حکومت عدل۔ یہ ہے کہ ہر کو غلام
فرض کرکے یہ دیکھین کہ اسکی قیمت
پہلے سے کسقدر تھی اور اب کتنی ہوگئی ہے
کسقدر کمی ہوئی مثلاً اگر پہلے قیمت ہزار
درہم تھی اور اب نو سو درہم رہگئی
تو یہی تفاوت سمجھا جائیگا ہزار درہم کے
عرصہ سے اور سو درہم مرد ان حصہ
سے ہزار درہم کا اور دہ ہی حکومت
عدل ہی۔

باب الخاء

خاط۔ ملی ہوئی شے۔
خلطت۔ مقدمین مین امام محمد رحمہ اللہ کے
تئین ہین۔
خلوت۔ تنہائی مکان کا خالی ہونا۔
خلع۔ لغت مین بمعنی ازالہ ہے یعنے
ایکچیز کو دوسری چیز سے زائل کرنا

اور جدا کرنا اور نکالنا جیسے کپڑے کو
بدن سے اور موزہ کو پاؤن سے اور
خلع مستغرق ہے ازالہ زوجیت مین
بضم اول وازالہ زوجیت غیر مین بفتح اول
مستعمل ہی اور باعتبار شرع کے چنانچہ
بجز الرائق مین عبارت ہے ازالہ ملک
نکاح سے۔
خمر۔ شراب۔
خنزیر۔ سور۔
خوف۔ ڈر۔
خیانت۔ امانت مین چوری کرنا۔
خیار شرط۔ یہ ہے کہ ہر شخص عاقد اس سے
کہ زمانہ جو یا مشتری سے جائز ہے
کہ بھی ہمین اپنی مدت کا اختیار سے
کہ امین بیع قایم رکھین گے یا فسخ کردینگے
خیار وصف۔ اسکو کہتے ہین کہ مال
مین ایسا وصف مرغوب بیان کیا جائے
کہ جس سے خریدنے کی رغبت
پیدا ہو پھر بیع مین وہ وصف نہ پایا
جاوے تو مشتری کو اختیار ہے
کہ بیع کو فسخ کردالے۔

خیار تعین - اسکو کہتے ہین کہ اگر سب اشیا کی قیمت علحدہ علحدہ بیان ہوئی ہو اور یہ شرط کیجائے کہ مشتری انمین سے جو شے چاہے لیلے یا بائع جو شے چاہے دیوے -

خیار رویت - کے یہ معنی ہین کہ اگر کوئی شے بغیر دیکھے ہوئے خرید کرے تو اوسے اختیار ہو کہ جب چاہے فسخ کر دے یا قبول کرے

خیار عیب - اسکو کہتے ہین کہ ایک شے خریدے اور اوسمین ایک عیب قدیم نکلے تو مشتری کو اختیار ہے کہ واپس کر دے یا اوس قیمت سے لے لے -

خنثیٰ مشکل - وہ ہے جو مرد عورت دونون کی علامت رکھتا ہو اور کسی کو غلبہ نہو -

باب الدال

دخول مرد کا ذکر عورت کے اندام نہانی مین کل داخل ہو کچھ -

دستاویز - سند جس سے اپنا حق ثابت کر سکے

دعوی - کوئی شخص اپنا حق دوسرے سے حاکم کے روبرو طلب کرے -

دولت مستہلکہ - جو امانت ہلاک ہوگئی ہو

درہم - چاردہ قیراط ہفتا دحبہ مفتدہ و نیم رتی یعنے دو ماشہ دیک و نیم رتی -

دینار - بالکسر سہ و نیم ماشہ طلا کو کہتے ہین

دانق - معرب دانگ - چہارسرخ دسدس سرخ

دارالاسلام - وہ ہے جہان حکم امام المسلمین کا جاری ہو -

دارالحرب - وہ ملک ہے جو دلالت کفار مین ہو اور اوسمین حکم اسلام جاری نہو اور کفار احکام شرع جاری کرنیکو مانع ہون بلکہ احکام کفر کو علی سبیل الاشتہار جاری کرین اور کوئی شخص اہل اسلام سے بلا اجازت و امان کفار اوس جگہ اقامت نہ کر سکے ز یادات امام محمد -

دار - حسین بیوت و منازل و صحن غیر مسقف ہو -

دیات - اصطلاح شرع مین اوس مال کا نام ہے جو جان کا بدلہ ہے اور صاحب عینی کہتے ہین کہ آدمی کے عوض کا نام دیت ہے اور مال کے عوض کا نام قیمت ہو -

[illegible] شبہ عمد ۔ کی متنوع عنوان ہین چار قسم کی
[illegible] ایک سال اور پچیس ۲۵ دو سال کی
[illegible] پچیس ۲۵ تین سال کی اور پچیس ۲۵
[illegible] ہے ۔
[illegible] پانچ
[illegible] دو بنت لبون
[illegible] ہے
[illegible] ہے
[illegible] ہے

زکوۃ ۔ لغت مین پاک ہونے اور بڑھنے کو کہتے ہین اور شرعًا مالک کرنا ہے فقیر کو اوس حصہ مالی کا جسکو شارع نے معین کیا ہو اور وہی بالمسلمین حصہ اوسنی رنقد کا ہے جو پر سال گذرا ہو ۔

زنا ۔ وطی کرنا فرج مین لغیر شبہ اور ملک کے

باب السین

سرقہ ۔ لغت مین دوسرے کی چیز لے لینا اور مسروق کو جو سرقہ کہتے ہین باعتبار رقبا کہتے ہین اور شرع مین باعتبار حرام ہونے کے سرقہ اس طرح لینے سے عبارت ہے یعنے دوسرے کی چیز کو مخفی طور پر لینا خواہ وہ چیز نقد نصاب ہو یا نہو اور باعتبار ہاتھ کاٹنے کے شرع مین سرقہ عبارت ہے مکلف کے لینے سے اگرچہ مکلف عورت ہو یا غلام یا کافر یا مجنون یعنے مجنون نے اپنی ہوش کی حالت مین چوری کی ہو تو وہ بھی مکلف مین داخل ہے ۔

سریہ ۔ چھوٹا لشکر جسکے ساتھ خود سلطان یا خلیفہ اسلام نہ جائے ۔

سیر ۔ لغت عرب مین معاملات طبیعہ کو کہتے ہین اور اصطلاح شرع مین یہ ہے کہ جو امور جہاد مین دقت ہدایت اور رہنمائی کرے ۔

سلف ۔ امام اعظم سے لیکر امام محمد تک ہین ۔

باب الشین

شرکت ۔ کسر اول وسکون ثانی بقول معروف لغت مین عبارت ہے خلط سے یعنے دو حصون کو اسطرح ملانا کہ جدائی باقی نرہے اور شرع مین ہین شرکت ملک اور شرکت عقد شرکت ملک دو شخصون کا شریک ہونا ایک مال کے مالک ہونے مین شرکت عقد شریک ہونا ایجاب وقبول مین اور یہ کئی طرح ہو سکتی ہے اول شرکت معاوضہ اور سکو کہتے ہین کہ مال اور تصرف اور دین مین دونون شریک برابر ہون دوسری شرکت عنان یہ ہے کہ کل یا بعض مین شریک ہو یا بعض مین اسمین برابر کا تفاوت وجود مذکورہ سے شرط نہین ہے تیسری شرکت صنائع یہ ہے کہ صنعت اور حرفت مین شرکت ہو

اور باقی امور مین شرکت شرط نہین ہی
شرکت وجوہ یہ ہے کہ نقد مال مین صرف
اوسکی وجاہت ہی بالع نے نفع مین اوسکو
اپنا شریک کر لیا ہو۔

شفعہ۔ لغت مین کسی شی ضم ہر لینے یا ملانا اور
شرع مین شفعہ عبارت ہے جس قیمت پر
مشتری خرید کیا ہی اوسی قیمت پر لینا۔

شفیع۔ وہ شخص ہے جسکو حق شفعہ ہو۔

مشترب۔ کسی کے حصہ پانی ہے

اور شرب مین مزارع اپنے چارپایون کے نفع
کے لیے اپنے اپنے میرابی کی غرض سے

شفیعین۔ فقہاء حنفیہ مین ابو حنیفہ اور
ابو یوسف مراد ہین۔

باب الضمان

صوم۔ لغت مین کسی چیز سے باز رہنا ہی
مطلق اور مغرب مین ہی کہ وہ باز رہنا ہی
انسان کا کھانے سے اور شرع مین باز رہنا
افطار کرنے والی چیزون سے باز رہنا حقیقتاً
ہو یا حکماً۔ امساک ہو وقت مخصوص مین کہ
وہ روز مشدعی سے یعنی طلوع صبح سے

غروب آفتاب تک۔

صاحبین۔ سے مراد امام ابو یوسف
اور امام محمد رح ہے

صغیر۔ لڑکا

صغیرہ۔ لڑکی۔

صدقہ۔ وہ مال ہی جو بہ کیا جاوے
ثواب نامل کرنے کے لیے۔

صلح۔ شرع مین عبارت ہے اوس عقد سے
جو نزاع اور خزل خصومت کے واسطے ہو
جھگڑے کو مٹا دے۔

صید۔ وہ حیوان ممتنع متوحش ہے کہ جسکا
پکڑنا ممکن نہین مگر بحیلہ۔

باب الضمان

ضعیف۔ وہ ہی جسپر کسی نے عمل نہ کیا ہو

ضمان درک۔ یہ ہے کہ مشتری غلام
مول لے پھر احتمال ہو کہ غلام شاید دوسرے
جو استحقاق ثابت کر کے مجھ لی لی نومیرا تمن
ڈوب جائے پس یہ بائع سے ضمانت طلب کرے
کہ اگر ایسی صورت ہو تو وہ کسی شخص کو ضمان
ہوے کہ میرے ثمن کا تلف ہونا رہے پس جسشخص

ضامن ہووے درک کا ضامن ہوگا اور
جو بیعنامہ لکھا جاوے اسمین بیع کا عقد اور بیع کا
حلیہ اور ثمن کے نوع وصفت وزن لکھے
اور پورے ہونے کے بعد لکھے کہ فلان شخص
بن فلان جو فلان قوم کا ہے وہ مشتری کے
ثمن ہوا کہ ہر طرح کا کہ ہو مشتری کو لوٹا دیگا
اس بات مین پیش آوے وہ مجھ پر خلاص اوسکا
واجب ہے۔

باب الطہارۃ

طہارات۔ جمع ہے طہارت کی اور شرع مین
طہارت کے معنے یہ ہین کہ پاک ہونا ہے نجاست
حکمی یا حقیقی سے

طلاق۔ لغت عرب مین بمعنی رفع قید ہے
یعنی بند کھولنا لیکن فقہا نے عورت کے
رفع قید نکاح مین طلاق بولنا قرار دیا ہے
اور بجز عورت کے رفع قید مین اطلاق مستعمل
ہوتا ہے اور طلاق شرع مین رفع قید نکاح کو
کہتے ہین بلفظ مخصوص سے جو رفع قید فی الحال ہو
جیسے طلاق بائن سے خواہ آخر کار رفع قید ہو
جیسے طلاق رجعی سے بعد گذرنے عدت کے

درمختار۔

طلاق۔ طلاق دینے والا۔

طلاق رجعی۔ ایام عدت مین
اگر زوجہ سے جبت کرے تو نکاح باقی رہیگا
اور اگر نہ رجوع کرے تو بائنہ ہو جائیگی۔

طہر۔ پاک ہونا عورت کا حیض سے۔

ثلثین۔ سے مراد ابو حنیفہ و محمد ہین۔

طلب مواثبہ۔ یہ ہے کہ شفیع جس جائے
بیع کی خبر سنے فوراً ایسا کلام کرے جو
طلب شفعہ پر دلالت کرے مثلاً کہے کہ مین
بیع کا شفیع ہون اور شفعہ طلب کرتا ہون

باب الظہار

ظاہر الروایہ۔ امام محمد کی چھ کتابین

مبسوط۔ زیادات۔ جامع صغیر
جامع کبیر۔ سیر صغیر۔ سیر کبیر۔

ظاہر المذہب۔ سے مراد مسئلون ہین اور
مسئلون سے مراد وہ کتابین ہین جو نقل بالفاظ
مستلزم ہین دقایہ قدوری۔ کنز

باب الیمین

عدت - بکسر شرع مین اوس توقف
اور انتظار کو کہتے ہین جو عورت یا مرد کو اپنی
آتا ہو وقت پائے جانے بہت انتظار کی
اور مرد کے اسباب انتظار سے وہ مواضع مراد ہین
جو مانع ہین وطی کے ہر چند انتظار مرد پر
اطلاق عدت کا شرعاً جائز ہے لیکن اصطلاح
فقہا مین عدت مخصوص ہے عورت کے
انتظار کو نہ مرد کے گذرنے فسخ العقد پر
عقود جمع ہے عقد کی اور عقد کے معنی بیان ہو چکے
غرر خطر ہے لفظ لغت مین سوائے اسکے
واسطہ نفی کی ہر طرح کے اسباب
مال کو کہتے ہین -
عموم - سب کو گھیر لینا -
عقار - لغت مین زمین و درخت وغیرہ
کو کہتے ہین اور شرع مین زمین جو
عمارت ہو یا نہ ہو -
عتق - اصطلاح شرع مین عبارت ہے
اسقاط حق ملکیت سے لغیر مولے اپنے
حق کو مملوک سے اپنے وجہ سے واسطہ کرنے
کرا دینا مملوک اوس اسقاط کے نسبت احرار
داخل ہو جانا یعنے غلام آزاد ہو جائے

عتیق - آزاد شدہ -
عطن - وہ کنواں ہے جس سے ہاتھون سے کھینچکر
پانی لیتے ہین -
عادل - وہ شخص ہے جو مجتنب ہو گیا ہے
اوس چیز سے جو صغائر اور اکثر ہو صلاح اور
ثواب اور مروت اور فساد اور خطا سے - صدق اور
استعمال مین ہو اور کذب سے مجتنب ہو بوجہ
دیانت اور مروت -
عیب - اوسے کہتے ہین جس سے مبیع کا
کم ہو جانا تجارون کے نزدیک -
عیب قدیم - اوسے کہتے ہین جو موجود
ہو مبیع مین بائع کے پاس -
عاریتہ - شرع مین عبارت ہے منافع کی
مالک کر دینے سے دوسرے شخص کو مفت
لینے بلا عوض -
عدل - وہ شخص ہے جسکی راہن اور
مرتہن امانت دار جانکر رہن اوسکے پاس سپرد کرین
علویہ - اولاد حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی
مراد ہے لیکن بطن حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا
سے ہو
عامۂ مشایخ - سو مراد اکثر مشایخ ہوتے ہین -

یعنی جہانتک کہین کہا گیا ہے کہ عائد مشائخ کا یہ مذہب ہے تو مراد یہ ہے کہ مشائخ مین سے اکثر اس طرف گئے ہین -

باب القضا

قضا - بفتح قاف ممدود ہے لغت مین علی الاطلاق فیصلہ کرنے کو کہتے ہین اصطلاح شرع مین منصب عبارت ہے قبض الحق کے ذریعہ سے اگرچہ حکمی ہو بتحقیق -

عفو لغت مین - بیسوان حصہ درہم کی قیمت مین اور دسوان حصہ دینار کی قیمت مین اور پانچوان حصہ درہم کی قیمت مین یا زیادہ

عفو یسیر - یہ ہے کہ ایک آدمی مثلاً سو درہم کو

اور ایک دس کو اندازہ کرے - کی دیت

عفو - عبارت ہے دینار کی بیسویں حصے سے یعنی بیسوان حصہ اگر جنین مرد ہو اور عورت کے دسوان حصہ اگر جنین عورت ہو اور دیت

پانچ سو درہم ہے مرد کے دیت

دس ہزار درہم ہے تو اس کا بیسوان حصہ

پانچ درہم ہے اور عورت کے دیت پانچ ہزار

درہم ہے تو اس کا دسوان حصہ پانچ درہم ہے

عفیف - پاکدامن - جو غیب دار نہ ہو گا

مستکمہ - ایسا ہیجڑا کہ اسطرح شہوت مین

آدمی پھرتا ہو لیکن نام رکھتا ہو یا بالکل

ہیجڑا ہو -

غلام - ایک چیز مین عمد سے بچاؤ نہ کرنا -

غلام - بچا ہوا بندہ - لڑکا -

باب القضاء

فاعل - مین جنس سے جو فعل صادر ہو

فاسق - وہ شخص ہو جو کلمہ گو ہو اور عمل

نکرے اور اعتقاد رکھے -

فاسد - فقہا کے نزدیک وہ ہو جو اصل مین

مشروع ہو اور صفت عارضہ مین غیر

مشروع ہو۔

فسق۔ حکم حق تعالیٰ کو چھوڑ دینا اور اسکی نافرمانی کرنا۔

فتویٰ۔ فقیہ اور مفتی کا حکم۔

فتاویٰ سے مراد غالب متاخرین کی استخراج کی ہوئی مسائل ہیں جنکو دا قوات کہتے ہیں۔

فقراء۔ جمع ہے فقیر کی فقیر اصطلاح شرع میں وہ شخص ہے جسکے پاس مال ہو مگر اتنا نہ ہو کہ نصاب زکوٰۃ پورا ہو سکے یعنی فقیر وہ ہے جسکے پاس مال زکوٰۃ واجب ہونیکے لائق نہو۔

فرائض۔ جمع ہر فریضہ کی اور فریضہ کہتے ہیں فرض سے اور اسکے معنی اصطلاح میں یہ کہ جو ثابت ہو دلیل قطعی سے۔

فور۔ شریعت میں کسی فعل کو اسکے اول اوقات امکان میں جلد ادا کرنا مراد ہے۔

فقہیہ۔ وہ ہے کہ جو جسم ظاہر کے تمام احکام اور دلوانے سے اصطلاح واقف ہو اور دلوانے اصل میں کہتے ہیں عمل کرنے کو اور اصطلاح میں کہتے ہیں اصل میں حکم کرنے کو یا نکرنے کا کسطرح نکلا ہو تاکہ موافق عمل کرنے سے ظاہری گناہوں کی نجاست

پاک اور پاکیزہ طہارت و طاعات کے ذریعہ منور کرے

باب القاف

قدیم۔ یہ ہے کہ جس چیز کے آغاز کا کوئی جاننے والا موجود نہو۔

قابض جسکا قبضہ عین پر بالفعل ہو۔

قضا بالف ممدودہ اور قاف بالف مقصورہ دونوں آیا ہے لغت میں حکم ہے اور اصطلاح شرع میں فقہا عبارت ہے فیصل کرنے خصومات اور قطع کرنے منازعات سے۔

قاضی۔ احکام شریعت کا نافذ کرنیوالا حاکم

قرض لغت میں ہر اس چیز کو کہتے ہیں جسکو تو دے تاکہ تو اسکا بدلا کرے شرع میں قرض وہ عقد مخصوص ہے جو بدلا ہو بالمثل کے دینے پر دوسرے شخص کو تاکہ شخص ویسا ہی مال پھیر دے۔

قابل۔ نامدہ۔

قائل۔ فعل کرنے والا۔

قول فعل کہتے ہیں۔

قتل حرف فقہا میں عبارت ہے فعل حرام سے

قرآن میں اکثر جگہ قتل بدن میں ہوا

لغۃً جمع و فرق کہنے ہیں فعل کے پانچ قسمیں ہیں

قتل عمد - یہ ہو کہ جسمین بالقصد ضرب سلاح سے ہو یا جاری مجرائی سلاح سے تعلق اجزا مین -

قتل شبہ عمد - وہ ہو جسمین جانکر ضرب سے ہو اوس چیز سے جو سلاح نہین اور نہ قائمقام سلاح کے خواہ اُس سے غالبًا ہلاک ہو -

قتل خطاء - اسکی دو قسمین ہین - یا خطا اور چوک پر کہ فاعل کے گمان مین چیز پر فاعل نے تیر مارا ایک شخص کو شکار سمجھکر اور وہ مسلمان تھا یا غلام تھا جو فی الحال اس مین دحیانچہ تیر مارا نشانہ یا شکار کو اور وہ آدمی کو لگ یا نشانہ کی جگہ سے ایک کہ کسی دوسری کو قتل قائمقام خطا کے ہو جیسے سونے والا منقلب ہو جائے کسی مرد پر اور وہ مرجائے -

قتل بسبب یہ ہے کہ کوئی شخص کنواں کھودے یا پتھر رکھے دوسرے کی ملک مین اور دوسرا شخص اُسمین گر کے یا ٹھوکر کھا کے مرجائے -

قود - قصاص - اور قصاص کے اصطلاح شرع یہ معنی ہین کہ فاعل کے ساتھ وہ فعل کیا جائے جو اوسنے مقتول کے ساتھ کیا خواہ وہ فعل قتل ہو - یا قطع عضو - یا ضرب - یا جراحت -

قولہ - جسپر شارع نے عمل کیا ہو -

باب الکاف

کفالہ - شرع مین عبارت ہو ملانے ذمہ کفیل سے ذمہ اصیل کی جواب مطلقًا خواہ مطالبہ ذات یا دین یا عین کا ہو -

کفیل - اسکو کہتے ہین جسپر کفالت سے مطالبہ لازم ہوا ہو -

کراہیت - یعنے اول درجہ پر اور تحریف یا تحلیل کے پاس ہے اور صراح مین کراہیت درجہ کے ایک ہی معنی ہین مگر ثبوت کراہیت مین غرض قطعی نہین ہوتی ہے -

باب اللام

لقیط - شرع مین انسان کے اوس بچہ کا نام ہے جو لوگون نے پھینک دیا محتاجی کے خوف سے یا نہایت ناسمجھی بچنے کے لئے -

لقطہ - بضم لام و فتح قاف اور سکون قاف بھی جائز ہے اور اصطلاح شرع مین نقطہ و لقیط

جو ضائع یا جائے یعنی مال غیر محفوظ جسکا مالک نہو۔

باب المیم

مقتدی۔ اسم فاعل۔ پیروی کرنیوالا مجوس۔ آتش پرست۔

متعدی۔ جو فعل مفعول پر ختم ہو جائے۔

مراہق۔ بکسر ہا سے ہوز جو لڑکا قریب بلوغ اور اسکے آلہ کو حرکت و خواہش زن ہو۔

متحلم۔ جسے احتلام ہو۔

مقنع۔ بفتح میم۔ نقاب۔

مباشر۔ فاعل اختیار کرنیوالا۔

مالک مرءوس۔ مالک نصاب

مطلقہ۔ جس عورت کو شوہر طلاق دی ہو

مجنون۔ دیوانہ۔

معقولہ۔ شرع میں جسکی بعض باتیں مثل رجعی اور بعض مثل ہر شمار کے ہوں۔

مہر۔ بفتح میم معنی کابین اور وہ نقد و جنس کہ نکاح کیوقت جو زوجہ شوہر مقرر کیا جائے

مہر مثلی۔ شرع میں اسکو کہتے ہیں جو دوسری عورت پدر والی کا مہر ہو اور وہ عورت

اسکے باپ کی قوم کی ہو۔

مہر علانیہ۔ اسے کہتے ہیں کہ شوہر نے علانیہ و اشتہار جس مقدار پر نکاح کیا ہو۔

مہر مخفیہ۔ اسے کہتے ہیں کہ شوہر نے پوشیدہ جس مقدار پر نکاح کیا ہو۔

مسولی۔ بنانیوالا۔

مصدق۔ فاعل از باب تفعیل۔ تصدیق کرنے والا۔

معاق مفعول از باب تفعیل۔ آویختہ شدہ۔

محارم۔ جمع ہی محرم کی اور محرم اُس عورت کو کہتے ہیں جسکے ساتھ شرعاً نکاح درست نہو۔

مولی۔ خداوند غلام آزاد کرنیوالا۔ آزاد کیا ہوا۔

مکاتب۔ بفتح تا وفتحہ کاف وہ غلام ہے جس سے مولیٰ نے کہدیا ہو کہ تو کسب کر کے قیمت ادا کرنے کی صورت میں آزاد ہے

مأذون۔ بذال معجمہ وہ غلام ہے جسے مولیٰ نے سوداگری کی اجازت دے۔

مدبر۔ اسم مفعول از تدبیر۔ مولیٰ غلام کی آزادی کو اپنی وفات پر معلق کر

مجبور۔ بروزن مفعول وہ غلام جسے مولیٰ نے

تصرفات اور سوداگری کی اجازت دینی
معتق - بضم میم وکسر تا آزاد کرنا دفتح تا
آزاد شدہ -
صفقہ - لغت میں اسکو مصدر کہتے ہیں اور
شرع میں اس عقد کو کہتے ہیں جسکی حرمت
وزندگی برقرار ہو -
مرفوعہ - جو شے دفع کیا جائے -
موقوفہ - یعنی جسپر وقف کیا جائے -
متولی - اشیاء موقوفہ کا نظام دشتہ
جس شخص کے سپرد کیا جائے -
منتظم مسجد - امام مسجد کا جسکے سپرد
کیا جائے
مرجح - اسکو کہتے ہیں جس چیز کو اپنے اصل کے
ترجیح دی ہو -
مولانا - جس سے مراد حسن بن المنصور بن
محمود الاوزجندی اور صاحب قاضی خان ہیں
مسلم الیہ - مالک مبیع کو کہتے ہیں -
مسلم فیہ - شے مبیعہ -
مبیع - وہ چیز ہے جو فروخت کیجاتی ہے
اور وہی وہ عین ہے جو بیع میں متعین
کیجاتی ہے -

بہی مقصود اصلی ہوتا ہے -
مشتری - جو خرید کرے -
مشتریان - مشتری دبارہ -
مرابحہ - کہتے ہیں چیز کے بیچکو اصل لاگت
ایک نفع تعین کرکے -
مطالبہ - بدلوانا -
کفیل بالمال - صاحب دین کو کہتے ہیں جسکے نفع
لئے ضمانت ہوتی ہے -
کفیل عن المدیون کو کہتے ہیں جسکی طرف سے
ضمانت ہوتی ہے اور اسکو کفیل بھی کہتے ہیں
کفول بہ - یعنی جس چیز کا کفالت ہیں
مطالبہ لازم ہوا ہو -
محیل - وہ مدیون ہے جو اپنا دین دوسرے
حوالہ کرے -
محال لہ - دائن -
محال بہ - جس مال کا حوالہ ہوتا ہے -
محال علیہ - جو شخص حوالہ قبول کرے -
معزول - جو ولایت سے موقوف کیا جائے -
منصب - بفتح میم صاحب خدمت -
مشاع - یہ ہر جسمین حصہ مشترک ہو
مدعی - وہ شخص ہو جو در صورت خصومت

لگیا جائے۔

مدعی علیہ۔ وہ ہو کہ خصومت ترک کرے تو نہ چھوڑا جائے اور قاضی اوسپر جبر کرے

مدعی۔ وہ شئے ہے جسکا مدعی دعوے کرے اور اسکو مدعی بھی کہتے ہین۔

مجہول النسب جس شخص کا نسب کسی شخص سے معروف نہو۔

مقر۔ اقرار کنندہ۔

مقرلہ۔ جسکے لئے اقرار کیا گیا ہو۔

مقربہ۔ جس حق کا اقرار کیا گیا۔

مصالحہ عنہ۔ وہ ہو جس سے صلح ہوئی ہو۔

مصالحہ علیہ۔ اسکو کہتے ہین جس پر صلح ہوئی ہو

مضاربت شرع مین شرکت فی النفع کا عقد ہو جو عقد کہ منعقد ہو مال اور عمل سے مال رب المال کیطرف سے اور عمل مضارب کیطرف سے۔

مضارب۔ اوسکو کہتے ہین جسے مال اپنا مال حوالہ کرے کہ تو اس سے تجارت کر اور اوسمین جو نفع ہوگا اسمین تمہاری شراکت ہی اور فلان مقدار کر

مضاربت مطلق جسمین زمانہ اور مکان اور قسم تجارت اور بائع و مشتری معین نہو اور جو مقید ہو کہ اتنے دن تک یا اسی بلدہ مین یا یہ کہ قسم خاص تجارت یا فلان سے معاملہ کرنے رہنا

یہ مضاربت مقید ہو۔

مودع۔ اسکو کہتے ہین جو امانت رکھے۔

مودع اسکو کہتے ہین جو امانت رکھنے کو قبول کرے اور اوسے مستودع اور امین بھی کہتے ہین۔

مستعیر۔ عاریت لینے والا۔

مستعار۔ وہ شئے ہو جو عاریت دیجائے۔

مستاجر۔ وہ شخص ہو جو کوئی شئے کرایہ پر لے۔

مستاجرفیہ جو شئے کسی کو اسلئے دین کہ اوسمین اپنا کام کرین مثلاً کپڑا درزی کو سینے کو دیا جائے

ماجور۔ اوسکو کہتے ہین جو شئے کرایہ پر دیجائے۔

مشکل بضم میم و شدد راء مفتوحہ آسان۔

منہدم بضم میم و کسر دال ویران ہو نیوالی گرنی والی۔

مغصوبہ جس چیز پر سے قبضہ صحیحہ اٹھا کر قبضہ ناحق کر لیا جائے۔

موہوب جو شئے کہ ہبہ کیگئی ہو۔

موہوب لہ۔ جسے ہبہ کیا جائے۔

مغصوب منہ جسکا مال غصب کیا گیا ہو۔

مشفوع۔ وہ عقار ہے جس سے کسی قطعہ متصل کا

مسکین - وہ ہو کہ جسکے پاس کچھ مال نہو

مرافق - بعض نے کہا کہ حقوق اور بعض نے ظاہر الروایت
ہو اور امام یوسف سے ایک روایت ہین وہ منافع وغیرہ کو بھی شامل ہو

مزارعہ - جس مین پر زراعت کیجائے -

مزارع - زراعت کرنیوالا -

معمول - جسکے واسطے عمل کیا جائے -

مقترض - قرض دینوالا یعنی رائین -

مالصق - چسپیدہ شدہ -

مشارک - فاعل از باب تفعیل شرکت کرنیوالا

ماخذ منہ - جس سے اخذ کیا جائے -

مخاصم - جس شخص کے ساتھ لڑائی کیجائے

مخاصم - جس سے لڑائی کیجائے -

مستقرض - طلب قرض کرنیوالا قرضدار

متمول - مالدار -

ملک - اصطلاح فقہ مین استعمال شرعی ہی
درمیان انسان اور شے کے اور اسی سے اسمین مطلق
تصرف کا اختیار ہوتا ہو اور دوسرے کے تصرف سے
مانع ہوتا ہو اور جس شے مین یہ ہو مملوک کہلاتی ہے -

ملک مطلق - خالی ہونا بیان کا سبب تعین

مزارعت - شرع مین عبارت ہی اس
عقد سے جو زراعت پر منعقد ہو بہ لفظ بوعین

خارج یعنی ہائی یا چوتھائی اناج پیدا ہوگا
زراعت پر -

محلف - جسکو قسم دلائی ہے -

مستاجر - قسم لینے والا -

مساقات - باعتبار لغت و شرح کے
عبارت ہے معاہدہ دفع شجر سے لغیر درخت کے
انگور کے پہل دنیا اور اس شجر کو جو درخت کے
اصلاح کرے

مرہون - جو شے رہن رکھی جائے

مرتہن - وہ شخص ہی کہ جسنے رہن لیا -

معطی عطا کنندہ

مستور - جو شے پہیر دیجائے -

ماکول - اشیاء خوردنی -

معطی لہ - جسے عطا کیا جائے -

مساکین - جمع مسکین - جونان شبینہ کا محتاج ہو

میت - بفتح یم - مردہ -

معنی حقیقی - یہ ہین کہ لفظ معنی موضوع لہ
مین استعمال کیے جائے -

معنی اضافی - یہ کہ لفظ غیر معنی موضوع لہ
مین استعمال کیجائے -

موصی - وصیت کنندہ -

موصی - جسکے لئے وصیت کیجائے -
مجنی - جسپر جنایت واقع ہو -
متاع - مال و اسباب -
موارِیث - جمع میراث - ترکہ -
مدانیات - جمع ہو مدانیۃ کی اُسکے معنی چیز کہ اودھار پر خرید و فروخت کرنا - قرض مانگنا قرض دینا اور اصطلاح شرع مین عام ہے کہتے ہین شرکت و رہن و کفالۃ وحوالۃ وغیرہ
مشائخ - سے وہ فقہا مراد ہین جنہون نے امام رحمۃ اللہ کو نہین پایا -
متقدمین - سے مراد وہ فقہا ہین جنہون نے امام یا صاحبین مین سے کسیکو پایا -
متاخرین - سے مراد ہی کہ جنہون نے ائمہ ثلثہ مین سے کسیکو نہین پایا -
مبارات - دونون مین سے ہر ایک دوسرے کو بری کرے یعنی دو آدمیون مین معاملہ تھا ایک نے دوسرے سے اپنے حقوق کا سمجھوتا کر لیا ہر ایک نے دوسرے کو کہدیا کہ تو میرے تمام حقوق سے جو کچھ اسوقت بھول چوک کی ہون بری ہی یا جان بوجہ کر بری کر دیا -
منزل - لغت مین موضع نزول اور اصطلاح مین دار کم اور بیت سے زیادہ اور کم سے کم دو بیت ہون اور ہدایہ مین لکھا ہی کہ منزل بیت مین بیوت و صحن و مخبت و باورچی خانہ ہو جسمین آدمی و عیال رہے -

باب الرہن

رہن - فقہا کے نزدیک مقدمہ مخصوص کا نام ہی
نفقہ - جسکے سبب سے ہوی کو کہتے ہین جسے آدمی اہل و عیال پر خرچ کرے - اور شرع مین یہ تعریف ہی کہ طعام و لباس و سکونی و خدمتکار دینا ہو -
نفقہ قریب - جس نفقہ کے دور کرنیکے لئے کوئی دوست سفر کیجاتی ہو -
ناشزہ - اس عورت کو کہتے ہین جو شوہر کے گھر سے ناحق بلا عذر شرعی نکل گئی ہو - اور اصطلاح فقہ مین عبارت ہو کہ زوجہ شوہر کے مکان سے ناحق چلی جائی اور وطی نکرنے دی
نہی - باز رکہنا -
نطفہ - منی مرد کی زوجہ کے رحم مین قرار پکڑے
ناضح - وہ کنوان ہی جس سے بیل دانت وغیرہ سے پانی بہرتے ہین -

نفیس - قدر ے -

نسب - محرکہ - نزدیا قرابت آبائی
جمع انساب اصطلاح شرع میں تعریف ہے
کہ مولی اپنی لونڈی فروخت کرے یا من لیہ
مشتری کے یاں لڑکا پیدا ہوتے اُس
لڑکے کی ولدیت اپنی جانب منسوب کرے

باب الواو

وضو - پاکی - مخصوصہ -

وطی - جماع کرنا -

وثاق - بالفتح عقید مستحکم اٹیانا -

ولا - بکسر اول محبت اور تقرب -

ولاء شرعی - عبارت ہو اُس قرابت سے
جو قرابت نسبتی کے بعد وجس قرابت سے ہوتی
غلام آزاد کا وارث ہوتا ہی اور اسے
نکاح کرنے اور اسپر نماز پڑھنے کی ولایت
حاصل ہوتی ہے -

وکالت - بالفتح و کسر واو لغت میں اسم ہی
توکیل ہے اور توکیل یہ کہ اپنا کام وکیل کو
سپرد کرے بوجہ اعتماد اپنی آسایش یا عاجزی کی وجہ سے

وکیل - وہ شخص جو قائم بامر مفوض الیہ ہو

ودیعت - وہ چیز ہی جو امین کے پاس
چھوڑے جائے بقصد حفاظت کے لئے -

وصایا - جمع ہی وصیت کی وصیت شرع میں
عبارت ہو تملیک بعد الموت سے -

باب الہا

ہبہ - لغت عبارت ہی دوسرے پر فضیلت
حاصل کرنا اگر چہ بلا فعیل بغیر مال کے ہو اور شرع میں
یہ عبارت ہی عین کی مالک کر دینے سے بغیر
یعنی بدون عوض نہ یہ کہ عدم عوض شرط ہی ہبہ میں
ہدیہ - وہ مال ہی جو کسی شخص کو دیا جائے و بابعث بھیجا جائے
اُسکے پاس بسبب اُسکی بزرگی کے -

ہمارے نزدیک ہمارے اصحاب کے
نزدیک - ہمارا مذہب ہے ہمارے
اصحاب کا یہی قول ہی یہ سب الفاظ متفقا
ہیں اور مراد اس سے ائمہ حنفیہ و مشرب حنفیہ کا
متفق ہونا اور اشارہ دیگر ائمہ مثل مالک رحمۃ اللہ
وغیرہ کا مخالف ہونا -

تمام شد